Rare

DUE DATE

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book Re. 1/- per day, Over night book Re. 1/- per day.

THE

LAW OF EVIDENCE

IN

BRITISH INDIA,

BEING A COMMENTARY IN HINDUSTANI

ON

THE INDIAN EVIDENCE ACT

(I OF 1872.)

AS AMENDED BY

THE INDIAN EVIDENCE ACT AMENDMENT ACT,

(XVIII OF 1872.)

TOGETHER WITH

THE INDIAN OATHS ACT (X OF 1873.)

BY

SYED MAHMOOD,

OF LINCOLN'S INN, ESQUIRE, BARRISTER AT LAW,

ADVOCATE OF THE HIGH COURT, ALLAHABAD.

شرح

قانون شهادت مجريه هند

يعني

ايکٹ اول سنة ۱۸۷۲ ع

حسب ترميم ايکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

معه

قانون حلف مجريه هند

يعني

ايکٹ ۱۰ سنة ۱۸۷۳ ع

مؤلفه

سيد محمود

بيرسٹر ايٹ لا - لنکنز إن و ايڈووکيٹ هائي کورٹ الهآباد

ALIGARH:

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

1876.

TO

JOHN PEARSON ESQUIRE, Q. C.

BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,

WITH KIND PERMISSION,

INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN

OF

SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجناب

جان پیرسن اسکویر — کیو . سي

بینچر آف لنکنز اِن

اس کتاب کو

اُن کي عنایت آمیز اجازت سے

بطور داي تعظیم و احسانمندي کي ایک نیازمندانه نشاني کے

اُن کے نام سے معنون کیا

دیباچه

یهه کتاب اس غرض سے تالیف کي گئي هی که وہ حاجت رفع هو جو که وکلاء ضلع کو قانون شہادت مجریہ هند کے مسائل سمجھنے میں پیش آتي هی قانون شہادت گو که هر حالت اور درجه مقدمه سے متعلق هی اور هر عدالت میں کارآمد هی تاهم اُسکي ضرورت مقدمات ابتدائي میں سب سے زیادہ هوتي هی — حکام هائي کورت اور نیز حکام پریوي کونسل اکثر اس امر کے شاکي هوتے هیں که بڑے بڑے مقدمات کي ترتیب عدالت ضلع میں نہایت ابتر هوتي هی اور شہادت مناسب طور پر داخل نہیں هوتي — کبھي تو بیکار شہادت غیر متعلق مسل میں داخل هو جاتي هی اور کبھي عمدہ شہادت داخل هونے سے رہ جاتي هی — پس مجھکو اُمید هی که میري اس ناچیز شرح سے اُن فرایض منصبي کے پورا کرنے میں مدد ملے جو که ضلع کي عدالتوں میں وکلاء اور نیز حکام کو پیش آتي هیں *

علاوہ اس کے میں نے اس کتاب کو خاص کر اس نیت سے بھي لکھا هی که اُن لوگوں کو جو قانون کو سیکھنا چاهتے هیں ایک مشکل اور اهم حصه قانون کے سیکھنے میں آساني هو — اس غرض کو حاصل کرنے کے لیئے میں نے اکثر مقاموں میں جہاں اختصار بآساني هوسکتا تھا طوالت کو گوارا کیا هی *

حتی‌الوسع جو مسئله قانوني بیان کیا گیا هی اُس کي تائید نظایر هائي کورت کلکته و مدراس و بمبئي و الهآباد و نیز پریوي کونسل سے کي هی *

اس کتاب کے بآساني کام میں آنے کے لیئے مختلف قسم و قد کے حروف مستعمل کیئے گئے جنکي وجهه سے متن، دفعه و تمثیلات و شرح و حاشیه و حواله صاف الگ الگ دیکھائي دیتے هیں *

ایکٹ هذا کي ترمیم کهیں کهیں حسب ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع کے عمل میں آئي هی میںنے جهاں جهاں ترمیم هوئي هی وهاں متن ایکٹ میں حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کردي هی اور بطور علامت کے حیثیت ترمیم شده کو مابین بریکٹ چهاپا هی اور وهاں هندسه لگاکر حاشیه پر حواله دیا هی که کس دفعه کے موافق وه ترمیم هوئي هی اور خود اُس ایکٹ کو بهي تتمه میں چهاپ دیا هی — اس سے اُمید هی که به نسبت آؤر نسخوں ایکٹ هذا کے جو که اُردو میں چهپی هیں اس نسخه سے کچهه زیاده مدد ملے *

قانون حلف یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع قانون شهادت سے اسقدر ملا هوا اور هم مضمون هی که میري شرح میں جا بجا اُس کي دفعات کا حواله هی اور چونکه گواهوں کي شهادت لینے میں حلف لازمي هی لهذا اس ایکٹ کو بهي بغرض رفع دقت میںنے تتمه میں چهاپ دیا هی *

اس کتاب کے لکهنے میں میںنے اپني ذاتي راے کو بهت کم دخل دیا هی بلکه نظر اس بات پر رکهي هی که محقق مسائل قانون شرح میں لکهے جاویں اور اس غرض سے میں نے مصنفان متذکره ذیل کي تصنیفات سے مدد لي هی *

بینتهم — ٹیلر — بیسٹ — راسکو — اسٹارکي — نارٹن — گوڈیو کننگهم *

مگر سب سے زیاده مدد مجهکو فیلڈ صاحب کي عمده کتاب قانون شهادت سے ملي هی جسکا شکریه یهاں ادا کیا جاتا هی *

اله‌آباد
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۷۶ ع

راقـــــــم
سید محمود

فہرست مضامین صفحہ

قانون شهادت مجریه هند

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنه ۱۸۷۲ع

باب ۱ — متعلق هونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب اِبتدائي

صفحه	مضمون	دفعه

دفعه	مضمون	صفحه
۲۴ —	اقبال جو بباعث ترغیب دهمکي یا وعده کے کیا گیا هو غیر متعلق هی	۱۲۸
	وجهه وقعت اقبال فوجداري	۱۲۹
	مثالیں جهوٹے اقبال جرم کي	۱۳۰
	وجوهات جهوٹے اقبال جرم کرنے کي	؍
	بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچهه اثر نهیں رکهتا	۱۳۱
	اقبال جرم بسبب غلط فهمي واقعات	؍
	اقبال جرم بوجهه غلط فهمي قانون	۱۳۲
	وجوهات جسکے سبب سے اقبال جرم ناقابل ادخال شهادت هو جاتا هی	؍
	شرایط جنکے بغیر اقبال بوجهه وجوهات مصرحه بالا نا قابل ادخال شهادت نه هوگا	۱۳۳
	تصریح شرایط مذکور	؍
	اقسام وجوهات ناجایز کننده ادخال اقبال جرم ...	۱۳۴
۲۵ —	اقبال روبروے اهلکار پولیس	۱۳۵
۲۶ —	اقبال روبروے اهلکار پولیس بحالت حراست ...	؍
۲۷ —	جس قدر بیان ملزم سے واقعه کا حال کهلتا هو اُس قدر بیان بهر صورت قابل ادخال شهادت هی	۱۳۶
	مثالیں ادخال بیان ملزم	؍
۲۸ —	اقبال جو که بعد رفع هو جانے اثر ترغیب وغیره کے کیا جاوے قابل ادخال شهادت هی ...	۱۳۷
۲۹ —	اقبال جو که قابل ادخال شهادت هیں اس قسم کي وجهه سے جیسا که وعده اخفائے وغیره ناقابل ادخال نه هو جاوینگے	۱۳۸
۳۰ —	اقبال شریک جرم پر غور کرني چاهیئے	۱۳۰

دفعه	مضمون	صفحه

دفعه	مضمون	صفحه
	پروبیٹ	۲۲۱
	مقدمات متعلقه ازدواج	؍
	ایڈمرلٹي	۲۲۲
	متعلقه دیوالیه	؍
	تجویز بمقدمه کنهیا لعل بنام رادها چرن	؍
۴۲	فیصله‌جات وغیره مابین اشخاص ثالث کے متعلق هیں	۲۲۹
۴۳	کون سے فیصله‌جات وغیره متعلق نهیں هوتے	۲۳۱
۴۴	فریب یا سازش یا عدم اختیاري عدالت ثابت کي جاسکتي هی	۲۳۷
	وجهه اول یعني عدم اختیار عدالت	
	مقدمات قابل سماعت	۲۳۹
	مقدمات ناقابل سماعت	۲۴۰
	کونسے مقدمات قابل سماعت دیواني کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے هیں	۲۴۲
	وجهه دوم یعني فریب یا سازش	۲۴۳
	تعریف فریب دفعه ۱۷ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع ...	؍
	تمثیلات دفعه ۱۷ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع	۲۴۵
	تعریف سازش	۲۴۶
	راے اشخاص غیر کي کس صورت میں واقعه متعلقه هی	۲۴۷

دفعہ	مضمون	صفحہ

دفعه	مضمون			صفحه
۸۳	ثبوت نقشه جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے هوں	...	...	۳۱۹
۸۴	قیاس نسبت مجموعه هاے قانون یا نظایر مقدمات منفصله	...	...	۳۲۰
۸۵	قیاس نسبت مختار نامه کے	...	...	۳۲۱
۸۶	قیاس نسبت نقول مصدقه مسل عدلت هاے ملک غیر	...	...	؍
۸۷	قیاس نسبت کتابوں اور نقشه چات کے	...	...	۳۲۲
۸۸	قیاس نسبت خبر تاربرقي	...	...	۳۲۳
	نسبت تصاویر عکسي	...	...	؍
۸۹	قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں هوئیں	...	...	۳۲۴
۹۰	دستاویزات جو تیس برس سے پهلے کي هوں ...	...	...	؍

فصل ۶ نامنظوري شهادت زباني کي بمقابله شهادت دستاویزي کے ... ۳۲۸

دفعه	مضمون			صفحه
۹۱	شهادت نسبت شرایط معاهد تحریري	...	...	؍
۹۲	خارج کرنا شهادت کا نسبت اقرار لساني کے ...		...	۳۳۵
۹۳	خارج کرنا شهادت کا جس سے توضیح دستاویز مبهم کي هوتي هو	...	...	۳۴۵
	نسبت ابهام جلي	...	...	۳۴۷
	نسبت ابهام خفي	...	...	؍
۹۴	خارج کرنا ایسي شهادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق هو جاوے	...	...	؍
	فرق مابین دفعه ۹۲ و ۹۳	...	...	۳۴۸

باب ۳

شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر

فصل ۷ بار ثبوت

دفعہ	مضمون		صفحہ

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

مخففات

جو نظایر کے حوالوں میں مستعمل ہوئے ہیں

ویکلی — سے مراد وہ نظایر ہفتہوار ہیں جو کہ باہتمام مسٹر سدرلینڈ کے کلکتہ ہائی کورٹ کے اورنیز پریوی کونسل کے چھپتے ہیں اورجسکو ویکلی رپورٹر کہتے ہیں *

دیوانی — سے مراد وہ جزوویکلی رپورٹر و بنگال لارپورٹ ہی جس میں دیوانی کی نظیریں چھپتی ہیں اور جسکی ہر جلد میں علحدہ صفحے ہیں *

مورزانڈین اپیل — سے مراد وہ نظایر پریوی کونسل ہیں جو مور صاحب کے اہتمام سے چھپا کرتی تھیں مگر سنہ ۱۸۷۲ ع میں بند ہوگئیں *

انڈین اپیل — سے وہ نظایر مراد ہیں جوکہ مکفرسن صاحب کے اہتمام سے بجاے مورزانڈین اپیل کے اب نکلتے ہیں *

سدرلینڈ پریوی کونسل اپیل — سے وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوی کونسل مراد ہی جو سدرلینڈ صاحب نے جمع کرکے چھاپا ہی *

بنگال — سے وہ نظایر مراد هین جو کہ بحکم گورنمنٹ هائي کورت کے نظایر سالانہ چھپا کرتي تھیں اور جس کي جگھہ اب انڈین لا رپورٹ جاري هوئي هی *

انڈین لا رپورٹ — سے مراد وہ نظایر هین جو کہ بحکم گورنمنٹ هند پریوي کونسل و هائي کورٹ هاے کلکتہ و مدراس و بمبئي و الہ آباد کي چھپتي هیں *

فوجداري — سے مراد وہ جزء ویکلي رپورٹ و بنگال لا رپورٹ هی جس میں فوجداري کي نظیریں چھپتي هیں اور جس کي هر جلد میں علحدہ صفحہ هیں *

ابتدائي — سے مراد وہ جزء ویکلي رپورٹ اور بنگال لا رپورٹ هی جس میں هائي کورٹ بنگالہ کے ابتدائي فیصلجات چھپتے هیں اور جسکي هر جلد میں علحدہ صفحہ هیں *

فہرست نظائر

پ

ٹ

نام صفحه نام صفحه

ٿ

ج

چ

ح

خ

نام صفحه نام صفحه

ک

گ

ل

م

مقدمه

قانون اور اُس کي ضرورت

قانون کے لغوي معني مختلف هيں ليکن هر ايک معني ميں علم مراد يهه هی که اُسکے ذريعه سے بعض واقعات کے کسي حکومت اعلی کي وجهه سے هميشه ايک سے نتيجے پيدا هوں — قانون جس سے همکو غرض هی وه قانون هی که جو هر گروه انسان ميں بوجهه اُن کے مدني‌الطبع هونے اور ملکو رهنے کے جاري هو — يهه قانون مرکب هوتا هی اُن احکام سے جو که ايسے گروه پر حکومت کرنے والوں نے جاري کيئے هوں *

حکومت کي بقا کے ليئے لازم هی که کچهه قواعد جن کو قانون کهتے هيں موجود هوں اور اسي طور پر يهه بهي لازم هی که جهاں قانون هو وهاں اُسکي بقا کے ليئے حکومت هو — غرض که ايک دوسرے کي بقا کے ليئے لازم و ملزوم هيں اور وجهه اُس کي يهه هی که في نفسه قانون کے بنانے سے پهلے يهه امر خيال کر ليا جاتا هی که اُس سے کسي کو انحراف نهوگا *

قانون کي تقسيم

پس قانون کي بڑي قسميں دو هيں :—

ايک کو قانون اصلي کهتے هيں يعني وه قانون جس کو اولاً اجماع عقل انساني نے اور بعد ازاں حاکموں کي رائے نے قرار ديا هی اور جس کے موافق حقوق اشخاص اور جائداد اور چاره کار اور اُن قواعد کے انحراف کي مکافات قرار پاتي هی *

دوسرے کو قانون اضافي کهتے هيں يعني وه قانون جس کو حاکموں نے بغرض اس امر کے که قانون اصلي کي ٹهيک طور پر کار روائي هو قايم کيا هی اس قسم کے قانون کو ضابطه بهي کهتے هيں *

هر انحراف قانون سے ایسي عملداریوں میں جہاں که امن اور انصاف جاري هو لازم هی که مفصله ذیل نتیجے پیدا هوں :—

مدارج تصفیه

(۱) اس امر کا بیان کیا جاوے که انحراف هوا یعني شکایت کسي شخص کے فعل کي کي جاوے *

(۲) اس امر کا بیان هو که انحراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل کا ذمه دار هی *

(۳) تنقیح اور تجویز ایسي شکایت کي جسکا اولاً ذکر هوا *

(۴) عمل میں لانا اُس تجویز کے نتیجه کا *

ایسي عملداریوں میں جہاں که اُصول انصاف اور قواعد عدل لا معلوم هیں ان چاروں مدارج کا خیال نهیں رهتا اور اکثر بلکه همیشه یهه هوتا هی که بیچ کے دو درجوں پر عمل نهیں هوتا اور بعد شکایت کے یا تو مجرم کو فوراً سزا دیدي جاتي هی یا رهائي کر دي جاتي هی *

پهر اس امر پر غور کرنا چاهیئے که قانون کي ابتدا بالکل مبني هی خیال ملکیت پر یعني اُس تعلق کے خیال پر جو که مابین مضاف اور مضاف الیه کے هوتا هی جیسے زید کا گهر اور بکر کا گهوڑا — بڑے مقننوں کا یهه قول هی که في الحقیقت ابتدا حق کي رشتهٔ اضافت پر مبني هی — لیکن واسطے برقرار رکهنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یهه هی که اُن اثروں کو باز رکهے جو بوجهه غیر مساوي هونے جسمي قوتوں مختلف اشخاص ایک جماعت مدني الطبع کے پیدا هوں یعني کمزور مستحق کو زور آور غیر مستحق سے بچاوے هر شخص کو اپني ملکیت سے اس طور پر متمتع هونے دے که اُس کو پورا اختیار حاصل رهے که غیر کو اُس سے متمتع هونے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کبهي اپني ملکیت سے پورے طور پر متمتع نهیں هو سکتا اور امن اصلي کسي گروه انساني میں قایم نهیں رہ سکتا *

قانون کي بنا

اب اس امر پر غور کرنا چاھیئے که حق ملکیت کے ساتھه اُمور مفصله ذیل کا بھي تعلق هوتا هی :—

لوازم حق

(۱) اشخاص جو که مالک هوں مثلاً زید *
(۲) اشیاء جو که مملوکه هوں مثلاً زمین — مکان — گھوڑا میز — روپیه *
(۳) وہ واقعات جن کے وقوع کي وجهه سے حق شروع هوتا هی یا ختم هوتا هی مثلاً وفات مورث - بیع - رھن - اختتام میعاد رھن *
(۴) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کمیت حق کي مثلاً حق راهني - حق مرتهني - حق ملکیت *
(۵) واقعي حاصل هونا نتیجه ملکیت کا مثلاً مقابضت مالک *

پھر هر ایک مفصله بالا قسموں کي تقسیم اور پھر اُس کي تقسیم در تقسیم بھي هو سکتي هی مثلاً قسم نمبر ۲ مذکورہ بالا پر غور کرنے سے معلوم هوگا که شے مملوکه کي اس طرح پر تقسیم هو سکتي هی :—

(۱) منقوله یا غیر منقوله *
(۲) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ *
(۳) قابل زوال یا غیر قابل زوال *
(۴) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم *
(۵) قابل تمتع واحدانه یا مشترکانه *

اسي طرح اس سے بھي زیادہ اَوْر مختلف طرحپر تقسیمیں هوسکتي هیں *

اس قدر تقریر سے یهه ثابت هوگا که ایک ادنی نزاع قانوني فیصل کرنے کے لیئے کس قدر واقعات پر لحاظ کرنا ضرور هوتا هی پس هر عدالت کا سب سے اوّل فرض یهه هی که تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کي اور پھر بعد قرار دینے واقعات کے موافق قواعد قانون اضافي کے قانون اُصلي کو اُن واقعات سے متعلق کرے *

فرض عدالت

وہ جزو قانون اضافي کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعات کي تنقیح کرتي هیں قانون شهادت هی — اور تمام اجزاء قانون اضافي میں سب سے بڑا اور مقدم جزو قانون شهادت هی اس لیئے که کوئي قانوني کارروائي بلا لحاظ اُس کے قواعد کے نهیں هوسکتي *

تعریف قانون شهادت اور اس کي ضرورت

ضرورت قایم کرنے قواعد قانون شهادت کي یهه هی که تربیت یافته عملداریوں کا اول اصول قانون یهه هی که بے گناہ کا سزا پاجانا مجرم کے رها هو جانے کي به نسبت زیادہ بدتر هی — اس وجهه سے نهایت مشکل اور اهم کام عدالت کا یهه هی که اس امر کي تنقیح کرے که في الحقیقت مدعي کو کوئي ایسا استحقاق حاصل هی یا نهیں جو مدعی علیه کے حقوق پر غالب هو — تجربه انساني سے یهه بات ثابت هو گئي هی که وہ چیزیں جن کو عوام الناس شهادت تصور کرتے هیں في الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق اور لا حاصل هوتي هیں اُن سے نه کوئي چیز متعلق امر متنازعه فیه ثابت هوتي هی نه رد هوتي هی — اور اس سے بهي بدتر یهه بات تجربه انساني سے ثابت هوئي هی که اکثر اهل غرض اپني غرض کي پیروي میں راست بازي سے قطع نظر کر کے هر قسم کي پیروي واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے هیں اور تجربه انساني سے یهه بهي معلوم هوا هی که ایسے دماغ جن کو کافي تربیت اور تعلیم نهیں هوئي هی رائے کو واقعه سے علحدہ نهیں کرسکتے اور اکثر ایسے ذهنوں میں بلا لحاظ امر واقعه کے اُن کا تصور اُن کي خواهش کو ایک واقعه قرار دیتا هی — پس بے گناہ کو اُن ذمه داریوں سے بچانے کے لیئے جو جهوٹي اور ناکافي شهادت سے اُس پر عاید هو سکتي هیں اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابله پر چارہ اور علاج حاصل هونے کے لیئے عقول مجتمع انساني یعني مدبران لایق نے ایسے قواعد قائم کیئے هیں که جنسے بے گناہ ذمه دار نه قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نه پاوے — اسي قانون کو قانون شهادت کهتے هیں *

منجمله ادنی فوائد قانون شهادت کے یهه هی که غیر متعلق اور بے وقعت شهادت داخل نهیں هوسکتي اور اس وجهه سے هر نزاع کا فیصله کرنا مختصر عرصه میں اور بآساني هوتا هی *

ہندوستان میں قبل عملداري انگریزي کے ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں نے اگرچہ قانون فوجداري میں موافق اپنے خیالات کے تبدیلي کي اور غیر مسلمان رعایا کو بھي اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اُن حقوق میں جو بر بناے مذہب پیدا ہوتے ہیں جیساکہ بمقتضاے اصلي اصول انصاف اور قواعد عمدہ سلطنت کے کرنا چاہیئے تھا اُنہوں نے ویسا ہي کیا یعني ہندوؤں کے قانون وراثت میں اور اُن قانونوں میں جو کہ قانون وراثت سے متعلق ہیں مطلق دخل نہیں دیا اور ہندوؤں کي وارثت ہمیشہ موافق قواعد شاستر کے جاري رکھي — جبکہ عملداري برطانیہ ہندوستان میں آئي تو اُسیطرح گورنمنت نے رعایا کے قانون وراثت اور اُسکے متعلقات میں کچھہ دخل نہیں دیا جیسا کہ پورانے قوانین مجریہ کو نسل ہند سے اور دفعہ ۲۳ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع مجریہ حال سے ثابت ہوتا ہی — البتہ اُن قانونوں میں جو کہ قطعاً دنیوي ہیں اور في الواقع دنیوي معاملات سے متعلق ہیں گورنمنت نے تبدیل اور تنسیخ کي ہی — ہاں قانون وراثت میں بھي کسیقدر ترمیم جو کہ مصلحت ملکي اور بعض رعایا کي تبدیل حالت کي وجہ سے ضروري تھي عمل میں آئي ہی اُسکا ذکر کرنا اِس قانون شہادت میں ضرور نہیں لیکن یہہ بیان کرنا لازم ہی کہ جو قانون شہادت ہندوؤنمیں بموجب شاستر کے جاري تھا یا وہ قانون شہادت جسکو علماء اور مجتہدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتہاد سے جمع کیا تھا اور جو مسلمانوں میں بطور ایک جزو شرع محمدي کے سمجھا جاتا تھا اب جاري نہیں ہی اور اب عدالتہاے فوجداري و دیواني ہرقسم کے معاملات کے فیصلہ کرنے میں خواہ وہ متعلق بوارثت ہوں یا نکاح یا اور کسي قسم کے تنازع جائداد یا اور کسي حق کے قانون شہادت مجریہ گورنمنت انگلشیہ کي پابند ہیں — گو بعض خاص ادنیٰ امور میں مثل قیاس نسب بوجہ صحبت دائمي وغیرہ کے عدالتیں خاص طریقہ شہادت مسلمہ رعایا پر بھي غور کرتي ہیں اور لحاظ رکھتي ہیں جیسا کہ آیندہ ذکر کیا جاویگا *

قانون شہادت جو اب جاري ہی

لیکن اصل میں بجاے کل قوانین شہادت کے جو ہندوستان میں قبل یا بعد عملداري انگریزي کے جاري تھے ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع گورنمنٹ

سے جاري هوا هی اور اسلیئے اُسکي شرح لکهنے سے خال کا قانون شہادت
هندوستان ظاهر اور مبین هوگا *

کیفیت شہادت

سواے اُن امور کے جو علوم حسابیہ و هندسیہ یا ایسے علوم سے جو نہ اُسپر مبني هیں علاقہ رکهتے هیں اور کسي امر میں پورے یقین کا مرتبہ حاصل نہیں هوسکتا لیکن روز مرہ کے کار و بار میں یقین کامل کے حاصل کرنے کا انتظار کبهي نہیں کیا جا سکتا اور عملدرآمد هماري روزانہ زندگي کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر هے — زندگي جوکہ هر شخص کو دنیا کي چیزوں میں سب سے زیادہ عزیز هی اُسکي نسبت بهي احتیاط کرنے میں کامل یقین کے هم منتظر نہیں رهتے اور یهي وجہ هی کہ هر شخص بلا تلاش یقین کامل نسبت تندرستي بخش هونے خوراک کے کهانا کهاتا هی پس ظن غالب روز مرہ کي زندگي کے لیئے کافي شہادت تصور کي جاتي هی پورا درجہ یقین کا دنیا میں بہت کم چیزوں کي نسبت حاصل هو سکتا هی اور اکثر چیزیں صرف اعتبار پر ماني جاتي هیں *

کیفیت شہادت قانوني

اس امر پر غور کرنا چاهیئے کہ شہادت جو کہ واسطے مقاصد عدالت کے ماني جاتي هی نہ اُس درجہ کي هی جس کو درجہ یقین کامل کہہ سکتے هیں اور نہ اُس درجہ اعتبار کي هی جسپر روز مرہ زندگي کا کاروبار چلتا هی بلکہ اُن دونوں میں ایک متوسط درجہ رکهتي هی اور شاید اس سے بهتر نوعیت شہادت قانوني کي جو عدالتوں میں کام میں آتي هی بیان نہیں هوسکتي *

اصول جن پر کہ قانون شہادت مبني هی

نسبت شہادت کے دو اُصول اختیار کیئے جاسکتے هیں ایک جسکو اصول ادخال شہادت کہہ سکتے هیں اور دوسرا جسکو اصول اخراج شہادت کہنا چاهیئے — اُصول ادخال شہادت سے مراد یہہ هی کہ ایسے قواعد منضبط کیئے جاویں کہ جن سے هر چیز شہادت میں داخل هوسکے سواے اُس شہادت کے جو کہ صریح ممنوع هی — اور اُصول اخراج شہادت سے یہہ مراد هی کہ تمام شہادت نا قابل ادخال تصور کي

جاوے جب تک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کي جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے نہو *

نقص اصول ادخال شہادت

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اُصول ادخال پر مبني ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ فیہ میں جو کہ عدالت کے روبرو ہو ایسي کثیر اور غیر ضروري شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ حاکم مجوز کو پریشاني ہو بلکہ بے انتہا وقت ادنیٰ امور کے طے کرنے میں صرف ہو اور مستغیثوں کو ایک دوسرے کے ہاتھہ سے اذیت پہونچے اور بدنیت لوگوں کو بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کي تاخیر کرانے میں حاصل ہو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم میں کہ اُسنے ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچروپیہ جرمانہ ہونے کي سزا مل سکتي ہی اور شاہد اُسکے فعل کا صرف بکر ہی جو بغرض تجارت بالفعل چین کو گیا ہی تو ایسي صورت میں کیا کوئي دانشمند مقنن اس بات کو خلایق کي آسایش کا سبب سمجھیگا کہ بکر کو واسطے دینے شہادت کے چین سے طلب کرائے جس کي وجھہ سے اُس کا اس قدر بڑا ہرج ایک ایسے ادنی معاملہ کي تنقیح کي وجہہ سے کیا جاوے - اسي طور پر ایک اور مثال دي جاسکتي ہی فرض کرو کہ کوئي شخص جس پر کہ ادنی قرضہ کي نالش ہوئي ہو اپنے جواب کے ثبوت میں ایسے گواہوں کا نام جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں لکھواوے تو عدالت کو کبھي پابندي اس امر کي لازم نہیں ہی کہ اُس کے اس قول کو کہ یہہ دور دراز کے گواہ معاملہ متنازعہ فیہ سے واقف ہیں منظور کرکے اُن گواہوں کو طلب کرے گو بیان مدعاعلیہ نسبت واقفیت اُن گواہان کے معاملہ سے کتنا ہي راستي پر مبني ہو ایسي صورت میں فیصلہ مقدمہ میں بانتظار گواہان مذکور تاخیر نہ کي جاویگي — اس قدر مضمون سے ظاہر ہوگا کہ اُصول ادخالِ شہادت سے کسقدر ہرج اور دقت پیدا ہوسکتي ہی *

اُصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتوں میں مقدار شہادت پر

فوائد اصول اخراج شہادت

کبہي لحاظ نہیں ہوتا بلکہ اُس کي وقعت پر لحاظ ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر معتبر گواہوں سے عدالت کي راے پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ ایک گواہ ذي وقعت کے اظہار سے — پس اصل اُصول یہہ قرار پایا کہ ایسے قواعد قایم کرنے چاہیئیں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ کمیت پر — پس قانون شہادت جو ہندوستان میں جاري ہی مبني اُصول اخراج شہادت پر ہی *

پس سیدھي طرح پر تعریف قانون شہادت کي یہہ ہو سکتي ہی

تعریف قانون شہادت کي

کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون شہادت ہی *

یہہ ایکٹ جس کي ہم شرح لکھہ رہے ہیں جزو اعظم قانون شہادت

اصول جن پر کہ ایکٹ ہذا مبني ہی

کا ہی جو بالفعل ہندوستان میں جاري ہی اور یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایکٹ مفصلہ ذیل تین اُصول پر مبني ہی :—

اول — یہہ کہ شہادت صرف اُن واقعات کي نسبت گذرني چاہیئے جن سے اُمور تنقیح طلب پر کچھہ اثر ہو *

دوم — یہہ کہ صرف اعلی سے اعلی درجہ کي یعني سب سے اچھي شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرني چاہیئے *

سوم — یہہ کہ سنے سنائے بیانات کوئي شہادت نہیں ہی *

واضح رہے کہ لفظ صرف جو اولؔ و دوم اصول کے بیان میں مستعملؔ ہوا ہی اُس سے یہہ مطلب ہی کہ اَوْر قسم کي شہادت خارج سمجھي

جاویگي — اور لفظ سنے سنائے سے وہ شہادت مراد هی جس کو عوام‌الناس غلطي سے سماعي کہتے هیں لیکن سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت میں بہت بڑا فرق هی *

فرق مابین سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت کے

بیان هر واقعه کا جس کے وجود کا علم حواس سامعه سے معلوم هوتا هی شہادت سماعي هو سکتي هی — اور سني سنائي شہادت صرف اُس بیان کو کہتے هیں جو که کسي واقعه کے وجود کي نسبت دوسرے شخص سے ذکر سنکر کیا گیا هو مثلاً بیان زید که میںنے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سنا سماعي شہادت هی اور حسب شرایط قانون قابل ادخال بهي هی لیکن بیان زید که مجھکو عمر کي زباني معلوم هوا که بکر غل مچاتا تها سني سنائي شہادت هی اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اس واقعه کے که بکر غل مچاتا تها قابل ادخال نہیں هی *

طریقه ترتیب ایکٹ هذا

اس ایکٹ کے تین باب کیئے گئے هیں اور گیارہ فصلیں اور بعد تمہید کے مفصله ذیل طور پر مضامین شہادت کي ترتیب دي گئي هی *

باب اول — داخل بحث هونا واقعات کا *

فصل اول — مراتب ابتدائي *

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمه هونا *

اقبال *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواهي میں طلب نہیں هو سکتے *

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں *

بیان میں کس قدر ثابت کرنا چاهیئے *

بعد بیان اسقدر مدارج کے مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ میں وہ چند اصول متعارفہ و مسلمہ تمام تر بیان کروں جنپر قانون شہادت مبني ہی اور فی‌الحقیقت قانون شہادت جنکي شرح قرار پاسکتا ہی *

> اصول متعارفہ مسلمہ عام قانون شہادت

اول — برتاؤ سب سے بہتر مبین اشیاء کا ہی *

اِس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ اگر یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ اسي طرح پر عملدرآمد رہا ہی تو فی نفسہ وہ برتاؤ اُس امر کے وجود کي شہادت ہی *

دوم — نسبت کسي پیشہ کے اُس پیشہ ور کي شہادت قابل اعتبار ہی *

اس مقولہ کے یہہ معني ہیں کہ جب کبھي مقدمات میں انفصال کسي امر کا مبني ہو کسي ایسے امر کي تنقیح پر جو عوام‌الناس کو معلوم نہیں ہی بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہی تو جو شخص اُس پیشہ کو کرتا ہو اُس کي شہادت اُس امر کي نسبت قابل اعتبار تصور کي جاویگي *

سوم — ہر قیاس قانوني مرتکب فعل نا جائز کے مضر خیال کیا جاویگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ ایک شخص نے فعل نا جائز کیا ہی تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اُس نے فعل نا جائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اُس کے تصور کیئے جاوینگے مثلاً کوئي شخص خود اپني مرضي سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہونے دے تو اُس شہادت کو عدالت مضر اُس کے تصور کریگي *

چہارم — تمام افعال درستي اور جائز طور سے کیئے گئے قیاس کیئے جائینگے *

اِس کا یہہ مطلب هی کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں اُن کي نسبت یہہ قیاس هوگا کہ اُن کاموں کے کرنے والوں کو اُن کے کرنے کا اختیار تھا اور اُنہوں نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستي سے نہیں کئے گئے تھے ذمہ اُس شخص کے هی جو اُن کو نا جائز قرار دینا چاهتا هی — مثلاً اگر کوئي ڈگري کسي عدالت کي پیش کي جاوے تو عدالت تصور کریگي کہ وہ ڈگري عدالت مجاز نے صادر کي هی تاوقتیکہ یہہ ثابت نہو کہ عدالت مذکور کو ایسي ڈگري کا اختیار نہ تھا یا کوئي بے ضابطگي ثابت هو *

پنجم — کوئي معاملہ مابین دو شخصوں کے شخص ثالث کے حق میں مضر نہوگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ هی کہ فریقین معاملہ یا اُن کے قایممقاموں کے سوا اُس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نہوگا — اور لفظ معاملہ میں کل کار روائي هاے عدالت نسبت حاصل کرنے ڈگري وغیرہ کے داخل هی *

یہہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے هیں جو کہ قانون شہادت کے اعلی اصولوں میں شمار کئے جاسکتے هیں اور آیندہ ایکٹ هذا کي شرح سے معلوم هوگا کہ بہت سي دفعات سے یہہ مقولے متعلق هیں *

ایکٹ مفصلہ ذیل نے حضور ویسراے گورنر جنرل هند کي منظوري ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ ع کو حاصل کي *

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ع

قانون شہادت مجریہ ہند

تمہید

هر گاہ قرین مصلحت هی کہ قانون شہادت کا اجتماع اور اُس کي تعریف اور ترمیم عمل میں آوے لہذا حسب ذیل حکم هوتا هی *

باب ۱

متعلق هونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائي

یہہ فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکھتي هی جیسے کہ تشریحات عامہ یا تشریح اصطلاحات کسي فن کي اُس فن سے — جو تعریفات اصطلاحات کي اس فصل میں بیان کي گئي هیں وہ نہایت مقدم هیں اور جو معني ان تعریفات میں اصطلاحات کے قرار دیئے گئے هیں اُسي کے موافق آیندہ کل ایکٹ میں اُن کا استعمال هوا هی — ان تعریفات کو هر اُس شخص کو جس کو اس ایکٹ سے کام پڑیگا خوب جاننا چاهیئے اور میں نے اس غرض سے کہ ان تعریفات کو جو کہ واضعان قانون نے قایم کي هیں مبین اور واضح کروں اُس کي صاف اور مفصل شرح لکھي هی اور اس امر کو ملحوظ رکھا هی کہ طوالت نہو جاوے یا قانون شہادت کے باریک اور پیچیدہ اور دقیق مسائل میں بحث کرنے سے اُن لوگوں کو جن کو کہ صرف اس ایکٹ کا سمجھنا منظور هی پریشاني نہو — تاهم جہانتک ایکٹ هذا کے متن کو بخوبي سمجھنے کے لیئے ضرورت هی اُس قدر اصول و مسائل بیان کیئے هیں *

دفعہ ۱ جایز هی که اس ایکٹ کو قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کے نام سے موسوم کریں *

نام ایکٹ

یہہ قانون تمام برتش اندیا میں نافذ اور تمام کارروائي هاے تجویزي سے جو کسي عدالت میں یا اُس کے روبرو هوں جس میں عدالت هاے کورت مارشل بهي داخل هیں لیکن اُن اقرارات حلفي سے علاقہ نہیں رکھتا جو کسي عدالت یا عہدہ دار کے روبرو پیش هوں اور نہ اُن کارروائیوں سے جو کسي ثالث کے روبرو هوں *

حدود نفاذ

یہہ قانون یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ع سے عمل در آمد هوگا *

اقرار حلفي ایک قسم کا اظہار هی که جس کو ایک دفعہ لکھہ کر مظہر حاکم مجاز کے سامنے جس کو حلف دینے کا اختیار هو اُس بیان قلمبند شدہ کي صداقت کي نسبت حلف اُتھاوے لیکن وہ اظہار جواب میں کسي سوال کے نہیں هوتا بلکہ بطور ایک بیان کے هوتا هی اور لازم هی که اُس میں صاف طور پر وہ واقعات اور حالات جو که مظہر کے علم میں هوں بیان کیئے جاویں اور یہہ بهي بیان هو که اُس کو اس علم

کے کیا وسیلے ھیں کون سي اطلاع اوروں سے پاکر اُس کو معلوم ھوا اور کون سي بات خود اُس کو معلوم ھی — لیکن چونکہ اس قسم کے بیانات یعني اقرارات حلفي عدالت ھاے دیواني میں عموماً جاري نہیں ھیں لہذا اُن کي نسبت زیادہ بحث کرنے کي ضرورت نہیں ھی *

دفعہ ۲ تاریخ مذکور اور اُس تاریخ سے قواعد مفصلہ ذیل منسوخ ھو جاوینگے *

تنسیخ قوانین

(۱) تمام قواعد شہادت جو کسي آئین انگلستان یا ایکت یا قانون میں جس کا نفاذ برتش انڈیا کے کسي جزو میں ھو مندرج نہیں ھیں *

(۲) تمام وہ قواعد اور آئین و قوانین جو بموجب دفعہ ۲۵ قانون کونسل ھند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے حکم قانون کا رکھتے ھیں جسقدر کہ اُن کو تعلق کسي معاملہ متذکرہ قانون ھذا سے ھی *

(۳) احکام قوانین مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قانون ھذا جسقدر کہ ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم میں لکھے گئے ھیں *

لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ھذا مخلِّ حکم کسی قانون مصدرہ پارلیمنٹ یا کسی ایکٹ یا قانون مجریہ کسی جزو برٹش انڈیا کے نہوگی جو صراحتاً اِس ایکٹ کی رو سے منسوخ نہیں کیا گیا *

قبل نافذ ہونے اِس ایکٹ کے عدالت ھاے برٹش انڈیا کے لیئے فی الحقیقت کوئی قانون شہادت جامع نہ تھا اور اکثر عدالت ھاے ضلع میں جب کبھی کوئی بیرسٹر کسی مقدمہ میں پیروی کرتا تھا تو وہ انگلنڈ کے قانون شہادت کو اپنی کار روائی میں کام میں لاتا تھا اور اکثر حکام عدالت ھاے مذکور اُس قانون پر توجہہ بھی کرتے تھے اور بہت سی شہادت حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کردیتے تھے *

فی الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزی ھندوستان کی حالت کے مناسب نہ تھے اور زیادہ تر خرابی یہہ ہوتی تھی کہ انگریزی قانون شہادت کی کتابیں ھندوستان کے حکام کے روبرو پیش کی جاتی تھیں حالانکہ اُن کتابوں کا سمجھنا زیادہ تر اُس تجربہ پر منحصر ھی جو کہ بیرسٹر کو انگلستان کی عدالت میں کام کرنے سے حاصل ہوتا ھی پس ھندوستان کے حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو ھندوستان سے متعلق کرنے میں دقت واقع ہوتی تھی تاھم انگریزی قانون کو متعلق سمجھتے تھے *

انگلستان کے قانون کے بموجب بہت سی ایسی شہادت خارج سمجھی جاتی تھی جسکے داخل ہونے سے فی الحقیقت کسیقدر سچائی معلوم ہوتی ھندوستان اور انگلستان کے طریقہ انصاف میں یہہ فرق ھی کہ تنقیح واقعات وھاں ھمیشہ جوری [1] کے ذمہ رہتی ھی اور قانون

(۱) جوری نام ھی اُن بارہ شخصوں کا جنکو واسطے سماعت کسی مقدمہ دیوانی یا فوجداری کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا ھی اور اُن کو ہرایک مقدمہ میں موجود رہنا پڑتا ھی — اور ولایت کے قانون کے موافق اُن کے ذمہ واقعات کی تنقیح ہوتی ھی جو واقعات کہ جوری کی راے میں ثابت قایم ہوتے میں اُن واقعات پر حاکم عدالت قانون متعلق کرکے اپنا فیصلہ صادر کرتا ھی *

کي تنقیح حاکم کے ذمہ — ہندوستان میں جج یعني حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قانون دونوں کے تنقیح کرني پڑتي ھی *

یہہ ایکٹ اِس قدر سادگي اور صفائي سے تیار کیا گیا ھی کہ اُن لوگوں کو جنکو اُس قسم کا تجربہ حاصل نہیں ھی جو کہ بیرسٹر کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کي عدالت میں حاصل ھوتا ھی کوئي مشکل نہ پیش آوے اور اِس دفعہ کے فقرہ اول میں بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اُس خرابي کو باز رکھا ھی جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا ھوتي تھي *

نسبت جزو ثاني فقرہ سوم دفعہ ھذا کے اِسقدر لکھنا ضرور ھی کہ اُن الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ ھونے سے بچ گئے ھیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق ھونے برٹش انڈیا کے جاري کیئے گئے ھیں *

یہہ واضح رھے کہ ایکٹ ھذا میں کامل قواعد اُس قانون شہادت کے جو ھندوستان میں جاري ھیں مکمل طور پر درج نہیں ھیں لیکن کل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ ھاے پارلیمنٹ اور قوانین مجریہ کونسل گورنر جنرل میں شامل ھیں *

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کے قوانین مفصلہ ذیل ھندوستان میں نسبت شہادت کے اب بھي جاري ھیں *

(۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ع دفعہ ۲۶ *

(۲) ایضا ۴ سنہ ۱۸۶۹ع دفعہ ۵۲ *

(۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۳ جلوس جارج سوم باب ۶۳ دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۵

(۴) ایضا سنہ ۲۶ ایضا باب ۵۷ دفعہ ۳۸

(۵) ایضا سنہ ۴۲ ایضا باب ۸۵

(۶) ایضا سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷

(۷) ایضا سنہ ۶ و ۷ ایضا باب ۹۸ دفعہ ۴

(۸) ایضا سنہ ۱۵ و ۱۶ ایضا باب ۸۶ دفعہ ۴۰

(۹) ایضا سنہ ۱۷ و ۱۸ ایضا باب ۱۰۴ دفعہ ۲۷۰

(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹ و ۲۰ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۱۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶			
(۱۱) ایضا سنہ ۲۰ و ۲۱	ایضا	باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب ۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵ دفعہ ۴۹	
(۱۲) ایضا سنہ ۲۲	ایضا	باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶	
(۱۳) ایضا سنہ ۲۲ و ۲۳	ایضا	باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵	
(۱۴) ایضا سنہ ۲۴	ایضا	باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴	
(۱۵) ایضا سنہ ۳۰ و ۳۱	ایضا	باب ۴۴ دفعات ۸۱ و ۱۰۳	

لیکن یہہ قوانین عدالتوں میں عموماً اس قدر قلیل الاستعمال ہیں کہ اُن کی نسبت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہی *

تعریفات

دفعہ ۳ ایکٹ ھذا میں الفاظ اور عبارات مصرحہ ذیل اُن معانی میں مستعمل ہونگی جو اُنکے واسطے بیان کیئے گئے ہیں بشرطیکہ فحوائے کلام سے کوئی اَور مراد نہ پائی جاوے *

جن اصطلاحات اور الفاظ کی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی اُن سے وہ معنی مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے علم قانون ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۸ع میں لکھے گئے ہیں اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہوں متعلق ہی *

عدالت

لفظ عدالت میں تمام جج اور مجسٹریت اور تمام اشخاص بجز ثالثوں کے داخل هیں جو قانوناً مجاز لینی شهادت کے هوں *

یهه صاف نهیں معلوم هوتا که عدالت کے لفظ میں وہ اشخاص بهي جو بذریعه کسي کمیشن کے (جو که عدالت ما سواے عدالت هاے برٹش انڈیا نے صادر کیا هو) شهادت لیتے هوں شامل هیں یا نهیں لیکن ظاهراً یهه معلوم هوتا هی که یهه ایکٹ اُس شهادت سے متعلق نهو جو که بغرض فیصله یا تحقیقات کسي ایسے امر کے جو کسي عدالت ما سواے عدالت هاے برٹش انڈیا کے روبرو پیش هو بلکه وهي قانون شهادت اُس سے متعلق هوگا جس قانون کي مطیع اصل عدالت صادر کنندہ کمیشن هی *

واقعه

لفظ واقعه کے معني اور اُس کے مفهوم میں یهه امور داخل هیں *

(۱) ایسي هر چیز یا چیزوں کي ایسي کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو حواس سے محسوس هونے کے قابل هو *

(۲) هر حالت ذهني جس سے کسي شخص کے دل کو آگاهي هو *

اقسام واقعات

مقننوں نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کیئے هیں یعنی

(۱) مثبته اور منفیه *

(۲) ظاهري اور باطني يعني ذهني *

(۳) حادثات اور حالات اشیاء *

اول ترتیب میں یهه بات بدیهي هی که مثبته واقعات وه واقعات هیں که جن سے کسي امر کا وجود ثابت هو اور منفیه وه هیں که جن سے عدم ثابت هو — في الحقیقت یهه دونوں باتیں ایک هي هیں کیونکه هر بیان کو مثبت طور پر اور منفي طور پر بیان کرسکتے هیں مثلاً یهه کهنا که فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تها یهه مثبت طور بیان کرنے کا هی اور یهه کهنا که زید اُسوقت اُس مقام سے باهر نه تها منفي طور سے بیان کرنا هی *

نسبت دوسري ترتیب کے یهه بیان کرنا ضروري هی که واقعه ظاهري وه هی که جو حواس خمسه بیروني یعني آنکهه ناک کان زبان اور جسم سے محسوس هو اور واقعه باطني وه هی که جو صرف ذهن میں موجود هو مثلاً بندوق کي گولي سے ایک شخص کا هلاک هونا ایک واقعه ظاهري هی اور ارادهٔ قتل جو که قاتل کے ذهن میں هو ایک واقعه باطني هی *

نسبت تیسري ترتیب کے یهه بیان کرنا ضرور هی که هر واقعه یا تو ایک حادثه هوتا هی یا ایک حالت هوتي هی مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثه هی اور اُس کا وهاں پڑا هونا ایک حالت هی *

بعضے مقننوں کي راے میں فعل اور حادثه ایک هي چیز هی لیکن ٹهیک راے یهه معلوم هوتي هی که فعل صرف اُس حادثه کو کهتے هیں جو که بذریعه انسان کے هوا هو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ایک حادثه هی اور زید کا ایک درخت کو گرانا ایک فعل هی — کوئي واقعه ایسا نهیں هوسکتا که جسپر تینوں ترتیبوں کا ایک هي ساتهه اطلاق نهو اور گو اس ایکٹ میں تعریف واقعه صرف بلحاظ ترتیب نمبر (۲) کے کي گئي هی اور حالت اور حادثه اور فعل میں کچهه تفریق نهیں کي گئي هی تاهم تمثیلات سے ظاهر هوگا که واضعان ایکٹ حادثه اور حالت اور فعل تینوں کو لفظ واقعه میں شامل کرتے هیں مثلاً واقعات کي جو تمثیلیں آینده بیان هو تي هیں اُن میں :—

تمثیل (الف) ایک مثبتہ ظاهري حالت هی *
تمثیل (ب) ایک مثبتہ ظاهري حادثہ هی *
تمثیل (ج) مثبتہ ظاهري فعل هی *
تمثیل (د) مثبتہ باطني حالت و فعل و حادثہ هی *
تمثیل (۵) مثبتہ باطني حالت هی *

یہہ امر قابل غور هی کہ یہہ سب مثالیں واضعان ایکت نے واقعات مثبتہ کي دي هیں اور منفیہ کي کوئي تمثیل نہیں دي اس وجہہ سے کہ جیسا هم اوپر بیان کر آئے هیں في‌الحقیقت مثبت اور منفي محض مجازي طریقے بیان کے هیں *

تمثیلات

(الف) یہہ کہ چند اشیاء ایک خاص وضع پر کسي جگہہ میں ترتیب دي هوئي‌هیں ایک واقعہ هی *

(ب) یہہ کہ کسي شخص نے کچھہ سنا یا دیکھا امر واقعہ هی *

(ج) یہہ کہ کسي شخص نے کچھہ الفاظ کہے ایک واقعہ هی *

(د) یہہ کہ ایک شخص کچھہ راے رکھتا هی یا کچھہ ارادہ رکھتا هی یا اُس کا عمل نیک نیتي یا فریب کا هی یا کسي خاص لفظ کو کسي خاص معني‌میں مستعمل کرتا هی یا ایک خاص وقت پر اُس کا دل کسي خاص امر محسوس سے آگاہ تھا ایک واقعہ هی *

(۵) یہہ کہ ایک شخص کسي امر میں شہرت رکھتا هی ایک واقعہ هی *

لفظ تمثیلات ایکٹ ھذا میں پہلي دفعہ اس دفعہ میں مستعمل ھوا

فوائد تمثیلات

ھی اور یہہ بات بیان کرني مفید معلوم ھوتي ھی کہ واضعان قانون نے ایک عمدہ طریقہ مبین کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا ھی اور وہ یہہ ھی کہ ھر دفعہ کے بعد چند تمثیلات اس غرض سے داخل کي ھیں کہ اُن لوگوں کو جن کو قانون کے موافق کارروائي کرني پڑتي ھی قانون کے سمجھنے میں آساني ھو — یہہ طریقہ تعزیرات ھند اور قانون معاھدہ اور ایکٹ ھذا اور اور ایکٹوں میں بھي اختیار کیا گیا ھی — زبان قانوني سے جو کہ مرکب تعریفات اور پیچیدہ اور دقیق اصطلاحات سے ھوتي ھی مطلب اخذ کرنا ایک دشوار بات ھی اور اس سے بھي زیادہ قانون کے قاعدوں کو روز مرہ کي زندگي کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپاں کرنا مشکل ھی — ان تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اُن کا روز مرہ کي زندگي سے لگاؤ صاف طور پر معلوم ھوتا ھی — ایک بڑا فائدہ اِس قسم کي تمثیلات سے یہہ ھی کہ قانون کے پڑھنے والے کا ذھن ھر دفعہ کے سمجھنے میں وھي مراتب طی کرتا ھی جو کہ واضعان قانون نے اپنے دل میں خیال کیئے تھے — اسقدر بیان کرنا اَور ضرور ھی کہ جو وقعت خود متن قانون کي ھی وھي وقعت تمثیلات کي ھی یعني تمثیلات في الحقیقت وہ نظائر ھیں جن کو کونسل قانوني نے اپنے اختیار سے قانون کے نافذ کرنے کے وقت قایم کیا ھی اُن نظائر کي وقعت نظائر ھائي کورٹ سے بھي زیادہ مستحکم تصور کرني چاھیئے مگر اِن تمثیلات سے متن قانون پر اضافہ کرنے کي غرض نہیں ھی بلکہ اگر تمثیلات ایکٹ میں سے معدوم بھي کردي جاویں تب بھي وسعت قانون میں مطلق فرق نہیں آنے کا بلکہ قانون کي وسعت وھي رھیگي جو کہ معہ تمثیلات کے اب ھی — غرض اُن تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا ھی تاکہ اُس کا مطلب آساني سے سمجھہ میں آوے — تمثیلات کبھي مخالف متن قانون کے نہیں ھوسکتیں اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب خیال کرنا چاھیئے کہ تمثیلات متن قانون کي مطابق ھیں •

واقعہ متعلقہ

ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ سے متعلق ہونا اُسوقت کہا جاویگا جب کہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکت ہذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم ہی *‌

جو تعریف واقعہ متعلقہ کی ایکت ہذا میں کی ہی وہ فی نفسہ کوئی تعریف نہیں ہی کیونکہ اُسکا حوالہ و طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکت میں ہی کردیا گیا ہی لیکن ایکتوں میں جو کہ واسطے ہدایت عوام‌الناس کے ہیں یہہ طریقہ ان دقیق مسئلوں کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کارآمد تصور کیا گیا ہی (دیکھو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۰) *

لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کی تعریف لکھنی نہایت مشکل ہی لیکن شاید یہہ تعریف واقعہ متعلقہ کی کافی طور پر جامع ہی یعنی :—

واقعات متعلقہ اُن واقعات کو کہتے ہیں کہ جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب [۲] کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتد بہ پیدا ہو *

یہہ بات مقدمہ میں بیان ہوچکی ہی کہ یہہ ایکت اصول اخراج شہادت پر مبنی ہی لہذا اُس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کون سے واقعات متعلقہ ہیں اور کون سے نہیں واضعان قانون نے مفصل طور پر ہر حالت تعلق کو دفعات میں بیان کیا ہی [۳] اور

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحی کا

۳ دیکھو ایکت ہذا کی دفعہ ۵ سے ۵۵ تک

سوا‏ۓ اُن حالتوں کے جنکي اُن دفعات میں تشریح هی کسي حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعه متعلقه نہیں کهه سکتے جیسا که دفعه (۵) کے اخیر الفاظ سے معلوم هوگا *

جو تعریف که میںنے بیان کي هی اُس میں لفظ معتدبه اس غرض سے لکها هی که ایسي شہادت جو که گو ایک بعید طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق هو تاهم اُسکو عدالت اس وجهه سے داخل نه کریگي که اُس کے داخل کرنے سے کافي نتیجه حاصل نہیں هوتا — گو بعض واقعات في الحقیقت واقعات متعلقه کہے جاسکتے هوں لیکن تاهم عدالت کو اختیار هی که اُنکي نسبت شہادت مفصله ذیل دو وجہوں سے داخل نکرے :—

(۱) جبکه امور تنقیح طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالي هو که جس سے کوئي معتدبه نتیجه نہیں نکل سکتا *

(۲) جبکه سوال و جواب فریقین سے کسي امر کا ثابت کرنا غیر ضروري هو مثلاً اُن واقعات کي نسبت جنکو فریق ثاني تسلیم کرتا هی شہادت دیني ضرور نہیں هی گو اگر عدالت چاهے تو ثبوت طلب کرسکتي هی [۴] *

اس امر پر لحاظ رکهنا چاهیئے که قسم اول کے واقعات کو اس ایکٹ نے واقعات غیر متعلقه میں قرار دیا هی *

لفظ واقعات تنقیحي سے مراد اور اُس کے معني میں داخل :—

واقعه تنقیحي

هر واقعه هی جس سے بنفسه یا به تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسي ایسے حق یا ذمهداري یا ناقابلیت کي لازم آتي هو جسکے اثبات یا سلب کي کسي نالش یا کارروائي میں بحث کي جاۓ *

۴ دیکهو دفعه ۵۸ ایکٹ هذا

لفظ شہادت کي تعریف آگے بیان ہوگي اور اُسپر شرح لکھي جاویگي لیکن یہاں یہہ بیان کرنا ضرور ہی کہ مادۂ شہادت کا کیا ہی یعني وہ چیز کیا ہی جسکے متعلق شہادت لیجاتي ہی حقیقت میں شہادت کا مادۂ واقعات ہیں اور اسي وجھہ سے واضعان قانون نے واقعات کي تعریف شہادت کي تعریف سے پہلے بیان کي ہی *

اب تعریف اور تقسیم ایکٹ سے قطع نظر کرکے میں وہ تقسیم بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جو في‌التحقیقت واقعات کي تقسیم درست معلوم ہوتي ہی اور جس سے مضمون ایکٹ کا صاف سمجھہ میں آویگا علی‌الخصوص تعریف امر تنقیحي کي *

تقسیم واقعات

تمام مقدمات میں واقعات دو قسم کے ہوتے ہیں :-

مقدمات میں دو قسم کے واقعات ہوتے ہیں

اول — واقعات مقصود بالذات یعني وہ واقعات جنکا ثابت کرنا اصل مقصود ہی *

دوم — واقعات مقصود بالعرض یعني جنکا ثابت کرنا في نفسہ مقصود نہیں ہی بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کے اُنکي نسبت شہادت دي جاتي ہی :-

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات ہیں کہ جو ہر مقدمہ میں ایسے ہوتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اپنے لیئے ثابت کرنا چاہتا ہی تا کہ اُنکي بنا پر اُس کے حق میں فیصلہ ہو اور اُنکي وقعت تجویز مقدمہ کے لیئے اسقدر مقدم ہوتي ہی کہ جب اُنکي نسبت کوئي تجویز اثبات یا تردید کي قایم ہوجاوے تو فیصلہ اُس مقدمہ کا اُن واقعات کي تجویز سے لازمي اور ضروري طور پر خود بخود نکل آوے — مثلاً مورث کي وفات جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قایم ہوجاتا ہی *

واقعات مقصود بالذات

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات ہیں کہ جنکي تجویز اثبات یا تردید سے کوئي نتیجہ ایسا کہ جسکي بنا پر فیصلہ ہوسکے نہیں نکل سکتا اور نہ اُنکے اثبات

واقعات مقصود بالعرض

یا تردید سے فیصلہ مقدمہ کا لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکلتا هی مثلاً مورث کا بیمار هونا جس سے وارث کا حق قایم نہیں هوتا *

حقیقت میں امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے هیں اور جو تعریف که اس شرح میں لکھی گئی هی اُسکے بخوبی جاننے سے معنی تعریف

امور تنقیح طلب

مندرجہ ایکٹ هذا کے بخوبی سمجھہ میں آوینگے اور یہہ ظاهر هوگا که واقعات مقصود بالذات هر مقدمہ میں بمقابلہ واقعات مقصود بالعرض کے تعداد میں کم هوتے هیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں هیں وہ کبھی تنقیح طلب نہیں هوسکتے سواے واقعات مقصود بالذات کے اور سب واقعات مقصود بالعرض هوتے هیں اور واقعات تنقیح طلب نہیں هوتے *

واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے هوتے هیں که جنکی حد قرار دینی نہایت مشکل هی اور جو قواعد ایکٹ هذا میں نسبت تعلق واقعات کے باب اول میں قرار دیئے گئے هیں وہ زیادہ تر متعلق واقعات مقصود بالعرض سے هیں کیونکہ اُنہیں کی نسبت مشکل اکثر واقع هوتی هی *

تشریح — جب بموجب احکام قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے کوئی عدالت کسی تنقیح واقعاتی کو قلم بند کرے تو جس واقعہ کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے جواب میں هوتا هو وہ واقعہ تنقیحی هی *

ضابطہ فوجداری میں چونکہ امر متنازعہ فیہ اسقدر پیچیدہ نہیں هوتے جسقدر که دیوانی کے معاملات میں هوتے هیں لهذا کوئی قاعدہ یا دفعہ ضابطہ فوجداری میں نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا گیا اور اسی وجهہ سے اس تشریح میں بھی صرف ضابطہ دیوانی کا ذکر هی — لیکن فوجداری کے مقدمات میں بھی فرد قرار داد جرم سے کسیقدر وهی کام نکلتا هی [۵] *

[۵] دیکھو دفعات ۲۳۹ سے ۲۴۲ تک ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

اقسام امور تنقیح طلب

ضابطه دیواني میں تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے هیں :—

اول — عارض دعوی یعني وہ امور جن کے تصفیه سے یهه نتیجه نکلتا هی که مقدمه جس حیثیت سے پش هوا هی اور جس عدالت میں پیش هوا هی اُس حیثیت سے اُس عدالت کي تجویز کے قابل هی یا نهیں *

دویم — امور واقعاتي جن کي تجویز سے یهه نتیجه پیدا هوتا هی که وہ واقعات جو فریقین نے پیش کیئے هیں وہ فی الحقیقت واقع هوئے هیں یا نهیں یا کسي حکم قانوني کي وجهه سے اُسکي تجویز روئداد پر هوسکتي هی یا نهیں *

سویم — امور قانوني یعني جو واقعات که فریقین نے تسلیم کیئے هیں یا حاکم کي تجویز میں وہ واقعات ثابت هوئے هیں اُن سے مسائل قانوني کو کیا تعلق هی *

قسم دوم — همیشه واقعات تنقیحي پر مشتمل هوتي هی اور قسم اول میں بهي کبهي واقعات تنقیحي هوتے هیں جبکه اس بات کي تجویز که مقدمه قابل تجویز اور سماعت عدالت کے هی یا نهیں کسي واقعه کي تجویز پر منحصر هو *

قانون کے الفاظ پر جوکه اس تشریح میں مستعمل هوئے هیں غور کرنے سے معلوم هوتا هی که اگر کسي عدالت نے غلطي سے بهي کسي واقعه مقصود بالعرض کو واقعه تنقیحي قرار دیا هو تب بهي اُس کو واقعات متعلقه سمجهنا لازم هی گو في الحقیقت وہ واقعه متعلقه هو یا نهو اُس کي نسبت بحث نهیں کي جا سکتي *

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹهرایا گیا *

اُس کي تجویز میں واقعات مفصله ذیل واقعات تنقیحي هو سکتے هیں :—

یهه که زید باعث هلاکت عمرو کا هوا *

یهه که زید کي نیت میں تها که عمرو کي هلاکت کا باعث هو *

یهه که زید کو عمرو سے سخت اور ناگهاني اشتعال پهونچا *

یهه که زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کي هلاکت کا باعث هوا بوجهه فتور عقل اُس فعل کي نوعیت کے جاننے کي قابلیت نهیں رکهتا تها *

غور کرنے سے یهه معلوم هوتا هی که اول دو تنقیحیں جو مثال میں لکهي هیں وہ متعلق جانب مدعي هیں اور دو اخیر کي متعلق جانب مدعاعلیه هیں *

اگرچه تشریح میں لفظ ضابطه دیواني کا درج هی مگر تمثیل میں مقدمه فوجداري کا بیان کیا گیا هی اس کا سبب یهه هی که مقدمه فوجداري میں بمجرد قرار داد جرم کے دونوں قسم کي تنقیحیں یعني وہ جو مدعي کي جانب متعلق هیں اور وہ جو مدعي علیه کي جانب متعلق هیں خواہ نخواہ واقعات تجویزي هوتے هیں اور مقدمات دیواني میں اُن کا قرار دینا مدعي اور مدعا علیه کے بیان پر منحصر هوتا هی اور اس سبب سے کوئي ایسي مثال جزئي خاص جو ناقابل تغیر هو اور قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل هونے کے لایق هو نهیں آسکتي تهي برخلاف تمثیل فوجداري کے که اُسمیں دونوں قسم کي تنقیحیں ناقابل تغیر بطور قانون کے داخل هوسکتي هیں علاوہ اس کے فوجداري کي تمثیل سے مضمون دفعه کا بهي بلا لحاظ انتظار اَور کسي بیان و تشریح کے بآساني سمجهه میں آجاتا هی *

لفظ دستاویز سے مراد هر مضمون هی جو کسي شے پر بذریعه	دستاویز

حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسایل میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ سے جن کا اُس مضمون کے قلمبند کرنے کے لیئی مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے *

تعزیرات ہند میں جو تعریف دستاویز کي کي گئي ہی وہ بھي اسي تعریف کے قریب قریب ہی مگر اُس تعریف سے اُن جرایم کي نسبت اشارہ پایا جاتا ہی جو دستاویزات سے متعلق ہیں اور اس تعریف سے اُن امور کي طرف اشارہ ہی جو شہادت سے علاقہ رکھتے ہیں اس تعریف میں تمام دستاویزات تحریري یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبی کے پتر پر کھودي جاویں یا پتھر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یادگار کے لگائي جاویں شامل ہیں *

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہی *

الفاظ جو سیسہ یا پتھر کے چھاپہ سے مطبوع ہوں یا بطور تصویر عکسي کے اُتارے گئے ہوں دستاویزات ہیں *

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہی *

کندہ جو کسي فلزاتي پترہ یا پتھر پر ہو دستاویز ہی *

شبیہہ دستاویز ہی *

لفظ شہادت سے مراد اور اُس کے مفہوم میں داخل یہہ چیزیں هیں :—

شہادت

(۱) تمام بیانات گواهوں کے جو عدالت کي اجازت یا حکم سے اُمور واقعاتي تحقیق طلب کے باب میں اُس کے روبرو کیئی جاویں *

ایسے بیانات شہادت زباني کہلاتے هیں *

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیئی پیش کي جائیں *

ایسي دستاویزات شہادت دستاویزي کہلاتي هیں *

اس تعریف سے اصلي تعریف شہادت کي نہیں معلوم هوتي جو تعریف اس میں هی وہ تعریف فيالحقیقت بالمثال هی لیکن ایک بڑے مقنن نے شہادت کي تعریف یوں بیان کي هی :—

شہادت ایسا هر امر هی که جس کا اثر اور میلان اور مقصود ایسا هو که جب انسان کے ذهن میں سما جاوے تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت اثبات یا سلب وجود کسي واقعه کے پیدا هو *

تعریف شہادت

شہادت تین قسم کي هوتي هی :—

(۱) شہادت مادي یعني کوئي شی في نفسه مثلاً چهري جس سے قتل صادر هوا یا مقام متنازعه فیه *

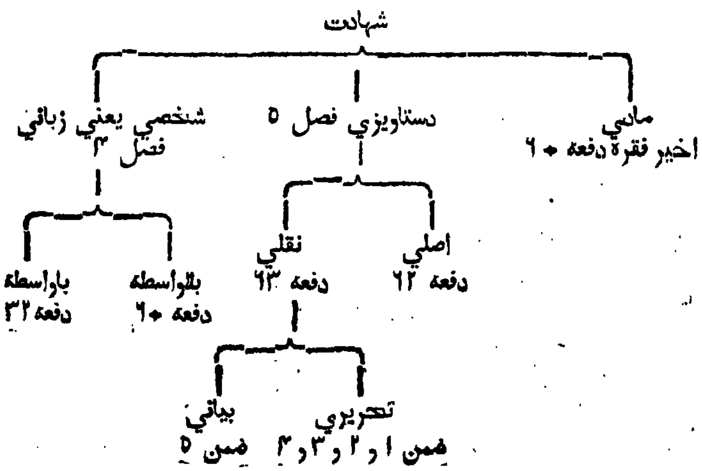
(۲)　شہادت شخصي یعني بیان گواهان مثلاً بیان زید *

(۳)　شہادت دستاویزي یعني وہ جو حروف یا هندسوں یا نقوش سے ظاهر هو مثلاً رهن‌نامہ — اقرارنامہ — بیع‌نامہ *

یہہ بات قابل غور هی کہ اس ایکٹ میں اقسام مذکورہ میں سے صرف دوسري اور تیسري قسم کا ذکر کیا هی اور قسم اول یعني شہادت مادي کا سوائے فقرہ اخیر دفعہ ۶۰ کے اور کہیں صاف ذکر نہیں هی معلوم نہیں هوتا کہ واضعان قانون نے کیوں اول قسم کي شہادت کا ذکر نہیں کیا شاید یہہ وجہہ هو کہ کوئي شہادت مادي بلاشہادت شخصي یعني زباني کے متعلق تصور نہیں هوسکتي مگر بہتر هوتا کہ منجملہ اقسام شہادت کے شہادت مادي بهي قرار دي جاتي علی‌الخصوص ایسي صورت میں جبکہ ضابطہ فوجداري کي دفعہ ۱۹۸ و دفعہ ۲۵۳ میں شہادت مادي کے ملاحظہ کا ذکر هی اور گو ضابطہ دیواني میں ملاحظہ مقام متنازعہ فیہ کي نسبت کوئي قاعدہ لازمي نہیں هی تاهم بعض مقدمات میں ملاحظہ موقع کي ضرورت هوتي هی وہ بهي ایک شہادت مادي هی *

شجرۂ تقسیم شہادت

پس شہادت چهہ قسم پر منقسم هوتي هی چنانچہ هر ایک قسم کي تفصیل مفصلہ ذیل شجرہ سے بخوبي معلوم هوتي هی : —



ان اقسام شہادت میں سے شہادت مادي کا نام اس ایک ایکٹ میں نہیں پایا جاتا مگر دفعہ ۶۰ کے اخیر فقرہ میں ضمني طور پر ذکر هی — شخصي شہادت اور زباني شہادت ایک چیز هی — لفظ شہادت باواسطہ بھي جس کو سني سنائي شہادت کہنا چاهیئے اس ایکٹ میں مستعمل نہیں هوا هی مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل ادخال قرار دي گئي هی وہ في الحقیقت شہادت باواسطہ هی جیسا کہ اُس دفعہ کي شرح پڑھنے سے معلوم هوگا *

زباني شہادت همیشہ بلاواسطہ لي جاتي هی (دیکھو دفعہ ۶۰) سواء چند محدود حالتوں کے (دیکھو دفعہ ۳۲) — دستاویزي شہادت بھي همیشہ اصلي هوني چاهیئے (دیکھو دفعہ ۶۴ و ۹۱) سواے خاص صورتوں کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱) *

واقعہ کا اثبات

واقعہ کا اثبات اُس صورت میں کہا جاویگا جبکہ امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد عدالت کو اُس کے موجود هونے کا باور هو یا یہہ خیال کرے کہ اُس کا وجود اِس نہج پر امکان رکھتا هی کہ اُس خاص مقدمہ کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُس کے موجود هونے کے قیاس پر عمل کرنا چاهیئے *

واقعہ کا استرداد

واقعہ کا استرداد اُس صورت میں کہا جائیگا جبکہ عدالت امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد یہہ باور کرے کہ اُس واقعہ کا وجود

نهیں هی یا یهه خیال کرے که اسکا انعدام ایسا امکان رکهتا هی که اس خاص مقدمه کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُسکے نه موجود هونیکے قیاس پر عمل کرنا چاهیئے *

واقعه غیر مثبته اُسوقت کہا جاویگا جبکه نه اُسکا اثبات هو نه استرداد *

واقعه غیر مثبته

لفظ شهادت اور لفظ ثبوت کو عوام‌الناس مخلوط کردیئے هیں اور دونوں کو ایک هي شی تصور کرتے هیں لیکن جو لوگ منطق سے واقف هیں اُنکو یهه بات

فرق مابین ثبوت و شهادت

بآساني معلوم هوگي که ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق هی شهادت علت هی اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظوں میں شهادت سبب هی اور ثبوت مسبب یعني شهادت وسیله هی اور ثبوت اُسکا نتیجه هی — پس ایکت هذا میں جو فرق مابین اثبات واقعه و استرداد واقعه اور واقعه غیر مثبته کے بیان هوا هی بآساني معلوم هوگا — منطق کے جاننے والیکو یهه بات آساني سے سمجهه میں آویگي که درحقیقت اثبات واقعه اور استرداد واقعه ایک هي چیز هی کیونکه کسي واقعه کا مثبت ثابت کرنا اور منفي ثابت کرنا ایک هي طریقه پر هوتا هی مثلا جب یهه ثابت کردیا جاوے که (الف) زید هی تو یهه بهي لازمي ثابت هوگیا که (الف) غیر زید نهیں هی — جو فرق که تینوں اصطلاحات متذکرۂ بالا میں ایکت هذا نے قرار دیا هی وہ یهه هی :—

(۱) جب رجحان طبیعت اپنی غایت کو نسبت وجود کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مثبتہ ہی *

(۲) اور جب وہ رجحان اپنی غایت کو نسبت عدم کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مستردہ ہی *

(۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نہ پہونچے تو وہ واقعہ غیر مثبتہ ہی *

مثلا یہہ امر تنقیح طلب ہی کہ آیا زید مرگیا ہی یا نہیں — پس اگر پورے طور پر یہہ ثابت هوجاوے کہ زید کو چند شخصوں نے دفن کیا تھا تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مثبتہ ہی — اور اگر زید عدالت میں زندہ موجود ہو تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مستردہ ہی — اور اگر زید کی نسبت چند برس سے کسی نے کچھہ نہ سنا ہو کہ کہاں ہی تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ غیر مثبتہ ہی *

اس تمثیل میں جو کہ ابھی بیان ہوئی ہی اگر امر تنقیح طلب یہہ ہوتا کہ زید زندہ ہی یا نہیں اور موت کی نقیض کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعنی زید کے دفن ہونے سے زندہ ہونا زید کا واقعہ مستردہ ہوگا اور دوسری صورت میں یعنی زید کے عدالت میں موجود ہونے سے اُسکا زندہ ہونا واقعہ مثبتہ ہوجاویگا اور تیسری صورت میں یعنی اُس کی کچھہ خبر نہ سنے جانے سے زید کا زندہ ہونا واقعہ غیر مثبتہ رہیگا — اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ایک ہی واقعات سے جس امر کا اثبات ہوتا ہی اُسی سے اُسکی نقیض کا استرداد ہوتا ہی اور ایک ہی واقعات سے نقیضین غیر مثبتہ رہتی ہیں *

اس سے یہہ ظاہر ہوگا کہ اسبات اور استرداد نقیضین یعنی باہم متخالف ہیں اور واقعہ کا غیر مثبت ہونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف ہی — اسقدر بحث سے یہہ امر ظاہر ہی کہ یہہ ممکن ہی کہ شہادت ہو اور ثبوت نہو لیکن یہہ ممکن نہیں کہ ثبوت ہو اور شہادت نہو مثلا فرض کرو کہ ایک گلا کٹا ہوا آدمی پایا جاوے ایک ایسی جگہہ پر کہ جدھر تھوڑے عرصہ پہلے ایک آدمی جاتا ہوا دکھائی دیا تھا اُس آدمی کا اُس طرف جانا شہادت اُسکے قاتل ہونے کی ہی لیکن ہرگز ثبوت اُس کے قاتل ہونے کا نہیں ہی *

دفعه ۴ . جہاں ایکت هذا میں یہہ مرقوم هی که عدالت ایک امر واقعه کو قیاس کرلے وهاں اسکو اختیار هی که اُس امر واقعه کو امر مثبته تصور کرے الا اُس حالت میں اور اُسوقت تک که اُس کا استرداد هو یا اُس کو جائز هی که اُس کا ثبوت طلب کرے *

جواز قیاس

جہاں ایکت هذا میں یہہ هدایت هی که عدالت کو امر واقعه پر قیاس کرلینا لازم هی تو اُسے لازم هی که اُس امر واقعه کو مثبته تصور کرے الا اُس حال میں اور اُسوقت تک که استر داد هو *

لزوم قیاس

جہاں ایک امر واقعه از روے ایکت هذا کے دوسرے امر واقعه کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا هی وهاں عدالت کو لازم هی که ایک امر واقعه کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور

ثبوت قطعي

کرلے اور عدالت اُسکے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کي اجازت نہ دیگي *

منجملہ اُن کاموں کے جو عدالت کے فرض ہیں صرف لینا اور تحریر کرنا شہادت کا ہي نہیں ہی بلکہ اُسکي نسبت اپني رائے قایم کرنا اور اُس سے نتیجہ نکالنا بھي اُسکا کام ہی حقیقت میں شہادت کا پیش کرنا یعني اثبات واقعہ فریق مقدمہ کا کام ہی اور شہادت پیش شدہ سے نتیجہ نکالکر رائے قایم کرنا عدالت کا کام ہی *

واضعان ایکت ہذا نے اس قانون کے مسودہ میں اس فصل میں ایک یہہ دفعہ قایم کي تھي *

دفعہ مندرجہ مسودہ

عدالت کو چاہیئے کہ معاملات واقعاتي میں امور مفصلہ ذیل کے استدلال سے اپني رائے قایم کرے :—

(۱) اُس شہادت سے جو واقعات مبینہ کے وجود کي بابت پیش کي جاوے *

(۲) اُن واقعات سے جن کا اثبات یا استرداد واقعات غیر مثبتہ کي بابت ہوا ہو *

(۳) اُن گواہوں کي غیر حاضري سے یا اُس شہادت کي عدم موجودگي سے جس کا پیش کیا جانا ممکن تھا *

(۴) اہالي مقدمہ اور گواہوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے *

اِس دفعہ سے یہہ غرض تھي کہ عدالت کو اس امر اہم میں یعني نتیجہ نکالنے اور رائے قایم کرنے میں مدد ملے اور ہدایت ہو مگر جو کہ یہہ مقصد قواعد قیاسات کے قایم کرنے سے بطور قواعد کلیہ حاصل ہوتا تھا اِس لیئے واضعان ایکت ہذا نے مسودہ کي اِس دفعہ کو خارج کر کر قواعد نسبت قیاسات کے عمدہ طور سے اس ایکت میں قایم کیئے ہیں *

قیاسات کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونوں میں سے ھی

قیاسات

اور اُس کي شرح آیندہ کي جاویگي لیکن اسقدر یہاں بیان کرنا ضرور معلوم ھوتا ھی کہ اِس ایکٹ میں سواے دفعہ ھذا کے کہیں تعریف قیاس کي نہیں لکھي اور گو لفظ قیاس مستعمل ھوا ھی لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئي حاوي یا کافي تعریف اس لفظ کي نہیں معلوم ھوتي قیاس کي تعریف یہہ ھوسکتي ھی :—

تعریف قیاس

قیاس ایک رجحان ذھن نسبت و جود کسي واقعہ مثبتہ یا منفیہ کے اس قسم کا ھی کہ جس کي صحت پر عمل کرسکیں بشرطیکہ کہ کسي کافي شہادت سے اُس رجحان کے خلاف وجہہ معلوم نہو *

اقسام قیاس

قیاس دو قسم کے ھیں :—

اول — قیاسات جو کہ ھر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ھونے واقعہ کے قایم کرتي ھی *

دویم — قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیئے ھیں *

اس ایکٹ میں جہاں نسبت قیاسات اختیاري عدالت کے ذکر لکھا ھی وہ اول قسم کے قیاسات ھیں اور جہاں قیاس کرنا لازمي لکھا ھی وہ دوسري قسم کے قیاسات ھیں *

ثبوت قطعي

نسبت ثبوت قطعي کے صرف اس قدر شرح بیان کرني ضرور ھی کہ ثبوت قطعي في الحقیقت نہایت اعلی درجہ کا قوي قیاس ھی جو کہ في نفسہ کوئي ثبوت نہیں ھی لیکن قانون نے اُس کو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ھی پس تعریف ثبوت قطعي کي وھي ھی جو کہ قیاس کي تعریف اوپر بیان ھو چکي ھی صرف چند الفاظ ثبوت قطعي کي تعریف میں بدلے جاتے ھیں — ثبوت قطعي کي تعریف یوں ھوسکتي ھی :—

تعریف ثبوت قطعی

ثبوت قطعی ایسا ایک رجحان نسبت وجود کسی واقعہ متنبتہ یا مسئلہ کے ہی جسکی صحت پر عمل کرسکیں اور وہ رجحان اس قدر وقعت رکھتا ہی کہ وہ بمنزلہ ثبوت کامل کے تصور کیا جاتا ہی اور اُس کے خلاف شہادت لوگ دو قسموں کے منحرف معدوم کیا ہی — تو اصطلاح میں اُس کو ثبوت قطعی کہتے ہیں لیکن قطعی لفظ الحقا قانون کے ثبوت قطعی کو قیاس قطعی کہنا انسب ہوتا اور یہہ امر قابل غور ہی کہ دو حقیقت قیاس قطعی درجہ ثبوت کا رکھتا ہی *

اس ایکٹ کی دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں اور دفعہ ۱۱ قانون حلف یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع میں ثبوت قطعی کا ذکر ہی اور اُن کے پڑھنے سے مثالیں ثبوت قطعی کی معلوم ہونگی *

مشابہت مابین ثبوت قطعی و مانع تقریر مخالف

ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف (جس کا ذکر دفعہ 115 میں مندرج ہی) کسی قدر ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور اُن کا اثر نسبت مانع ہونے ادخال شہادت کے یکساں ہوتا ہی بااین ہمہ ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف میں بڑا فرق ہی جس کا یہاں ذکر کرنا ضروری نہیں ہی آیندہ واضح طور پر بیان کیا جاویگا *

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا *

مقدمہ شرح ہذا میں یہہ امر بیان ہو چکا ہی کہ شہادت واقعات سے متعلق ہوتی ہی اور شرح دفعہ ۳ میں واقعہ کے معنی اور اقسام پر بحث کی گئی ہی — اس فصل میں واضعان قانون نے وہ صورتیں بیان کی ہیں کہ جن میں واقعات متعلق مقدمہ تصور ہوتے ہیں — پس قبل اس کے کہ دفعات کی شرح لکھی جاوے یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ جب کبھی واقعات کی نسبت کوئی بحث ہوتی ہی یا کوئی رائے قائم کرنی منظور ہوتی ہی تو اُس کی نسبت مفصلہ ذیل سوالات ذہن میں گذرتے ہیں :—

اول — کیا وقوع پذیر هوا اور اُس کي نسبت کیا کیا گیا (دیکھو دفعہ ٦ سے دفعہ ١٦ تک) *

دوم — اُس واقعہ کي نسبت کیا کہا گیا (دیکھو دفعہ ١٧ سے دفعہ ٣٩ تک) *

سوم — عدالتوں نے اُس واقعہ کي نسبت کیا تجویز کي (دیکھو دفعہ ٤٠ سے دفعہ ٤٣ تک) *

چہارم — اُس واقعہ کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا هی (دیکھو دفعہ ٤٥ سے دفعہ ٥١ تک) *

پنجم — اُن لوگوں کا جو اُس واقعہ سے تعلق رکھتے هیں کیا چال چلن هی (دیکھو دفعہ ٥٢ سے دفعہ ٥٥ تک) *

پس مفصلہ بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال میں آتے هیں اور واضعان قانون نے دفعہ ٥٥ تک جو کہ اس فصل کي اخیر دفعہ هی ان امور کي نسبت بحث کي هی — جب تک کہ کوئي واقعہ ان پانچ امور میں سے کسي نہ کسي سے تعلق نہ رکھتا هو تب تک وہ واقعہ متعلقہ نہیں قرار پا سکتا گو بہہ ممکن هی کہ ایک هي واقعہ دو تین امور سے متعلق هو — ابتداء فصل هذا میں میںنے وہ اصولي سوالات بیان کردیئے کہ جن سے تعلق واقعات پیدا هوتا هی اس کے بعد اس فصل کي دفعات کے مضامین بآساني سمجھہ میں آوینگے *

دفعہ ٥ هر مقدمہ یا کارروائي میں جائز هی کہ شہادت وجود یا انعدام هر واقعہ تنقیحي اور ایسے واقعات کي ادا کیجاوے جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے هیں نہ کسي اور واقعات کي *

شہادت واقعات تنقیحي اور واقعات متعلقہ کي دي جاسکتي هی

واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف دفعہ ۳ کی شرح میں بیان ہوچکی ہی [1] *

تشریح — از روے دفعہ هذا کے کسی شخص کو منصب اداے شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نہوگا جسکے ثابت کرنے کا وہ ازروے کسی حکم قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے مستحق نہیں هی *

ظاهر هی کہ اس تشریح میں مراد اُن قواعد سے هی جو کہ ضابطہ دیوانی میں واسطے صاف هوجانے امر متنازعہ فیہ اور آسایش عدالت اور عدیلت انفصال مقدمات کے قایم کیئے گئے هیں اور جنکی رو سے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتی هیں *

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے کی گئی جسکو اُس نے ایک لاٹھی سے بہ نیت اُس کی هلاکت کے مارا *

زید کی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی هیں :—

زید کا عمرو کو لاٹھی سے مارنا *

زید کا عمرو کی هلاکت کا باعث اُس ضرب سے هونا *

زید کی نیت عمر کی هلاکت کا باعث هونے میں *

---

[1] دیکھو صفحہ ۲۳ سے ۲۷ تک

(ب) زید ایک اهل مقدمة پر وقت اول پیشي مقدمة کے اپنے ساتهة ایک تمسک جسپر وة اِستدلال کرتا هی نة لایا اور پیش کرنے کے لیئے تیار نہیں رکھتا هی تو از روے اِس دفعة کے وة اُس تمسک کو کارروائي مقدمة کي کسي نوبت ما بعد میں پیش کرنے اور اُس کے مضمون کو ثابت کرنے کا اِستحقاق بجز مطابقت شرایط مذکورة مجموعة ضابطة دیواني کے اور طور پر نہیں رکھتا *

ان تمثیلوں میں سے تمثیل (الف) تو متن دفعه سے متعلق هی اور تمثیل (ب) اُس دفعه کي تشریح سے علاقه رکھتي هی *

احکام ضابطۂ دیواني نسبت پیشي شہادت کے

تمثیل (ب) جسمیں ممانعت پیش هونے دستاویز کي بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے هی قابل لحاظ کے هی — دیواني عدالتوں کے ضابطه میں دستاویزات پیش هونے کے اوقات معین کیئے گئے هیں *

پہلا وقت یہه هی که جب مدعي عرضي دعوی پیش کرے تو اُسکے ساتهه وه دستاویز جس کي رو سے اُس نے نالش کي هی یا اُس پر بطور تائید اپنے دعوي کے حواله دیا هی عرضي دعوی کے ساتهه عدالت میں پیش کرے *

اور اگر وه دستاویز مدعي کے قبضه میں نهو بلکه مدعاعلیه کے قبضه میں هو تو عرضي کے ساتهه اُسکي کیفیت پیش کرے تا که مدعاعلیه سے طلب کي جاوے *

دوسرا وقت وه هی که جب مقدمه اول مرتبه روبکار هوتا هی اور اُمور تنقیح طلب قرار پاتے هیں اُسوقت پر فریقین کو واجب هوتا هی که تمام وجهه ثبوت تحریري هر قسم کي جو پیشتر عدالت میں داخل نهو چکي هو اور جمله دستاویزات اور تحریرات حاضر لاویں اور عندالطلب حاکم عدالت پیش کریں *

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا بر وقت پیشي اول مقدمہ کے ضرور هی اُس فریق کے قبضہ میں نہو جو اُسکا پیش ہونا چاهتا هی تو اُسکو ضرور هی کہ قبل اُس وقت کے اُسکي طلبي کے لیئے سمن جاري ہونے کي درخواست عدالت میں پیش کرے *

یہہ اخیر وقت هی دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونے کا اگر اُس وقت تک کوئي دستاویز نہ داخل ہو اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لي جاویگي اِلا اُس حالت میں کہ وجہہ موجہ اِس بات کي حسب اِطمینان عدالت پیش کي جاوے کہ وہ بر وقت اول روبکار ہونے مقدمہ کے اُسکو پیش نہیں کرسکتا تھا *

تعلق اُن واقعات کا جو جزو معامله هوں

دفعہ ۶ واقعات جو اگرچہ داخل تنقیح نہوں مگر واقعات تنقیح طلب سے اِس قدر اِلحاق رکھتے هوں کہ جزو ایک هي معامله کے هوگئے هوں وہ بھي واقعات متعلقہ هیں عام اِس سے کہ وہ ایکهي وقت اور مقام میں وقوع میں آئے هوں یا اوقات اور مقامات مختلفہ میں *

واضح رهے کہ یہہ دفعہ اول دفعہ هی جسمیں ایکت هذا نے اُس رشتہ کو جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ تصور کیئے جاتے هیں بیان کیا هی اور دفعات جو اُسکے بعد هیں دفعہ ۵۵ تک هر دفعہ میں ایک قسم کے رشتہ کي جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ هوجاتے هیں تعریف بیان کي هی — لیکن جو تعلق کہ اِس دفعہ میں بیان کیا گیا هی وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا هی یعني وہ تعلق جو کہ واقعات میں بوجہہ ہونے اِجزاء ایک معامله کے پیدا هوجاتا هی *

عموماً شہادت جو کہ نسبت افعال اشخاص خارج معاملہ کے ہو داخل نہیں ہو سکتی مثلاً یہہ امر کہ کسی غیر شخص نے کسی معاملہ کی نسبت کیا کہا اکثر سنی سنائی شہادت تصور ہوکر شہادت میں داخل نہوگا لیکن جب کہ وہ بیان اصل معاملہ سے اِس طرح پر ملا ہوا ہو کہ فی الحقیقت اُس کل معاملہ کا ایک جزو تصور کیا جاوے تب وہ شہادت میں داخل ہوگا اِس لیئے کہ در حقیقت وہ بیان صرف بغرض واضح کرنے اصل واقعہ کے جس سے کہ مقصود ہی داخل ہوتا ہی اور بغیر ایسے بیان کے صرف اصل واقعہ اکیلا سمجھہ میں نہ آتا *

دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایک اصول پر مبنی ہیں

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک ہی قسم کی ہیں اور پانچوں ایک ہی اُصول پر مبنی ہیں یعنی اِس مسئلہ قانون شہادت پر کہ جو کچھہ گرد و نواح کے حالات نسبت کسی واقعہ مقصود بالذات کے ایسے ہوں کہ جن کے کھلنے سے اصل حال واقعہ مقصود بالذات کا واضح ہوتا ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں — دیکھو دفعہ ۱۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع جس میں مجسٹریٹوں کو یہہ ہدایت ہوئی ہی کہ جب ایسے مقدمات کی تحقیقات کریں جو قابل تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے ہیں تو علاوہ واقعات منشاء اِلزام کے اُن حالات اور اُمور کی نسبت بھی شہادت لیں جو فی الحقیقت منشاء اِلزام یا نالش نہیں ہیں *

تمثیلات

(الف) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنے کا اِلزام لگایا گیا پس جو کچھہ کہ زید یا عمرو یا ان شخصوں نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنے کے وقت کہا یا کیا یا اس سے اِسقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کہا یا کیا کہ وہ جزو اُسی واقعہ کا ہوگیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) زید پر بمقابله ملکه معظمه کے اِس طرح پر جنگ کرنے کا اِلزام رکھا گیا که ایک جماعت مفسدان مسلح کا وه شریک هوا اور اُس مفسده میں کچهه مال تلف کیا گیا اور فوج پر حمله کیا گیا اور جیلخانے توڑ ڈالے گئے پس وقوع اِن واقعات کا واقعه متعلقه هی اِس واسطے که وه جزو اُس عام واردات کے هیں گو که زید اِن سب واقعات میں موجود نهو *

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تهتک آمیز مندرجه کسي خط کے جو جزو ایک مراسلت کا هی نالش رجوع کي پس وه خطوط جو فیمابین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے تهتک پیدا هوا تحریر میں آئے هوں اور جزو اُس مراسلت کے هوں جس میں وه عبارت مندرج هی واقعات متعلقه هیں گو که اُن خطوط میں وه عبارت تهتک آمیز مندرج نهو *

(د) نزاع اِس امر کي هی که کوئي خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تها زید کے حواله کیا گیا اور وهي مال درمیان میں کئي اشخاص کو بعد یک دیگرے حواله کیا گیا پس هر حوالگي واقعه متعلقه هی *

دفعه ۷ جو واقعات که باعث یا وجه یا نتیجه قریب یا بعید واقعات متعلقه

واقعات جو که نتیجه یا وجهه یا باعث واقعه تنقیحي کے هوں

یا واقعات تنقیحي کے هوں یا داخل اُن حالات کے هوں جن میں کہ واقعات تنقیحي وقوع میں آے یا جنسے کہ موقع اُن واقعات تنقیحي کے وقوع یا معاملہ کا پیدا هوا هو وہ بهي واقعات متعلقہ هیں *

دیکهو شرح دفعہ ۹ جو اس دفعہ سے بهي متعلق هی — اور یہہ ظاهر هی کہ سبب کے جاننے سے نتیجہ یعني مسبب کا حال کهلتا هی اور نتیجہ جاننے سے سبب کا پس رشتہ سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعہ متعلقہ کردیا هی *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی کہ عمرو نے بکر کا سرقہ بالجبر کیا یا نهیں *

یہہ واقعات کہ سرقہ بالجبر سے ذرا پهلے عمرو ایک میلہ میں اپنے ساتهہ روپیہ لیکر گیا اور وہ روپیہ اور اشخاص کو دکهلایا یا اُنسے یہہ کہا کہ یہہ روپیہ میرے پاس هی واقعات متعلقہ هیں *

(ب) بحث اس امر کي هی کہ زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نهیں *

اُس مقام میں یا اُسکے قریب جهاں قتل وقوع میں آیا کشا کشي کے نشانات زمین پر دکهلائے گئے پس یہہ واقعات متعلقہ هیں *

(ج) بحث اس امر کي هی کہ زید نے عمرو کو زهر کهلایا یا نهیں *

عمرو کي حالت تندرستي زهر کهلانیکي علامات مبینه کے پہلے اور عمرو کي عادات جو زید کو معلوم تهیں اور جنسے موقع زهر کهلانیکا پیدا هوا واقعات متعلقه هیں *

دفعه ۸ هر واقعه جو وجه تحریک یا تیاري کسي واقعه تنقیحي یا واقعه متعلقه کا هو یا جس سے یهه بات ظاهر هوتي هو واقعه متعلقه هی *

وجهه تحریک یا تیاري یا عمل مابعد یا ماقبل واقعه متعلقه هیں

عمل کسي ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسي مختار کا جو کسي نالش دیواني یا کار روئي میں فریق هو بلحاظ اُسي نالش یا کار روائي کے یا بلحاظ کسي امر تنقیحي یا امر متعلقه اُس نالش یا کار روائي کے اور عمل کسي ایسے شخص کا که کوئي جرم اُسکے مقابل کار روائي هونے کے بنا هو واقعه متعلقه هی بشرطیکه وه عمل کسي امر تنقیحي یا امر متعلقه مقدمه پر موثر هو یا اُس سے متاثر هو عام اس سے که وه امر اُسکے پہلے یا اُسکے بعد وقوع میں آئے *

ایکت هذا میں لفظ اقبال میں جسکي تعریف دفعه ۱۷ میں مندرج هی وہ افعال جو که بیانات زباني یا دستاویزي نهوں شامل نهیں رکھے گئے اور اس دفعه کي تشریح اول میں یهه امر صاف کردیا گیا هی که لفظ عمل میں بیانات داخل نهیں هیں لیکن واضح رهے که عمل علاوہ بیانات کے کبھي ایک قسم کا اقبال هوتا هی *

گو ایکت هذا کي اس دفعه میں اقبالوں کا ذکر نهیں هی تاهم یهہ مناسب معلوم هوتا هی که مختصر طور پر اُن اثروں کا بیان کیا جاوے جو که حسب قانون شهادت عمل سے پیدا هوتے هیں *

عمل جس کا اثر اقبال کے برابر هی

دفعه ۱۷ میں جو اقبال کي تعریف لکھي هی اور جو اُس کا اثر بیان کیا گیا هی اُس قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسي بیان کے پیدا هوتا هی مثلاً ملزم کا بھاگنا یا چھپنا بھیس بدلنا یا اُن هتھیاروں کا جن کو که وہ جرم کے کرنے میں کام میں لایا هی تلف کرنا یا کپڑوں کو خون چھڑانے کے لیئے دهونا یا اس قسم کا کوئي اور فعل اُس عمل میں داخل هی جس سے که قیاس مجرم هونے ملزم کا پیدا هوتا هی اور اپني حیثیت کے موافق اقبال جرم هی اِسي طرح پر دیواني کے معاملوں میں بھي عمل سے اثر پیدا هوتا هی مثلاً بهي کھاته میں کسي خاص شخص کے لیکھے میں ایک رقم کا لکھا جانا اپني حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بهي کھاته کے اس امر کا هی که وہ رقم اُس شخص کے حساب سے متعلق هی جس کے لیکھے میں وہ لکھي گئي هی نه کسي دوسرے شخص کے — اسي طرح پر وصي کا ایک موصی له کو شے موصي به کا دیدینا بادي‌النظر میں اقبال اس امر کا هی که وصي کے قبضه میں کافي جائداد متوفی کي هی جس میں سے تمام موصی لهم کو اُن کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے هیں — اسي طرح پر متوفی کي جائداد میں سے قرضه درجه دوم کا ادا کرنا اقبال بادي‌النظري اس امر کا هی که قرضه درجه اعلی کے ادا کرنے کو کافي مال متوفی چھوڑ کر مرا *

اسي طرح پر ایسي حالتوں میں جب که عملِ در آمد روز مرہ مقتضي اس امر کا هو که کوئي فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک

ایسے عمل کا اور چپ اور ساکت رهنا بعضي حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا ھی مثلاً جب که ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب بهیجتا ھی اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسي اعتراض کے ایک معقول عرصہ تک ساکت رہے تو فی نفسہ یہہ سکوت بادي‌النظر میں اقبال درست ہونے حساب کا تصور کیا جاویگا اور اسي طرح پر ما بین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقی کي صحت کا اقبال ھی *

قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۱۷ کي تشریح اور تمثیلات قابل غور ہیں اور وہ یہہ ہیں :—

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ دفعہ ۱۷ کي تشریح

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہوں کہ کوئي شخص کسي معاہدہ پر راضي ہو جاوے فریب نہیں ھی الا اُس حال میں کہ حالات متقدمہ ایسے ہوں کہ اُن کے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم ہو یا اُس کا سکوت براے خود بمنزلہ بولنے کے ہو *

دفعہ ۱۷— ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع کي تمثیلات

(الف) زید نے بطور نیلام کے ہندہ کے ہاتھہ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ھی کہ وہ صحیح سالم نہیں ھی اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھہ نہیں کہا یہہ زید کا فریب نہیں ھی *

(ب) ہندہ زید کي بیٹي ھی اور ابھي بحد بلوغ پہنچي ھی اِس صورت میں جو رشتہ کے مابین ان دونوں فریق کے ھی اُس کے لحاظ سے زید پر لازم ھی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو ہندہ سے کہہ دے *

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اِس گھوڑے کے صحیح سالم ہونے سے انکار نہ کرو تو میں اُس کو ایساھي سمجھہ لونگي زید نے کچھہ نہ کہا اِس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ھی *

(د) زید و عمرو نے جو دونوں تاجر هیں باهم ایک معاهده کیا اور زید کو خفیه قیمت کے کم و بیش هوجانے کی اطلاع هی که جسکے سبب سے اُس معاهده کے انعقاد میں عمرو کی رضامندی میں خلل واقع هوتا هی پس زید پر لازم نهیں هی که عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

سکوت کا اثر

اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معامله بیان کیا جاوے جس کا اثر اُسکے مضر هو تو اگر وه سنکر ساکت رهے اور کوئی اعتراض نکرے تو اُسکا سکوت بمنزله اقبال کے هی — اگر کوئی بیان بطور معامله مضر کسی شخص کے بذریعه چٹهی کے اُس کو معلوم هو تو قانوناً اُس شخص کا اُس چٹهی کا جواب معترض نه لکهنا اُس کے مضر نهیں *

قاعده مذکوره بالا نسبت سکوت کارروائی هاے عدالت کے متعلق نهیں هی اِس وجهه سے که فی نفسه نوعیت اُن کارروائیوں کی ایسی هی که سواے فریقین مقدمه کے شخص غیر دخل در معقولات نهیں دےسکتا مثلاً اگر کوئی گواه عدالت میں کسی شخص کے مضر اظهار دے تو اُس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنے کا نهیں هی جب تک که خود فریق مقدمه نهو اور اِس وجهه سے اُس کا سکوت عدالت میں موافق دفعه مذکور کے اُس کے مضر نهوگا *

اثر اداے سود یا جزو زر قرضه نسبت قانون تمادی کے

ایک نئی قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا هوتا هی جسکی وجهه سے ایام تمادی از سر نو تاریخ اقبال سے شمار هونے هیں چنانچه تفصیل اُسکی دفعه ۲۱ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع میں مندرج هی اور وه یهه هی :—

دفعه ۲۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

جب سود کسی قرضه یا مال متروکه کا قبل انقضاے میعاد معین کے اُس شخص نے جو مواخذه دار اداے قرضه یا مال متروکه کا هو یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اُس باب میں مجاز هو ادا کیتها هو *

یا جب جزو قرضہ کے زر اصل کا قبل انقضاے میعاد معینہ کے مدیون یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اِس باب میں مجاز ہو ادا کیا ہو *

تو نئی میعاد سماعت کے مطابق نوعیت اصل مواخذہ کی اُس وقت سے شمار ہوگی جب کہ اداے مذکور عمل میں آیا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ زر اصل میں سے ایک حصہ کے ادا ہونے کی صورت میں قرضہ معاهدہ تحریری کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے نوشتہ پر یا خود اسکی پیٹھ جانب میں یا داہنی کی بھی جانب میں مرقوم ہو *

دفعہ مذکورہ ۲۸ کی رو سے یہہ نہ سمجھنا چاهیئے کہ سوداگر کا بل بھی ایک معاهدہ ہی پس ایک سوداگر کے بل یعنی فرد حساب کی مقدار کا ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تمادی ازسرنو قایم نہیں کرتا کیونکہ بل ایک معاهدہ نہیں ہی *

تشریح ۱ — لفظ عمل کا اِس دفعہ میں حاوی معنی بیانات کا نہیں ہی اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے کسی افعال کی معیت رکھتے ہوں یا اُنکی توضیح کرتے ہوں لیکن یہہ تشریح اُن بیانات سے علاقہ نہیں رکھتی جنکا متعلق واقعات ہونا اِس ایکٹ کی کسی اور دفعہ کی رو سے لازم آتا ہو *

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکٹ هذا سے دفعہ ۳۹ — ایکٹ هذا تک *

تشریح ۲ — جب عمل کسي شخص کا متعلق واقعہ ہو تو جو بیان کہ اُس سے یا اُسکے روبرو اور اُسکي سماعت میں کیا جاوے اور اُس عمل پر موثر ہوتا ہو وہ امر متعلقہ ہی *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے ہوئي *

یہہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ہی اور عمرو نے زید کو یہہ دھمکي دیکر کہ میں اُس راز کو فاش کردونگا زید سے بجبر روپیہ اپنا چاہا تھا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلاپانیکي نالش کي عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا یہہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کسي خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیہ کي رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

(ج) زید کي تجویز بعلت اس امر کے کیگئي کہ اُسنے عمرو کو زہر کھلاکر ہلاک کیا *

یہہ واقعہ کہ عمرو کي وفات سے پہلے زید اُسیطرح کا زہر جو کہ عمرو کو کہلایا گیا لایا تہا واقعہ متعلقہ ھی *

(د) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ تھی یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کي تاریخ سے تہوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امور کي تحقیقات کي تھي جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کي شرایط متعلق ھیں اور وصیت نامہ کي تحریر کے باب میں وکیلوں سے مشورہ لیا تہا اور اُسنے اَوْر وصیت ناموں کا مسودہ تیار کرایا تہا جنکو اسنے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ھیں *

(ھ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھیرایا گیا *

جرم مبینہ سے پہلے یا اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے بعد زید نے ایسي شہادت بہم پہونچائي جو واقعات تنقیحي مقدمہ مذکور کو رنگت اسکے مفید مطلب دیسکے یا اسنے شہادت کو تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ہوسکتے تھے اُنکي حاضري کا مانع ھوا یا ان کو غیر حاضر کرایا یا اُسنے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹي گواھي دلائي یہہ سب واقعات متعلقہ ھیں *

(و) بحث اِس امر کي ھی کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہیں عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اُسکي تلاش

کے لیئے اهلکاران پولیس آتے هیں اور اِس بات کے کهے جانے کے بعد فوراً زید بهاگ گیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

(ز) بحث اِس امر کي هی کہ زید کو عمرو کے دس هزار روپیہ دینے هیں یا نہیں *

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اُسوقت کہ زید موجود تها اور اِسبات کوسنتا تها یهہ کہا کہ میں تمکو یهہ صلاح دیتا هوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اسواسطے کہ اُسے عمرو کے دس هزار روپیہ دینے هیں اُسوقت زید بغیر دینے کسي جواب کے چلا گیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

اس تمثیل میں سکوت زید درجہ اقبال کا رکهتا هی دیکهو شرح متن دفعہ هذا جس میں سکوت کا اثر لکها هی *

(ح) بحث اِس امر کي هی کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں *

یهہ واقعہ کہ زید بعد وصول هونے ایک چٹهي کے جس میں اُسکو اِطلاع دي گئي تهي کہ مجرم کي تلاش هو رهي هی بهاگ گیا اور نیز مضمون اُس چٹهي کا یهہ دونوں امر واقعات متعلقہ هیں *

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹهرایا گیا *

یهہ واقعات کہ بعد اِرتکاب جرم مبینہ کے زید بهاگ گیا یا اُسکے پاس وہ جائداد یا اُس جائداد کی

قیمت کا روپیہ تھا جو اُسنے اُس جرم سے حاصل کي یا اُسنے اُن اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم کے اِرتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ھو سکتي تھیں واقعات متعلقہ ھیں *

(ي) یہہ بحث ھی کہ ھندہ کا بجبر ازالہٴبکارت کیا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ھندہ نے اُس جرم کي نالش کي اور وہ حالات جن میں کہ نالش کي گئي اور وہ مضمون جو اس نالش میں لکھا گیا واقعات متعلقہ ھیں *

یہہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنے کے ھندہ نے یہہ کہا کہ اُسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ھی حسب دفعہ ھذا ایسا عمل نہیں ھی جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جاے گو کہ وہ صورت ھاے مفصل ذیل میں واقعہ متعلقہ ھوسکتا ھو یعني :—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱ یا بطور شہادت تائیدي کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

(ک) بحث اس امر کي ھی کہ زید کا سرقہ ھوا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ھي اُس نے اُس جرم کي بابت نالش کي اور حالات نالش اور وہ

مضمون جو اُس نالش میں لکھا گیا سب واقعات متعلقہ ہیں *

یہہ واقعہ کہ اُسنے اپنے سرقہ کے ہونیکا بیان بغیر رجوع کرنے کسی استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب دفعہ ھذا نہیں ہے جو واقعہ متعلقہ ہو گو کہ وہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو یعنی :—

بطور اِقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱
یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

دفعہ ۹ واقعات جو کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متلقہ کی وجہہ ظاہر ہونے یا بنا پڑنے کے لیئے ضروری ہوں

واقعات جو تمہید واقعات متعلقہ کے ہوں

دفعہ ۹ واقعات جو کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متلقہ کی وجہہ ظاہر ہونے یا بنا پڑنے کے لیئے ضروری ہوں یا جن واقعات سے کسی ایسی دلیل کی تائید یا تردید ہوتی ہو جو کہ کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے پیدا ہو یا جن واقعات سے کہ کسی شی یا شخص کی شناخت ہوتی ہو اور وہ شناخت متعلق مقدمہ ہے یا جن واقعات سے کہ کسی واقعۂ تنقیحی یا متعلقہ کے وقت یا مقام کا تعین ہوتا ہو یا جن

واقعات سے کہ ان فریق کا باہم تعلق معلوم ہوتا ہو جن کے درمیان میں ایسے امر واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہاں تک کہ اُس غرض کے لیئے اُن کي ضرورت ہو واقعات متعلقہ ہیں *

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب ہیں جو کہ آپس میں باہم بندھے ہوئے ہیں — ہر حالت کسي حالت سابقہ کي وجہہ سے پیدا ہوتي ہی یعني حالت سابق علت ہوتي ہی اور حالت ثاني معلول اور نتیجہ ہوتي ہی اور پھر یہہ حالت سبب ہوتي ہی بہت سي اور حالتوں کي اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں ایسي ہوتي ہیں کہ جو اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں اور جسکي وجہہ سے اُس حالت کي نوعیت پر اثر ہوتا ہی اور جنکا جاننا واسطے ٹھیک طور پر سمجھنے اُن حالتوں کے ضرور ہوتا ہی — واقعہ اصلي یعني مقدم واقعہ کے ساتھہ اِن چیزوں کا بیان بھي بطور واقعات متعلقہ کے شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن عدالت کا کام یہہ ہی کہ اِس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق اِن حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم سے ایسا قریب ہی یا نہیں کہ جس سے نتیجہ معتدبہ حاصل ہوسکے اِن حالات سے گرد نواح واقعہ مقدم کي نسبت کوئي صریح قاعدہ قائم کرنا محال ہی اور یہہ عدالت کي راے پر چھوڑا گیا ہی کہ اِس امر کو طے کرے کہ کونسي حالت کي نسبت شہادت مناسب ہی اور کونسي کي نہیں *

ایسي راے قائم کرنے میں عدالت کو دو اُمور پر لحاظ رکھنا چاہیئے—

امور قابل لحاظ در بارہ تجویز تعلق واقعات تمہیدي

اول — یہہ کہ آیا یہہ حالات واقعہ مقدم کے ہم زمانہ ہیں یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا وہ اِس قسم کے ہیں کہ جن سے واقعہ مقدم کي نوعیت کي تصریح ہوتي ہی یا نہیں *

تمثیلات

(الف)   بحث اس امر کي هی کہ ایک خاص دستاویز وصیت‌نامہ زید کا هی یا نہیں *

اِس صورت میں زید کي جایداد اور اُسکے خاندان کي وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامہ کے هو واقعات متعلقہ میں داخل هوسکتي هی *

(ب)   زید نے عمرو پر بابت کسي عبارت تہتک آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلن کا اتہام هوتا هی نالش رجوع کي عمرو بیان کرتا هی کہ وہ مضمون جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعي هی *

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانہ میں جبکہ عبارت تہتک آمیز مشتہر کي گئي واقعات متعلقہ بطور مبادي واقعات تنقیح طلب کے متصور هوسکتے هیں *

جزئیات کسي تنازع کے جو فیمابین زید اور عمرو کے ایسے امر کي بابت تها جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھہ واسطہ نہیں هی واقعات متعلقہ نہیں هیں اگرچہ اُن دونوں کے درمیان تنازع کا هونا اُس حال میں کہ زید اور عمرو کے تعلق باهمي پر کچھہ موثر هوا هو واقعہ متعلقہ هوسکتا هی *

(ج)   زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب جرم کے بعد هي زید اپنے گهر سے فراري هوا تو یہہ واقعہ حسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ هی اِسواسطے کہ وہ ایک

ایسا عمل ہی جو واقعات تنقیحی کے قائم ہونے کے بعد اور اُنکی تاثیر سے سرزد ہوا *

یہہ واقعہ کہ جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وہاں اُسکو ایک ضروری اور ناگہانی کام پیش آیا تھا واقعہ متعلقہ ہی اِسواسطے کہ اُس سے یک بیک مکان سے چلے جانے کی توضیح ہوتی ہی *

جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اُسکے جزئیات واقعات متعلقہ نہیں ہیں مگر اُسیقدر کہ واسطے ثبوت اِس امر کے ضروری ہوں کہ وہ کام ناگہانی اور ضروری پیش آیا تھا *

ولایت کے قانون شہادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعنی تیلر صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہی کہ جو ہدایات اور چٹھیات گھر سے باہر ہونے کے زمانہ میں لکھی گئی ہوں اور جس سے وجہہ گھر سے باہر جانے کی معلوم ہوتی ہو بطور شہادت مقبول ہوسکتی ہیں اسواسطے کہ گھر سے باہر جانا اور وہاں سے غایب رہنا افعال مسلسل ہیں *

(د) زید نے عمرو پر اِس امر کی نالش کی کہ بکر نے جو معاہدہ نوکری کا زید کے ساتھہ کیا تھا اُسکے نقض کی ترغیب بکر کو دی بکر نے زید کی نوکری چھوڑنے کے وقت زید سے یہہ کہا کہ میں تمھاری نوکری اِسواسطے چھوڑتا ہوں کہ عمرو نے اس سے ایک اچھی نوکری دینے کو کہا ہی یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اِسواسطے کہ اُس سے بکر کے اُس عمل کی توضیح ہوتی ہی جو کہ امر تنقیحی متعلقہ مقدمہ ہی *

(ه) زید پر الزام سرقه کا هو اور وه عمرو کو مال مسروقه دیتے هوئے دیکها گیا اور وهي مال زید کي زوجه کو دیتے هوے عمرو کو دیکها اور عمرو نے جبکه اُسے وه مال حواله کیا تو یهه کها که زید نے کها هی که تم اِسکو چهپا رکهو عمرو کا یهه بیان واقعه متعلقه هی اِس واسطے که اُس سے توضیح اوس واقعه کي هوتي هی جو که جزو ایسے معامله کا هی *

(و) زید کي تجویز بعلت ایک بلوه کے هوئي اور ثابت هوا که وه سرغنه هوکر جاتا تها شور و غل بلوه کے لوگوں کا امر واقعه هی اِس واسطے که اوس سے توضیح نوعیت اوس فعل کي هوتي هی *

دفعه ۱۰

امور جو که کسي سازش نے نسبت مقصد عام سازش کے لیئے یا کہے هوں

جبکه وجهه معقول اِس امر کے باور کرنے کي هو که دو یا چند اشخاص نے کسي جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے اِرتکاب کے لیئے باهم سازش کي هی تو جو چیز که اُنمیں سے کسي ایک شخص نے نسبت اُنکے عام اراده کے بعد ازان که وه عام اراده اُنمیں سے کسي ایک کے ذهن میں گذرا هو کهي یا کي یا لکهي هو وه نسبت

هر شخص شریک سازش کے واسطے ثابت کرنے وجود سازش کے اور نیز واسطے ثبوت اِس امر کے کہ هر ایسا شخص شریک اُس سازش کا تها امر واقعہ هی *

ظاهرا معلوم هوتا هی کہ لفظ وجہہ معقول سے شہادت بادی النظری مراد هی — یہہ ایک مسئلہ قانونی طی شدہ هی کہ جب چند شخص ملکر ایک مقصد ناجائز کے لیئے کوئی فعل کرتے هیں تو اُس گروہ کے ایک فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک سازش کنندہ کرے وہ اور سازش کنندگان کے مخالف شہادت میں مستعمل هو سکتے هیں لیکن یہہ امر ضروری هی کہ تمام افعال اور بیانات وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے هوں یعنی جب تک کہ یہہ امر ثابت نہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے هیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ کیئے جاوینگے *

تمثیل

(الف) وجہہ معقول اِس امر کے باور کرنے کی هی کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے لیئے سازش کی *

یہہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اِس سازش کے عمرو نے اسلحہ یورپ میں حاصل کیئے اور اُسی مطلب سے بکر نے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی میں لوگوں کو اُس سازش میں شریک هونے کا اغوا کیا

اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کي تائید میں تحریرات مشتہر کیں اور حامد نے دھلي سے محمود کے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہنچایا اور مضمون اُس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا اِن سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہی گو کہ وہ اُن سب سے لا علم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنھوں نے یہہ افعال کیئے اُس سے نا آشنا ہوں اور افعال مذکور قبل ازان کہ وہ اس سازش میں شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے ہوں *

فیلڈ صاحب نے نہایت خوبي کے ساتھہ اِس دفعہ کي شرح یوں کي ہی کہ اُمور مفصلہ ذیل پر اِس دفعہ کے سمجھنے کے لیئے غور کرنا چاہیئے :—

اُمور قابل لحاظ دفعہ ھذا

اول — یہہ دفعہ متعلق ہی جرم سے اور نیز اُن افعال ناجائز سے جو کہ بناے مخاصمت نالش دیواني قرار پا سکتے ہیں — اور جب کبھي چند اشخاص سازش کر کے کوئي جرم یا فعل ناجائز کریں تو اُن سے یہہ دفعہ متعلق ہوگي *

دوم — یہہ کہ قبل اِسکے کہ شہادت اِس دفعہ کے موافق لي جاوے وجہہ موجہہ وجود سازش کي ضرور ہو *

سوم — بعد ثبوت سازش کے ہر فعل و بیان ہر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور مضر ہر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہہ مختلف افراد سازش کنندگان ایک دوسرے کے فعل سے ناواقف ہوں بلکہ ایک دوسرے کو جانتے بھي نہوں *

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیئے گئے ہوں جب کہ وہ شخص (جسکے

مخالف بطور شہادت اِستعمال کیئے جاتے ہیں) اِس سازش میں شریک ہوا ہو *

پنجم — چٹھی جسمیں نہ حال سازش کا درج ہو اور گو وہ چٹھی بعوض اُس سازش کی امداد کے یا کسی اور مقاصد متعلقہ سازش کے نہ لکھی گئی ہو تاہم شہادت میں درج ہوسکتی ہی جیسا کہ ایک مقدمہ میں عدالت عالیہ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گزٹ آف انڈیا میں جو چٹھیات سرکاری متعلق حالات باغیان سرحد مندرج تھیں وہ اُس ملزم کے مقابلہ میں جو زیر جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لایا گیا تھا شہادت میں داخل ہو سکتی تہیں ۷ — اور اسی طرح پر مقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ جنمیں ذمہ ونیز الزام بغاوت لگایا گیا تھا یہہ امر تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کی نسبت پہلے شہادت گذرچکی تھی اور جو اُسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانہ تلاشی پائے گئے داخل شہادت ہو سکتے ہیں ۸ *

واقعات غیرمتعلقہ متعلقہ کب ہوجاتے ہیں

دفعہ ۱۱ واقعات جو اَور نہج پر واقعہ متعلقہ نہیں ہیں وہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں *

(۱) — اگر وہ کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہوں *

(۲) — اگر اُنسے فی نفسہ یا بمعیت اَور واقعات کے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ

۷ ملکہ معظمہ بنام امیرالدین — بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۳

۸ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ — بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۶

متعلقہ کا وجود یا عدم بدرجہ غایت قرین قیاس یا بعید از قیاس ہوتا ہو *

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایکت ہذا ایک اصول پر مبني تھیں لیکن اس دفعہ سے ایک نیا اصول قانون شہادت شروع ہوتا ہی اور منجملہ دفعات ایکت ہذا کے یہہ ایک مقدم دفعہ ہی جیسا کہ شرح سے معلوم ہوگا *

ایکت ہذا کي دفعہ ۳ کي شرح میں جہاں کہ ہمنے واقعات کي تقسیم مثبتہ اور منفیہ کي ہی یہہ امر بیان ہو چکا ہی [۹] کہ في الحقیقت ہر واقعہ مثبتہ اور منفیہ طور پر بیان کیا جاسکتا ہی اور اُس جگھہ پر ہم یہہ مثال دے آئے ہیں کہ یہہ کہنا کہ فلان وقت زید ایک مقام خاص میں تھا دوسرے طور پر یوں کہنا ہی کہ زید اُسوقت اُس مقام سے باہر نہ تھا مثلاً جب یہہ امر ثابت کرنا منظور ہو کہ زید وقت خاص پر فلان مقام پر نہ تھا اور کوئي شہادت ایسي بہم نہیں پہنچ سکتي کہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ اُسوقت زید وہاں نہ تھا تو اس غرض کو اس طرح پر حاصل کیا جاسکتا ہی کہ یہہ امر ثابت کریں کہ زید اُس خاص وقت میں دوسري جگھہ میں موجود تھا اور چونکہ یہہ امر محال ہی کہ زید ایک ہي وقت میں دو جگھہ موجود ہو تو خواہ مخواہ یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جب زید کا ایک جگھہ ہونا ثابت ہو جاوے تو معاً زید کا باقي اور کل مقاموں میں موجود نہونا ثابت ہوجاویگا غرض کہ جب واقعہ مثبتہ کو منفیہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو یا منفیہ واقعات کو مثبتہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو تب حسب منشاء دفعہ ہذا ایسي شہادت جو کہ بظاہر (اور بحالت نہونے دفعہ ہذا کے) قابل ادخال نہ سمجھي جاتي قابل ادخال سمجھي جاویگي *

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ضمن اول دفعہ ہذا وہ حالت ہی کہ جسمیں ایک واقعہ کا وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم خواہ مخواہ ثابت ہوجاتا ہی اور اِسکي مثال تمثیل (الف) کے جزو اول

۹ دیکھو صفحہ ۲۰

میں مندرج هی اور ضمن دوم ایسے اعلی درجه کي حالت نهیں هی بلکه ایسي حالت هی که ایک واقعه کے وجود ثابت هونے سے دوسرے واقعه کا عدم غالب طور پر معلوم هوتا هی اور اُسکي مثال جزء آخر تمثیل (الف) میں مندرج هی الغرض ضمن اول جب متعلق هوتي هی جب که دو واقعات کا وجود متدال هی اور ضمن دوم جب که وجود دو واقعات کا مشکل هی فرق مابین متدال اور مشکل کے ظاهر هی *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی که زید سے کلکته میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد هوا یا نهیں *

یهه واقعه که اُس روز زید لاهور میں تها واقعه متعلقه هی *

یهه واقعه که قریب زمانه سرزد هونے جرم کے زید مقام اِرتکاب جرم سے اِسقدر فاصله پر تها که وهاں سے اِرتکاب اُسکا گو که غیر ممکن نهو لیکن بدرجه غایت بعید از قیاس هی واقعه متعلقه هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی که زید نے ایک خاص جرم کا اِرتکاب کیا یا نهیں *

حالات اِس مقدمه کے ایسے هیں که وه جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور هوا هوگا پس هر واقعه جس سے یهه ثابت هو که اُس جرم کا اِرتکاب کسي اور سے نهیں هو سکتا تها یا یهه که اُسکا اِرتکاب عمر یا بکر یا خالد میں سے کسي سے نهیں هوا واقعه متعلقه هی *

تمثیل (ب) وہ صورت ہی جبکہ چند واقعات کے ثابت ہونے سے ایک مدعٰی واقعہ کا پورا اثبات ہوجاوے ایسے طور پر جیسا کہ ضمن اول دفعہ ہذا میں مندرج ہی *

دفعہ ۱۲ جن نالشات میں کہ دعوی ہرجہ کا ہو اُن میں ہر واقعہ جس سے عدالت تعداد زر ہرجہ کی جو دلایا جانا چاہیئے تجویز کرسکے واقعہ متعلقہ ہی *

واقعات ممد تعین مقدار ہرجہ

گو مضمون دفعہ ہذا بآسانی سمجھہ میں آتا ہی تاہم یہہ بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ تعریفات واقعات تنقیحی مندرجہ دفعہ ۳ ـــ ایکٹ ہذا کی مطابقت کرنے سے یہہ امر معلوم ہوگا کہ یہہ دفعہ زیادہ تر متعلق اُمور تنقیحی سے ہی کیونکہ مقدار ہرجہ فی الحقیقت حد ذمہ داری ہی جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیحی میں ہی [1] *

ہر مقدمہ میں جسمیں کہ دعوی واسطے دلاپانے ہرجہ کے ہو لازم ہی کہ منجملہ اُمور تنقیح طلب کے یہہ امر قرار پاوے کہ مقدار زر ہرجہ مدعا بہا کیا ہی کیونکہ بغیر تنقیح مقدار مذکور کے ڈگری قرار نہیں پاسکتی اور جو واقعات کہ امر تنقیح طلب مذکور کے تجویز کرنے میں ضروری ہوں وہ سب حسب منشاء دفعہ ہذا متعلق قرار دیئے گئے ہیں *

بعض حالتوں میں مثل مقدمات ہتک عزت جو دیوانی میں دائر کیئے جاویں مقدار زر ہرجہ کی تنقیح کرنے کے لیئے مدعی کے چال چلن کے دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی ہی تاکہ اُسکی وقعت کے موافق ہرجہ دلایا جاوے اسکا ذکر دفعہ ۵۵ ـــ ایکٹ ہذا میں مندرج ہی *

دفعہ ۱۳ جس حال میں کہ کسی حق یا کسی رسم کے وجود کی بحث ہو واقعات مفصلہ ذیل واقعات متعلقہ ہیں ـــ

جب حق یا رسم کی بحث ہو تو کیا کیا واقعات متعلقہ ہیں

[1] دیکھو صفحہ ۲۴ سے ۲۷ تک

(الف) ھر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ھوئي ھو یا اُسکا دعوي کیا گیا ھو یا اُسمیں تبدیل ھوئي ھو یا جس سے اُس کي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا ھو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ھو *

(ب) وہ خاص حالات جنمیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعوي کیا گیا ھو یا جنمیں وہ تسلیم کي گئي ھو یا مستعمل ھوئي ھو یا جنمیں کہ اُسکے استعمال کي نسبت نزاع یا اصرار ھوا ھو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ھو *

تمثیل

بحث اس امر کي ھی کہ زید ایک جاے شکار ماھي کا حق رکھتا ھی یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگھہ زید کے آبا و اجداد کو دي گئي یا ایک رھن نامہ اُسي جگھہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور من بعد اُسي جگھہ کو زید کے باپ کا کسي اَوْر شخص کو بخلاف اُس رھن کے دینا اور وہ خاص حالات جنمیں

کہ زید کا باپ اُس حق کو عمل میں لاتا رها یا جنمیں
کہ زید کے همسایوں نے اُس حق کے استعمال کا انسداد
کیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

مقولہ اول منجملہ مقولات خمسہ مندرجہ کتاب هذا یهہ هی کہ :—
برتاؤ سب سے عمدہ مبین اشیاء کا هی *

رسم کیا هی

یهہ دفعہ اسي مقولہ پر مبني هی — رسم ایک ایسا قانون هی کہ جسکو نہ تو کسي ایکٹ نے جاري کیا هو اور نہ کسي قانون خاص پر مبني هو بلکہ صرف استعمال اور برتاؤ کي وجهہ سے وقعت قانون کي رکهتا هو — قانون اور رسم میں یهہ فرق هی کہ قانون ایک عملداري کي کل رعایا پر حاوي هوتا هی اور رسم صرف ایک خاص جگهہ یا خاص قوم یا برادري سے متعلق اور اُنپر واجب‌التعمیل هوتي هی — جب کبهي ایک طرح کے عملدرآمد کو لوگ موجب آسایش سمجهتے هیں اور بار بار وقتاً فوقتاً متواتر اُسکو عمل میں لانے لگتے هیں تو بعد انقضاے میعاد دراز کے وہ عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا هی اور اُسکا زور بمنزلہ قانون کے هو جاتا هی • بهرحال رسم و رواج بمنزلہ قانون اُس صورت میں هوتا هی جبکہ مفصلہ ذیل شرائط اُسمیں پائي جاویں :—

شرائط جواز رسم

اول — رسم صریح و واضح هو یعني اُسکے عملدرآمد کرنے میں کوئي شک و شبہ باقي نہو مثلاً ایسي رسم کہ سب سے لایق بیٹے کو اَوْر بیٹوں سے دوچند ترکہ ملے کبهي رسم نهیں هو سکتي کیونکہ یهہ امر کبهي طے نهیں هو سکتا کہ سب سے لایق کون هی — لیکن ایسي رسم کہ سب سے بڑے بیٹے کو دوچند ترکہ ملیگا جایز تصور هوگي کیونکہ یهہ امر تحقیق هو سکتا هی کہ کون سب سے بڑا بیٹا هی [۲] *

۲ بهگوان داس بنام پالگوبند سنگهہ — بنگال جلد اول صفحہ ۹ تتمہ دارمہ نرث

دوم — رسم بلا وجهه موجهه اور غیرواجبي نہو مثلاً یہه رسم که جسپ نک افتاده زمین میں نمبردار اپني مویشي نه چرا لیوے دیگر شرکاء پتي‌دار اپني مویشي نه چرا سکیں رسم نہیں هو سکتي کیونکه اگر نمبردار اپني مویشي کبهي نه چراوے تو اور پتي‌داروں کے وه چراگاه کسي کام نہیں آسکتي *

سوم — رسم قدیم هوني چاهیئے یعني بوجهه امتداد کے کسیکو ٹهیک‌ٹهیک معلوم نہو که کب سے شروع هوئي *

چنانچه پریوي کونسل نے یہه تجویز کیا که جب که یہه ثابت هوگیا که آٹهه یا چوده سال سے ایک زمینداري کل بطور راج کے بڑے بیٹے کو ملتي رهي هی تو اُس عملدرآمد کو ایسي رسم تصور کیا که جسکي وقعت عام شاستر کے قواعد سے بڑه جاوے اور اس وجهه سے بڑے بیٹے کو کل راج دلوایا ۳ *

چہارم — رسم متواتر ماني گئي هو یعني اُسپر همیشه عملدرآمد هوتا رها هو ورنه رسم نہیں هو سکتي ۴ *

پنجم — رسم قدیم سے غیرمتنازعه فیه رهي هو یعني عموماً سب اُسکو مانتے آئے هوں *

ششم — رسم لازمي هو یعني یہه که همیشه اُسکے موافق عمل کرنا لازم هو نه خلاف اُسکے مثلاً ایسي رسم که کبهي بڑا بیٹا گدي پر بیٹهے اور کبهي چهوٹا بیٹا رسم نہیں هوسکتي *

هفتم — رسم ایسي هوني چاهیئے که اُس قوم یا برادري یا مقام کي کسي اور رسم سے نقیض نہو *

الغرض اکثر اوقات رسم ثبوت هوتے هي وجود کسي حق کي لیکن اُسکے ثبوت کے طور پر کام میں لانے کے لیئے شرائط بالا ضروري هیں اور جب یہه شرائط پوري پوري کسي رسم میں پائي جاتي هوں تو وه بمنزله

۳ راوت ارجن‌سنگهه و راوت درجن‌سنگهه بنام راوت گهنشام‌سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۱۶۹ و کنیش‌دت‌سنگهه بنام مهاراجه مهیشرسنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۶ صفحه ۱۸۷

۴ امرت‌ناتهه چودهري بنام گوري‌ناتهه چودهري - بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ و نگندرناتهه بنام رگهوناتهه‌نرائن دیو - ویکلي جلد سنه ۱۸۶۴ صفحه ۲۰

قانون کے ہو جاتي ہی چنانچہ ہائي کورت ممالک مغربي اور شمالي نے اپنے فیصلہ مورخہ ٦ ٢ مارچ سنہ ١٨٦٨ع نمبري ٢٠٩ عام سنہ ٦٧ میں یہہ تجویز کیا کہ جب رسم و رواج شفع کسي خاص مقام میں ثابت ہوجاوے تو أسکي بنیاد پر ڈگري مل سکتي ہی ٥ *

رسم خلاف قانون

رسم اگر خلاف قانون عام کے ہو تب بھي خاص برادري یا خاص مقام پر جہاں وہ جاري ہو اور أس پر عملدرآمد ہو واجب‌التعمیل ہوگي چنانچہ پریوي کونسل نے ایک مقدمہ میں جسمیں کہ راج کي بحث تھي ١٥ مارچ سنہ ١٨٦٩ع کو یہہ تجویز کیا کہ جب رسم خاص کا وجود ثابت ہو جاوے تو وہ عام قاعدہ قانون سے بڑھکر زور رکھتي ہی ٦ لیکن اگر کوئي ایسي رسم جو صریح قانون نافذ کردہ گورنمنت کے خلاف ہو تو أسکا عمل‌درآمد نہ ہوگا *

رسم خلاف قاعدہ عام شاستر

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف ہونے عام مسائل شاستر کے قابل پابندي تصور کي گئي ہی اس وجہہ سے شاستر کے موافق رسم خود ایک شاخ قانون کي ہی اور منو کا قول ہی کہ رسم قدیم‌سب سے اعلی قانون ہی — اور حکام پریوي کونسل نے اِسکے موافق یہہ صاف تجویز کردیا ہی کہ حسب احکام قانون اہل ہنود ثبوت کامل رسم کا لکھے ہوئے قانون کے الفاظ پر غالب ہی ٧ *

اقسام رسوم اہل ہنود

ہندؤں میں دو قسم کي رسم ہوتي ہیں ایک کلاچار یعني رواج کسي خاندان کا دوسرے دشاچار یعني رواج کسي خاص مقام کا *

واسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار کي أن شرایط کے جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہی پابندي لازم‌ہی علی‌الخصوص شرایط سوم وچہارم مذکورالصدر کي ٨ *

---

٥ کیشورائے بنام بنایک‌رائے

٦ تیل‌کرشتودیت‌پرمانک بنام بیرچندر ٹہاکر بنگال جلد ٣ صفحہ ١٣ فیصلجات پریوي کونسل وراوت ارجن‌سنگھہ بنام گھنشام‌سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ٥ صفحہ ١٦٩

٧ کلکٹر مدورا بنام متورا ملنگا ستھو پتي مورزانڈین اپیل جلد ١٢ صفحہ ٤٣٦ و بنگال جلد ١ صفحہ ١٢ نظایر پریوي کونسل و بھیارام‌سنگھہ بنام بھیاگرسنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ١٣ صفحہ ٣٩٠

٨ امرت‌ناتھہ چودھري بنام گوري‌ناتھہ چودھري — بنگال جلد ٦ صفحہ ٢٣٢ و راجہ نگندر نراین بنام رگھناتھہ نراین دیو — ویکلي جلد سنہ ١٨٦٣ع صفحہ ٢٠

علاوه غير منقسم هونے راج كے اور رواج بهي جو متعلق كسي خاص راج كے هوں قابل پابندي قرار ديئے گئے هيں مثلاً راجه كي اولاد جو كه كم قوم زوجه سے هو اُسكا مرتبه هم قوم زوجه كي اولاد سے كم تصور هوتا هى[٩] *

اور راجه كے بهتيج كا حق بمقابله راجه كي كنيزك‌زاد اولاد كے اعلى متصور هوتا هى[١] *

مقدمه ابراهيم بنام ابراهيم

يهه بڑا نامي مقدمه پريوي كونسل نے ١٣ جون سنه ١٨٦٣ع كو فيصل كيا جسميں كه حكام نے يهه تجويز كي كه جب كبهي كسي خاندان خاص ميں كوئي ايسا طريقه جانشيني اور وراثت كا پايا جاوے جو كه اُس جگهه كے عام طريقه وراثت سے مختلف هو تو ايسے خاص طريقه وراثت كو رواج خاندان خاص قرار دينا چاهيئے اور جائداد اُس خاندان كي (خواه موروثي هو يا مكسوبي) اوسي قاعده وراثت كے موافق بٹيگي — اس مقدمه ميں فريقين قوم كے هندو تهے مگر اُنكے اجداد نے مذهب عيسائي قبول كر لياتها اور ايك نئے طور پر وراثت كا سلسله قايم كيا تها[٢] *

خاندان كرنل اسكنر

بحواله مقدمه مذكور پريوي كونسل نے نسبت جايداد متروكه كرنل اسكنر واقع دهلي و ميرٹهه يهه تجويز كيا كه جو خاندان ايك ايسي خاص قسم كا هو كه جسميں آدهے مسلمان اور آدهے عيسائي هيں اور جنميں كه سب غير صحيح‌النسب هيں اُس خاندان كي نسبت قانون قائم كرنے كے ليئے اُس خاندان كا خاص طريقه زندگي پر لحاظ ركهنا چاهيئے اور يهاں تك قرار ديا كه حسب منشاء وصيتنامه كرنل اسكنر كے لفظ اولاد ميں اولاد ولدالحرام داخل هى[٣] *

---

٩ راني بشٹرپريا پتهماديا بنام بانس ديو دل بيوارتي پٹنايك — ويكلي جلد ٢ صفحه ٢٣٢ نظاير ديواني

١ تتانند موهيراج بنام سري‌كون جگرناتهه بيورتا پٹنايك ويكلي جلد ٣ صفحه ١١٦ نظاير ديواني

٢ ابراهيم بنام ابراهيم — موورزانڈين اپيل صفحه ٢٢٣ و سدرليند پريوي كونسل ججمنٹ صفحه ٥٠١

٣ مسماة فيني پارلو بنام مسس آرڈ — بنگال جلد ٥ صفحه ١ نظاير پريوي كونسل

حق شفع اور اُسکے اقسام

حق شفع ایک حق هی جو که شرع محمدي کے موافق ابتداءً هندوستان میں مسلمانوں نے جاري کیا رفته رفته هندوؤں میں بهي وه رسم جاري هوگئي اور یهاں تک که دیهات کے واجب‌العرضوں میں بهي داخل هونے لگي — بوجهه انقضاے مدت دراز کے اب حق شفع نهایت عام طور پر جاري هوگیا هی اور اُسکی نزاعیں عدالتوں میں اکثر پیش هوتي هیں لهذا مختصر طور پر اُسکا یهاں ذکر کرنا بیجا نهوگا *

حق شفع هندوستان میں اب چار قسم کا هی *

۱ — حسب احکام شرع محمدي *

۲ — حسب احکام ایکٹ‌هاے کونسل قانوني هند (دیکهو دفعه ۱۳ ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۶۱)

۳ — حسب شرایط واجب‌العرض دیهه *

۴ — حسب رواج مقام گردنواح *

نسبت قسم اول و دویم کے همکو کچهه بیان کرنا ضرور نهیں کیونکه وه حق بر بناء قانون هی اور بغیر پورا کیئے اُن شرایط کے جو که قانون و شرع محمدي میں لازمي هیں کوئي شخص مستحق حق شفع نهیں هی [۴] اور هندو پر وه حق شفع شرعي جاري نهیں هوسکتا [۵] *

قسم سویم سے بهي همکو کچهه غرض نهیں هی کیونکه‌وه بر بناء معاهده واجب‌العرض هی اور اُسمیں شرایط شرعي پورا کرنے کی ضرورت نهیں هی [۶] اور اُس شخص پر جو فریق واجب‌العرض نهیں هی جاري نهیں هوسکتا [۷] *

قسم چهارم کا شفع منحصر هی رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذهب و قوم سب پر جاري هوتا هی —چنانچه هائي‌کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که ملک بهار میں عموماً رسم شفع جاري هی اور ایک هندو دوسرے هندو

---

۴ کریم‌الدین بنام معزالدین منفصله هائي‌کورٹ اضلاع شمال و مغرب مورخه ۳۱ اگست سنه۱۸۶۶ع نمبري ۹۳۷ سنه۶۶ و چهرو پاسبان بنام پهلوان‌راے ویکلي جلد ۱۶ صفحه ۳ نظایر دیواني

۵ شیخ قدرت الله بنام موهني موهن شاها بنگال جلد ۴ صفحه ۱۳۴ نظایر اجلاس کامل و ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۲۱ نظایراجلاس کامل

۶ چودهري برج لال بنام راجه کرسهاے منفصله هائي‌کورٹ شمال و مغرب مورخه ۲۹ جولائي سنه ۱۸۶۷ع نمبر ۱۶۷ سنه ۶۷ فیصله اجلاس کامل

۷ جیکشو سنکهه بنام ٹهاکر داس منفصله هائي‌کورٹ شمال و مغرب ۷ فبروري سنه۱۸۶۸ع نمبري ۱۷۱ سنه ۱۸۶۷ع

پر شفع کا دعوی حسب شرايط شرع محمدي کرسکتا هی ۸ مگر بغير ثبوت رسم هندو پر شفع جاري نهيں هوسکتا ۹ اور نه عيسائيوں پر ۱ اور هائي کورٹ شمال و مغرب نے يهه تجويز کيا هی که کسي مقام پر ايک يا دو دفعه حق شفع کے قائم هونے اور جائز رکھےجانے سے کوئي ثبوت هونے رسم حق شفع نهيں هونا ۲ رسم عام هوني چاهيئے ـــ واجب‌العرض شهادت رواج شفع قرار پاسکتي هی *

رسم خلاف شرع محمدي قابل پابندي نهيں

ليکن حسب احکام شرع کوئي رسم جو صريح نص کے خلاف هو واجب‌التعميل نهيں هی مثلاً کوئي ايسي رسم که بڑے بيٹے کو کل جائداد متروکه پدر ملجاوے يا يهه که دختر کو کچهه ترکه نه ملے (جوکه خلاف احکام شرع کے هی) قابل پابندي نهوگي ۳ *

تمثيل دفعه هذا سےيهه معلوم هوتا هی که يهه دفعه حقوق سے جو متعلق کسي خاص‌شخص سے هوں يا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق هوں دونوں پر حاوي هی ـــ معني لفظ حق کے جو اِس دفعه ميں مستعمل کيا گيا هی نهايت وسيع معلوم هوتے هيں اور وه معني تمام حقوق متعلق جائداد منقوله اور غير منقوله پر حاوي هيں *

تمثيلات مندرجه مسوده ايکٹ هذا

اصل مسوده ايکٹ هذا ميں منجمله تمثيلات اس دفعه کے يهه تمثيلات دي گئي تهيں :ـــ

(الف) بحث اِس امر کي هی که کوئي خاص قطعه اراضي کا زيد کا هی يا نهيں انتقالات اراضي مذکور کے جو ايک شخص سے دوسرے شخص کے

---

۸ رامدار مشر بنام جهومک لال مشر بنگال جلد ۸ صفحه ۳۵۵

۹ سراج علي بنام رمضان بي بي ويکلي جلد ۸ صفحه ۲۰۲ نظاير ديواني

۱ مهيشي‌لال بنام جے کرشچن ويکلي جلد ۲ صفحه ۲۵۰ نظاير ديواني

۲ بنارسي داس بنام پهولچند منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه تاريخ ۵ دسمبر سنه ۱۸۶۶ ع نمبري ۱۳۱۲ سنه ۶۶

۳ مرمست خان بنام قادرداد خان منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۵ ستمبر سنه ۱۸۶۶ ع فيصله اجلاس کامل

ہاتھہ اور بالآخر زید کے ہاتھہ ہوئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث اس امر کي ہی کہ ایک خاص گھوڑا زید کے وصي عمرو کا ہی یا بکر کا جسکے پاس وہ ہی *

یہہ امر کہ وہ گھوڑا زید نے بکر کو اپنے حین حیات دیا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

واضح رہے کہ ضمن (ب) دفعہ ہذا کي وجہہ سے ایسے معاملات کي نسبت بھي جو کہ مابین ایسے شخصوں کے ہوں جو کہ اُس مقدمہ میں جسمیں کہ رسم کي بحث ہی کوئي فریق نہوں شہادت دي جاسکتي ہی[۴] چنانچہ وہ فیصلجات جنمیں اشخاص غیر فریق ہوں لیکن جنمیں بحث وجود یا عدم رسم متنازعہ فیہ کي ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں - چنانچہ ایک مقدمہ شفع میں عدالت ہائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ سابق کي کارروائیاں عدالت کي (جو کہ مقدمات سابق میں جنکے حالات مقدمہ حال کے ہمشکل اور مشابہ تھے اور جنمیں وجود حق شفع کا قرار پایا تھا) بہ ثبوت شفع داخل ہو سکتے ہیں گو وہ کارروائیاں مابین فریق حال کے نہ تھیں[۵] - عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ میں یہہ امر بیان کیا کہ گو عموماً کارروائیاں مابین اشخاص غیر کے مقدمہ میں بطور شہادت کے داخل نہیں ہو سکتیں لیکن چونکہ اِس حالت میں رواج متعلق اشخاص عام کي بحث ہی تو داخل ہو سکتي ہیں اِسوجہہ سے کہ کارروائي ہر فیصلہ ثبوت اِس امر کا ہی کہ فلاں حالت میں یہہ رواج جائز رکھا گیا *

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ہیں جبکہ کسي حق یا رسم عام کي بحث ہو

دفعہ ۴۸ — ایکت ہذا کے دیکھنے سے یہہ اور ظاہر ہوگا کہ رائے اُن اشخاص کي جو کہ غالباً کسي رسم کے وجود سے واقف ہوں شہادت میں لي جا سکتي ہی اور دفعہ ۳۲ ضمن ۴ سے یہہ بات ظاہر ہوتي ہی کہ بیان اُن اشخاص کے کہ جو بطور گواہ طلب نہ کیئے جاویں نسبت

علیٰ ہذالقیاس رائے اور بیانات اشخاص

۴ دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکت ہذا

۵ مادھب چندرناتھہ بسواس بنام تو میں بیرہ ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۱۰

اسي رسم نے داخل هو سکتے هیں ـ ضمن ۷ دفعه مذکور سے واضح هوگا که رسم کي نسبت جو بیانات کسي دستاویز یا وصیت‌نامه یا کسي اور کاغذ میں مندرج هوں داخل شہادت هو سکتے هیں ـ نسبت رواج خاندان خاص کے بھي شہادت لیجا سکتي هی [۶] اور نسبت رواج

رواج تجارتي

تجارتي کے پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که ثبوت رسم و رواج تجارتي کے لیئے ضرورت ایسي قدامت اور شرایط کي جو که اور قسم کي رسموں کے لیئے ضروري هیں چنداں نہیں هی کیونکه جب تک رواج پورے طور پر قائم نہوجاوے هو ملنه قایم هونے کي حالت میں هو اور جب تک که وه رواج اس قدر مشہور اور معروف نہو جاوے که هر معاهده کو اُسکے مطابق سمجهیں تب تک شہادت هر ایسي حالت کي لیجاویگي که جب اُس رواج پر عمل هوا هو [۷] (مقابله کرو شرط پنجم دفعه ۹۲ ایکت هذا) *

اسقدر اور بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی که دفعه ۵ و دفعه ۷ ـ ایکت

احکام قوانین نسبت رسم و رواج

۴ سنه ۱۸۷۲ع متعلقه عدالت‌هاے پنجاب میں یهه صاف درج هی که رسم و رواج متخاصمین مقدمه پر (اگر وه رسم و رواج اصول انصاف کے خلاف نہو یا جسکو قانون حکومت نے منسوخ نکر دیا هو) عمل کرنا چاهیئے اور اسیطرح پر دفعه یکم قانون معاهده یعني ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع میں اُن رسومات کي پابندي جائز کي گئي هی که جو ایکت کے منشاء کے صریح خلاف نہوں دفعه ۱۱۰ ایکت مذکور میں بھي رواج پر لحاظ رکھنا جائز رکها هی *

نیلن صاحب نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکت هذا میں نہایت خوبي کے ساتهه یهه بیان کیا هی که دفعه ۲ بنگال ریگیولیشن نمبر ۱۱ سنه ۱۸۲۵ع میں یهه حکم درج هی که جب کبھي کوئي صاف اور صریح

---

۶ دیکهو دفعه ۴۹ — ایکت هذا

۷ ـــ مدر لینڈ پریوي کونسل جم مانڈس صفحه ۳۵۷

رواج نسبت اراضي دریا بُرد اور دریا برار کے مدت مدید سے جسکي اِبتداء یاد سے باهر هو بغرض اِنفصال اور تجویز حقوق مالکان اراضیات ملحقہ کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا هو جاري هو تو ایسا رواج تمام اُن تزاعوں کے تصفیہ کرنے میں جو کہ نسبت اراضي دریا بُرد و دریا برآر کے مابین اُن فریق کے هو جنکي کہ جائداد اُس رواج کي مطیع هو متعلق اور حاوي هوگا اور فیصلہ ایسے مقدمات کا حسب رواج مذکور قرار پاویگا – ضمن ۵ دفعہ ۴ قانون مذکور میں یہہ حکم هی کہ وہ نزاعیں جو کہ نسبت ایسي اراضي کے هوں جو کہ دریا برار سے حاصل هوں اور جنکا قانون مذکور میں کوئي صریح ذکر نهیں عدالتیں اُس اعلیٰ شہادت کي جو کہ اُنکو بهم پهونچ سکے پابند هونگي نسبت رواج مقام خاص کے اگر کوئي ایسا رواج تنازعہ خاص سے متعلق هو اور اگر نهو تو عدالتیں موافق اُصول عدل و اِنصاف کے عمل کریں *

حصول حقوق آسایش

نسبت اُن حقوق کے جو کہ صرف بوجہہ مدت تک عمل میں آنے کے قائم هو جاتے هیں اور وقعت ایک حق جائز حاصل کردہ کي رکھنے لگتے هیں – یہہ بیان کرنا ضرور هی کہ حقوق آسایش مثل حق راہ اور حق مجرائے آب اور حق روشني اور حق هوا وغیرہ مابہ‌النزاع رهتے تھے اور عدالتوں کو سخت دشواري پیش آتي تھي کہ ایسي حالتوں میں جبکہ ثبوت حاصل کرنے حق متنازعہ فیہ کا کسي مالک ذي اختیار سے موجود نهو تو کیا کریں —

اب دفعہ ۲۷ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع سے یہہ صاف هو گیا هی کہ کتنے زمانہ کے بعد محض اِستعمال ایک حق کا حق ملکیت قائم کردیتا هی اور وہ دفعہ یہہ هی :—

دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

جبکہ اِستحصال اور اِستفادہ روشني یا هوا کا کسي مکان میں یا کسي مکان کے لیئے بلا مزاحمت بطور آسایش اور بطور اِستحقاق کے بلا فصل بیس برس تک هوتا رها هو —

اور جس حال میں کہ کسي راستہ یا مجرائے آب سے یا کسي پاني کے فائدہ سے یا اور کسي شی آسایش سے (عام اِس سے کہ وہ بطور اثبات یا

سلب کے ہو) بلا مزاحمت اور علانیہ کوئي شخص جو اُسکے اِستحقاق کا دعوي‌دار ہو بطور آسایش اور حق کے بلا فصل بیس برس تک منتفع ہوتا رہا ہو —

تو حق اُس استحصال اور اِستفادہ روشني یا ہوا یا راستہ یا مجراے آب یا پاني کے فائدہ یا اور شي آسایش کا قطعي اور غیر زائل ہوگا *

میعاد بیست سالہ مذکورہ بالا میں سے ہر ایک ایسي میعاد منصور ہوگي جو اُس نالش کے رجوع ہونے سے پہلے جس میں کہ دعوي متعلقہ میعاد مذکور کي بابت نزاع ہو دو برس کے اندر تک قائم رہنے کي صورت میں مؤثر ہوتي ہی *

شرح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع جسکي اوپر نقل ہوئي اِس مقام پر لکھي جاتي ہی *

لفظ بلا مزاحمت سے

یہہ مراد ہی کہ وہ اِستفادہ مابہ‌النزاع نہوا ہو کیونکہ اگر اُسکي نسبت جھگڑے ہوتے رہے ہوں تو اِستحصال و اِستفادہ بلا مزاحمت نہیں تصور ہو سکتا *

لفظ بطور آسایش

کوئي تعریف ایکٹ تمادي میں لفظ شي آسایش کي نہیں بیان کي لیکن یہہ راے صحیح معلوم ہوتي ہی کہ لفظ آسایش میں مویشي دوسرے کي زمین پر چرانا یا دوسرے کي زمین سے چکني مٹي کھودنا داخل نہیں ہی اور وہ في نفسہ اُسپر سے راستہ چلنا داخل ہی جب تک کہ ایسا حق بوجہہ ایک دوسري اراضي کے قبضہ کے نہو — شرط قائم ہونے حق آسایش کي یہہ ہی کہ دو اراضي مختلف اور علیحدہ ہوں ایک پر لواحق ملکیت قائم ہوں اور دوسري پر صرف حق آسایش جسپر لواحق ملکیت قائم ہوتے ہیں اُس اراضي کو اراضي متبوع کہتے ہیں اور اُسکو جسپر کہ حق آسایش ہو اراضي تابع کہتے ہیں اِسوجہہ سے کہ دوسري قسم کي زمین اول قسم کي زمین کي تابع ہی کیونکہ بوجہہ حاصل ہونے حق ملکیت اراضي متبوع کے اراضي تابع پر حق آسایش قائم ہوجاتا ہی اور یہہ امر ضرور ہی کہ اراضي متبوع اور اراضي تابع مختلف اشخاص کي ملکیت ہوں کیونکہ اگر دونوں اراضي ایک ہي شخص کي ملکیت

هوں تو کوئي حق آسایش قائم نهیں هو سکتا اِسوجهه سے که حق ملکیت میں حق آسایش شامل هی — چنانچه اگر مالک ایک مکان کا کرایهدار قریب کي اراضي کا هو تو بیس برس تک اُسکا اپنے مکان میں اُس اراضي پر سے جسکا وہ کرایهدار هی روشني حاصل کرنا کوئي حق نهیں بخشیگا اِس وجهه سے که یهه شرط ضروري هی که روشني بطور حق آسایش کے حاصل هوئي هو اور حق آسایش صرف اُس صورت میں حاصل هوتا هی جبکه دوسري اراضي کي نسبت جس سے که روشني حاصل هوئي هی کوئي حق حاصل کنندہ روشني کو حاصل نهیں هوتا *

لفظ بطور اِستحقاق

اسکے معني یهه هیں که ایسا اِستفادہ کسي کي اِجازت سے نهو بلکه بلا اِجازت و رضامندي کسي شخص کے اِستفادہ حاصل هوا هو — اگر کوئي اِستفادہ باجازت حاصل هوا هو تو وہ بطور اِستحقاق نهیں کهلایا جا سکتا *

لفظ بلا فصل

اِسکے معني یهه هیں که اگر اُس قسم کا فصل نه ثابت هو جسکا ذکر تشریح دفعه هذا میں مندرج هی تو حق حاصل هو جاوے گا یهه امر ملحوظ رهے که بار ثبوت وقوع ایسي فصل کا ذمه اُس شخص کے هی جو که حق آسایش کے وجود سے اِنکار کرتا هی اوسي طرح پر جس طرح پر که بار ثبوت اِس امر کا که قبضہ مخالفانه نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو قبضہ مخالفانه سے اِنکار کرتا هی اور قابض کو بیدخل کرنا چاهتا هی *

لفظ راسته

دوسرے کي زمین پر راسته چلنے کے اِستحقاق کے یهه معني هیں که وہ ایک لکیر کے طور پر راہ هو اور کوئي ایسا حق که مویشي چرنے جانے کے وقت زمین پر پهیل کر اور تتر بتر هوکر چلیں نهیں هو سکتا کیونکه اگر کوئي ایسا حق هوتا تو اصل مالک زمین تابع اُسپر کاشت کرنے سے باز رهتا اور کوئي حق آسایش ایسا نهیں هو سکتا که جس سے اصل مالک اراضي تابع کو اُسکي جائداد سے منفعت نه حاصل هو سکے اور جس سے اُسکي زمین بیکار هو جاوے بیچ

مالک اراضي منبوع کو حق آسایش صرف اِسقدر حاصل هو سکتا هی که جس قدر سے اراضي تابع بالکل بیکار نهو جاوے [۸] *

هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که ظاهر طور پر غیر کي زمین که سڑک یا بتیا یا پگڈنڈي کے مدت دراز تک بلا فصل اِستعمال کرنا اور بلا نسي اِجازت ضمني یا صریحي کے ایک قیاس اِس امر کا پیدا کرتا هی که وه اِستعمال زمین کا بطور اِستحقاق کے تها [۹] *

اور ایک اور مقدمه میں عدالت مذکور نے یهه تجویز کیا که اُس صورت میں جبکه اِستعمال وقتاًفوقتاً مالک زمین نے جس پر سے که سڑک گئي هو روک دیا هو اور اپني زمین پر قبضه کلي کرلیا هو تو وه اِستعمال اراضي بغرض راه باجازت مالک تصور هوگا نه بطور اِستحقاق کے [۱] *

اور ایک اَور مقدمه میں یهه اصول قرار پایا که اگر زید جو قریب رشته دار بکر کا هی ایک مکان میں رهتا هو جو که بکر کے مکان سے متصل هی اور بوجهه رشتهداري کے بکر زید کو اپني اراضي پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اُس راسته نو اِستعمال کرتا رها هو اور بعد ازآن اپنے مکان کو ایک شخص مسمي عمرو کے نام بیع کردے تو ایسی صورت میں زید کو کوئي حق راه بطور اِستحقاق کے نهیں حاصل هوا تها اور نه عمرو مشتري کو کوئي ایسا استحقاق راه زید دے سکتا هی *

مدراس هائي کورت نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که حق

لعظ مستجراے آب یا پانی کا فائدہ

اُسایش نسبت ایسے پاني کے جو که بني هوئي نهر سے بهتا هو بمقابله گورنمنت کے ایسي هي وقعت رکهتا هی جیسي که بمقابله کسي شخص عام کے جو که مالک زمین کا هو [۲] *

۸ جگرناتهه‌راے بنام جی درگاداس ویکلي جلد ۱۵ صفحه ۲۹۵

ضمیرعلي بنام درگاهم ویکلي جلد اول صفحه ۲۳۰ و جلد ۲ صفحه ۲۱۲

گولک‌چند چودهري بنام تارمني چکربتي ویکلي جلد ۳ صفحه ۴۹

گنگاگوبند چاترجي بنام گوروچرن گون ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۶۹

۹ محمدعلي بنام جگل رامچندر ویکلي جلد ۱۴ صفحه ۱۲۳

۱ سلاتین اواز بنام روکهي ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۳۴۹

۲ دیکهو مقدمه بینی مادهو بنام کالي‌پرشاد ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۲۱۴

اور ایک مقدمه میں هائی کورت کلکته نے یهه اصول قایم کیا هی که جو پانی زید کی زمین پر گرتا تها اور ایک گڈھے میں جمع هوتا تها بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے اُمنڈ آتا تها زید نے اس اراضی پر ایک منڈیر بنائی جس کی وجهه سے بکر کی زمین پر پانی جانا بند هوگیا تو یهه قرار پایا که مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو که زید کی اراضی پر سے اُس کی زمین پر آتا تها استفاده اُٹهانے سے کوئی حق اُس کو حاصل نهیں هوتا اور یهه که بکر زید کی منڈیر کے توڑوانے کی نالش نهیں کرسکتا ۳ لیکن ایک اَور مقدمه میں یهه تجویز هوا که زید کو بوجهه امتداد زمانه کے ایسا حق حاصل هو سکتا هی که ایسے تالاب سے جو که بکر کی اراضی میں واقع هو پانی لیکر اپنے کهیتوں کی کاشت کرے اور نالش بمقابله بکر کے اگر وه زید کو پانی لینے سے منع کرے دایر هوسکتی هی ۴ *

لفظ شے آسایش بطور اثبات یا سلب

شے آسایش بطور اثبات اُس کو کهتے هیں که جس سے ایسا حق پیدا هوتا هی که جس کے نفاذ سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر هو مثلاً ایک حق همسایه کی زمین پر پرناله ڈالنے کا یا اُس پر سے آنے جانے کا اور جس حق کی نسبت نالش دایر هو سکتی هی — شے آسایش بطور سلب وه هیں که جن سے منفیه طور پر حق قایم هوتا هو یا جن سے بالواسطه ضرر پهونچتا هو اور جن کے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضی تابع کے کسی قدر حد قایم هو مثلاً یهه که وه اپنی زمین پر ایسی عمارت نه بنا سکے جس کی وجهه سے مالک اراضی متبوع کی روشنی بند هو جاوے — یهه ظاهر هی که کوئی بناء مخاصمت نسبت دوسری قسم کی آسایش کے یعنی جو بطور سلب کے هیں نهیں قایم هوسکتی جب تک که کوئی فعل صادر نهو — اس دفعه کے دیکهنے سے معلوم هوتا هی که وه استفاده جس کی وجهه سے حق نسبت آسایش

۳ دیکهو مقدمه بینی ساهو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۳ صفحه ۴۱۴ ۰

۴ دیکهو مقدمه مهرب لعل تیواری بنام تلسی داس چوبے راج ویکلی جلد ۸ صفحه ۳۱۱ و رام تهل لعل بنام شیوناتهه سنگهه منفصله هائیکورٹ الهآباد ۱۳ جنوری سنه ۱۸۶۹ع

کے حاصل هوا هی کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل هوتا رها هو اور دو سال کے اندر نالش دایر کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قایم رها هو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاهر هوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دایر هونے نالش استفادہ حاصل نرها هو تو دعوی نا کامیاب هوگا ـــ ضمیمہ دوم ایکت هذا کے دیکھنے سے سمجھہ میں نہیں آتا کہ اُس کے منشاء کو اس دفعہ کے منشاء سے کیونکر متفق کریں کیونکہ نمبر ۱۴۶ کي عبارت یہہ هی کہ نالش واسطے استقرار کسي آسایش کے مابین دوازدہ سال هوني چاهیئے اور میعاد حد سماعت محسوب هوگي اُس تاریخ سے جب نہ اُس آسایش سے مدعي یا اُن اشخاص کا متمتع هونا موقوف هوا جن کي طرف سے وہ نالش کرے *

تشریح دفعہ ۲۷ ـــ ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

از روے معني قرار دادہ دفعہ هذا کے کوئي امر داخل مزاحمت نہیں هی الا اُس حال میں کہ دعویدار کے سوا کسي اَوْر شخص کے فعل سے مزاحمت هونے کے باعث قبضہ یا استحصال تمتع کا نہ رها هو یا اُس مزاحمت سے اور اُس شخص سے جس نے کہ مزاحمت کي یا جس کي اجازت سے مزاحمت کي گئي مطلع هونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا سلوک اختیار کیا گیا هو *

لفظ قایم نہ رهنا

گو بار بار ایسي مزاحمت سے اور ایسے قبضہ یا استفادہ کے قایم نہ رهنے سے (جو مزاحمت یا قایم نہ رهنا ایک سال سے کم هو) نسبت ایام استحصال استفادہ جو بیس برس تک هونا چاهیئے حسب شرایط تشریح هذا کي خلل نہیں ڈالتا اِلا ایسي مزاحمت ثبوت اِس امر کا هو سکتي هی کہ حق آسایش کا بلا مزاحمت اِستفادہ نہیں اُٹھایا گیا *

لفظ مزاحمت

مزاحمت کے لیئے شرط هی کہ بوجہہ فعل شخص غیر کے هوئي هو اگر کوئي شخص اپني مرضي سے اِستفادہ حق آسایش بند کردے تو وہ مزاحمت نہیں متصور هو سکتي *

لفظ مطلع ہونا

یہہ امر لازمي ہی کہ مزاحمت کي خبر دعویدار حق آسایش کو پہونچي ہو کیونکہ حقوق آسایش اُس قسم کے نہیں ہیں کہ جنکي ہر وقت اور ہر لمحہ ضرورت پڑتي ہو اور جب تک کہ شخص مستحق کو خبر نہ ملے في الحقیقت کسي بناء مخاصمت کا وجود اُس کو معلوم نہیں ہو سکتا *

تمثیلات دفعہ ۲۷ ـ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

(الف) زید نے بوجہہ مزاحمت اِستحقاق راہ کے سنہ ۱۸۷۱ع میں نالش کي مدعاعلیہ نے مزاحمت سے اقبال کر کے راہ کے اِستحقاق سے اِنکار کیا مدعي نے یہہ ثابت کیا کہ وہ اِستحقاق بلا مزاحمت اور علانیہ اُس کو حاصل تھا اور اُس نے اپنے اِستحقاق کا دعوي اِس بناء پر کیا کہ بطور آسایش اور حق کے بلا فصل یکم جنوري سنہ ۱۸۵۰ع سے یکم جنوري سنہ ۱۸۷۰ ع تک متمتع ہوتا رہا ہی اِس صورت میں مدعي مستحق ڈگري کا ہی *

(ب) اِسیطرح کے مقدمہ میں کہ وہ بھي سنہ ۱۸۷۱ع میں دائر ہوا مدعي نے صرف اِس قدر ثابت کیا کہ وہ بطور مذکورہ بالا سنہ ۱۸۴۸ع سے سنہ ۱۸٦۸ع تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہی اِس صورت میں نالش خارج کي جاویگي اِس واسطے کہ قائم رہنا اُس حق کے تمتع کا بوجہہ واقعي اِستفادہ کے رجوع نالش سے پہلے دو برس کے اندر تک ثابت نہیں کیا گیا ہی *

مگر دیکھو ضمیمہ دوم ـــ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع نمبر ۱۳٦جو کہ اِس سے نقیض ہی *

(ج) اِسیطرح کي نالش میں مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق بلا مزاحمت اور علانیہ بیس برس تک اُس کو حاصل رہا مدعاعلیہ نے ثابت کیا کہ مدعي نے اُس بیس برس کے اندر ایک مرتبہ اِجازت اُس حق کے اِستفادہ کي چاہي تھي اِس صورت میں نالش خارج کي جاویگي * کیونکہ مدعي کا استفادہ اِس تمثیل میں بطور اِجازت ہی نہ بطور استحقاق کے *

لیکن بغرض سمجھنے دفعہ ۲۷ کے دفعہ ۲۸ ـ ایکٹ ۹سنہ ۱۸۷۱ع کا پڑھنا ضرور ہی اور وہ یہہ ہی :ـــ

مگر شرط يہہ ہي کہ جب کوئي زمين يا پاني جسکے اُوپر يا جس سے تمتع يا حصول کسي آسايش کا (بجز استحصال اور استفادہ روشني اور ہوا کے) ہوتا رہے ازروے يا بوسيلہ کسي حقيت کے ايک شخص کي حيات تک يا تاريخ عطا سے تين سال سے زيادہ ميعاد تک اُسکے قبضہ ميں ہو تو اُس آسايش کے حصول کي مدت در انداد قائم رہنے اُس حقيت يا ميعاد کے بيس برس کي ميعاد مذکورہ بالا کے شمار ميں اُس صورت ميں محسوب نہوگي جبکہ دعوي کي نسبت اُس حقيت يا ميعاد کے منقضي ہونے کے بعد تين برس کے اندر اُس شخص نے باوجود اُس اراضي يا پاني پر بروقت اُسکے منقضي ہونے کے استحقاق رکہتا تہا اعتراض نہ کيا ہو *

دفعہ ۲۸ - ايکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

زيد نے بعرض استقرار اِس امر کے نالش کي کہ وہ عمرو کي اراضي پر راستہ کا استحقاق رکہتا ہي اور زيد نے يہہ ثابت کيا کہ وہ پچيس برس تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہي ليکن عمرو نے يہہ ثابت کيا کہ اُس عرصہ پچيس برس ميں دس برس تک ہندہ ايک بيوہ متوفي قوم ہنود کي اراضي کي حقيت حين حيات رکہتي تہي اور ہندہ کي وارث عمرو اراضي مذکور کا مستحق ہوا اور ہندہ کي وفات کے بعد دو برس کے اندر زيد کے استحقاق کي نسبت اُسنے اعتراض کيا تو اُس صورت ميں نالش خارج کيجاويگي اِسواسطے کہ زيد نے بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے صرف پندرہ برس تک تمتع اِس استحقاق کا ثابت کيا *

تمثيل دفعہ ۲۸ - ايکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

دفعہ ۱۴ واقعات جنسے ذہن کي کسي حالت کا ہونا مثلاً ارادہ يا علم يا نيک نيتي يا غفلت يا بے احتياطي يا ناراضمندي يا رضامندي کا ہونا نسبت کسي خاص شخص کے ظاہر

واقعات جنسے کہ حالت ذہني يا جسماني ظاہر ہوتي ہي واقعات متعلقہ ہيں

ہوتا ہو یا موجودگي کسي حالت جسم یا جسم کي قوت حسي کي ظاہر ہوتي ہو واقعات متعلقہ ہیں جس حال میں کہ ذہن یا جسم یا جسم کي قوت حسي کي اُس حالت کا موجود ہونا واقعہ تنقیحي یا واقعہ متعلقہ ہو *

مقابلہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا کو اِس دفعہ سے — اُس ضمن میں ذکر اُن اقبالون کا جو متعلق حالت ذہني یا جسمي ہیں مندرج ہی *

تشریح — جس واقعہ متعلقہ سے وجود ذہن کي حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا ہو اُسکے واسطے یہہ ضرور ہی کہ وہ اُس حالت کے وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعي کے *

گو ایسي نزاعون میں جنمیں کہ بحث حالت ذہن کسي شخص کي ہو طریق عمل غیر شخصون کا نسبت اُس شخص کے بذاتہ شہادت سني مذئي ہی اور قابل ادخال نہیں تاہم خود شخص مذکور کا عمل درآمد (جس سے کہ وہ اثر جو کہ اُس طریق عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور پر پیدا ہوا ہو واضح ہوتا ہو) شہادت قابل ادخال ہي اور طریق عمل اشخاص غیر کا جبکہ خود اُس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو قابل ادخال شہادت ہی — گوڈیو صاحب نے اپني کتاب قانون شہادت میں ایک نامي مقدمہ منفصلہ عدالت انگلستان کا حوالہ دیا ہی اور اُس میں ایک بڑے لائق جج کي رائے پر استدلال کیا ہی جس میں کہ صاف طور

پر یہہ امر تجویز ہوا ہی کہ کونسي شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص غیر کي بابت حالت ذہني کسي شخص خاص کے داخل ہوسکتي ہی — اُس مقدمہ میں یہہ امرتنقیح طلب تھا کہ آیا ایک موصي بوقت لکھنے ایک وصیتنامہ کے صحیح العقل تھا یا نہیں اِس امر کي بحث تھي کہ آیا وہ خطوط جو اشخاص غیر نے اُس اثناء میں اُس شخص کو لکھے تھے اِس امر کي شہادت میں پیش ہوسکتے ہیں یا نہیں کہ وہ شخص اُس زمانہ میں صحیح العقل تھا — اُس مقدمہ کے فیصلہ میں لائق جج نے یہہ بیان کیا کہ :—

,, اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ آیا موصي بروقت لکھنے وصیت نامہ کے ایک شخص صحیح العقل اور سالم الحواس تھا کہ اُس کي وصیت جایز رکھي جاوے یا نہیں واسطے تنقیح کرنے اِس امر کے میري راے یہہ ہی کہ ہر چیز جو کہ اُس اثناء میں جبکہ وصیت نامہ تحریر ہوا موصي نے کہي ہو لکھي ہو یا کي ہو سب سے اعلیٰ درجہ کي شہادت اُس کي حالت ذہني کي کیفیت ثابت کرنے کے لیئے ہی — اور اُسکي بہ نسبت دوسرے درجہ کي شہادت ہر وہ چیز ہی جو کہ اور لوگوں نے جو اُس تک رسائي رکھتے تھے اُس اثناء میں اُس سے کہي ہو اُس کو لکھي ہو یا اُسکے ساتھہ کي ہو کیونکہ طریق عمل اور شخصوں کا اُس خود شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا ہی لیکن اس دوسري قسم کي شہادت کے ادخال کے لیئے یہہ شرط لازمي ہی کہ جو کچھہ اوروں نے اُس شخص سے کہا ہو یا اُس کو لکھا ہو یا اُس کے ساتھہ کیا ہو اُس شخص کے علم تک پہونچ گیا ہو — کیونکہ ایسے امور جو کہ اوروں نے کیئے ہوں لیکن اُس شخص کے کان تک (جسکي کہ فہم اور حالت ذہن کي نسبت بحث ہی) نہ پہونچے ہوں اور وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کو لکھے ہوں لیکن اُس تک نہ پہونچے ہوں یا وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کے ساتھہ کیئے ہوں لیکن اُن امور کے کیئے جانے کا اُس کو علم نہ ہوا ہو اُن امور کي نسبت میري یہہ راے ہی کہ ایسا کہنا یا لکھنا یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے کي راے کے تصور ہوسکتا ہی اور چونکہ ایسي راے اُس وقت جبکہ ظہور پذیر ہوئي حلفاً ظاہر نہیں کي گئي تھي اور نہ اُس پر طرفثاني کو جرح کرنے کا موقع

ملا تھا اِس لیئے شہادت میں قابل ادخال نہیں تصور کي جاسکتي — میں اِس لیئے اجازت نہیں دے سکتا کہ شہادت بابت ایسے طریق عمل اشخاص غیر کے جو طریق عمل اُس موصي کے علم تک نہ پہونچا ہو داخل کیجاوے" *

یہہ امر قابل بیان هی کہ بیانات ایک شخص کے جسکي حالت ذهني کي بحث هو گو بطور ذکر اُس نے خود بیان کیا هو قابل ادخال هیں کیونکہ ایسے بیانات اُس کي حالت ذهني کے قدرتي نتایج هیں مثلاً کوئي بیمار شخص اپني طبیعت کا حال کسي سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل هو سکتا هی *

تمثیلات

(الف) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہہ ثابت هوا کہ اُسکے پاس ایک خاص شی مسروقہ هی *

پس یہہ واقعہ کہ اُسیوقت اُسکے پاس اور کئي اشیاء مسروقہ بھي تھیں واقعہ متعلقہ هی اِسواسطے کہ اُس سے یہہ ثابت هوتا هی کہ وہ هر شی اور تمام اشیاء کو جو اُسکے پاس تھیں مسروقہ جانتا تھا *

(ب) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اوس وقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا منقلب جانتا تھا *

یہہ واقعہ کہ بر وقت اُسکي حوالگي کے اوسکے پاس اور کئي سکے منقلب تھے واقعہ متعلقہ هی *

تمثیل (الف) اور تمثیل (ب) میں جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا هی اِسقدر بیان کرنا مناسب معلوم هوتا هی کہ ثبوت کامل اس امر کا هونا چاهیئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائي گئیں وہ مسروقہ

هیں اور یهه که سکه جو قبضه میں پایا گیا وہ سکه منقلب هی اور بلا ثبوت شی کے مسروقه هونے یا سکه کے منقلب هونے کے وجود اُن اشیاء یا سکه کا قابل ادخال شهادت واسطے تنقیح حالت ذهنی قابض کے نہیں هی کیونکه ممکن هی که وہ اشیاء نیک نیتی سے خریدی گئی هوں اور فی نفسه اُنکے قبضه سے کوئی شهادت متعلقه نهیں نکلتی *

تمثیل (ب) دفعه هذا سے تمثیل (ج) دفعه ۶۵ — ایکٹ هذا کا مقابله کرو *

(ج) زید نے عمرو پر اس نقصان کي نالش کي جو اوسکو عمرو کے کتے سے هوا تھا جسے عمرو کٹکھنا جانتا تھا *

یهه واقعات که اُس کتے نے پهلے حامد محمود مسعود کو بھي کاٹا تھا اور اُنھوں نے عمرو سے اِسبات کي شکایت کي تھي واقعات متعلقه هیں *

(د) بحث اِس امر کي هی که زید ایک هنڈي کا سکارنے والا یهه بات جانتا تھا یا نهیں که نام اُس شخص کا جسکو روپیه ملنا چاهیئے جھوٹا هی *

یهه واقعه که زید نے اور هنڈیاں اُسیطرح کي لکھي هوئي قبل اَزآنکه اور هنڈیاں در صورت اصلیت اُس شخص کے جسکو روپیه ملنے والا هو زید کے پاس بھیجي جاسکتیں سکار دي تھیں واقعه متعلقه هی اِسواسطے که اُس سے یهه بات ظاهر هوتي هی که جسکو روپیه ملنے والا هی اُسکے شخص فرضی هونے سے زید آگاہ تھا *

(۵) زید پر یهه اِلزام رکھا گیا که اسنے عمر کي بدنامي کرنے کے ارادہ سے ایک مضمون اِفترا آمیز چھاپ کر عمر کا اِزالهٔ حیثیت عرفي کیا *

یهه واقعه که زید نے پہلے بھي اشتہارات نسبت عمرو کے جنسے اُسکي بدخواهي بحق عمرو پائي جاتي تهي مشتہر کیئے تھے وقوعه متعلقه هی کیونکه اُس سے زید کي یهه نیت پائي جاتي هی که اُس خاص اشتہار متنازعه فیه کے چھاپنے سے عمر کي بدنامي هو *

یهه واقعات که اُس سے پہلے کوئي نزاع مابین زید اور عمرو کے نه تهي اور زید نے اعاده اُس امر متنازعه فیه کا کیا جو که اُسنے سنا تها واقعات متعلقه هیں کیونکه اُنسے یهه ظاهر هوتا هی که زید کي نیت میں عمرو کو بدنام کرنا نه تها *

(و) زید پر عمرو نے اِس بات کي نالش کي که اُسنے عمرو سے فریباً بیان کیا تھا که بکر ایک شخص مالدار هی اور اِس بات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا هوا جو که ایک شخص دیوالیه تها اور عمرو کو اُس سے نقصان هوا *

یهه واقعه که جس وقت زید نے بکر کا مالدار هونا بیان کیا تها بکر کو اُسکے همسائے اور وه اشخاص جو اُس سے داد ستد رکھتے تھے مالدار سمجھتے تھے واقعه متعلقه هی کیونکه اُس سے یهه ظاهر هوتا هی که زید نے وه بیان نیک نیتي سے کیا تها *

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کي مزدوري کي نالش کي جو اُسنے زید کے گهر میں بکر ایک ٹھیکهدار کے کہنے سے کیا تھا *

زید کا عذر یہہ ھی کہ عمر کا ٹھیکہ بکر سے تھا *

یہہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا کردیا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ثابت ھوتا ھی کہ زید نے بہ نیک نیتي اُس کام کا اھتمام بکر کو سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ خود اپني طرف سے عمرو کي ساتھہ معاملہ کرے اور وہ بطور کارندہ زید کے نہ تھا *

(ح) زید پر الزام بد نیتي سے تصرف بیجا مال کا جو اُسنے پایا تھا کیا گیا اور اُس مقدمہ میں بحث یہہ ھوئي کہ بر وقت تصرف کے اُسنے نیک نیتي سے یہہ بات باور کي یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ھو جانے کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہاں کہ زید تھا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید نے نیک نیتي سے یہہ باور نہیں کیا کہ مال کا اصل مالک نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے باور کرنے کي وجہہ تھي کہ بکر نے اُس مال کے گم ھوجانے کا حال سنکر فریباً اشتہار کیا تھا اور یہہ چاھا تھا کہ جھوٹا دعوي اُسپر قائم کرے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا

واقف ہونا باعث اُسکي نیک نیتي کے ابطال کا نہیں ہی *

(ط)   زید پر یہہ نالش ہوئي کہ اُسنے عمرو پر ہلاک کرنے کے ارادہ سے گولي چلائي — پس زید کا ارادہ ثابت کرنے کے لیئے جائز ہی کہ یہہ واقعہ ثابت کیا جائے کہ زید نے پیشتر عمرو پر گولي چلائي تھي *

(ي)   زید پر یہہ نالش کي گئي کہ اُسنے عمرو کو دھمکي کے خطوط لکھی تھی جائز ہی کہ جو دھمکي کے خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکھی تھی وہ ثابت کیئے جائیں تا کہ اُنسے خطوط کا منشاء ظاہر ہو *

(ک)   بحث اِس امر کي ہی کہ زید اپني زوجہ ہندہ پر تشدد کرنے کا قصوروار ہی یا نہیں *

اُس تشدد مبینہ سے ذرا پہلے یا پیچھے ان دونوں کے باہم جو کلام خصومت آمیز ہوئے وہ واقعات متعلقہ ہیں *

(ل)   بحث اِس امر کي ہے کہ زید کي وفات زہر سے ہوئي یا نہیں *

جو بیانات کہ زید نے اپني بیماري میں نسبت بیماري کي علامات کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(م)   بحث اِس امر کي ہی کہ جس وقت زید کي زندگي کا بیمہ کیا گیا اُسکي تندرستي کا کیا حال تھا *

جو بیانات کہ زید نے اپني تندرستي کي نسبت اُس زمانہ میں یا اُسکے قریب کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ن) زید نے عمرو پر یہہ نالش کي کہ اُسنے کرایہ کي ایسي گاڑي اُسکے واسطے نہیں دي جو عقلاً سواري کے لائق تھي اور اِس سبب سے زید کو ضرر جسماني پہونچا *

یہہ واقعہ کہ عمرو سے اَوْر اوقات پر اُسي گاڑي کے ناقص ہونے کا ذکر کیا گیا تہا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاڑیوں کے دینے میں احتیاط نہیں کیا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی *

(س) زید کي تجویز اِس علت میں ہوئي کہ اُسنے عمرو پر عمداً گولي چلا کر اُسکا قتل عمد کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولي چلائي تھي واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولي چلانے کا پایا جاتا ہی *

یہہ واقعہ کہ زید لوگوں پر اُنکے قتل عمد کے ارادہ سے گولي چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی *

(ع) زید کي تجویز بعلت ایک جرم کے ہوئي *
یہہ واقعہ کہ اُسنے کچھہ کہا تھا جس سے اُس خاص جرم کے اِرتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ اُسنے کچھہ کہا تھا جس سے اُس قسم کے جرائم کے اِرتکاب کا عموماً اُسکا میلان خاطر پایا جاتا ہی واقعہ غیر متعلقہ ہی *

دفعه ۱۵ جب نسبت کسي فعل کے بحث اِس امر کي هو که وه فعل اتفاقي تها یا ارادي تو یهه واقعه که وه فعل جزو اُسي طرح کے چند افعال کا تها جن میں سے هر ایک سے فاعل اُس فعل کا تعلق رکهتا تها واقعه متعلقه هی *

واقعات جنسے که ارادي یا اتفاقي هونا افعال کا معلوم هو

دفعه هذا اُسي اصول پر مبني هی که جسپر دفعه ۱۴ — ایکٹ هذا هی — اور دفعه هذا میں جو متواتر افعال کي نسبت شهادت متعلق قرار دي گئي هی وه اِس وجهه سے هی که عقل انساني یهه امر قبول نهیں کرتي که متواتر افعال ایک هي قسم کے اتفاقیه هوں اور تجربه انساني سے یهه امر بعید هی که ایسے افعال جنسے که اُس فعل کے کرنےوالے کا کچهه فائده نکلے محض اتفاقي هوں اور اتفاق سے متواتر صادر هوئے هوں • مثلاً اگر کسي بهي کهاته میں پانچ چهه جگهه غلطي هو اور هر غلطي ایسي هو که جس سے بهي کهاته والے کا فایده هو تو ایسا تواتر مضرنیت مالک بهي کهاته کے هی لیکن اگر اُن غلطیوں میں سے چند مفید هوں اور چند مضر هوں تو گو وقعت بهي کهاته میں کچهه فرق هو لیکن في نفسه تواتر غلطیوں سے نیت مالک بهي کهاته پر چنداں الزام نهیں آتا •

تمثیلات

(الف) زید پر الزام اس بات کا رکها گیا که اُس نے اپنا گهر اس واسطے جلا دیا که جس روپیه پر اُس نے بیمه اُس گهر کا کیا تها وه اُس کو مل جائے *

یهه واقعات که زید متواتر چند مکانات میں رها اور هر ایک کا اُن میں سے بیمه کیا گیا تها اور اُن میں سے هر ایک میں آگ بهي لگي اور هر مرتبه آگ لگنے کے بعد زید نے بیمه کے کارخانه هاے جداگانه سے روپیه وصول کیا واقعات متعلقه هیں کیونکه اُن سے یهه بات ظاهر هوتي هی که سب مرتبه آگ کا لگنا اتفاقي نه تها *

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپیه وصول کرنے پر مامور تها اور زید کي یهه خدمت تهي که جو روپیه وصول کرے وہ ایک بهي میں داخل کرلیا کرے زید نے کچهه روپیه داخل کیا جس سے معلوم هوتا هی که اُس نے ایک مرتبه جتنا که در حقیقت وصول کیا تها اُس سے کم لکها هی *

اس مقدمه میں بحث اس امر کي هی که یهه داخله دروغ اتفاقي تها یا ارادي *

یهه امر واقعه که دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کیئے دروغ هیں اور هر داخله میں فائدہ زید کا هی واقعه متعلقه هی *

(ج) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیه دیا *

اس میں بحث اس بات کي هی که اُس روپیه کا دینا ایک امر اتفاقي هی یا نهیں *

یهه واقعات که عمرو کو حواله کرنے سے تهوڑے عرصه پهلے یا پیچهے زید نے منقلب روپیه بکر اور خالد اور ولید

کو بھي دیئے تھے واقعات متعلقہ ہیں اس واسطے کہ اُن سے یہہ بات ظاہر ہوتي ہی کہ عمرو کو منقلب روپیہ کا دینا اتفاقي نہ تھا *

اُس تمثیل کا مقابلہ کرو تمثیل (ب) دفعہ ۱۴ ایکٹ ھذا سے *

دفعہ ۱۶ جب یہہ بحث ہو کہ ایک خاص فعل کیا گیا تھا یا نہیں تو وجود کسي سلسلہ کار و بار کا جسکے مطابق وہ فعل خواہي نخواہي کیا جاتا واقعہ متعلقہ ہی *

وجود سلسلہ کار و بار کب واقعہ متعلقہ ہی

في الحقیقت یہہ دفعہ مبني ہی ایک قیاس پر یعني یہہ کہ جب یہہ امر ثابت ہو جاوے کہ ہمیشہ حسب دستورالعمل کوئي کام اس طرحپر ہوتا ہی تو اُس سے بادي النظر میں یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ کسي خاص حالت متنازعہ میں بھي ویسا ہي ہوا ہوگا — مثلاً دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ھذا میں عدالتوں کو صاف اجازت ہی کہ نسبت سلسلہ کار و بار کے قیاس قائم کرلیں اور تمثیلات دفعہ ھذا سے معلوم ہوتا ہی کہ کس قسم کي حالتوں میں ایسا قیاس قائم ہو سکتا ہی — مثلاً اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ہو کہ کسي شخص کا نوکر اُس شخص کے خطوط ڈاک خانہ سے لایا کرتا تھا تو اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ اُس نوکر کو وہ چٹھي حوالہ کي گئي تو بادي النظر میں یہہ قیاس ہو سکتا ہی کہ اُس نوکر نے اُس خط کو اپنے آقا کو دیدیا ہوگا اور اِسیطرح پر اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ہو کہ نوکر خطوط ڈاک خانہ میں لیجاکر ڈالتا ہی تو اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ کوئي خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادي النظر میں ثبوت اُس خط کے ڈاک میں پڑنے کا ہوگا — لیکن اس امر کا تنقیح کرنا کہ سلسلہ کار و بار کے کیا معني ہیں اور آیا کوئي نتیجہ معتدبہ بغرض شہادت ایسے سلسلہ کار و بار سے حاصل ہوتا یا نہیں بالکل حاکم عدالت کي راے پر منحصر ہی *

چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جس میں یہہ امر تنقیح طلب تھا کہ ایک خاص کرایہدار سے مالک مکان کو ماھواري کرایہ واجب‌الادا ھوتا تھا یا نہیں تو شہادت اِس امر کي کہ اُس خاص مالک مکان کا ھمیشہ یہہ دستور تھا کہ اپنے اور کرایہداروں سے ماھواري کرایہ لیتا تھا قابل ادخال نہیں تصور کي گئي گو ایسي شہادت اِس دلیل پر پیش کرني چاھیئے تھي کہ ایک مالک مکان جس طرح پر اوروں سے کرایہ لیتا ھی اوسیطرح پر اِس خاص شخص سے بھي لیتا ھوگا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي ھی کہ ایک خاص خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ دستور معمولي کاروبار کا یہہ تھا کہ تمام خطوط جو ایک خاص جگھہ میں رکھے جائیں وہ ڈاک‌خانہ میں پہونچا دیئے جاویں اور وہ خط بھي اُس جگھہ رکھہ دیا گیا تھا واقعات متعلقہ ھیں *

(ب) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص خط زید کے پاس پہونچا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک میں ڈالا گیا اور ڈاک‌گھر سے واپس نہیں آیا واقعات مُتعلقہ ھیں *

اقبال

دفعہ ۱۷ اقبال وہ بیان زباني یا دستاویزي ھی جس سے کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ

تعریف اقبال

متعلقہ پر کسي طرح کا استدلال کیا جائے اور وہ بیان کسي شخص نے اُن حالات میں کیا هو جنکا ذکر ذیل میں کیا جاتا هی *

جو تعریف دفعہ هذا میں لفظ اقبال کي بیان هوئي هی وہ تعریف جب تک کہ کل دفعات دفعہ هذا سے اکتیسویں دفعہ تک نہ پڑھي جاویں نا کافي هی لیکن پوري اور حاوي تعریف اقبال کي بیان کرنا مشکل معلوم هوتا هی — میرے نزدیک تعریف اقبال کي یوں هو سکتي هی :—

اقبال وہ بیان واقعہ تنقیحي یا واقعہ متعلقہ کا هی کہ جسکے ذریعہ سے اُس شخص کے مقابلہ میں جس نے وہ بیان کیا هو ایک حجت الزامي نسبت اوس واقعہ کے قائم هو سکے *

دوسري تعریف اقبال کي

شرح دفعہ ۸ — ایکٹ هذا میں یہہ امر بیان هو چکا هی کہ بعض صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کي رکھتا هی لیکن ایکٹ هذا میں اقبال کي اصطلاح میں طریق عمل داخل نہیں رکھا اور اقبال صرف دو قسم کا قرار دیا هی ایک دستاویزي جیسے بہي کھاتہ کسي شخص کا (کیونکہ تعریف دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ میں بہي کھاتہ دستاویز هی) دوسرے زباني جیسے بیان جو کہ کسي شخص نے کیا *

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاء دفعہ ۸ داخل هوسکتي هی اور عدالت اُس سے نتیجہ نکال کر راے قایم کرسکتي هی *

في الحقیقت اقبال کوئي شہادت بلا واسطہ سچے هونے اُس امر کے جس کا کہ اقبال هی نہیں هی بلکہ اقبال کو سني سنائي شہادت کي ایک قسم تصور کرنا چاهیئے — مثلاً زید نے بکر کے روبرو اقبال کیا کہ موضع اسلم پور میں نے پانچ هزار روپیہ کو هندہ سے خریدا هی — عمرو نے زید مشتري اور هندہ بایعہ پر شفع کي نالش کي اور زید نے جواب دعوی میں بیان کیا کہ موضع مذکور کي قیمت نو هزار روپیہ دي

اقبال شہادت بواسطہ هی اُس کي تمثیل

گئي هی اب عمرو مدعي نے بغرض ثبوت اس امر کے کہ واقعي قیمت پانچ هزار روپیه زید نے هندہ کو دیئے تھے بکر کو بطور گواہ کے طلب کیا — موافق قاعدہ عام قانون شہادت کے بیان بکر کا کہ زید سے اُس نے پانچ هزار روپیه قیمت هونا سنا هی سني سنائي شہادت هی اور قابل ادخال نهوتي اس وجهه سے کہ اول تو یهه ضرور نهیں کہ زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کہا هو — دوسرے یهہ کہ اقبال زید جو کہ بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تھا — تیسرے یهہ کہ اُس بیان پر کوئي جرح کا موقع نهیں ملا تھا — لیکن منشاء قانون میں بکر کي شہادت کو قابل ادخال قرار دیا هی اس اصول پر کہ کوئي شخص کبھي اپنے مضر بات نهیں کہتا اور اس وجهه سے جو اور شہادت کي صداقت کے دریافت کرنے کے لیئے قواعد مقرر کیئے گئے هیں اس سے متعلق نهیں کیئے گئے اور اس کي وجهه یهه هی کہ جب کہ ایک شخص خود ایک امر کو جو کہ اُس کے مضر هی تسلیم کرتا هی تو اوروں کو کیا غرض کہ اُسکي صداقت پر شک کریں — اکثر ایسا هوتا هی کہ اقبال کرنے کے وقت شخص اقبال کنندہ کو یهہ یقین نهیں هوتا کہ وہ اپنے مضر بات بیان کرتا هی بلکہ اُس کے خلاف یقین هوتا هی لیکن تاهم وہ شہادت قابل ادخال تصور کي گئي هی اور زید مشتري کا اقبال مذکور بمقابلہ اُسکے قابل ادخال شہادت هی — واضح رهے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے هونا ضرور هی ورنہ اُس کي نسبت شہادت داخل نهوگي سوائے اُن صورتوں کے جن کي تصریح دفعہ ۲۱ ایکٹ هذا کي ضمن ۱ و ۲ و ۳ میں کي گئي هی — جب کہ کوئي اقبال ثابت کرنا منظور هو تو اُس کل اقبال کي شہادت لیني چاهیئے گو ایک جزو اُس کا مضر هو اور ایک مفید کیونکہ جب تک کہ پورا بیان نہ سنا جاے اُس جزو کے جو کہ اُس کے مضر هی پورے معني سمجهه میں نهیں آسکتے گو یهہ ضرور نهیں کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار هو *

اقسام اقبال

اقبال دو قسم کے هیں ایک وہ کہ مقدمات دیواني سے تعلق رکھتے هیں اور دوسرے وہ جو کہ مقدمات فوجداري سے علاقہ رکھتے هیں یعني بیانات ملزم جو اُس کے مقابلہمیں بغرض شہادت جرم پیش کیئے جاتے هیں — دیواني کے اور

فوجداري کے اقبال ميں بہت فرق هی اور اقبال فوجداري کي وقعت اقبال ديواني سے بہت زيادہ هی يہاں تک کہ قانوناً صرف بيان ملزم پر عدالت فوجداري جرم کو ثابت تصور کرکے سزا ديديتي هی چنانچہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع ميں يہہ لکھا هی کہ :—

دفعہ ۳۲۴ — ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اگر شخص ملزم ايسي عدالت کے روبرو کسي جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اُس جرم کے تجويز کرنے کي مجاز هو تو وہ عدالت اُسي کے اقبال کي بناہ پر اُس کو مجرم قرار دے سکتي هی *

اقبال ديواني

اور حسب منشاہ ضابطہ ديواني کے جب عدالت اُس صورت ميں جبکہ مدعاعليہ اقبال کرتا هی ڈگري صادر کرتي هی تو وہ اس اصول پر نہيں هی کہ دعوی ثابت هی بلکہ اس اصول پر هی کہ جب مدعاعليہ خود ايک ذمہداري اپنے ذمہ قبول کرتا هی تو في نفسہ وہ اقبال کافي وجہہ قايم هوجانے اُس ذمہ داري کي هی اور ظاهرا معلوم هوتا هی کہ منشاہ دفعہ ۵۸ — ايکٹ هذا جس ميں واقعات مسلمہ کا ذکر هی متعلق کارروائي هاے ديواني کے هی — ليکن اقبال فوجداري سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اس وجہہ سے نہ مل سکتي کہ کسي رعايا کے ناحق قيد هو جانے سے عملداري کا نقصان هی اور ديواني کي ڈگري هو جانے سے صرف مدعاعليہ کا نقصان هوتا هی نہ راج کا — اور يہہ قاعدہ اس وجہہ سے قايم کيا گيا هی کہ يہہ غالب قياس هوتا هی کہ کوئي بے جرم شخص اپني زندگي يا آزادي يا حرمت کو ايک ايسے بيان سے جو کہ جھوٹ هو خطرہ ميں نہيں ڈالتا اور قانون نے اس بات کي خاص احتياط کي هی کہ اقبال فوجداري بوجہہ کسي دھمکي يا اقرار يا کسي اور دباؤ ناجايز کے نہ کيا گيا هو [5] اور آيندہ ايکٹ هذا ميں بھي ايسے اقبالات فوجداري جن کا هونا کافي احتياط سے کيا جانا نہ معلوم هو غير متعلق قرار ديئے گئے هيں [6] *

---

۵ ديکھو دفعہ ۱۲۰ سے ۱۲۲ تک و دفعہ ۱۸۴ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۴۲ سے دفعہ ۳۴۶ تک ضابطہ فوجداري ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

۶ ديکھو دفعہ ۲۴ سے دفعہ ۳۰ — ايکٹ هذا تک

لیکن یهه امر ملحوظ رهنا چاهیئے که اقبال فوجداري کے معني صرف یهه هیں که ملزم خود اپني زبان سے بیان کرے که اُسنے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو

اقبال فوجداري

که متعلق اُن افعال ملزم کے هیں جنمیں که نیت جرم داخل نهیں هي وہ گو مقدمات فوجداري میں کیئے گئے هوں اقبال فوجداري نهیں هیں — مثلاً ایک مقدمه میں جسمیں که ملزم پر جرم تصرف بیجا مجرمانه کا الزام لگایا گیا تها تو ملزم کے کارندہ مجاز کا اقبال نسبت وصولیابي روپیه کے صرف اِس امر کي شهادت تصور کیا گیا که روپیه اُسکے کارندہ نے وصول پایا — اور اِس امر کي شهادت میں که روپیه ملزم کے هاتهه میں پهنچا اگر وہ اقبال پیش کیاجاتا تو منظور نهوتا — جج نے اِسکي نسبت یهه تجویز کیا که ,, سب سے اول امر اِس مقدمه میں یهه هي که مدعاعلیه کے کارندہ مجاز کے هاتهه میں روپیه پهنچا اِسکے ثبوت میں اقبال دیواني بهي داخل هوسکتا هي کیونکه امر واقعه کا اثبات مقدمه فوجداري کا هو یا دیواني کا ایک هي طرح پر هوتا هي — گو مدعاعلیه کے کارندہ مجاز کا روپیه وصول پانا مدعاعلیه کو بمقدمه دیواني ذمهدار کرتا هي لیکن مقدمه فوجداري میں کارندہ کا روپیه پانا مدعاعلیه پر کچهه اثر نهیں رکهه سکتا '' *

اِس دفعه کي شرح ختم کرنے سے پهلے یهه بات مناسب معلوم هوتي هي که اُن اقبالوں کا بهي ذکر کیا جاوے جنکے ذریعه سے تمادي کے اثر سے دعوي محفوظ رهتا

اقبال حافظ تمادي

هي - قانون نسبت اِن اقرارات کے مندرج هے دفعه ۲۰ قانون تمادي ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع میں اور وہ دفعه یهه هي :—

کسي اقرار یا وعدہ کے سبب سے جو کسي قرضه یا مال متروکه کي بابت کیا گیا هو مقدمه ایکٹ هذا کي تاثیر سے باهر نه سمجها جاویگا اِلا اُس حال میں که وہ اقرار یا وعدہ اُس فریق کي کسي ایسي تحریر میں مندرج هو جسپر قبل منقضي هونے میعاد معین کے اُس فریق نے

دفعه ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

جسپر أسكي بابت نالش كيجاوے يا أسكے مختار مجاز عام يا خاص نے دستخط كيئے هوں *

أن لوگوں كي نسبت جو تحرير نهيں كرسكتے كوئي صاف منشاء

شرح

قانون كا معلوم نهيں هوتا ليكن ظاهرا ايک تحرير پر نشاني ناخوانده شخص كے هاتهه كي كافي تصور هوگي — ليكن مهر لگانا كافي تحرير نهيں سمجها جاويگا جيسا كه ايک مقدمه ميں هائي كورت كلكته نے يهه تجويز كيا كه دستخط كرنا اقبال تحريري پر ايک بات هى اور مهر لگانا شى ديگر [7] اور في نفسه مهر لگانے سے يهه بات ثابت نهيں هوتي كه مدعاعليه كي غرض اپنے دستخط كرنے كي تهي — اور يهه امر تمثيلات دفعه هذا ميں صاف كرديا گيا هے كه مهر كرنا وقعت دستخط كي نهيں ركهتا — اور حسب منشاء قانون كے دستخط هونے شخص مديون كے لازمي هيں چنانچه ايک خط جس ميں كه مديون اقبال ذمهداري كرتا هى اور جس خط پر كه دستخط نهيں هيں أس سے نئي ميعاد تمادي شروع نهوگي [8] *

جس حال ميں كه ايسي تحرير موجود هو ايک نئي ميعاد سماعت مطابق نوعيت اصل مواخذه كے أسوقت سے شمار كيجاويگي جبكه اقرار يا وعده پر دستخط كيئے گئے هوں *

تتمه دفعه ٢٠ — ايكٹ ٩ سنه ١٨٧١ ع (ب)

جس حال ميں كه تحرير متضمن اقرار يا وعده كے بلا تاريخ هو تو دستخط كے وقت كي بابت شهادت زباني ليجا سكتي هے ليكن جس حال ميں كه أس تحرير كا تلف يا گم هوجانا بيان كيا جاوے تو أسكے مضمون كي بابت شهادت زباني منظور نهوگي *

تتمه دفعه ٢٠ — ايكٹ ٩ سنه ١٨٧١ ع (ج)

يهه جزو إس دفعه كا خاص كر قانون شهادت سے متعلق هے اور دفعه ٩١

شرح

و ٩٢ ميں جو مشعر ممانعت ادخال شهادت لساني نسبت امور مندرجه دستاويز كے هيں جو لفظ شرايط مستعمل هوا

---

٧ رمضان علي بنام لچهمن پرشاد ويكلي جلد ٨ صفحه ٥١٣ •

٨ بابو رام نواين بنام هريداس هائي كورٹ ممالک مغربي و شمالي ١٧٨٦ صفه ٦٧ ع سنفصله ١٠ فروري سنه ١٨٦٨ ع

هی اُسمیں ظاهرا تاریخ دستاویز داخل نهیں هے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجمله شرایط کے تصور بهي کیا جاوے تب بهي بموجب دفعه ۹۲ - ایکٹ هذا کے شہادت زبانی نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل هو سکتي هی — ماسواے اِسکے جبکه ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع جوکه قبل قانون شهادت ایکٹ اول سنه ۱۸۷۲ ع کے نافذ هوا اور صراحتاً اُسکے ذریعه سے منسوخ نهیں هوا تو حسب منشاء دفعه ۲ فقره اخیر ایکٹ هذا کے بدستور نافذ اور ایکٹ شهادت پر غیر متاثر هی *

تشریحات دفعه ۲۰ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

(۱) واسطے اغراض دفعه هذا کے اقرار یا وعدہ کافي هی گو اُسمیں تصریح خاص تعداد قرضه یا مال متروکه کي نهو یا یهه لکها هو که وقت اداے یا حوالگي کا هنوز نهیں آیا هی یا اُسکے ساتهه انکار ادا یا حوالگي کا هو یا دعوی کسي رقم کے مجرا هونے کا کیا گیا هو یا بجز مدیون یا موصی له کے کسي اور شخص کے نام لکها هو — لیکن وہ وعدہ یا اقرار صراحتاً متضمن تعهد ادا یا حوالگي قرضه یا مال متروکه کا بلا کسي شرط کے متضمن اقبال ذمهداري کے هونے کا هو *

شرح

اِس امر کا قرار دینا که اقبال بلشرط متضمن تعهد اقبال ذمهداري کیا هی ایک مشکل امر هی اور مندرجه حاشیه نظیروں کے دیکهنے سے اُسکا حال بخوبي واضح هوتا هی ۹ *

تتمه دفعه ۱۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ (ب)

(۲) اِس دفعه کي کسي عبارت سے یهه لازم نهوگا که منجمله چند شرکاء یا اوصیاء کے کسي پر مطالبه محض اِسوجهه هوسکے که اُن میں سے دوسرے نے کسي تحریري اقرار یا وعدہ پر دستخط کیئے هیں *

۹ گهیدن بنام منگلیس مجریه هائي کورٹ الهآباد منفصله ۵ نومبر سنه ۱۸۷۰ ع — و قاي منگ بنام شیرمن بنگال جلد ۵ صفحه ۶۱۹ — و راجوس بنام مگبز بنگال جلد ۶ صفحه ۵۵ — و ڈلس بنام پیٹني مجریه هائي کورٹ الهآباد منفصله ۲۵ مئي سنه ۱۸۷۳ ع *

شرح

چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت ممالک مغربي و شمالي نے یهي امر تجویز کیا هی [1] لیکن اگر منجمله چند شرکا یا اوصیاء کے ایک کو اوروںکي طرف سے دستخط کرنے کا اختیار هو تب یهه تشریح متعلق نهوگي اور تمادي دوباره از سر نو شروع هوگي *

لب لباب قانون نسبت اقبال تحریري حافظ تمادي

نسبت ایسے اقبال تحریري کے جو موثر تمادي هوتا هی مفصله ذیل امور گویا که لب لباب قانون هیں :—

اول یهه که تحریر ضرور هوني چاهیئے *

دوم — تحریري اور دستخط شده اقبال ایسا هو که جس سے ذمه‌داري بلا شرط حاصل هوتي هو *

سوم — جس صورت میں اقرار ذمه‌داري منحصر کسي شرط پر هو تو وه اقرار کافي اور حافظ میعاد نهیں [2] *

چهارم — اقبال ذمه‌داري گو کسي شخص غیر سے کیا هو تب بهي کافي اور حافظ میعاد هی [3] اور بعض مقدمات میں یهه بهي تجویز هوا هی که شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکھنے اثر تمادي کے کافي نهیں هی لیکن وه نظایر حسب منشاء دفعه ٣ — ایکٹ ١۴ سنه ١٨۵٩ع کے قائم هوئي تهیں اور اب متعلق نهیں هیں کیونکه تشریح اول دفعه ٢٠ — ایکٹ ٩ سنه ١٨٧١ع میں یهه صریح لکها هی که شخص غیر سے اقبال کرنا کافي هی *

دو مقدموں میں هائي کورت اله‌آباد و کلکته سے یهه تجویز هوا هی که حسب منشاء دفعه ١ ضمن ١۵ ایکٹ ١۴ سنه ١٨۵٩ ع کے اقبال تحریري جو که مرتهن نے نسبت حق راهن کے یا نسبت اُسکے استحقاق انفکاک کے جو که اُس مرتهن نے اپنے ایک خط میں بنام شخص غیر

---

١ دیکهو مقدمه کرشنا لال‌چند بنام ٹامو

٢ ینک بنام ستگالا رملي رمیا مدراس جلد ٣ صفحه ٣٠٨

٣ نظام‌الدین بنام محمدعلي متوفی جلد ٢ صفحه ٣٨۵ — و مقدمه مدهو سودهن چودهري بنام برج‌ناتهه چندر بنگال جلد ٦ صفحه ٢٩٦

لکھا تھا اس امر کے لیئے کافي هی که تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تمادي شمار کي جاوے [۴] *

پنجم — مقدار ذمهداري کا تعین هونا ضروري نهیں هی [۵] *

ششم — اقبال تحریري میں ضرور نهیں که بیان هو که کس سے اقبال کیا یا یهه که کب کیا اور یهه امور شهادت شخصي یعني زباني سے ثابت هو سکتے هیں *

هفتم — کوئي خاص مقام دستاویز پر ضرور نهیں که وهیں دستخط هوں دستاویز کي کسي جگهه پر دستخط هوں کافي هیں [۶] *

هشتم — اقبال تحریري قبل انقضاء میعاد معینه متعلقه ذمهداري کے کیا گیا هو ورنه حافظ میعاد نهوگا *

امور متذکره بالا نتایج هیں منشاء دفعه ۲۰ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع کے جسکي وجهه سے قانون تمادي میں بهت ترمیم هوئي هی اور جو نظایر که امور مصرحهٔ بالا کے خلاف هوئے هیں وه قبل اجراء ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع کے هوئے اب وه متعلق اور قابل استدلال نهیں هیں *

تمثیلات دفعه ۲۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

زید ایک تمسک کے لکھدینے والے نے خود ایک چٹھي باقرار اداے قرضه اپنے داین عمرو کے نام لکھي اور زید نے اپني مهر اُسپر کي لیکن اُس چٹھي پر دستخط نهیں کیئے *

اُس نے ایک جزو قرضه کا ادا کردیا اور باقي کے ادا کرنے کا اقرار زباني کیا *

اُسنے ایک اشتهار اس مضمون کا کیا که اوسکے داین اپنا دعوی واسطے جانچ کرنیکے پیش کریں *

ان مقدمات میں سے کسي میں بهي قرضه ایکٹ هذا کي تاثیر سے باهر نهیں هی *

۴ ایسري سنگهه بنام بشیشر سنگهه متعلقه هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۲۵ اپریل سنه ۱۸۶۸ع نمبري ۲۷۹ خاص سنه ۱۸۶۸ع — و درگوپال سنگهه بنام کاشيرام پانڈے ویکلي جلد ۳ صفحه ۳

۵ هریس بنام بهوب مندرجه بنگال جلد ۱ صفحه ۴۳ — و بهاري لعل سهاے بنام اومیش چندر مازمدار ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۲۰

۶ خواجه محمود جان الله بنام هنکیا ایر مدراس جلد ۲ صفحه ۷۹

یهه تمثیلات حسب منشاء دفعه ۲۰ کے لکهي گئي هیں لیکن اگر زید مدیون نے ایک جزو ایک قرضه کا جو که معاهدهٔ تحریري پر مبني هو ادا کرکے دستاویز پر یا اپنے بهي کهاته میں یا داین کے بهي کهاته میں نشان کردیا هی تو حسب منشاء دفعه ۲۱ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع کے قرضه اثر تمادي سے بري هو جاویگا *

دفعه ۲۱—ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع أن اقبالات سے متعلق هی جنسےکه تمادي از سر نو شمار هوتي هی لیکن چونکه وه زیادهٔ تر متعلق اقبال بذریعه طریق عمل کے هی اسوجهه سے أسکا ذکر شرح دفعه ۸ — ایکت هذا میں مناسب سمجهه کر کیا گیا هی [۷] *

دفعه ۱۸ بیانات جو کسي کارروائي کے فریق نے یا فریق مذکور کے ایسے مختار نے کیئے هوں جنکو عدالت بحسب حالات مقدمه یهه تصور کرتي هو که صراحتاً یا بحسب مفهوم وه مختار أسکي طرف سے أن بیانات کے کرنے کا مجاز هی اقبال میں داخل هیں *

اقبال فریق مقدمه یا أسکے مختار مجاز کا

اس دفعه میں واضعان قانون نے چار صورتیں ایک ایسي حالت کي بیان کي هیں که جنکي وجهه سے بیان ایک شخص کا بمقابله اسکے حجت الزامي تصور هو سکتا هی اور فقرهٔ اول میں سب سے اول صورت ادخال اقبال کي بیان کي هی *

یهه ظاهر هی که جب ایک فریق مقدمه کوئي امر بیان کرے تو أسکے مقابله میں وه بیان بطور شهادت استعمال هوسکتا هی اور بحالت مختار مجاز هونے کے ایسے مختار کا بیان بهي أس مختار کے اصل مالک کے مقابله پر بطور شهادت مستعمل هو سکتا هی — یهه امر ضروري هی که أس مختار کو اختیار ایسے بیان کرنیکا اصل مالک سے پورا حاصل هو ورنه وه

۷ دیکهو شرح دفعه ۸ — ایکت هذا صفحه ۴۷ سے ۵۰ تک

بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہیں — مثلاً ہر مقدمہ میں مختار یا وکیل مجاز کا بیان بمقابلہ اُسکے موکل کے مستعمل ہوسکتا ہی بشرطیکہ وہ بیان مابین حد اختیار اُس وکیل یا مختار کے ہو — اسي طرح پر اگر کوئي مالک مکان بذریعہ مختارنامہ خاص کے کسي شخص کو واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے اور وہ مختار اُس مکان کي بیع کرنے کے وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئي بیان کرے تو وہ بمقابلہ بایع مکان کے مستعمل ہو سکتا ہی — فیلڈ صاحب نے بحوالہ کتاب استوري صاحب کے ایک مثال لکھي ہی کہ ایک مسافر نے ریل کي کمپني پر واسطے ہرجہ اپنے اسباب تلف شدہ کے دعوي کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اوترتے وقت ملازم ریلوي سے جسکا کام اسباب کي خبرداري کرنے کا تھا نسبت اپنے اسباب کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اُس ملازم ریلوي نے اُس وقت اُس مسافر سے کیئے بمقابلہ ریلوي کمپني کے اقبال تصور کیئے جاکر قابل ادخال قرار پائے *

یہہ ایک اصول قانون شراکت کا ہی کہ چند اشخاص ملکر ایک عام مقصد کي غرض سے ایک تجارتي شراکت قایم کریں تو بیان ہر فرد شریک کا نسبت اُس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ ایسي صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ہی *

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادي سے اقرارات ایک شریک کي نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہونگے ۸ *

بیانات اُن فریق کے جو بقایمقامي کسي شخص کے مدعي یا مدعاعلیہ ہوں اقبال نہیں ہیں اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کیئے جاویں جبکہ فریق مقبل حیثیت قایمقامي کي رکھتا ہو * | اقبال فریق مقدمہ بحیثیت قایمقامي

۸ دیکھو شرح دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع تحت دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا

اس فقرہ میں دوسري صورت بیان کي گئي ہی یعني یہہ کہ جبکہ اقبالات ایسے اشخاص کے ہوں جو کہ بذات خود فریق نہوں بلکہ بحیثیت قایمقامي فریق ہوں — فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں مفصلہ ذیل مثالیں قایمقامي کي بیان کي ہیں :—

اول — ایسا نئے شخص دیوالیے کا *

دوم — مہتمم یا منتظم جائداد متوفی کا *

سوم — مہتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعہ سارٹیفکٹ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع *

بیانات جو اشخاص مفصلہ ذیل نے کیئے ہوں :—

اقبال اشخاص حقدار

(۱) اُن اشخاص نے جو کسي کارروائي کے امر متنازعہ میں حق کسي ملکیت یا زر نقد کا رکھتے ہوں اور بمنصب رکھنے اُس حق کے اُن بیانات کو کریں *

(۲) اُن اشخاص نے جنسے فریق مقدمہ نے اپني حقیت شي متنازعہ مقدمہ مذکور حاصل کي ہو *

اقبال اشخاص جنسے کہ حق حاصل ہوا

یہہ بیانات اقبال میں داخل ہیں مگر اِس شرط پر کہ وہ اُس زمانہ میں کیئے گئے

هوں جبکه اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے *

واضعان قانون نے اس فقرہ دفعه هذا میں دو صورتیں بیان کي هیں *

اول — یهه که اُن لوگوں کا بیان جنکو که شی متنازعه فیه میں حق حاصل هو بمقابله دیگر حقداران اقبال هوتا هی — مثلاً بیان ایک شریک کوٹھي تجارتي کا بمقابله دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل هو سکتا هی اور اسیطرح پر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابله دوسرے مدیون کے بطور اقبال شہادت متصور هو سکتا هی بشرطیکه تمسک اجمالي هو — اور علی‌هذالقیاس اگر چند اشخاص کو ایک هي وصیت‌نامه کے ذریعه سے کچھه جایداد پهونچي هو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابله دیگر اشخاص کے (جنکو اُس وصیت کے ذریعه سے جایداد پهونچي هو) بطور اقبال شہادت میں مستعمل هو سکتا هی *

دوم — اُن لوگوں کا بیان جنسے که حق حاصل هوا هی بمقابله اُنکے جنکو که حق حاصل هوا هی اقبال خیال کیا جاتا هی — مثلاً بیان مورث بمقابله وارثونکے شہادت میں داخل هو سکتا هی اور اس هي طرحپر بایع کا بیان (جو که ما قبل بیع کیا گیا هو) بمقابله مشتري مستعمل هو سکتا هی *

غرضکه ایک فقرہ کي صورت دوسرے کے برعکس هی اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور هیں — لیکن سب سے ضروري امر قابل غور یهه هی جو که ان الفاظ قانون سے ظاهر هوتا هی یعني " مگر اس شرط پر که وہ (اقبالات) اُس زمانه میں کیئے گئے هوں جبکه اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے "*

اور جو بیانات که اُس زمانه میں کیئے گئے هوں اور اُن حالتوں میں هوئے هوں جبکه وہ اشخاص حقیت نه رکھتے هوں اسوجهه سے غیر متعلق قرار دیئے گئے هیں که یهه نهایت خلاف انصاف هوتا که ایک شخص جو که اپني حقیت کسي جایداد میں علیحده کرچکا تاهم اُسکو ایسے اختیارات باقي رهیں که جسکے ذریعه سے وہ اُن لوگوں کو جو که اُس سے اپنا حق حاصل کرتے هیں کسي اقبال سے ضرر پهنچاوے مثلاً اقبال ایک شخص کا جسکے حق میں هنڈوي لکھي گئي هو اور جو اقبال که بعد بیچنے اُس هنڈوي کے اُسنے کیا هو بمقابله مشتري هنڈوي کے قابل ادخال نهیں ــــ اور اِسي طرح پر اقبال ایک دیوالیه کا نسبت کسي قرضه کے (جو اقبال که اگر قبل دیواله نکلنے کے کیاجاتا قابل ادخال هوتا) وهي اقبال اگر بعد دیواله نکلنے کے کیا جاوے جبکه دیوالیه پر قرضه کي ذمهداري باقي نهیں رهتي قابل ادخال نهیں *

بیانات بزمانه عدم حقداري غیر موثر هیں

یهي اصول عموماً متعلق هی واهب اور موهوب‌له بایع اور مشتري سے بهي مثلاً مثال مقدمه شفع جسکا ذکر فقره آخر صفحه ۹۵ و ۹۶ میں هوا هی اور جسمیں هنده بایعه اور زید مشتري اور عمر شفیع تھے اگر اقبال نسبت زر ثمن کے جو که زید مشتري نے بکر کے روبرو کیا وہ اقبال هنده بائعه نے کیا هوتا تو اُسکا اقبال اس وجهه سے قابل ادخال شهادت نسبت مقدار اصلي زر ثمن کے نه سمجها جاتا که وقت اقبال کے وہ جائداد متنازعه فیه بیع کرچکے تھے اور اُسکا حق اُس جائداد میں باقي نه رها تها *

ضمن اول فقره دفعه هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے هی جو فریق مقدمه تو نهیں هیں لیکن جنکا نفع نقصان شي یا امر متنازعه فیه میں متعلق هو اور وہ اِس وجهه سے قابل ادخال تصور کیئے گئے هیں که گو وہ فریق مقدمه تو نهیں هیں لیکن تاهم مقدمه میں اُنکا تعلق هی مثلاً اقبالات موصي‌له کے اُس حد تک اقبال تصور هوکر بمقابله وصي کے شهادت میں داخل هو سکتے هیں که جس حد تک موصي‌له اور وصي کے حقوق واحد هیں *

وجهه ادخال بیانات اشخاص حقدار

غرض که بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکے حقوق واحد هوں بطور اقبالات شهادت میں داخل هو سکتے هیں مثلاً اقبال ایک شریک کوتهی مهاجنی یا تجارتی کا جونسبت اُن معاملات کوتهی مشترکه کے هو جو معاملات که قبل انفساخ شراکت کیئے هوں قابل ادخال هیں گو وه بیانات ما بعد فسخ شرکت کے کیئے گئے هوں کیونکه اُن معاملات دوکان مشترکه سے جو قبل انفساخ شرکت کے هوئے هیں جو ذمهداریاں پیدا هوتی هیں وه سب شرکاء پر هوتی هیں گو شراکت فسخ هو گئی هو *

لیکن یهه امر اهم که ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کسقدر رکها جاوے بالکل راے حاکم عدالت پر چهوڑا گیا هی کیونکه بعض حالتوں میں ایسا هوتا هی که ایک شریک بغرض ضرر پهونچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کرکے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے هیں که جو اِس دفعه کے موافق موثر شهادت هیں *

> مابین شخص اقبال کنندہ اور اس شخص کے جسکے مقابله پر اقبال مستعمل کیا جاتا هی تعلق ضرور هی

ضمن دوم فقره هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے هی جو که فریق مقدمه تو نهیں لیکن وه هیں جنسے که فریق مقدمه کو حق حاصل هوا هی مگر شرط ضروری یهه هی که فریق مقدمه نے اُن اقبالوں کے بعد حقیت حاصل کی هو اور نیز مابین اُن اشخاص کے جنکے وه قایممقام هوں اور خود فریق مقدمه کے ایک تعلق هو مثلاً جیسا تعلق که مابین اشخاص مفصله ذیل کے هوتا هی *

اول — بذریعه معاهده :—

واهب	اور	موهوب له
پته دهنده	اور	پتهدار
بایع	اور	مشتری
راهن	اور	مرتهن

دوم — بذریعه وراثت :—

مورث	اور	وارث

سوم — بذريعه وصيت :—

موصی اور موصي له

چهارم — بذريعه تقرر :—

موصي اور وصي

متوفی بلا وصیت اور أسكي جائداد كا منتظم

پنجم — بذريعه احكام قانون :—

مالک سابق جسکي جائداد گورنمنٹ نے ضبط کي اور مالک مابعد جسکو وہ جائداد عطا هوئي

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے که تعلق بعدیت هی بمقابلہ اِن پچھلے اشخاص کے جنکو که ایسا تعلق هی اِس وجهه سے قابل ادخال تصور کیئے گئے هیں که اُنکي حقیت في الحقیقت وهي حقیت هی جو که پہلے اشخاص کي تهي لیکن اُنکے اقبالات اُس حد تک مؤثر هونگے جہاں تک که حقیت دونوں کي واحد هو مثلاً :—

وصي اگر کسي قرضه یافتني موصي کا دعوي کرے تو مدعاعلیه ایسے اقبال کو جو که موصي نے نسبت وصولیابي اُس قرضه کے جسکا که دعوي هی کیا هو بمقابله اُسکے وصي کے شهادت میں داخل کر سکتا هی اور اِسي طرح پر اقبال مورث کا بمقابله وارث کي نسبت حقیقت اُسکي جائداد کے قابل ادخال هی *

هائی کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا هی که مشتري نیلام جائداد بعلت بقایاء مالگذاري سرکار کو کوئي تعلق اصل مالک سے نهیں هوتا اور وه مالک سابق سے اپني حقیت حاصل نهیں کرتا اور اِس وجهه سے وه پابند مالک سابق کے افعال کا نهیں هی[۹] اور اِسیطرح پر بوجهه خاص اثر احکام قانون کے جو جائداد بعلت بقایاء مالگذاري نیلام هوتي هی وه جمله مطالبات اور ذمهداریوں سے پاک صاف هوکر مشتري کو ملتي هی چنانچه ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع میں جو متعلق مالگذاري هی نسبت نیلام جائداد بعلت بقایاء مالگذاري کے دفعه ۱۶۷ میں صاف لکهدیا گیا هی اور وه یهه هی :—

۹ منشي بذالرحیم بنام پران‌دهندت ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۲۲ — و گراک منی‌داسي بنام هورچندرگهوس ویکلي جلد ۸ صفحه ۶۲

نيلام أس اراضي کا جو حسب دفعه ملحقه بالا (يعني بعلت بقاياء مالگذاري) کيا جاوے تمام ذمهداريوں سے مبرا هوگا *

دفعه ١٦٧ – ايکت ١٩ سنه ١٨٧٣ع

اور تمام عطيات اور معاهدات جو کسي اور شخص نے بجز مشتري کے أسي اراضي کي بابت پيشتر کيئے هوں مشتري نيلام کے مقابله ميں فسخ هونگے *

دفعه هذا کي ضمن اول کي کوئي عبارت صورت هاے مفصله ذيل سے متعلق نهوگي *

(الف) اضلاع يا جزو اضلاع بندوبستي إستمراري ميں أن مستاجريوں سے جو به نيک نيتي اور لگان واجبي پر رقبه مصرحه کے ليئے مالک سابق نے أس ميعاد کے واسطے جو بيس سال سے زياده نهو بذريعه پتهجات تحريري حسب ضابطه رجسٹري شده کے ديئے هوں *

(ب) تمام اضلاع ميں أن اراضيات سے جو بذريعه پتهجات بلافريب کے لگان واجبي پر ميعاد معين يا دوام کے ليئے مکانات سکونت يا کارخانوں کے تعمير کي غرض سے يا کان يا باغات يا تالاب يا نهر يا معبد يا مقابر کے واسطے کسيکے قبضه ميں هوں اور وه اراضيات اغراض مصرحه پته ميں مستعمل رهي هوں *

اقرار شرعي

ضمن دوم دفعه هذا غالباً أن اقرارات سے بهي متعلق هی که جنکي وجهه سے حسب احکام شرع محمدي أس شخص کو جسکي نسبت اقرار کيا گيا هی إستحقاق وراثت حاصل هو جاتا هی — اور ايسے اقبالات إسوجهه سے متعلق هيں که عموماً يهه اقبالات أن اشخاص کے هوتے هيں جنسے که هر نزاع وراثت ميں فريقين مقدمه حقيت حاصل کرتے هيں *

تعريف اقرار شرعي

تعريف شرعي اقرار کي يهه هی :—

دينا ايک اطلاع کا به نسبت کسي حق کے بحق کسي دوسرے شخص کے بمقابله اپنے *

مثلاً یہہ کہنا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ اِسقدر روپیہ ہی ایک اقرار شرعی ہی *

اور شرط ضروری یہہ ہی کہ مقر ذی عقل اور بالغ ہو — اور اثر اقرار کا یہہ ہوتا ہی کہ وہ اقرار فی نفسہ امر مقربہ کے وجود کا ثبوت ہوتا ہی اور جبکہ اقرار ثابت ہو جاوے تو ایسے ثبوت کی جو عام اُمور کے ثابت کرنے کے لیئے ضرور ہی کچھہ حاجت باقی نہیں رہتی اور اقرار سے نسبت امر مقربہ کے پورا حق تا حد اقرار بحق مقر لہ قائم ہو جاتا ہی — پس فی‌التحقیقت اقرار شرعی میرے نزدیک ایک اعلیٰ قسم کا اقبال قانون شہادت ہی اور وہ گو سفی سنائی شہادت ہی تاہم قابل ادخال ہی جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ھذا میں بیان کیا گیا ہی [۱] *

اقرار بالنسب حسب احکام شرع محمدی

لیکن احکام شرع محمدی نے ایسے اقرارات کو جو کہ نسبت نسب کے کیئے جاویں ایک خاص وقعت دی ہی اشخاص ذکور شرعاً چار شخصوں کی نسبت ایسا اقبال نسب کر سکتے ہیں اور ایسے اقبال کے ذریعہ سے وہ لوگ جنکی نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج ثبوت شہادت بلا واسطہ [۲] کے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ یہہ ہیں :—

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — اولاد
۴ — زوجہ

سواے اِن چار شخصوں کے جنکا اُپر ذکر ہوا اور کسی کی نسبت اقبال مرد کا موثر ثبوت نسب نہوگا *

اشخاص اناث مفصلہ ذیل اشخاص کی نسبت اقبال نسب کرسکتے ہیں *

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — شوہر

[۱] دیکھو صفحہ ۹۵ و ۹۶

[۲] نسبت نوعیت شہادت با واسطہ و بلاواسطہ دیکھو دفعہ ۶۰ و دفعہ ۳۲

لیکن اولاد کي نسبت اُنکا اقبال نسب قائم نہیں کرتا اور وجہہ یہہ ھی کہ اُس سے ترکہ شوھري پر حق اُس اولاد کا قائم ھو جاتا ھی البتہ برضامندي شوھر خود زن منکوحہ ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتي ھی کہ جس سے نسب قائم نہو *

واضح رھے کہ اقرار بالنسب شرعي مطیع اُسی شرط کے ھی جس شرط کے مطیع اقبال معینہ قانون شہادت ھی یعني احکام دفعہ ۲۱ - ایکٹ ھذا اوس سے بھي متعلق ھیں *

مفصلہ ذیل تین شرطیں ھیں کہ جنکي بغیر کسي مرد کا اقبال بالنسب مؤثر نہیں ھو سکتا :—

شرایط جواز اقرار بالنسب

۱ — عمریں شخصوں کي ایسي ھوں کہ اقبال کنندہ اور متبل لہ باھم باپ بیٹے ھوسکیں [۳] *

۲ — اولاد مجہول النسب ھو اِسوجہہ سے کہ اگر اُسکا کسي اور باپ سے ھونا ثابت ھو تو اقبال مؤثر نسب نہیں ھو سکتا *

۳ — مقبل لہ منکر نہو ایسے اقبال بالنسب سے بلکہ قبول کرتا ھو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کنندہ کے ھو *

اقبال جو کوئي مرد نسبت کسي عورت کے اپني زوجہ ھونے کا کرے وہ بشرایط ذیل مؤثر ھوگا :—

۱ — عورت کو اُس اقبال سے اِنکار نہو *

۲ — وہ کسي اور کي زوجہ نہو *

۳ — وہ ایام عدت میں نہو *

۴ — متر کے نکاح میں اُسکي بہن یا کوئي ایسي عورت جسکے ھوتے اُس مرد کا نکاح اُس عورت سے جسکي نسبت اقبال ھی حرام ھو موجود نہو اور نیز اُس مرد کے نکاح میں اور چار زندہ جورویں موجود نہوں *

---

۳ مسماۃ زینن بنام بیبي نجیب النساء ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ و بنگال جلد ۳ صفحہ ۵۵ — و بیبي واحدالنساء بنام سید وصي حسین ویکلي جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۳ صیغہ دیواني

حسب شرایط مفصلہ بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اُوپر هوا هی مؤثر وراثت هوگا گو وہ اقرار بحالت صحت کیا گیا هو یا بحالت مرض اِسوجهہ سے کہ سواے مقر یا اُسکے قائم‌مقام کے اور کسیکے مقابلہ پر وہ اقبال مؤثر نهیں هوتا *

سواے اُن اشخاص کے جنکا ذکر هو چکا هی اور کسي کي نسبت اقبال سے شرعاً نسب یا رشتہ قائم نهیں هوتا مثلاً چچا یا ماموں یا اور کسي کي نسبت ایسے اقبال جائز نهیں *

مگر جبکہ پوري شرایط کے موافق اقبال قائم هو جاتا هی تو اُسکا اثر یهہ هوتا هی کہ وہ اقبال بمنزلہ ثبوت قطعي کے تصور هوتا هی اور اُس سے مقر لہ کا نسب قائم هو جاتا هی ۴ بلکہ مقرلہ کي ماں بهي زوجہ منکوحہ اُس مقر کي خیال کي جاتي هی گو اُس سے مقر کا نکاح هونا ثابت هو یا نهو ۵ علی‌هذا جبکہ ایک شخص کسیکو اپنا بیٹا کهہ چکا هو تو وہ اور وارثوں کے ساتهہ وراثت پاویگا گو وہ اور وارث اُسکے نسب سے منکر هوں ۶ یهاں تک کہ وہ شخص اقبال کنندہ کے باپ کي بهي وراثت پاویگا گو وہ دادا اپنے پوتے کي نسب سے منکر هو *

لیکن اگر سواے اُن اشخاص کے جنکي تصریح هم اُوپر کر آئے هیں کوئي شخص اقبال کرے تو وہ اقبال صرف اقبال کنندہ هي پر واجب هوگا نہ اورونپر مثلاً اگر کوئي بهائي کي نسبت اقبال کرے یعني کسیکو اپنا بهائي هونا کهے تو بعد وفات اقبال کنندہ بمقابلہ ورثاء اقبال‌کنندہ کے وراثت نہ پاویگا ۷ لیکن اگر اقبال کنندہ کوئي وارث نچهوڑے توشخص مقرلہ اُسکي وراثت کا مستحق هوگا کیونکہ اقبال میں دو چیزیں شامل هیں *

۴　بیبي نجیب‌النساء بنام بيبي ضمیراً ویکلي جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۶

۵　رخ بیگم بنام شاهزادہ والا گهر وي۔ ایں جلد ۳ صفحہ ۲۸۷

۶　عمدۃ بي بي بنام سید شاہ حسین‌علي ویکلي جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ — و راني روشن جون بنام راجہ سید عنایت حسین ویکلي جلد ۵ صفحہ ۳ — و نجم‌الدین احمد بنام بي بي ظهوراً ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۵

۷　صاحبزادي بیگم بنام مرزا همت بهادر بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ دیواني ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲ — و ویکلي جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۵

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کي جائداد پر جو بعد اسکي وفات کے مقرلہ کو حاصل هوتا هی اور گو نسب ایسے اقرار سے جو بهائي کي نسبت کیا جاوے قایم نہیں هوتا تاهم بحالت عدم موجودگي ورثاء متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقرلہ کو جایداد متوفی پر حاصل هو جاتا هی کیونکہ اُس اقرار کا اثر صرف جایداد متوفی پر نافذ هوتا هی اور چونکہ متوفی نے خود اقبال کیا تها تو وہ اقبال جایز تصور هوگا اور وجہہ اِسکي یہہ هی کہ هر شخص کو اپني کل جایداد جسکو چاهی دیدینے کا اختیار هی کہ جبکہ اُسکے قرض خواہ اور وارث کوئي نهون — اگر کوئي شخص جسکا باپ مرگیا هو ایک دوسرے شخص کي نسبت بهائي هونیکا اقرار کرے تو گو پدر متوفي سے مقرلہ کا نسب قایم نہ هوگا لیکن مقرلہ اقبال کنندہ کے ساتهہ ترکہ پدر متوفی میں مستحق هوگا *

دفعہ ۱۹ بیانات ایسے اشخاص کے جنکا منصب یا ذمہداري بمقابلہ کسي فریق مقدمہ کے

اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصب بمقابلہ فریق مقدمہ کے ثابت کرنا چاهوئے

ثابت کرني ضرور هو اقبال میں داخل هیں مگر بایں شرط کہ وہ بیانات نسبت اُس منصب یا ذمہداري کے اُن اشخاص کي طرف سے یا اُنکے نام مقدمہ کے دائر هونے کي صورت میں واقعات متعلقہ سمجهے جاتے اور ایسے زمانے میں اُنهوں نے وہ بیان کیئے هوں کہ وہ منصب اُنکو حاصل هو یا وہ ذمہ داري اُنپر عاید هوتي هو *

تمثیل

زید نے عمرو کي طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے ذمہ لیا *

عمرو نے زید پر یهہ نالش کي کہ جو لگان عمرو کو بکر سے یافتني تها وہ زید نے تحصیل نہیں کیا *

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچهہ لگان پانا نہ تها یهہ بیان بکر کا کہ مجهے عمرو کو لگان دینا هی ایک اقبال هی اور واقعہ متعلقہ هی جبکہ زید یهہ بیان کرتا هی کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتني نہیں هی *

اِس دفعه میں ایک نئي صورت بیان کي گئي جس میں که اقبال اُن اَشخاص کے جو کہ فریق مقدمہ نہیں هیں شہادت میں داخل هوسکتے هیں۔ مثلاً جیسا که اِس دفعه کي تمثیل میں لکها هی که ایک مقدمه میں جوکه مابین زید اور عمرو کے هی بیان بکر کا متعلق تصور هوگا اور اُسکي وجهه یهہ هی که في الحقیقت نالش جو که عمرو زید پر کرتا هی وہ نالش في الحقیقت بالواسطه بکر پر هی کیونکه عمرو زید کو جوکه مدعاعلیه مقدمه هی وہ اختیارات دے چکا تها جوکه عمرو کو خود حاصل تهے اورزید عمرو کے کرایه دار بکر سے دعوی کر کے کرایه لے سکتا تها تو زید گویا بوجهه اپنے معاهده کے عمرو سے وهي نسبت رکهتا هی جوکه عمرو بکر سے رکهتا تها اور اُسکي وجهه یهہ هی که درحقیقت بیان بکر (جو که اب عمروبمقابلہ زید کے مستعمل کرنا چاهتا هی) ایک ایسا اقبال قانوني هی که جو ایک ایسے مقدمه میں (جس میں زید مدعي بنکر دعویدار وصول کرایه بکر سے هو) مفید زید هوتا — اور یهہ ظاهر هی که یهہ اقبال اِس وجهه سے متعلق ٹهرایا گیا هی که ایسے مقدمہ میں جیسا که تمثیل میں بیان کیا گیا هی ضرور منجملہ امور تنقیح طلب کے یهہ امر تنقیح طلب قرار پاتا ہے —

" آیا کوئي لگان بکر سے عمرو کو یافتني هی یا نهیں "

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتد بہ نسبت وجود یا عدم واقعه مندرجه امر تنقیح طلب کے پیدا کرتا ۸ *

علاوہ صورت متذکرہ تمثیل هذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو که فریق مقدمه نہیں هیں اُس صورت میں قابل ادخال منجانب مدعاعلیه متصور هوتا هی که جب وہ غیر شخص مدعاعلیه کے ساتھ ذمهداري متدعویه کا شریک هو اور مدعاعلیه کي طرف سے اِس امر کا عذر پیش هو که وہ اُس مطالبه کي ذمهداري جسکا که مدعي دعویدار هی علاوہ متجهه مدعاعلیه کے شخص غیر پر بهي هی اور اُسکو اُسنے مدعاعلیه نہیں گردانا " فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں ایسي صورت کي ایک نہایت عمدہ تمثیل بیان کي هی :—

زید اور عمرو اجمالي ذمهدار اداے زر یافتني بکر کے هیں بکر نے صرف زید پر نالش کي — زید نے یهه عذر کیا که وہ تنہا ذمهدار قرار نہیں پاسکتا بلکه عمرو کو بهي مدعاعلیه گرداننا چاهیئے — پس ایسے مقدمه میں عمرو کا کوئي اقبال نسبت اُسکي ذمهداري مشترک کے متعلق مقدمه هی اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال هی *

اِس تمثیل کي وجهه ایسي هی جیسي که هم نسبت تمثیل دفعه ۴ (۱ کے لکهه آئے هیں یعني اگر زید عمر پر دعوي کرتا تو اقبال قابل ادخال شہادت تصور هوتا اور في الحقیقت بیان عمرو جو که زید داخل کرنا چاهتا هی ایک ایسا بیان هی جوکه ایک ایسي نالش میں جو بکر عمرو پر کرے بحق بکر هی *

دفعه ۲۰ بیانات اُن اشخاص کے جنپر کسي شخص فریق مقدمه نے صراحتاً درباب شی متنازعه کے دریافت حال کے لیئے انحصار کیا هو اقبال میں داخل هیں *

اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق مقدمه نے حصر کیا هو

۸ دیکھو تعریف واقعه تنقیحي دفعه ۳ صفحه ۲۴ و ۲۵ و ۲۶

تمثیل

بحث اس امر کي هی که جس گھوڑے کو زید نے عمرو کے هاتهه بیچا وه صحیح و سالم هی یا نهیں *

زید نے عمرو سے کہا که تم جاؤ اور بکر سے پوچھو که وه اُسکا سب حال جانتا هی بکر کا بیان اقبال میں داخل هی *

مضمون اِس دفعه کا صاف هی اور تمثیل سے اور بهي واضح هوگیا هی بیانات شخص منحصر علیه کے قابل ادخال هیں خواه وه منحصر علیه في الواقع مضمون منحصره سے کوئي خاص واقفیت رکھتا هو یا نرکھتا هو مثلا ایک مقدمه میں جس میں که دعوي واسطے دلا پانے قیمت اشیاء مبیعه کے کیا گیا تها مدعاعلیه نے تنقیح اِس امر کي که شي مبیعه اُس تک پهنچي یا نهیں ایک کاڑیبان کے بیان پر منحصر کي یهه کهکر که اگر کاڑیبان یهه کهدے که وه شي مجهه مدعاعلیه تک پهنچي تو میں اُسکي قیمت مدعي کو ادا کرونگا بیان کاڑیبان کا بمقابله شخص حصر کننده کے قابل ادخال تصور هوگا بلکه اُس بیان کے نتیجوں کا وه پابند هوگا *

اِسیطرح پر اگر ایک فریق مقدمه کسي شخص منجمله گواهان یا فریق مقدمه کے کسي بیان حلفي پر حصر کرے تو بیان حلفي شخص منحصر علیه کا بمقابله حصر کننده کے ثبوت قطعي متصور هوگا ۹

اثر بیان حلفي شخص منحصر علیه

قانون حلف ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع کي دفعه ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں نسبت اِس قسم کے حصرون کے مندرج هی اور وه دفعات یهه هیں :-

اگر کوئي فریق کسي کارروائي عدالت کا یهه بیان کرے که اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعه ۸ میں کیا گیا فریق ثاني یا کوئي گواه کارروائي مذکور میں کرے تو مجهه پر پابندي اُسکي لازم

دفعه ۹ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

۹ ع پهڈي راجه گنگیش چندر بنام سروپ چندر لیکها منفصله صدر دیواني عدالت کلکته مورخه ۲۹ اگست سنه ۱۸۴۳ع — و مسماة چهوٹي بنام درگا چهبر منفصله صدر دیواني عدالت شمال و مغرب مورخه ۳۰ اگست سنه ۱۸۶۴ ع

آئیگی تو اِس صورت میں عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے که تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں — مگر شرط یہہ هی که کوئي فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اِس لیئے جبراً حاضر نکرایا جاویگا که وہ ایسے سوال کا جواب دے *

اگر وہ فریق یا گواہ اُس طرح کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار هی که اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال میں که وہ حلف یا اقرار صالح اِس قسم کا هو که زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باهر لیا جاسکتا هو تو عدالت کو اختیار هی که کمیشن کسي شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاري کرے تاکه وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے که جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکي شہادت لیکر عدالت میں بهیجدے *

دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

جو شہادت که اِس نہج پر ادا کیجاے بمقابله اُس شخص کے جسنے که حسب متذکرہ بالا اسکو واجب التعمیل هونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معامله میں جو که بیان کیا گیا هو دوہ قطعي هوگي *

دفعه ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

لیکن ایک مقدمه میں هائي کورٹ الهآباد نے یہہ تجویز کیا هی که اگر قبل لیئے جانے ایسے بیان حلفي شخص منحصر علیه کے اگر اِنحصار کنندہ اپنے حصر سے منکر هو جاوے تو جو بیان بعد اِنکار کیا گیا هو وہ ثبوت قطعي نہیں قرار پا سکتا ۱ *

دفعه ۲۱ اقبال واقعه متعلقه هی اور جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابله میں اُسکو ثابت کرنا جائز هی مگر وہ شخص جس کا که

اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال هی اور بعض صورتوں میں اُسکي طرف سے بهي

۱ سید حسین علي بنام اکبرعلي نمبري ۴۵ خاص سنه ۱۸۷۳ع منفصله ۱۴ دسمبر سنه ۱۸۷۳ع

وہ اقبال ھو خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوْر یا اُس کا قایمقام حقیت ثابت نہ کریگا الا صورت ھاے فیصلہ ذیل میں *

(۱)   جس شخص نے کہ اقبال کیا ھو وہ خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوْر اُس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا ھی جب کہ وہ اقبال اس نوع کا ھو کہ اگر وہ شخص مقبل فوت ھو جاوے تو وہ اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب دفعہ ۳۲ واقعہ متعلقہ ھو *

(۲)   جس شخص نے اقبال کیا ھو وہ خود یا اس کي طرف سے کوئي اَوْر اس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا ھی جب کہ وہ اقبال ایک بیان کسي حالت عقلي یا جسماني متعلقہ مقدمہ یا واقعہ تنقیحي کے موجود ھونے کا ھو اور ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا ھو جب کہ وہ حالت عقل یا جسم کي موجود ھو اور اس کے ساتھہ ایسا عمل

بھي هوا هو جس سے کہ اس کا دروغ خارج از قیاس هوتا هو *

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوْر اس اقبال کو اس شرط پر ثابت کرسکتا هی کہ بجز اقبال هونے کے اور طور پر وہ واقعہ متعلقہ هو *

دفعہ ۱۷ میں واضعان ایکٹ هذا نے تعریف اقبال کي بیان کي هی اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کي بیان کي هیں اور دفعات ۱۹ و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کي بیان کي هی لیکن تینوں دفعات مذکور میں کہیں صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت میں نہیں هی دفعہ هذا میں صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت میں بیان کیا هی جیسا کہ هم شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ هذا میں مفصل طور پر لکھہ آئے هیں کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل هوسکتا هی نہ اُسکے حق میں ویسا هي الفاظ دفعہ هذا سے بھي مطلب ظاهر هوتا هی اور وهي مطلب تمثیلات دفعہ هذا سے خصوصاً تمثیل (الف) سے واضح هوتا هی اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے اِن الفاظ دفعہ هذا کے درج کیگئي هی ,, جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابلہ میں " اور لفظ مقابلہ کے معني مخالف مدعا تصور کرنا چاهیئیں *

جب کبھي کوئي اقبال داخل شہادت هوتو لازم هی کہ کل الفاظ اُس اقبال کے شہادت میں داخل کیئے جاویں گو یہہ ضرور نہیں هی کہ کل اجزاء اقبال پر پورا یا برابر اعتبار هو [۲] *

---

۲ راجہ نیلمنی سنگھہ ولد بنام راماتگوا رائے ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۹ — صیغہ دیواني — و ملکہ معظمہ بنام جوگوخان ویکلي جلد ۵ صفحہ ۷۰ — صیغہ فوجداري جیب و ایشان چندرسنگھہ بنام هرن سودار ویکلي جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ —

ایک مقدمه میں جس میں که بیان تحریري مدعاعلیه بطریق اقبال شهادت میں منجانب مدعي داخل هوا تها تو کل بیان تحریري شهادت تصور هوا اور هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که عدالت کو منصب هی جسقدر چاهے اُسقدر اعتبار مختلف اجزاء اقبال پر کرے [۳] عدالت مذکور نے یهه بهي تجویز کیا هی کوئي شخص کوئي بیان بشرایط خاص کرے تو اُن شرایط خاص کے متعلق کیئے بغیر وه اقبال شهادت میں داخل نهیں هوسکتا [۴] اس مضمون سے دفعه ۳۹ کو متعلق تصور کرنا چاهیئے *

ایکت هذا میں جو تعریف دفعه ۱۷ میں اقبال کي دي هی وه اُن بیانات پر حاوي هی جو که اثناء کارروائي مقدمه میں فریقین مقدمه اپني عدالت کي کارروائي میں بیان کریں چنانچه بیانات تحریري جو مقدمات میں داخل هوتے هیں حسب ایکت هذا اقبال هیں لیکن واضح رهے که اگر کسي مقدمه میں ایک فریق مقدمه کوئي امر بیان کرے اور فریق ثاني اُس امر کے اِنکار کرنے سے ساکت رهے تو ایسا سکوت بمنزله اقبال کے تصور نهوگا [۵] *

جن صورتونمیں که اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي نهیں رکهتا تو اُسکا اثر صرف اسقدر هوتا هی که فریق اقبال کننده پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا هی [۶] *

جن صورتونمیں که کوئي اقبال عورت پرده نشین کا جو کسي کارروائي عدالت میں داخل هو اور اُس اقبال کو بمقابله مسماة کے کسي دوسرے مقدمه کي شهادت مین پیش کرنا منظور هو تو ثبوت اس امر کا هونا

---

۳ رادهاچرن چودهري بنام چندرمني سکهدار ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۹۰ — صیغه دیواني و ملاعان علي بنام چاندبي بي ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۳۰ — صیغه دیواني

۴ پولن بهاري سین بنام واٹسن کمپني بوصله اجلاس کامل ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۹۰ صیغه دیواني

۵ اننداموئي چودهراین بنام شب چندرراے ویکلي جلد ۱۱ صفحه ۱۹ — فیصلجات پریوي کونسل

۶ دیکهو مقدمه ڈاریس صاحب بنام میر محمدتقي منفصله پریوي کونسل بنگال جلد ۵ صفحه ۵۲۲ — و مقدمه بهجن لال بنام رام لال منفصله هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي مورخه ۱۲ مارچ سنه ۱۸۷۵ع نمبري ۳۳ خاص سنه ۱۸۷۵ع

چاهیئے کہ وہ اقبال واقع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکي طرف سے کسي شخص مجاز نے في نفسہ ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریري میں جو کہ مسماۃ کي طرف سے کسي مقدمہ میں داخل هوا هو ثبوت کافي اس امر کا نہیں هی کہ اُس مسماۃ نے واقع میں اقبال کیا تھا ۷ اقبال جو کسي نابالغ نے ایام [illegible]ي میں (نسبت پانے اُس مال کے جو کہ اُسکو ایام نابالغي میں دیا گیا هو) کیا هو وہ ایسے مقدمہ میں جو کہ اُس شخص کے مقابلہ میں بعد بلوغ دائر هو شہادت میں داخل هو سکتا هی گو ایسے ادخال اقبال سے کوئي ذمہداري ایسي عاید نہیں هوسکتي جو کہ نابالغ پر قانوناً عائد نہو سکتي — نسبت افعال نابالغ متعلق معاهدہ دیکھو دفعہ ۱۱ — قانون معاهدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

اس دفعہ میں تین صورتیں جو کہ اُس قاعدہ عام سے جسکا بیان متن دفعہ هذا میں هی مستثني هیں بیان کیئي گئي هیں اور اُنکو تمثیلات سے بخوبي واضح کیا گیا هی - اُصول مندرجہ ضمن اول سے زیادہ تر واضح هوگا جبکہ دفعہ ۳۲ - ایکٹ هذا کي شرح لکھي جاویگي لیکن واضح رهے کہ تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ هذا اِس ضمن سے متعلق هیں - اُصول جسپر کہ ضمن دوم دفعہ هذا مبني هی دفعہ ۱۳ - ایکٹ هذا کي شرح پڑھنے سے بخوبي سمجھہ میں آویگا علی‌الخصوص تمثیلات (ل) (م) دفعہ مذکور کے پڑھنے سے - اُس دفعہ میں صرف اِس امر کا بیان هی کہ ایسے واقعات متعلق هوتے هیں اور دفعہ هذا کي ضمن هذا سے یہہ بات ظاهر کي گئي هی کہ اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے جسکے کہ وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت میں داخل هو سکتے هیں تمثیلات دفعہ هذا میں کوئي تمثیل متعلق اِس ضمن کے بیان نہیں کي گئي *

ضمن ۳ دفعہ هذا سے تمثیلات (د) (و) (ہ) دفعہ هذا متعلق هیں اور ظاهر هوگا کہ وہ واقعات جو کہ حسب منشاء دفعہ ۹ و دفعہ ۱۴ و دفعہ ۱۱ - ایکٹ هذا متعلق قرار دیئے گئے هیں وہ اگر صورت کے اقبال رکھتے هوں تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت میں داخل هو سکتے هیں *

۷ دیکھو مقدمہ معصومۃالنساء بي بي بنام الطاف حسین ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۶۸ صیغہ دیواني

تمثیلات

(الف)   امر متنازعه مابین زید و عمرو کے یهه هی که فلاں وثیقه جعلي هی یا نهیں زید بیان کرتا هی که اصلي هی اور عمرو اُسکو جعلي بتاتا هی *

جائز هی که زید یهه ثابت کرے که عمرو نے اُس وثیقه کا اصلي هونا بیان کیا تها اور عمرو اِس بات کا ثبوت دے که زید نے اُسکا جعلي هونا ظاهر کیا تها لیکن زید کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب نهیں هی جو اُسنے اُس وثیقه کے اصلي هونے کا کیا هو اور نه عمرو کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب هی جو اُسنے اُسکے جعلي هونے کي نسبت کیا هو *

(ب)   زید ایک جهاز کے کپتان کي تجویز بعلت اِس بات کے هوئي که اُسنے جهاز کو تباهي میں ڈالا *

شهادت اِس امر کي پیش کي گئي که وه جهاز راستہ سے باهر پایا گیا *

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے اِنصرام کي مرتب رکهتا تها پیش کي اور اُس میں وه مشاهدے لکهے هیں جنکو اُسنے بیان کیا که میں نے روز روز کیئے اور اُنسے یهه ظاهر هوتا هی که جهاز اپني راه مناسب سے باهر نهیں گیا — زید کو جائز هی که اُن بیانات کو ثابت کرے کیونکه اگر وه فوت هو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وه حسب

دفعه ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل هونے کے قابل هوتے *

(ج) زید پر یهه اِلزام کیا گیا که اُسنے ایک جرم کا اِرتکاب کلکته میں [illegible] *

اُسنے ایک چتهي اپني لکهي هوئي پیش کي اور اُس میں اُسي تاریخ کو روانگي کا مقام لاهور لکها هوا هی اور وهي تاریخ لاهور کے ڈاکخانه کي مهر میں بهي ثبت هی *

تحریر تاریخ چتهي کي ثبوت میں داخل هونے کے قابل هی اِس واسطے که اگر زید فوت هوگیا هوتا تو وه بموجب دفعه ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل هونے کے قابل تهي *

(د) زید پر اِلزام شی مسروقه کو مسروقه جانکر لینے کا کیا گیا *

اُسنے یهه ثبوت پیش کرنا چاها که میں نے اُس شی کو اُسکي قیمت سے کم بیچنے پر اِنکار کیا *

زید اِن بیانات کو ثابت کرسکتا هی اگرچه وه داخل اقبال هیں اِسواسطے که اُنسے توجیه اُس عمل کي هوتي هی جو واقعات تنقیحي سے متاثر هوا *

(ه) زید پر یهه اِلزام کیا گیا که وه فریبا اپنے پاس ایسا سکه منقلب رکهتا هی جسکے منقلب هونے کا اُسکو علم تها *

وه یهه ثبوت پیش کرتا هی که میں نے ایک شخص ماهر سے اُسکے پرکهنے کو کها تها اِس لیئے که مجهکو

اُسکے منقلب یا غیر منقلب ہونے میں شک تھا اور اس شخص نے اُسکو پرکھا اور مجھہ سے کہا کہ سکہ کھرا ہی *

جائز ہی کہ زید اِن واقعات کو اُس وجھہ سے جو مثال مرقومہ بالا میں لکھي گئي ثابت کرے *

دفعہ ۲۲ زباني اقبال نسبت

زباني اقبال نسبت مضامین دستاویز کے اسب متعلق ہی

مضامین کسي دستاویز کے واقعہ متعلقہ نہیں ہی اِلا اُس حال میں اور اُس وقت تک کہ جو فریق اُسکو ثابت کیا چاھے یھہ ثبوت کو پھونچاے کہ وہ مستحق اداے شہادت منقولي کا بابت مضمون اُس دستاویز کے اُن قواعد کے بموجب ہی جو ایکٹ ھذا میں بعد ازیں مندرج ھیں یا اُس حال میں کہ دستاویز پیش شدہ کي اصلیت معرض بحث میں ھو *

دفعہ ۱۷ — ایکٹ ھذا کي شرح میں ہم لکھہ آئے ھیں کہ اقبال في التحقیقت ایک شہادت باواسطہ یعني سني سنائي شہادت کي قسم ھی اور دفعہ ٦٠ - ایکٹ ھذا میں شہادت بلاواسطہ کا ذکر ھی اور شہادت باواسطہ جسکو ہم سني سنائي شہادت کھتے ھیں اِس وجھہ سے ذکر نہیں کي گئي کہ اِس ایکٹ میں صرف اُس شہادت کا ذکر ھی جو کہ قابل ادخال تصور کي گئي ھی اور اُس شہادت کا جو کہ قابل ادخال نہیں

هی کچهہ ذکر نہیں کیا گیا اِسوجهہ سے (جیسا کہ هم نے مقدمہ میں بیان کیا) کہ یہہ ایکٹ مبني هی اُصول اخراج شہادت پر پس هر شہادت جسکا اِس ایکٹ میں ذکر نہیں هی قابل ادخال نہیں هی — قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے جنکا ذکر دفعہ ۱۷ کي شرح میں کیا گیا هی اقبال کو وقعت شہادت بلاواسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے دي هی — لیکن شہادت بلاواسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں هی منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ میں هی قرار دي گئي هی پس ظاهر هی کہ اقبال نسبت مضمون کسي دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا هی اور اِس وجهہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۳ و دفعہ ۹۱ — ایکٹ هذا قابل ادخال نہیں هی — اور دفعہ هذا میں بهي ممانعت داخل کرنے اقبالوں کي نسبت مضامین دستاویز کے مندرج هی — ۸ دفعہ ۶۵ ایکٹ هذا میں وہ صورتیں بیان کي گئي هیں کہ جنمیں شہادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل هو سکتي هیں اور اِس دفعہ میں اِن الفاظ سے کہ " قواعد جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں مندرج هیں " دفعہ ۶۵ مراد هی *

اقبالات ممنوع الشہادت بہ مقدمات دیواني

دفعہ ۲۳ دیواني مقدمات میں کوئي ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہیں هی جو صریحاً اس شرط پر کیا گیا هو کہ اُسکي شہادت پیش نکیجاویگي یا ایسے حالات میں کیا گیا هو جنسے عدالت یہہ استدلال کرسکے کہ فریقین نے باهم یہہ تهرالیا تها کہ اُسکي شہادت نہوني چاهیئے *

۸ بهجن لعل بنام رام لعل اپیلخاص نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۵ع منفصلہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع هائي کورٹ شمال و مغرب

اِس دفعه کے اِن الفاظ کي جگهه " جنسے عدالت استدلال کرسکے که فريقين نے باهم يهه ٹهراليا تها که اُسکي شهادت نهوني چاهيئے " اِس ايکٹ کے مسودہ ميں يهه الفاظ مستعمل هوئے تهے که " عدالت يهه مستنبط کرسکے که اهالي مقدمه کي يهه نيت تهي که اُس اقبال کي شهادت نه گذرني چاهيئے " غرضکه لفظ (نيت اهالي مقدمه) کو اِس دفعه سے نکالديا هے بدينوجهه که واضعان قانون کا پهلے يهه ارادہ تها که قانون کا منشاء يهه رکهيں که في نفسه وجود نيت اهالي مقدمه نسبت نه داخل کرنے اقبال کے شهادت ميں غير متعلق کرديئے اقبال کي کافي وجهه هوگي ليکن بعد ازاں کونسل قانوني نے يهه امر قرار ديا که في نفسه نيت وجهه کافي غير متعلق کرنے اقبال کے نهوگي بلکه ايک عهد صريح يا ضمني مابين اهالي مقدمه کے ايسا هونا ضرور هے *

وجهه غير متعلق هونے ايسے اقبالات کي جو بهبود شهادت ميں نه داخل کرنے کيئے گئے هوں

وجهه غير متعلق کرنے ايسے اقبالات کي جو بعد ايک عهد صريح يا ضمني نه پيش کرنے اقبال کے شهادت ميں کيئے گئے هوں يهه هے که منجمله اصول مسلمه قانون کے ايک يهه اصول بهي هے :—

" خلايق کا فائدہ اِس امر ميں هے که نالشانالشي کم هو "

اور اِس وجهه سے وہ اقبالات جو که اهالي مقدمه نے آپس ميں صلح کرنے کے ارادہ سے ايک دوسرے سے گفتگو کے اثناء ميں کيئے هوں شهادت ميں داخل نهيں هوسکتے ورنه آپس ميں صلح کي گفتگو کرنے ميں سخت دشواري هوتي اور کوئي تجويز نسبت صلح کے پيش نهو سکتي *

ضرور هے که فريقين نے آپس ميں عهد اقبال کے شهادت ميں نه داخل کرنے کا ٹهراليا هو

واضح رهے که ايسے اقبالات غير متعلق کرنے کے ليئے يهه امر لازمي هے که اهالي مقدمه نے آپس ميں ٹهراليا هو که شهادت ميں پيش نه کرينگے — کچهه ضرور نهيں هے که صريح طور پر ٹهراليا هو بلکه اگر ضمني عهد بهي ثابت هو تب بهي اقبال کو غير متعلق کرنے کے ليئے کافي هے — ليکن اگر نه صريح طور پر نه ضمني طور پر کوئي ايسا عهد نه پيش کرنے شهادت کا نه ٹهرا هو تب وہ اقبال

شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اہالي مقدمہ آپس میں کیا کرتے ہیں تو عدالت کي راے میں اُن اقبالات کي وقعت بہت نہوگي *

تشریح — دفعہ ہذا کي کسي عبارت سے یہہ نہ سمجھنا چاھیئے کہ کوئي بیرسٹر یا شخص مجاز سوال و جواب یا اٹرني یا وکیل کسي ایسے امر کي شہادت دینے سے مستثنیٰ ہی جسکي اداے شہادت کے لیئے وہ حسب دفعہ ۱۲۶ کے مجبور کیا جاسکتا ہی *

حسب منشاء دفعہ ۱۲۶ — ایکٹ ھذا کے جسکا کہ اِس تشریح میں ذکر ہی جو اقبالات کہ موکل نے اپنے وکیل سے کیئے ہوں وہ قابل ادخال شہادت نہیں ہیں سواے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جوکہ متعلق ہیں ایسي تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے ہو *

دفعہ ۲۴ اقبال شخص ملزم کا

اقبال جو بباعث ترغیب دھمکي یا وعدہ کے کیاگیا ہو غیر متعلق ہی

مقدمہ فوجداري میں اُس صورت میں واقعہ متعلقہ نہیں ہی جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسي شخص ذي منصب کي ایسي ترغیب یا دھمکي یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا ہو اور عدالت کي راے میں

اس امر کے واسطے کافي هو که شخص ملزم کو عقلاً اس خیال کے پیدا هونے کي وجہہ پائي جائے که اگر وہ ایسا اقبال کریگا تو اُس مقدمہ میں جو اُسپر هی سردست کچھہ فائدہ حاصل هوگا یا کسي نہج کي خرابي سے بچ جاویگا *

دفعہ ۱۷ — ایکت هذا میں جو تعریف اقبال کي واضعان قانون نے کي هی وہ اقبالات فوجداري اور دیواني دونوں پر حاوي هی اور کل قواعد جو که دفعہ مذکور سے دفعہ ۲۲ تک مندرج هیں وہ کارروائي هاے دیواني اور مقدمات فوجداري دونوں سے سواے مستثني حالتوں کے متعلق هیں — لیکن دفعہ هذا دفعہ اول هی که جس میں اُن اقبالات فوجداري کا ذکر هی جو بمقابلہ ملزم کے مقدمات فوجداري میں مستعمل هوسکتے هیں *

وجہہ وقعت اقبال فوجداري

هم اس امر کو پہلے بیان کرچکے هیں که وقعت اقبالات فوجداري کي اس وجہہ سے اقبالات دیواني سے زیادہ هی که کوئي شخص اپني حرمت آزادي اور جان کو ایک جھوتے بیان سے خطرہ میں نہیں ڈالتا لیکن احاطہ امکان سے یہہ امر باهر نہیں هی که اقبال جرم اُسي قدر جھوتا هو جس قدر که انکار جرم اکثر هوتا هی — لیکن فطرت انساني کا مقتضا یہہ هی که جرم سے اس وجہہ سے انکار کرے که شاید کافي ثبوت جرم کا نہو اور وہ سزا سے بچ جاوے اور اُس کا چال چلن بدنامي سے محفوظ رهے اور اُس کے خاندان کي بے حرمتي نہو اور بعض صورتوں میں انکار سے یہہ بھي مناسب هوتا هی که شریک جرم کو سزا نہو پس یہہ امر ظاهر هی که اقبال جرم کي وقعت جو که قانون نے اس قدر رکھي هی که حسب منشاء دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اُسي كي بنا پر ملزم كو سزا مل سكتي هى اس وجهه سے هى كه فطرت انساني كے خلاف هى كه جهوٹے جرم كا كوئي شخص اقبال كرے ليكن بعض ايسي حالتيں هوتي هيں كه جب ملزم جهوٹے جرم كا اقبال كرتا هى — اور گو ايسي حالتيں شاذ و نادر هوتي هيں ليكن بعض دفعه واقع هوتي هيں — نارٹن صاحب نے ايک مقدمه اپني كتاب ميں مندرج كيا هى جس كے حالات يهه هيں :—

مثاليں جهوٹے اقبال جرم كي

مدعي نے مدعا عليهما پر فوجداري ميں اسبات كا دعوي كيا كه اُنهوں نے بذريعه جادو كے مدعي كي جورو كے ساتهه جسكو دس مهينے كا حمل تها زنابالجبر كيا اور اُسكے پيٹ ميں سے بچه كو نكالكر ايک كهال لپٹي هوئي تهليا اُسميں گهسيڑ دي جسكي وجهه سے وه مرگئي مدعاعليهما نے اقبال جرم كيا ليكن عدالت نے باوجود ايسے اقبال كے اس بناء پر اُنكو رها كيا كه قد تهليا كا اسقدر بڑا هى كه عورت كي زندگي ميں اُسكا داخل هونا محال هى پس صريح جرم نهيں صادر هو سكتا *

ايک اور مثال لكهي هى كه جس ميں مدعاعليه كو بجرم قتل اپنے باپ كے ششن جج نے اُسكے خود اقبال جرم پر حكم سزا‌ا ديديا تها ليكن عدالت العاليه نے اُسكو اس بناء پر رها كيا كه في نفسه ثبوت اس امر كا نهيں هى كه پدر مدعاعليه زنده هى يا مرگيا اور اس اقبال كو مدعاعليه كے جنون يا بد حواسي پر حمل كيا *

وجوهات جهوٹے اقبال جرم كرنے كي

علاوه اس قسم كي شاذ و نادر صورتوں كے اَوْر ايسي وجوهات هوتي هيں كه جنكي وجهه سے ملزم جهوٹا اقبال جرم كرتا هى مثلاً وجوهات مفصله ذيل :—

۱ — جبكه اقبال جرم كرنے سے ملزم ايک ايسي تكليف سے چهٹ جانے كي توقع ركهتا هو كه جسكي وه برداشت نهيں كرسكتا اور جو اُسپر واسطے حاصل كرنے اقبال كے كيجاتي هى *

۲ بعض صورتوں ميں جبكه ملزم في الحقيقت كوئي بڑا جرم كرچكا هو ليكن مقدمه حال ميں اُس سے چهوٹے جرم كا جهوٹا الزام

اُسپر لگایا گیا هو تو اس غرض سے که اگر اس چھوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کي تحقیقات نهوگي اقبال جرم کرتا هی *

۳ بعض دفعه آدمي اپني زندگي سے عاري هو جاتا هی اور تنگ آکر مرنے کو زندگي کي نسبت پسند کرتا هی *

۴ بعض دفعه شیخي اور غرور کي وجهه سے ملزم ایک ایسے چھوٹے جرم کا اقبال کرتا هی که جس سے اُس کے خیال میں اُس کو اَوْروں کي آنکهه میں فخر هوگا *

۵ جبکه دوسرے کا فائده منظور خاطر هو *

۶ جبکه کینه کي وجهه سے دوسروں کو ضرر پهونچانا منظور نظر هو *

دو مقدمے جن کا هم اوپر ذکر کر آئے هیں وه اور بهي عجیب اس وجهه سے هیں که اُن میں في‌التحقیقت جرم هي صادر نهیں هوا تها اور تب بهي ملزموں نے اقبال کیا تها *

اُن مقدمات سے یهه ظاهر هوگا که في‌التحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمي هی قبل اس کے که اقبال موثر ملزم هو اس وجهه سے که مقدمات فوجداري میں دو امر همیشه قابل تنقیح هوتے هیں —

> بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچهه اثر نهیں رکهتا

اول — آیا جرم مبینه سرزد هوا یا نهیں *

دوم — یهه که ملزم نے اُس جرم کو کیا یا نهیں *

پس اقبال جرم جواب هی دوسرے امر تنقیح طلب کا یعني یهه که ملزم اقبال جرم کر کے جرم کے وقوع کو اپني ذات سے متعلق کرتا هی — مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نهیں ملتا اور جبکه في نفسه وقوع جرم کا کوئي ثبوت نهیں هی تو اقبال کچهه مؤثر نهوگا اور نه ملزم حسب دفعه ۳۲۴ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع سزایاب هوگا *

بعض دفعه گو ملزم کو جهوٹ بولنا منظور نهیں هوتا لیکن وه اقبال جرم ایسي صورت میں کرتا هی که جب اُسکو واقعات کي نسبت غلط یقین هوتا هی مثلاً ایک مقدمه میں جس میں که ایک لڑکي کے باپ پر اُس لڑکي کے قتل کا جرم لگایا گیا تها ملزم نے اقبال کیا اِس یقین سے

> اقبال جرم بسبب غلط فہمي واقعات

کہ اُسکے مارنے کي وجہہ سے اُسکي بيٹي مرگئي ليکن ڈاکٹر نے جسم کي تشريح سے يہہ ثابت کيا کہ لڑکي مارنے کي وجہہ سے نہيں مري بلکہ بوجہہ زہر کے جو اُسنے خود قبل پٹنے کے کہا ليا تہا مرگئي اور في‌التحقيقت ملزم نے صرف بہ نيت تاديب لڑکي کو کچہہ مارا تہا *

اقبال جرم بوجہہ غلط فہمي قانون

اِسي طرح پر بعض صورتوں ميں جبکہ فرد قرارداد جرم ميں ملزم پر ايک جرم قائم کيا جاتا هى اور مدعاعليہ اُس جرم کا تو نہيں بلکہ ادنئ جرم کا مرتکب ہوتا هى تو بنظر اقبال بلا سمجہنے اِس امر کے کہ نوعيت جرم کيا هى اقبال جرم کرتا هى ايسي صورتوں ميں ملزم کو سزا اُس جرم کي نہيں مل سکتي جو کہ فرد قرارداد جرم ميں مندرج هى مثلاً کسي ملزم پر (جو کہ في‌التحقيقت ہنگامہ کا مرتکب اور حسب دفعہ ۱۵۹ تعزيرات هند کے مجرم هى اور جسکي سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ايک مہينہ کي قيد هى فرد قرارداد جرم ميں بلوہ کا اِلزام لگايا جاوے (جسکي سزا حسب دفعہ ۱۴۷ تعزيرات هند دو برس کي قيد ہو سکتي هى اور ملزم کو يہہ اُصول قانون معلوم نہيں کہ حسب دفعہ ۱۴۱ تعزيرات هند بلوہ کے ليئے کم سے کم پانچ شخصوں کا هم ارادہ ہوکر دنگہ کرنا شرط هى اور اُس شخص کے ساتہہ صرف دوشخصوں نے ملکر دنگہ کيا هى اِس وجہہ سے اُسکا جرم ہنگامہ هى نہ بلوہ وہ اقبال جرم کرے تو حاکم عدالت سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ديگا اور نہ حسب دفعہ ۱۴۷ کے *

وجوهات جنکے سبب سے اقبال جرم ناقابل ادخال شہادت ہوجاتا هى

ماسواے اِن غلطيوں کے تين وجوهات مصرحہ متن دفعہ هذا سے بہي اقبال جرم ناقابل ادخال تصور ہوگا الفاظ قانون کے جو ايکٹ هذا ميں مستعمل کيئے گئے هيں يہہ هيں - ۱ - ترغيب - ۲ - دهمکي - ۳ - وعدہ *

قانون نے نسبت ترغيب دهمکي اور وعدہ کے کوئي خاص قاعدہ مقرر نہيں کيا بلکہ حاکم کي راے پر بالکل چہوڑ ديا هى کہ اِس امر کي تجويز کرے کہ کونسي ترغيب کافي هى اور حاکم کو اِس امر کي تجويز کرنے ميں ملزم کي عمر عقل تجربہ شعور اور چلن پر لحاظ کرنا چاهيئے کيونکہ ممکن هى کہ ايک بيوقوف شخص کے ليئے جو ترغيب کافي ہو وہ

هیوشیار ادمي کے لیئے نهو اور علیٰ‌هذالقیاس – ملزم سے صرف اِسقدر کهنا که اگر تو سچ کهدیگا تو تیرے لیئے بهلا هوگا کافي ترغیب هی که جسکي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال شهادت هو جاتا هی *

اور یهه کهنا که اگر اقبال نکریگا تو تیرے لیئے برا هوگا پوري دهمکي تصور هوگي – اور یهه کهنا که اگر مجهه سے تو سچ کهدے تو میں تجهکو بچادونگا کافي وعدہ هی *

واضح رهے که اِس دفعه میں في نفسه تین اُمور مفصله بالا کي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال نهو جاویگا جب تک که وہ تینوں اُمور شرایط مفصله ذیل کے موافق نهوں :—

شرایط جنکے بغیر اقبال بوجهه وجوهات مصرحه بالا ناقابل ادخال شهادت نهوگا

۱ — وہ ترغیب یا دهمکي یا وعدہ متعلق جرم ملزم بها کے هو یعني اُس جرم کي نسبت جو ملزم پر لگایا گیا *

۲ — وہ ترغیب یا دهمکي یا وعدہ ایک ایسے شخص نے کیا هو جو ذي منصب هو *

۳ — فائدہ یا نقصان جسکي که ترغیب یا دهمکي یا وعدہ کیا گیا هو دنیاوي قسم کا هو یعني ایسي ترغیب که سچ بولنے سے ثواب هوگا اور جهوٹ بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں معاف کریگا ایسي ترغیب یا وعدہ یا دهمکي نهیں هی که جنکي وجهه سے کوئي اقبال ناقابل ادخال هو جاوے *

نسبت شرط اول مفصله بالا کے یهه امر واضح رهے که اگر کوئي ترغیب یا دهمکي یا وعدہ ایسي چیز سے کیا گیا هو جو متعلق بجرم نهیں تو اُسکي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال نه تصور کیا جاویگا مثلاً مدعاعلیه سے یهه کهنا که هم مٹهائي کهلاوینگے یا ارام سے رکهینگے کوئي ترغیب باعث ناجوازي اقبال کي نهیں هی *

تصریح شرایط مذکور

نسبت دوسري شرط کے یهه واضح رهے که کچهه ضرور نهیں هی که ترغیب دهندہ یا وعدہ کنندہ کوئي عهدہ‌دار سرکاري هو کیونکه اقا اور اُستاد

ملزم کا یا اور کوئي ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئي رتبہ افضلي حاصل ہو کافي وجہہ ناقابل ادخال ہونے اقبال کي ہی *

تیسري شرط کي نسبت بیان ہوچکا ہی *

پس جب تک کہ شرایط مفصلہ بالا کسي اقبال سے متعلق نہوں جب تک وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی اور اِس دفعہ کي شرح طوالت کے ساتھہ اِس وجہہ سے کي گئي ہی کہ قانون شہادت کے اُصول میں سے ایک جزو اعلیٰ اُصول اقبال جرم کا ہی اور اُن حکام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائي مقدمات فوجداري کي کرني پڑتي ہی اُمور مصرحہ شرح ہذا پر جو کہ بڑے لائق مصنفوں کي راے پر مبني ہی لحاظ رکہنا چاہیئے - بہتر ہوتا کہ واضعان قانون اس دفعہ کے ساتھہ کچھہ تمثیلات بھي لکھدیتے اور دفعہ ہذا اُس اُصول پر مبني ہی کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے ازحد احتیاط لازم کیگئي ہی — پس اقبال جرم اگر بوجہہ کسي وجہہ ناجائز کے ہوا ہو تو ناقابل ادخال شہادت بمقدمہ فوجداري ہی *

وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے ہوتے ہیں :—

اقسام وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم

اول — بحیثیت نوعیت ترغیب یا دھمکي یا وعدہ *

دوم — بحیثیت اشخاص جنکي وجہہ سے اقبال کیا جاوے *

دفعہ ہذا متعلق ہی وجہہ اول سے اور مبني ہی نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق ہیں وجہہ دوم سے اور مبني ہیں حیثیت اشخاص پر جنکي وجہہ سے اقبال کیا جاوے لیکن یہہ دونوں وجہیں کافي ہیں اور انسے وہ اصل اُصول قانون شہادت جسکي بنا پر اقبال فوجداري کو وقعت دي گئي ہی غارت ہو جاتا ہی اور اقبال جرم کي وقعت معدوم ہو جانے سے وہ ناقابل ادخال قرار پاتا ہی *

پس ہر حاکم فوجداري کو جسکے روبرو اقبال جرم بطور شہادت پیش کیا جاوے لازم ہی کہ اُس اقبال جرم پر اعتبار کرنے سے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کرلے کہ کوئي ایسے وسایل ملزم سے اقبال جرم

کرانے کے نہیں استعمال کیئے گئے ہیں کہ جنکي اسقدر صراحت کے ساتھہ قانون نے ممانعت کي هی *

اقبال روبرو اهلکار پولیس

دفعه ۲۵ جو اقبال که کسي اهلکار پولیس کے روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعاعلیه کسي جرم کے ثابت نہ کیا جاویگا *

اقبال روبروے اهلکار پولیس بحالت حراست

دفعه ۲۶ جو اقبال که کسي شخص نے کسي اهلکار پولیس کي حراست کے وقت میں کیا هو وہ بمقابلہ اُس شخص کے ثابت نکیا جائیگا اِلا اُس حال میں کہ اُسنے خود مجسٹریت کے روبرو کیا هو *

جن اُصولوں پر یہہ دونوں دفعہ مبني هیں اُنکي پوري طور پر شرح دفعہ ۲۴ میں هم کر آئے هیں اور اُسکے پڑھنے سے ظاهر هوگا که اقبال جو که افسر پولیس کے سامنے کیئے جاویں یا ایام حوالات میں کیئے جاویں کیوں قابل ادخال نہیں هیں لیکن حقیقت یہہ هی که هر ملزم کا جسکو پولیس چالان کرتا هی سزایاب هونا وجہہ نیکنامي پولیس کي هوتي هی اور تجربہ سے ثابت هی که هر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامي وہ اشخاص جنکا فائدہ مترتب هی عمل میں لاتے هیں پس قانون نے جز سے کل اُن اقبالات ملزم کو جنپر که شبہہ تحریک پولیس کا هو سکتا تها غیرمتعلق قرار دیدیا هی — اور وہ مطلق شہادت میں داخل نہیں کیئے جاسکتے *

دفعہ ۲۷ مگر شرط یہہ هی

جسقدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کہلتا هو اسقدر بیان بہرصورت قابل ادخال شہادت هی

کہ جب کسي امر واقعہ کے نسبت اِظہار اس بات کا دیا جاوے کہ جو حال اهلکار پولیس کي حراست میں کسي جرم کے مدعا علیہ سے معلوم هوا اُس سے وہ واقعہ ظاهر هوا هی تو جسقدر وہ حال صراحتاً اس واقعہ سے علاقہ رکھتا هو جو کہ اس سے ظاهر هوا عام اس سے کہ وہ اقبال کي حد پر پهونچتا هو یا نهین جائز هی کہ وہ ثابت کیا جاوے *

یہہ دفعہ اُن حالتوں سے متعلق هی کہ جن میں گو بیان کسي طرح کیا گیا هو تاهم اُس قدر جزو اُس بیان ملزم کا جس کے ذریعہ سے کہ کسي امر متعلقہ مقدمہ کي نسبت اطلاع حاصل هوتي هو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا هی *

مثالیں ادخال بیان ملزم

واضعان قانون نے کوئي تمثیل اس دفعہ کے متعلق نهیں بیان کي لیکن نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام لوچر یہہ بیان کیا هی کہ مدعا علیہ سے بوسائل ناجایز یہہ دریافت کرلیا گیا تها کہ مال مسروقہ کہاں هی اور وہ مال مسروقہ وهاں ملا تو بیان ملزم جس سے کہ وہ حال دریافت هوا قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا — بمقدمہ ملکہ بنام جیکنسن یہہ قرار پایا کہ اگر ملزم کے بیان سے وہ مال نہ ملے تو وہ بیان قابل ادخال نهیں هی — جو کچهہ کہ مدعا علیہ اپنے هاتهہ سے مال مسروقہ دیتے وقت

بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت هوگا کیونکه وہ ایک قسم کا طرز عمل هی گو وہ بیان حیثیت ایک اقبال کي رکھتا هو *

دفعہ ۲۸ اگر ایسا اقبال جسکا ذکر دفعہ ۲۴ میں هوا اُس وقت کیا جاوے جب که عدالت کي راے میں اُس ترغیب یا دهمکي یا وعدہ کا اثر شخص ملزم کے دل سے بالکل جاتا رها هو تو وہ واقعہ متعلقہ هی *

> اقبال جو بعد رفع هو جانے اثر ترغیب وغیرہ کے کیا جاوے قابل ادخال شہادت هی

جب تک پورا ثبوت اس امر کا نهو که اثر ترغیب وغیرہ کا ذهن سے ملزم کے بالکل جاتا رها اُس کے اقبالات قابل ادخال نہیں هیں چنانچه نارتن صاحب نے بحواله مقدمه ملکه بنام شبرنگین ایک فقرہ چیف جسٹس کي ججمنٹ سے نقل کیا هی اور وہ یهه هی :—

لازم هی که مضبوط شهادت اس امر کي هو که اثر ترغیب وغیرہ کا جس کي وجهه سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تها پورے طور پر اُس کے ذهن سے جاتا رها تها قبل اس کے که ملزم کا اقبال ثاني شهادت میں داخل هو سکتا هی — میري یهه راے هی که اس مقدمه میں چونکه کافي عرصه نهیں گذرا هی تو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اُسي اثر کي وجهه سے هی جس کي وجهه سے اُس نے پہلے اقبال کیا تها *

اور بمقدمه ملکه بنام حورٹن یهه قرار پایا که جب که حاکم کو پورے طور پر یهه یقین هو جاوے که اثر ترغیب ماقبل کا پورے طور پر ذهن سے ملزم کے رفع هوگیا تو اُس کا اقبال جرم قابل ادخال شهادت هی *

دفعہ ۲۹ اگر ایسا اقبال اور

اقبال جوکہ قابل ادخال شہادت ہیں اس قسم کي وجوہ سے جیسا کہ وعدہ اخفاء وغیرہ ناقابل ادخال نہو جاوینگے

نہج سے واقعہ متعلقہ ہو تو وہ محض اس وجہہ سے غیر متعلقہ نہ ہو جائگا کہ وہ بوجہہ کسي وعدہ اخفاے راز یا بسبب کسي فریب دہي کے کیا گیا ہی جو اُس اقبال کے حاصل کرنے کے واسطے شخص ملزم کي نسبت کي جاے یا اُس حال میں کیا گیا ہی جب کہ وہ ملزم نشہ میں تھا اور نہ اس وجہہ سے کہ وہ ایسے سوالات کے جواب میں کیا گیا ہی جنکا جواب دینا اُسکو ضرور نہ تھا گو وہ سوالات کسي شکل پر کیئے گئے ہوں یا وہ اُس بات سے متنبہ نہیں کیا گیا تھا کہ اسپر ایسا اقبال کرنا لازم نہیں ہی اور وہي اقبال بمقابلہ اُسکے شہادت ہو جائیگا *

سواے اُن وجوہات کے جن کي تصریح دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ میں مندرج ہی کوئي ایسے اقبالات نہیں ہیں کہ جو قابل ادخال شہادت تصور نہوں ان تینوں دفعوں کا خلاصہ یہہ ہی کہ ملزم اقبال کنندہ کے دل پر جبکہ آمید بہتري یا خوف خرابي ہو اور اُن

حالت میں کوئی اقبال کرے تو وہ ناقابل ادخال ہی — اور دفعہ ہذا میں یہہ صریح ظاہر کردیا گیا ہی کہ اگر اقبال جرم سواے تحریکات مندرجہ دفعات مذکور اور کسی تحریک کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو تو وہ قابل ادخال شہادت ہی اس دفعہ میں وہ امور صریح طور پر بیان ہوئے ہیں جو اگر صریح طور پر بیان نہوتے تو گمان ہوتا کہ وہ امور ممنوع کنندہ شہادت مندرجہ دفعہ ۲۴ میں داخل ہیں — اِس دفعہ میں یہہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہی کہ وجوہ مفصلہ ذیل اقبال کو ذقابل ادخال شہادت نکرینگے :—

۱ — وعدہ اخفاء راز — یعني اگر اقبال کنندہ کسي شخص سے اس شرط پر اقبال کرے کہ وہ شخص اُسکو افشا نکریگا تب بھي گو شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفا کے اقبال نکرتا تاہم وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی — اور ولایت کے مقدمات میں بارہا یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ اگر کوئي شخص دوسرے سے اخفا کي قسم لیکر بھي بیان کرے تب بھي وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نہوگا *

۲ — فریب دھي — مثال اسکي نارٹن صاحب نے اپني کتاب میں بیان کي ہی کہ ایک شخص نے اس دھوکے سے ایک چٹھي لي کہ اُسکو ڈاک میں ڈالدیگا اُسکو ڈاک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دھوکادھي کے اقبال مندرجہ چٹھي قابل ادخال تصور ہوا — اسطرح پر جو بیان کہ چھپ کر سنا گیا ہو گو وہ بھي ایک قسم کا دھوکھا ہی قابل ادخال بطور اقبال ہی *

۳ — حالت نشہ — جو اقبال کہ نشہ کي حالت میں کیا گیا ہو گو وہ مُنشي چیز ملزم نے اپني خوشي سے پي ہو یا اُسکو اس نیت سے کہ دھوکا دیکر اقبال کرائے پلائي گئي ہو قابل ادخال ہی کیونکہ اُس میں ملزم کو کوئي صورت اُمید و بیم کي نہیں ہی جسکي وجہہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۴ بے وقعت ہوجاوے *

۴ — ہونا جواب سوال — واضح رہے کہ کچھہ مضایقہ نہیں ہی کہ سوال کنندہ کوئي شخص ہو یا اُس سوال کا جواب دینا لازمي ہو یا نہو یا کسي طور پر وہ سوال کیا گیا ہو حسب دفعہ ۱۹۳ و ۲۵۰ ضابطہ فوجداري حکام کو اختیار پوچھنے سوالات کا ملزم سے دیا گیا ہی اور طریقہ اُسکے قلمبند کرنے کا دفعہ ۱۲۲ ضابطہ مذکور میں مندرج ہی *

ہ — متنبه نکیاجانا — یهه ظاهر هی که متنبه نکرنے کي وجهه سے اقبال کي وقعت میں کوئي خلل واقع نهیں هوتا بلکه اگر اپني خوشي سے کوئي شخص اقبال کرے تو اُسکي صداقت پر زیادہ دلیل هوسکتي هی *

اس دفعه میں جو اقبالات بحالت نشه کو قابل ادخال قرار دیا هی اُس سے یهه ایک بڑي بحث پیدا هوتي هی که سوتے میں جو ملزم اقبال کرے یعني سونے کي حالت میں هزیاناً جو بیان کرے وہ بطریق اقبال شهادت میں داخل هوسکتا هی یا نهیں کیونکه بحالت نشه جو بیان کیئے جاویں وہ قریب قریب ایسي هي بڑ هیں جیسے که خواب میں کوئي بڑائے *

اطبا کي یهه راے هی که خواب میں جو شخص بڑاتا هی وہ نتیجه اُن اثروں کا هوتا هی جوکه بحالت بیداري ذهن پر ساري هوتے هیں اور اس وجهه سے ایسے بیانات ایک گونه ذي وقعت بجهت شهادت نسبت مضمون اُس بڑ کے تصور کیئے جاسکتے هیں — لیکن ٹیلر صاحب نے اپني کتاب میں بحواله مقدمه ملکه بنام سینٹ چیف جسٹس کے یهه راے بیان کي هی—مقدمه مذکور میں ملزم کے چند بیانات جوکه اُسنے بحالت خواب کے نسبت جرم کے بڑ میں بیان کیئے تھے منجانب سرکار شهادت میں پیش کیئے گئے لیکن چیف جسٹس نے اُنکو ناقابل ادخال شهادت تصور کیا *

دفعه ۳۰ جب کئي اشخاص کي تجویز بالاشتراک ایک هي جرم کي بابت هو اور اقبال جو اُن اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے یا اُن اشخاص میں سے نسبت کسي اور کے کیا هو ثابت هوجاے تو عدالت کو اختیار هی که اُس اقبال پر نسبت اُس

اقبال شریک جرم پر غور کرني چاهیئے

دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اُس شخص کے جسنے وہ اقبال کیا ہو غور کرے *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو کي تجویز بالاشتراک بعلت قتلعمد بکر کے ہوئي اور زید کا یہہ کہنا ثابت کیا گیا کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا ہی پس عدالت کو جائز ہی کہ عمرو کي نسبت اس اقبال کي تاثیر پر غور کرے

(ب) زید کي تجویز بعلت قتلعمد بکر کے ہورہي ہی اور شہادت اس امر کي موجود ہی کہ بکر کو زید اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یہہ کہا کہ زید نے اور میں نے بکر کو مارا ہی *

جائز ہی کہ اِس بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ کرے کیونکہ تجویز عمرو کي بالاشتراک زید کے نہیں ہی *

دفعہ هذا اُسي اُصول پر مبني ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰ جسکي تشریح میں ہم وجوہات قانون کے اسطرح پر قائم ہونے کي بیان کر آئے ہیں [۹] لیکن یہہ ملحوظ رہے کہ حسب الفاظ دفعہ هذا ایک شریک جرم کے اقبال کو دوسرے شریک کے مقابلہ پر وقعت قانوني اقبال جرم کي نہیں رکھتا یعني ایک شریک جرم کے اقبال کرنے سے دوسرے شریک جرم کو سزا نہ ملجاویگي جیسا کہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري سے ظاہر ہی کہ ملزم کا اقبال صرف اُسي ملزم کو سزایاب کریگا — دفعہ هذا میں صرف عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنے کا بمقابلہ دوسرے شریک

---

[۹] دیکھو صفحہ ۵۹ و ۶۰ و ۶۱

کے دیا گیا هی — پس اقبال شریک جرم بمقابله دوسرے شریک کے صرف ایک قسم کي شہادت هی *

دفعه ۳۱ اقبال ثبوت قطعي ان امور کا نہیں هی جنکي نسبت کیا جاے مگر بموجب ان احکام کے جو ایکت هذا میں بعد ازین مندرج هیں بطور مانع تقریر مخالف کے اثر کر سکتا هی *

اقبال ثبوت قطعي نہيں مگر بعض صورتوں میں مانع تقریر مخالف هوتا هی

هم اس سے پہلے شرح دفعه ۴ — ایکت هذا میں پورے طور پر ثبوت قطعي کي تصریح کر آئے هیں [۱] اور اس دفعه سے صاف ظاهر هوگا که کوئي ایسي صورت نہیں هی که جسمیں اقبال ثبوت قطعي قرار دیا جاتا هو اسوجہه سے جیسا که شرح دفعه ۱۷ میں صاف طور پر بیان هوا هی که ممکن هی که بیان مقبل جو بطور اقبال کے شہادت میں پیش کیا جاتا هو صداقت پر مبني نهو بلکه محض ایک لغو گوئي هو پس گو قانون شہادت نے اقبال کو بمقابله مقبل کے قابل ادخال شہادت تصور کیا هی تاهم اُسکو ثبوت قطعي نہیں تهرایا بلکه اقبال کننده کو اس امر کا اختیار دیا گیا هی که اپنے اقبال سابق کے خلاف شہادت داخل کرکے اُسکي تکذیب کرے مثلاً بمقدمه شفع جسکا ذکر هم دفعه ۱۷ کي شرح میں لکهه آئے هیں [۲] اُس میں زید مشتري کو اختیار هی که اپنے اُس اقرار کے خلاف جو که اُسنے بکر کے روبرو نسبت زر ثمن کے کیا تها بغرض اُسکي تکذیب کے شہادت پیش کرے — پس ظاهر هی که اگر اقبال شہادت قطعي تصور هوتا تو زید کو عدالت خلاف اپنے اقبال کے شہادت دینے کي

۱ دیکهو صفحه ۳۷ و ۳۸
۲ دیکهو صفحه ۹۵ و ۹۶

اجازت نہ دیتی کیونکہ ثبوت قطعی کے خلاف کوئی شہادت داخل نہیں ہوتی *

دفعہ ہذا سے البتہ یہہ صریح ظاہر ہی کہ اقبال بعض صورتوں میں وقعت مانع تقریر مخالف (جسکا ذکر دفعہ 115 — ایکٹ ہذا میں مندرج ہی) رکھتا ہی اور اُن صورتوں میں اُس اقبال کے خلاف شہادت داخل نہیں ہوسکتی *

مضمون دفعہ ہذا ایک نہایت باریک مسئلہ قانون شہادت کا ہی

فرق مابین ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف

اور ہم بنظر صراحت فرق مابین ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف کے واضح طور پر بیان کرتے ہیں — بلحاظ اُس تعریف ثبوت قطعی کے جو دفعہ ۴ کی شرح میں بیان ہوچکی ہی دفعات ۴۱ و ۴۲ و ۱۱۲ و ۱۱۳ — ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ثبوت قطعی جسکو فی الحقیقت قیاس قطعی کہنا چاہیئے کس قسم کا ہوسکتاہی مثلاً :—

دفعہ ۴۱ میں فیصلہ ایک عدالت مجاز کا ثبوت قطعی قرار دیا گیا ہی *

دفعہ ۴۲ میں فیصلہ ایک عدالت کا نسبت معاملات نوع عام کے ثبوت قطعی نہیں ہی *

دفعہ ۱۱۲ میں جو اولاد ایام ازدواج میں پیدا ہو اُسکے حلال ہونے کا فی نفسہ اُسکی پیدایش ایسے ایام میں قیاس قطعی یعنی ثبوت قطعی ہی *

دفعہ ۱۱۳ میں اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا نسبت تفویض حصہ عملداری ثبوت قطعی ہی *

اِسی طرح پر دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع یعنی قانون حلف کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حلفی بیان شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے ثبوت قطعی نسبت مضمون بیان شخص منحصرعلیہ کے ہی اور عدالت بعد اُس بیان کے اُسکے مخالف شہادت داخل نہونے دیگی *

واضح رہے کہ دفعات مذکورۂ بالا میں صورتہاے مندرجہ دفعات مذکور کو ثبوت قطعی کلی قانون نے قرار دیا ہی اور فی الحقیقت یہہ اِسوجہہ

سے کیا گیا ہی کہ قیاس صداقت اِسقدر غالب ہوتا ہی کہ عام معاملات دنیاوي میں بغیر ایسے قانون کے قائم کیئے از حد دشواري پیدا ہوتي مثلاً اگر ہر شخص ولدالحرام تصور کیا جاتا جب تک وہ ثبوت کافي نسبت اپنے ولدالحلال ہونے کے ندیتا تو معاملات وراثت میں ادنی امر کے ثابت کرنے کے لیئے بےانتہا دشواري پیدا ہوتي اور عدالت میں ہر شخص غیر مستحق وراثت قرار پاتا اور اسي طرح پر اور صورتوں کے لیئے بھي ایسي ہي وجوہ ہو سکتي ہیں جنکا بیان یہاں فضول ہی — لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور ہی کہ ثبوت قطعي ایک اعلی قسم کي شہادت ہی اور اِس وجہہ سے اُسکو قطعي قرار دیا ہی *

مانع تقریر مخالف کو پورے طور پر جبکہ ہم دفعہ ۱۱۵ کي شرح لکھینگے بیان کرینگے لیکن یہاں اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ مانع تقریر مخالف

نوعیت مانع تقریر مخالف

کو صدق و کذب کسي واقعہ سے کچھہ علاقہ نہیں ہی بلکہ بلا لحاظ صداقت مضمون جب کوئي اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي رکھتا ہو تو اُس اقبال کے مخالف شہادت داخل نہیں ہو سکتي مثلاً تمثیل متعلقہ دفعہ ۱۱۵ کے دیکھنے سے یہہ ظاہر ہوگا کہ بلا لحاظ اِس امر کے کہ وقت بیع زید کو اِستحقاق بیع واقع میں تھا یا نہیں عدالت مخالف اُس اقبال کے جو کہ بیع نامہ میں منجانب زید کے داخل ہی زید کو اپنے اقبال ملکیت کي تکذیب کي غرض سے شہادت داخل نہ کرنے دیگي بلکہ اُس خاص مقدمہ میں یہہ تصور کریگي کہ زید کو وقت بیع استحقاق بیع کرنے جائداد متنازعہ فیہ کا تھا *

پس مانع تقریر مخالف گویا کہ ایک قسم کا دندان شکن جواب ہی مثلاً مثال مذکور میں زید بایع سے یہہ کہا جاسکتا ہی کہ اگر تمکو اختیار بیع نہ تھا تو تملے بیع کیوں کي — اور اب تم خود جب بیع کرچکے تو ہم اِس بات کو نہیں سنتے کہ تمکو وقت بیع اختیار واقع میں تھا یا نہیں — جیسا کروگے ویسا پاؤگے — لیکن ثبوت قطعي ہمیشہ صداقت سے تعلق رکھتا ہی اور ہمیشہ اُس میں قیاس صداقت ہوتا ہی *

دفعہ هذا ميں جو إشارہ نسبت «ان احکام کے جو ايکٹ هذا ميں بعد ازيں مندرج هيں» هی وہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا هی اور سواے اُن دفعات کے اور کسي جگهہ ايکٹ هذا ميں اقبال کو صراحتاً يا کلي وقعت مانع تقرير مخالف کي نهيں دي گئي هی — گو مانع تقرير مخالف اور ثبوت قطعي ميں جيسا کہ بيان هوچکا هی فرق هی ليکن اثر اور نتيجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ايک هي هوتا هی يعني اُن کے مضمون کے خلاف شهادت داخل نهيں هو سکتي ليکن ثبوت قطعي تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فريق هونے مقدمہ کے ناطق شهادت هی اور مانع تقرير مخالف صرف اُس شخص کے مقابلہ پر ناطق هی جس کے فعل کي وجهہ سے مانع تقرير مخالف قايم هوا مثلاً ايام ازدواج ميں زيد کا پيدا هونا يا گزٹ آف انڈيا کا اشتهار تمام دنيا کے مقابلہ پر ثبوت قطعي هی اور مانع ادخال شهادت خلاف هی ليکن تمثيل دفعہ ۱۱۵ ميں بيع نامہ ميں زيد کا يهہ لکهہ دينا کہ جائداد مبيعہ اُس کي تهي صرف اُس زيد کے مقابلہ پر ايک ايسے مقدمہ ميں جو کہ وہ بمقابلہ مشتري عمرو کے واسطے دلا پانے اُس جائداد کے دائر کرے مانع تقرير مخالف هی اور اثر ثبوت قطعي کا رکهتا هی ليکن اشخاص غير کو اختيار هی کہ کسي مقدمہ ميں اِس امر کي شهادت دے سکيں کہ زيد کو وقت بيع کے اُس جائداد مبيعہ پر ملکيت حاصل نہ تهي — الغرض ثبوت قطعي مبني هوتا هی قياس صداقت پر اور مانع تقرير مخالف حجت الزامي بلا لحاظ صداقت هی *

اقبال هر صورت ميں مانع تقرير مخالف نهيں هی

الفاظ دفعہ هذا کے ديکهنے سے معلوم هوگا کہ هر صورت ميں اقبال وقعت مانع تقرير مخالف کي نهيں رکهتا مثلاً جبکہ دو شخصوں نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ايک شخص ثالث کے کوئي بيانات ايک مقدمہ ميں کيئے هوں اور بعد ازآں اُن دونوں شخصوں کے مابين کوئي نالش هو تو هر ايک فريق کو اختيار هی کہ اُس نالش ميں يهہ امر ثابت کرے کہ اُن کا بيان سابق جهوٹا تها اور بغرض فريب دينے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کيا گيا تها پس اقبال سابق ايسي صورت ميں هر فريق

اقبال کنندہ کے مقدمہ ثانی میں وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل ہو سکتي ھی [۳] *

اسي طرح پر ایک مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ ایا جائداد کا مالک اصلي مدعي ھی یا اُسکي ماں مدعي نے چند مقدمات سابق میں یہہ اقبال کیا تھا کہ اُسکي ماں مالک اصلي ھی اور دو مقدموں میں جو کہ اُسکي ماں نے واسطے لگان کے اس بنا پر کہ اُسنے اپنے بیٹے مدعي سے جائداد خرید لي ھی دائر کیئے تھے مدعي نے بطور اپني ماں کے مختار کے اُسکے دستخط کیئے تھے — ایک ایسي ڈگري میں جو بمقابلہ مسماۃ کے تھي وہ جائداد نیلام ہوئي اور مدعي نے واسطے دلاپانے جائداد کے اس بناء پر نالش کي کہ اُسنے جائداد کو صرف رہن اپني ماں کے پاس کیا تھا اور زر رہن ادا ہو چکا ھی — اسمقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ اقبالات مدعي بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابلہ پر داخل ہوسکتے ہیں لیکن اُن اقبالات کي وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں ھی کیونکہ وہ اقبال مشتري سے نہیں کیئے گئے تھے اور نہ کوئي ایسا ثبوت ھی کہ اُن فریقوں کو جو کہ اُن اقبالوں کو مانع تقریر مخالف تھہرانا چاہتے ہیں خبر اُن اقبالوں کي ملي یا اُنکي وجہہ سے کسي قسم کا اُنکو دھوکا ہوا یا اُنھوں نے اُن اقبالوں کے بھروسے پر جائداد خریدي ہو [۴] *

اقبال بایع نسبت وصول یابي زرثمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجسٹري [۵] کے یا کسي راضینامہ میں نسبت وصولیابي زرمعاوضہ کے [۶] مانع تقریر مخالف کي وقعت نہیں رکھتا اور بایع کو خود کسي نالش میں اختیار اِس امر کا ھی کہ اپنے اقبال کي تکذیب کرے اور اُسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسیطرح پر دینا ایک حصہ منافع کا مدعاعلیہ کو یا ایک پٹواري کے روزنامچہ پر جسمیں کہ مدعاعلیہ کا نام بطور مشتري

۳ رامصرن سنگھہ بنام مسماۃ پران پیاري ویکلي جلد اول صفحہ ۱۵۶ صیغہ دیواني

۴ چندر سیکھہ چکربتي کرسچین بنام پیارے موہن دت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ صیغہ دیواني

۵ گر پرشاد بنام نادا منفصلہ ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي مورخہ ۱۵ اگست سنہ ۱۸۶۶ ع نمبري ۹۴۳ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع

۶ چودھري دیبي پرشاد وغیرہ بنام چودھري دولت سنگھہ جلد ۳ نور الدین اپیل صفحہ ۳۴۷

کے لکھا ہوا ھی دستخط کرنا ایسا اقبال نہیں ھی جسکی وقعت مانع تقریر مخالف کي ھو ۷ *

یہاں تک نسبت اقبالات کے جو کچھہ بیان ہوا ھی وہ مقدمات دیوانی سے متعلق ھی اور دفعات ۲۰۶ و ۲۳۷ و ۳۲۴ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداری ظاہر ہوگا — لیکن ایسا اقبال وکالتاً جائز نہیں بلکہ اصالتاً کرنا ضرور ھی ۸ *

واضح رہے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداری میں جو اقبال جرم کا ذکر ھی وہ اقبالات عدالتي ھیں اور اِس وجہہ سے ناطق ھیں لیکن ملزم نے بیرون عدالت جو کچھہ اقبال کیئے ھوں اُسکے خلاف شہادت دینے کا منصب ملزم کو حاصل ھی *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواھي میں طلب نہیں ھو سکتے ھیں

بیانات اشخاص متوفی یا مفقودالخبر وغیرہ کن صورتوں میں قابل ادخال شہادت ھیں

دفعہ ۳۲ بیانات تحریری یا زبانی واقعات متعلقہ کے جو کسی شخص متوفی نے کیئے ھوں یا ایسے شخص نے جو کہ پایا نہیں جاتا ھی یا نا قابل اداے شہادت کے ھو گیا ھی یا بدون کسی قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کو نا مناسب معلوم

۷ نندکشور بنام تنہو رام ھائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۶۶ ع فیصلہ ۱۲۰۰ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع

(۸) روپا کورلا ویکلي جلد ۱۵ صفحہ ۳۴ *

هو عدالت میں حاضر نہیں کیا جا سکتا هی فی نفسہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ هیں :—

اِس کتاب کے مقدمہ میں مجمل طور پر یہہ بیان هوچکا هی کہ سني سنائي شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں هی اور مضمون دفعہ ۶۰ — ایکٹ هذا سے ظاهر هوگا کہ واضعان قانون نے بهي أسي اصول کو لازمي قرار دیا هی یعني اگر کوئي گواہ کسي واقعہ کي نسبت شہادت دے تو لازم هی کہ اگر وہ واقعہ ایسا هو کہ جو دیکہا جاسکتا هو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت هوسکتا هی اور اگر وہ واقعہ ایسا هو جو سنا جاسکتا هو تو أس گواہ نے خود أسکو سنا هو — الغرض جس حواس سے وہ واقعہ (جسکي نسبت شہادت دیجاتي هی) متعلق هو لازم هی کہ ایسے گواہ کے اظہار لیئے جاویں جسنے اپنے حواس سے خود أس واقعہ کو معلوم کیا هو ورنہ کسي اور قسم کے گواہ کي شہادت بوجہہ هونے سني سنائي شہادت کے قابل ادخال نہیں هی — لیکن بعضي ایسي صورتیں واقع هوتي هیں کہ قاعدہ عام دفعہ ۶۰ ایکٹ هذا سے قانون نے أنکو بري کردیا هی اور دفعہ هذا گویا کہ وہ صورتیں بیان کرتي هی جوکہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۰ سے مستثنی هیں — اور جن صورتوں میں سني سنائي شہادت خواہ بطور بیان زباني کے هو یا تحریري کے قابل ادخال تصور کیگئي وہ صورتیں اِس دفعہ میں بیان هوئي هیں اور صورتیں اصول دوم متذکرہ مقدمہ کتاب [۲] هذا سے مستثنی هیں اور شہادت بلواسطہ هیں جنکا ذکر شجرہ تقسیم شہادت میں مندرج هی [۱] *

یہہ ظاهر هی کہ کوئي شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہو وہ کسي حالت میں قابل ادخال نہیں هی پس سني سنائي شہادت بهي جس کو چند صورتوں میں اس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا هی لازم هی کہ متعلق واقعہ متعلقہ کے هو *

۲ دیکہو صفحہ ۸

۱ دیکہو صفحہ ۳۱

اس قسم کے بیانات اشخاص مفصله کے قابل ادخال هیں :—

اِن اشخاص کے بیان شهادت میں داخل هو سکتے هیں

۱ — شخص متوفي کے *
۲ — ایسے شخص کے جو پایا نهیں جاتا *
۳ — ایسے شخص کے جو نا قابل اداے شهادت هو گیا هو *
۴ — ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت میں حاضر نهیں کیا جاسکتا هی *

اور هر حالت میں یهه امر ضروري هی که شخص بیان کننده ایسا هو که اگر زنده هوتا تو قابل اداے شهادت قانوناً حسب دفعه ۱۱۸ — ایکٹ هذا کے تصور هوتا ورنه اُس کا بیان قابل اعتبار نهیں — بیانات اشخاص متذکره بالا قبل اس کے که قابل ادخال شهادت تصور هوں لازم هی که مفصله ذیل آتهه صورتوں میں سے جن کا قانون کے متن میں نمبر وار ذکر هی کسي نه کسي میں آتے هوں :—

جبکه بیان متعلق وجهه وفات هو

(۱) جبکه بیان ایسے شخص کا بابت وجهه اُسکي وفات کے هو یا بابت کسي حالات اُس معامله کے هو جو منتج اُسکي وفات کا هوا اور ایسے مقدمات میں هو جن میں که وجهه اُس شخص کي وفات کي زیر تجویز هو *

ایسے بیانات واقعات متعلقه هیں عام اس سے که اُن بیانات کا کرنے والا شخص بر وقت اُن کے ظاهر کرنے کے اندیشهِ اپني

وفات کا رکھتا هو یا نهیں اور عام اس سے کہ کسي نهج کي نوعیت اس کارروائي کي هو جس میں کہ وجهہ اسکي وفات کي زیر تجویز هی *

یہہ فقرہ صرف قسم اول اشخاص متذکرہ بالا یعني ایسے شخصوں کے بیانات سے جو کہ مرچکے هوں متعلق هی اور کوئي بیان اُس قسم کا جس کا ذکر اس فقرہ میں هی قبل موت شخص بیان کنندہ کے قابل ادخال نهیں — اور واضح رهے کہ واسطے ادخال ان بیانات کے دو شرطیں لازمي هیں :—

اول — یہہ کہ ایسے بیانات جس مقدمہ میں داخل کرنے منظور هوں وہ ایسا مقدمہ هو جس میں کہ بیان کنندہ کي وجہہ وفات کي زیر تجویز هو یعني یہہ بات دریافت کرني منظور هو کہ وجہہ اُس کي موت کي کیا تھي *

شرایط ادخال بیان وجہہ وفات

دوم — یہہ کہ وہ بیان هو بابت وجہہ اُس کي وفات کے یا بابت کسي حالات ایسے معاملات کے جو منتج اُس کي وفات کا هوا هو *

پس ظاهر هی کہ هر قسم کے مقدمہ اور هر حالت میں جو ماسواے شرایط متذکرہ بالا کے هو ایسے بیانات قابل ادخال شهادت نهیں هیں *

اُس شخص کو جو کہ ایسے بیانات اشخاص متوفی کو شهادت میں داخل کرانا چاهتا هی لازم هی کہ ثبوت اُس شخص بیان کنندہ کي وفات کا دے (دیکھو دفعہ ۱۰۴ — ایکٹ هذا) ورنہ وہ بیان قابل ادخال نہوگا *

جزو ثاني ضمن هذا دفعہ هذا میں یہہ صاف طور سے بیان کردیا گیا هی کہ ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوینگے خواہ شخص متوفی بیان

کنندہ کو وقت بیان توقع موت کي ہو یا نہو اور مقدمہ جسمیں کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور ہیں کسي قسم کا مقدمہ ہو چنانچہ تمثیل الف دفعہ ہذا میں فوجداري اور دیواني دونوں کي مثالیں مندرج ہیں پس صرف شرایط متذکرہ بالا پر لحاظ رکھہ کر بیانات اشخاص متوفی ہرقسم کے مقدمات میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن جیسا کہ نسبت اقبالات کے شرح دفعہ ۲۱ میں ہم لکھہ آئے ہیں ۲ أسي طرح پر بیانات اشخاص متوفی کي نسبت بھي ضرور ھی کہ حتی الوسع پورا مقصد بیان کنندہ کا معلوم ہو کیونکہ اگر کوئي شخص جزو بیان کرکے باقي کو بیان نکرسکا ہوتو أس بیان کي وقعت باعتبار شہادت کے کم ہوجاویگي *

حسب دفعہ ۱۲۱ ضابطہ فوجداري پولیس کا افسر بیان وقت وفات کي نسبت شہادت دیسکتا ھی — اس قسم کے بیانات متوفی کے داخل کرنے أنکي وقعت قائم کرنے میں عدالتوں کو نہایت احتیاط لازم ھی کیونکہ اکثر اس قسم کے بیانات أن شخصوں کے ہوتے ہیں جنکو کہ کوئي ضرر شدید پہنچا ہو اور شخص مجروح کا ذہن ایسي حالتوں میں پورے طور پر اپنا کام نہیں دیتا اور خیالي باتوں کو اکثر اصلي تصور کرتا ھی اور علاوہ اسکے بعض صورتوں میں مرتے وقت بھي بعض ایسي طبایع جنکو خوف خدا کم ھی یا جنمیں غصہ اور کینہ وري یا خیال عزت خاندان بہت قوي ہوتا ھی مرتے وقت بھي جھوت بولنےمیں عارنہیں کرتے بشرطیکہ ایسے جھوت بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد أسکے دشمن پر کوئي آفت نازل ہو یا أسکے خاندان کي حرمت باقي رہتي ہو اور یہہ بھي واضح رہے کہ گو قانوناً ایسے بیانات شخص متوفی کو جسکو وقت بیان موت کے توقع نہو قابل ادخال ہیں لیکن تاہم عدالتوں کو ہمیشہ اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ متوفی بیان کنندہ کو اپنے مرنے کي توقع تھي یا نہیں کیونکہ اگر أسکو مرنے کي توقع نہ تھي تو أس بیان کي وقعت باعتبار شہادت بہ نسبت ایسے بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا ہو بہت کم تصور ہوتي ھی اس وجہہ سے کہ جس شخص کو بچنے کي توقع نہیں ہوتي اور اس دنیا میں رہنے کي أمید نہیں رہتي

۲ دیکھو صفحہ ۱۲۱

تو اُسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے میں چنداں غرض نہیں ھوتي بلکه اُن لوگوں کو جوکه مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقر ھیں موت کا قریب ھونا ایک وجهه سچ بولنے کي ھوتي ھی جو اُنکے ذھن میں قوي ھوتي ھی کیونکه اپنے خالق کے سامنے حاضر ھوتے وقت اخیر فعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ھیں *

جبکه بیان یاداخله اثناء کاروبار معمولي میں کیاگیا ھو

(۲) جبکه وہ بیان اُس شخص نے اپنے معمولي کاربار کے اثناء میں کیا ھو اور بالخصوص اُس صورت میں جبکه وہ کوئي ایسا داخله یا یادداشت ھو جو اُسنے اپنے کاروبار یا پیشه کے کام کي معمولي بھي‌جات میں لکھي ھو یا رسیدات ھوں جو اُسنے بابت وصول یابي زرنقد یا مال یا کفالت‌المال یا کسي قسم کي جائداد کے لکھي ھوں یا اُنپر اپنے دستخط کیئے ھوں یادستاویزات مستعمله تجارت ھوں اور اُسنے اُنکو لکھا ھو یا اُنپر دستخط کیئے ھوں یا کسي خط یا اور ایسي دستاویز کي تاریخ ھو جسپر بقاعدہ معمولي تاریخ لکھي جاتي ھی اور اُسکو اُسنے لکھا ھو یا اُسپر دستخط کیئے ھوں *

وجوہ ادخال اس قسم کی شہادت کی

وجہہ اس قسم کی شہادت کے ادخال کی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ بصورت نہونے کسی بد نیتی کے ایک قیاس اغلب اس بات کا پیدا ہوتا ہی کہ جو داخلے روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ میں کیئے جاتے ہیں وہ صحیح ہیں اس لیئے کہ روزمرہ کے کاروبار میں جس میں صحت حساب کی منظور ہوتی ہی سچ لکھنا زیادہ آسان ہی بہ نسبت ایک جھوٹ امر ایجاد کرکے لکھنے کے علاوہ اسکے ایسے داخلجات ایک سلسلہ ہوتے ہیں اور داخلجات میں اگر ایک میں بھی غلطی ہو تو کل حساب میں غلطی ہوجاتی ہی اور چونکہ اکثر داخلجات کی مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہیں تو غلطی آسانی سے کھل جاتی ہی واضح رہے کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے داخلجات شہادت میں پیش ہوسکیں اُس شخص کو جوکہ اُنکو شہادت میں پیش کرنا چاھتا ہی ثابت کرنا چاھیئے کہ وہ داخلجات ایسے شخص کے کیئے ہوے ہیں جنکا ذکر ہم نمبر وار اس دفعہ کی شرح کے شروع میں کر آئے ہیں اور گو ایکٹ ھذا میں صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کی نسبت کوئی شرایط نہیں لگائی گئی ہیں تاہم عدالتونکو اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم کرنے میں اُمور مفصلہ ذیل کا خیال رکھنا چاھیئے :—

اُمور جنسے وقعت اس قسم کی شہادتکی قائم ہوسکتی ہی

امر اول — یہہ کہ وہ شخص جسنے وہ بیان یا داخلہ جسکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ھذا میں ہی کیا ہو واقفیت ذاتی اُس امر سے جسکی نسبت اُسنے بیان یا داخلہ کیا ہو رکھتا تھا یا نہیں مثلاً اگر کسی شخص متوفی کے ہاتھہ کا ایک حساب لکھا ہوا ہو جوکہ اُسنے کسی دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکھا تھا اور جسکی رقوم جمع خرچ سے کاتب کو ذاتی علم نہ تھا شہادت میں پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئی شہادت اُس جمع خرچ کی جو اُس حساب میں مندرج ہی نہیں قرار پاسکتا اس وجہہ سے کہ فی الحقیقت وہ داخلہ یا بیان اُس شخص کا نہیں ہی جسکے ہاتھہ کا وہ لکھا ہوا ہی بلکہ اُسنے ایک شخص غیر کے اعتبار پر بلا علم صحت واقعہ کے لکھا تھا ؏

امر دوم — یہہ کہ وہ داخلہ همزمانه هو اُس واقعه کے جس کے کہ وہ متعلق هی مثلاً اگر وہ داخلہ متعلق کسي رقم خرچ کے هو یا خرید کے هو تو وہ اُسوقت لکھا گیا هو جبکہ وہ رقم خرچ کیگئي یا وہ شی خریدي گئي هو اور اگر اُسیوقت نہ لکھا گیا هو تو تھوڑے عرصہ کے بعد لکھا گیا هو اس وجهہ سے کہ ایسے داخلے جوکہ بہت عرصہ کے بعد کیئے جاتے هیں اُنکا چنداں اعتبار نہیں هوتا کیونکہ ادنی ادنی معاملات بیع و شراء میں جوکہ روزمرہ واقع هوتے رهتے هیں اگر بہت عرصہ کے بعد داخلہ کیا جاوے تو وہ قابل وقعت نہیں هوتا *

امر سوم — یہہ داخلے یا بیانات اشخاص متذکرہ بالا کے جوکہ اثناء کار و بار میں کیئے جاتے هیں شہادت میں صرف اُسقدر جسقدر کہ اُس شخص کے روزمرہ کے کاروبار کے متعلق هو قابل ادخال هیں اور اگر کوئي اور اُمور اُسمیں بیان کیئے گئے هوں جوکہ متعلق داخلہ کنندہ کے فرض کے نہوں تو وہ کچھہ شہادت اُن زائد اُمور کي نہیں هوتے — مثلاً ایک شخص جسکا کار منصبي صرف کسي امیر شخص کے مودیخانہ کا حساب لکھنا هی اپني حساب کي کتاب میں علاوہ روزمرہ کے مودیخانہ کے خرچ کے اور ایسے بیانات لکھدے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نہیں رکھتے تو گو یہہ داخلجات نسبت رقومات مودیخانہ قابل تسلیم هیں تاهم باقي اور بیان مندرجہ کتاب حساب قابل تسلیم نہیں *

یہہ فقرہ دفعہ هذا زیادہ تر اُن قیاسات پر مبني هی جنکا ذکر دفعہ ۱۱۴ — ایکت هذا میں علي الخصوص تمثیل (و) میں کیا گیا هی — مگر واضح رهے کہ جو تین اُمور اُوپر بیان هوئے هیں وہ حسب منشاء ایکت هذا واسطے قابل ادخال کرنے اس قسم کي شہادت کے لازم نہیں هیں الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کي شہادت کي وقعت قائم کرنے میں مدد ملیگي اور جو داخلجات کہ اُن شرایط سے موافق هوں اُنکي وقعت بدرجہا بہتر هی بہ نسبت اُن داخلجات کي وقعت کے جوکہ اُنکے موافق نہوں دفعہ هذا کي تمثیلات (ب) (ج) (د) (ز) اور (ي) اس ضمن سے متعلق هیں اور اُن پر غور کرنے سے قانون مندرجہ دفعہ هذا صاف

طور پر سمجھہ میں آویگا — تمثیل (ج) دفعه ۲۱ — ایکٹ هذا ۳ کي دفعه هذا کي تمثیل (ز) سے مطابقت رکھتي هی*

جبکہ بیان مضر حق بیان کنندہ هو

(۳) جبکہ وہ بیان مضر حق متعلقه زر نقد یا ملکیت ایسے شخص کا هو جسنے که وہ بیان کیا یا ایسا هو که درصورت اُسکے راست هونے کے وہ اُسکے باعث سے مستوجب نالش فوجداري یا نالش هرجه کا هوتا *

تیسري قسم اُن اقسام شهادت کي جنکو که دفعه هذا نے قابل ادخال کیا هی اس فقرہ میں بیان کیگئي هی یعني وہ بیانات یا داخلجات جوکه مضر حق کسي شخص بیان کنندہ کے هوں (جو منجمله اُن اشخاص کے هو جنکا ذکر متن دفعه هذا میں کیا گیا هی) قابل ادخال شهادت هیں *

اُصول اس فقرہ کا مبني هی اس قیاس غالب پر که کوئي شخص مخالف اپنے فائدہ کے کوئي بیان نهیں کریگا — اس قسم کے بیانات اُسي اُصول پر قابل ادخال هیں جسپر که اقبالات کو شهادت میں داخل هونے کے قابل قانون نے قرار دیا هی[۴] لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر حق بیان کنندہ میں یهه فرق هی که اقبالات صرف بمقابله اشخاص اقبال کنندہ یا اُسکے قائم‌مقام کے قابل ادخال شهادت هیں اور بیانات اس قسم کے جنکا فقرہ هذا میں ذکر هی بمقابله اشخاص غیر کے بهي قابل ادخال هیں خواہ وہ قائم‌مقام اقبال کرنے والوں کے هوں یا نهوں *

واضح رهے که فقرہ هذا میں بیانات جب تک که مفصله ذیل اقسام میں سے کسي میں نه آتے هوں قابل ادخال نهیں هیں :—

۳ دیکھو صفحه — ۱۲۳

۴ دیکھو صفحه ۹۵ — شرح دفعه ۱۷ و ۲۱

۱ — مضر حق متعلقه زر نقد *
۲ — مضر حق ملکیت *
۳ — جس سے مستوجب نالش فوجداري کا هو *
۴ — جس سے مستوجب نالش هرجه کا هو *

مثلا قسم اول هر وه داخله جات هیں جو که بهي کهاته حساب میں وصولي کي مد میں ڈالے جاویں *

قسم دوم وه بیانات یا داخلهجات هیں جن سے نوعیت قبضه جائداد غیر منقوله کي کم حیثیت قرار پاوے مثلا بیان ایک معافیدار کا که اُسکي زمین مالگذار هی یا شریک کا بیان که وه رعیت هي یا کاشتکار موروثي کا بیان که وه غیر موروثي هی — قسم سوم اور چهارم صاف هیں اور کچهه مثال دینے کي ضرورت نهیں *

یهه امر ظاهر هی که جب داخلجات یا بیانات تحریري هوں تو قبل اسکے که وه قابل ادخال تصور هوں لازم هی که ثبوت کافي اس امر کا دیا جاوے که اُس شخص کے هاتهه کا لکها هوا هی که جسکے حق کے مضر وه بیان یا داخله هی *

داخلهجات جو ظاهر میں مضر حق کاتب هوں لیکن حقیقت میں مفید اسکے حق کے هوتے هوں

ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے هوتے هیں که ظاهرا مضر حق کاتب هوتے هیں لیکن في الحقیقت مفید اُسکے هوتے هیں اس قسم کے تمام بیانات و داخله جات میں که جو بنفسه تنها اُس مطالبه کي شهادت هوتے هیں جسکے جزو کے وصول یابي کا داخله هوتا هی اور سوا‍ے اُن داخلهجات کے اُس مطالبه کے اور کوئي شهادت نهیں هوتي مثلا داخله جسکا مطلب وصولیابي سود هو اور جو نسبت کسي ایک ایسے مطالبه کے لکها گیا هو جسکا اور کوئي ثبوت نهیں یا وه عبارت هاے ظهري جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کي وصولیابي کے مضمون کي هوں اور جن سے وه مطالبه قانون تمادي سے بچ جاتا هی *

ایکٹ هذا نے اس قسم کي عبارتوں کو قابل ادخال تصور کیا هی لیکن چونکه دفعه ۲۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع کے موافق ایسے داخله یا عبارت

ظہري کي وجہہ سے ایام تمادي سے مطالبہ بچ جاتا هی تو لازم هی کہ هر حالت میں یہہ ثابت کیا جاوے کہ کس وقت زر مندرجہ عبارت ظہري ادا کیا گیا تھا اور اُسوقت ایام تمادي باقي تھے یا نہیں اور اس امر پر بھي غور کرنا چاهیئے کہ وہ عبارت ظہري فریباً اس غرض سے تو نہیں لکھي گئي هی کہ قانوناً کل مطالبہ مابین میعاد هوجاوے *

اس فقرہ کي شرح ختم کرنے سے پہلے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی کہ جبکہ کوئي داخلہ ایسا هو کہ جسکا صرف ایک جزو خلاف اور مضر کاتب کے هو تو باقي جس سے کوئي اور امر شہادت ثابت هوتا هو وہ جزو قابل ادخال نہوگا جب تک کہ واسطے سمجھنے اُس جزو مضر حق کاتب کے دوسرا جزو بر بناء لازمي نہو — مثلاً ایک مقدمہ میں یہہ بحث تھي کہ زید کي کیا عمر هی اُس مقدمہ کي شہادت میں ایک کتاب پیش کي گئي جس میں ایک دایہ متوفیہ اپني اجرت کا حساب مندرج رکھتي تھي اور اُسمیں یہہ لکھا هوا تھا کہ زید کي ماں کو فلاں تاریخ جاکر جنایا اور اُسکے آگے دوسرے خانہ میں لکھا تھا کہ اُجرت وصول پائي - اِس مقدمہ میں یہہ بحث پیش هوئي کہ آیا صرف بیان دایہ نسبت وصولیابي اپني اُجرت کے شہادت میں داخل هوسکتا هی یا پورا بیان نسبت جنانے زید کي والدہ کے بھي اور تاریخ ولادت زید کي -اِس مقدمہ میں یہہ قرار پایا کہ صرف الفاظ وصولیابي سے یہہ ظاهر نہیں هوتا کہ کس بات کي اُجرت وصول پائي پس پورا داخلہ معہ بیان ولادت زید قابل ادخال قرار پایا *

جبکہ بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیرہ کے هو

(۴) جبکہ اُس بیان میں اظہار راے کسي شخص قسم مذکورہ بالا کا نسبت موجودگي کسي استحقاق عام یا رسم یا معاملہ متعلقہ غرض خلایق یا غرض عام کي هو اور یہہ قیاس غالب هو کہ درصورت اُسکي موجودگي کے وہ شخص اُسکي

موجودگي سے اطلاع رکهتا تها اور وہ بیان اُس استحقاق یا رسم یا معامله کي نسبت نزاع پیدا هونے سے پہلے کیا گیا تها *

واسطے قابل ادخال هونے شهادت مصرحه فقرہ هذا کے شرایط ذیل لازم هیں :—

اس قسم کي شهادت داخل هونے کي شرط

۱ — وہ بیان اور راے ایسے شخص کي هو جسکا متن دفعه هذا میں ذکر هی *

۲ — متعلق هو کسي استحقاق عام یا رسم عام یا معامله متعلقه غرض خلایق یا غرض عام سے *

۳ — بیان کنندہ راے غالباً اُس سے واقفیت رکهتا هو *

۴ — ایسا بیان قبل شروع نزاع هوا هو *

شرط اول یعني راے کو قابل ادخال تصور کرنے کي وجهه یهه هی که ابتدا ایسے حقوق کي جنکي نسبت وہ راے هی ایسي قدیم هوتي هی اور وہ حقوق ایسے هوتے هیں که شهادت بلا واسطه وجود ایسے حقوق کي شاذ حاصل هوتي هی اور نیز ایسي معروف باتوں کا ثبوت خاص لینے کي کچهه ضرورت نهیں هوتي کیونکه ایسے عام امور هر شخص کو معلوم هوتے هیں اس وجهه سے که سب لوگ اُن کا بیٹهه کر آپس میں ذکر کرتے هیں اور چونکه وہ بلا کسي طرفداري ذاتي کے هوتے هیں تو اُن کي نسبت جو اشخاص مجمع کي راے قایم هوتي هی وہ ضرور صداقت پر مبني هوتي هی ورنه کسي رسم کو عام شهرت نهیں هوسکتي — اور جب که لوگ متفق الراے هوتے هیں رسم وقوع پذیر هوتي هی اور هر فرد شخص جو ملکر اپنے تئیں ایک معني کر قایم کرنے والا اُس رسم کا سمجهتے هیں *

نسبت شرط دوم کے واضح رهے که اس قسم کي شهادت نسبت خانگي حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نهیں کیونکه عوام‌الناس کسي شخص کے حالات سے واقف نهیں هوتے اور اس لیئے اُن کے بیان قابل وقعت نهیں سمجهے جاسکتے *

نسبت شرط سوم کے ظاهر هی که جب تک که وہ شخص جس کي راے ثابت کرني منظور هی ایک ایسي حالت میں نهو که جس سے اُس کو خاص واقفیت پیدا هوتي هو تب تک اُس کي راے کي کچهه وقعت نهیں هوتي مثلاً اگر کسي خاص برادري کي رسم و رواج کي بحث هو تو اُس برادري کے شخص کا بیان زیادہ تر قابل وقعت هوگا به نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو که اُس برادري کا نهیں هی *

شرط چهارم کي وجهه یهه هی که وہ راے جو قبل ابتداء کسي نزاع کے بیان کي جاتي هی وہ غالباً بلا طرفداري یا بلا خوف کذب ظاهر کي جاتي هی اور نزاع کے شروع هوتے هي تمام وہ لوگ جن کا که ایسي رسم سے نقصان یا فائدہ هوتا هو فریقوں میں تقسیم هو جاتے هیں اور هر ایک اپني اپني راے رکهنے لگتا هي اور بلا کافي دیانت کے ظاهر کرتا هی *

واضح رهے که ابتداء نزاع سے مقدمه مراد نهیں هی بلکه شروع اول اُس جهگڑہ کا مراد هی جس کا که نتیجه یهه مقدمه هوا هی جس میں یهه بحث هی — تمثیل (ط) فقرہ هذا سے متعلق هی اور اُس سے معلوم هوگا که حقوق عام کس قسم کے هو سکتے هیں اور حقوق نسبت مجراے آب اور حقوق تالاب و گهاٹ اور حقوق شفع اور حق چراگاہ وغیرہ سب ان میں شامل هیں اور نیز اس فقرہ میں وہ حقوق شامل هیں جو که زمیندار کو بعض دیهات میں حاصل هوتے هیں مثلاً زمیندار کا حق بو و پرجوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لینا ایک حق کا منجمله قیمت درختوں کے یا حق چهارم زمیندار نسبت زر ثمن اُن بیعوں کے جو که بلا رضامندي مالک کے کي جاویں مثلاً وہ بیع جو که اجراء ڈگري میں هوئي هو ° *

جس بیان کا اس فقرہ میں ذکر هی وہ بیان خواہ زباني هو خواہ تحریري مثلاً تجریري بیانات مندرج هوتے هیں دستاویزات میں مثل بیعنامجات اور هبه نامجات اور اظهارات گواهان اور فیصله جات عدالت اور روبکاري هاے عدالت اور واجب‌العرض اور اسناد وغیرہ میں *

° پالراے بنام رامپرسا پاڈے منفصله هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۷ اگست سنه ۱۸۶۶ع نمبر ۷۳۵ سنه ۱۸۶۶ع

جبکہ بیان متعلق وجود رشتہ‌داري هو

(٥) جبکہ وہ بیان بابت هونے کسي رشتہ ([6] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت) کے فیمابین اُن اشخاص کے هو جنکے رشتہ سے اُس شخص بیان کرنیوالے کو واقف هونے کے وسایل خاص حاصل هوں اور امر زیر مباحثہ کي نسبت بحث پیدا هونے سے پہلے وہ بیان کیا گیا هو *

اس ضمن میں شرایط مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں :—

شرایط اعمال

۱ بیان نسبت رشتہ کے هو *

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل هوں *

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا هو *

دفعہ هذا کي تمثیل (ک) اس فقرہ سے متعلق هی [7] *

چونکہ ضمن هذا متعلق هی اُسي مضمون سے جس سے کہ ضمن ۶ دفعہ هذا متعلق هی اس لیئے مناسب معلوم هوتا هی کہ بعد اُس ضمن کے ان دونوں فقروں کي شرح ساتھہ لکھي جاوے *

جبکہ بیان مندرج هو وصیت نامہ یا کسي اور نوشتہ میں

(٦) جبکہ وہ بیان بابت هونے کسي رشتہ ([8] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت)

---

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

۷ مقدمہ چلندرچند بنام متھرا ناتھہ گھوس ویکلي جلد ۹ صفحہ ۵۱ ا

۸ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

کے فیمابین اشخاص متوفی کے ھو اور کسی وصیت‌نامہ یا نوشتہ میں جو اُس خاندان کے کار و بار سے متعلق ھو جس میں کہ شخص متوفی تھا یا اُس خاندان کے کسی نسب‌نامہ میں یا کسی کتابہ میں یا اُس خاندان کی تصویر یا اور چیز میں جسپر ایسے بیانات معمولی لکھے جاتے ھیں امر مبینہ کی نزاع پیدا ھونے سے پہلے کیا گیا ھو *

ضمن ھذا میں شرایط مفصلہ ذیل قابل غور ھیں :—

شرایط ادخال

۱ — بیان متعلق رشتہ ھو *

۲ — رشتہ جسکی نسبت بیان ھو مابین اشخاص متوفی کے ھو *

۳ — وہ بیان ایسی دستاویزوں میں مندرج ھو جنکا کہ اِس ضمن میں ذکر ھی *

۴ — وہ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ھو *

مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

قابل غور اُمور جو کہ ھم شرح ضمن ۵ میں لکھہ آئے ھیں اُنکو اُمور مفصلہ بالا سے مقابلہ کرنے سے معلوم ھوگا کہ اُن دونوں میں کون کون سے مشترک ھیں اور کون کون سے مختلف ھیں ۔ مشترک یہہ ھیں :—

۱ — دونوں فقرے متعلق رشتہ اشخاص کے ھیں *

۲ — دونوں بیان ضرور هی که قبل نزاع کے هوں *

اختلاف مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

اُمور مختلف مابین اِن دونوں فقروں کے یهه هیں :—

۱ — ضمن ۵ میں کوئي قید اِس امر کي نهیں هی که رشته مابین اشخاص زندہ کے هو یا مردہ کے اور اُس ضمن میں لازم هی که بیان نسبت رشته ایسے اشخاص کي هو جو مرچکے هیں *

۲ — ضمن ۵ میں یهه ضبط هی که بیان کنندہ ایسا شخص هو جسکو وسائل خاص علم کے هوں اور اس ضمن میں کوئي قید اِس امر کي نهیں هی که بیان کنندہ کون هو *

۳ — ضمن ۵ میں اعتبار شهادت مبني هی وقعت اشخاص بیان کنندہ پر اور اُس ضمن میں اُن دستاویزات کي وقعت پر مبني هی (جنکا ذکر اِس ضمن کے متن میں مندرج هی) بلا لحاظ وقعت اُن دستاویزات کے لکهنے والوں کے *

اِس قسم کي شهادت جسکا که ذکر اُن دونوں ضمنوں میں هی اِس وجهه سے قانون نے شرایط مندرجه دفعه ۶۰ سے بري کیا هی که بغیر اِس قسم کي آساني دیئے رشته کي نسبت شهادت مشکل سے بهم پهونچتي کیونکه مقدمات میں اکثر اُن رشتهداریوں کي بحث واقع هوتي هی جو رشتهداریاں ایسے واقعات گذشته پر منحصر هوتي هیں که زمانه بعید میں واقع هوئي تهیں اور جو معدود اشخاص کو معلوم هوتي هیں اور بغیر اِس قسم کي شهادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات میں رشته کي شهادت بهم نه پهونچتي — لیکن جو شرایط که اُوپر بیان کي گئي هیں اُن بغیر اِس قسم کي شهادت داخل نهیں هو سکتي *

ضمن هذا میں کوئي شرط ایسي قائم نهیں کي گئي جس سے اِس امر کي تحقیق لازم کي جاوے که لکهنے والوں کو جنکا ذکر اِس ضمن میں هی کوئي خاص وسائل علم رشتهداري کے تهے یا نهیں *

اُس تعریف دستاویز میں جسکا ذکر دفعه ۳ میں مندرج هی کتبه جات وغیرہ داخل هیں — تمثیل (ل) دفعهٔ هذا کے دیکهنے سے ظاهر هوتا هی که لفظ رشته میں تمام اُمور نسبت ولادت و پیدایش کے شامل هیں *

(۷) جبکه وہ بیان کسی دستاویز یا وصیت‌نامه یا اور کاغذ میں مندرج هو جو کسی معامله متذکره دفعه ۱۳ ضمن (الف) سے متعلق هو *

جبکه بیان متعلق معامله متذکره دفعه ۱۳ ضمن الف هو

اِس فقره میں صرف دو امر قابل غور هیں :—

شرایط ادخال

۱ — یهه که بیان متعلق ایسے معامله سے هو جسکا ذکر ضمن الف دفعه ۱۳ میں هوا هی [۹] *

۲ — بیان مندرج هو کسی ایسی دستاویز میں جسکا ذکر اِس فقره میں هی *

ضمن الف دفعه ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم هوگا که وہ معامله ایسا هو که جس سے کوئی حق یا رسم پیدا هوئی هو یا اُسکا دعوی کیا گیا هو یا اُس میں تبدیل هوئی هو جس سے اُسکی نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا هو یا جو اُسکے وجود کا مغائر هو — اور واضح رهے که حق یا رسم جسکا ذکر هی وہ خواہ خاص هو یا عام یعنی رسم متعلقه کسی خاص خاندان کے هو یا عام رسم هو مثلاً حق گدی نشینی بڑے بیٹے کا ایک خاص خاندان کی رسم هی اور حق شفع ایک عام رسم [۱] *

واضح هو که اثر ضمن هذا کا یهه هی که شهادت نسبت حقوق رسم و رواج کے قابل ادخال هی لیکن لازمی یهه هی که وہ شهادت زبانی نهو بلکه مندرج هو کسی ایسی دستاویز میں جسکا ذکر متن ضمن میں هی *

(۸) جبکه وہ بیان چند اشخاص نے کیا هو اور اُنکے ایسے حالات یا خیالات دلی اُس سے ظاهر

جبکه وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلی کے هوں

۹ دیکھو صفحه ۶۶

۱ نسبت قانون متعلقه رسم کے دیکھو صفحه ۶۷ سے ۷۲ تک

هوتے هوں جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق هوں *

تمثیل (ن) دفعہ هذا سے مضمون فقرہ هذا واضح هوگا ظاهرا یہہ تمثیل ایک نامي مقدمہ سے قایم کي گئي هی جو ولایت میں فیصل هوا تھا اور واقعات

تمثیل مقدمہ ولایت

جس کے یہہ هیں :—

ایک شخص نے ایک مصور سے اپني اور اپني جورو کي ساتھہ تصویر کھچوائي یہہ شخص خود نہایت بد صورت تھا اور اُس کي جورو نہایت حسین تھي *

جبکہ تصویر طیار هوکر آئي تو مابین مصور اور خریدار کے معاملہ نہوسکا اور مصور سے تصویر نہ خریدي *

مصور نے اُس تصویر کو ایک نمایش گاہ میں دیکھایا اور اُس کے نیچے یہہ الفاظ لکھہ دیئے ,, کہ ایک خوبصورت اور ایک حیوان ‘‘ *

یہہ شخص خود اُس نمایش گاہ میں گیا اور اُس تصویر کو دیکھہ کر پھاڑ ڈالا مصور نے اُس پر هرجہ کا دعوی کیا مدعاعلیہ نے جواب دعوی میں یہہ بیان کیا کہ وہ تصویر ذریعہ هتک مجھہ مدعاعلیہ کا تھي اور اُس کے پھاڑ ڈالنے کا قانوناً مجھکو اختیار تھا اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ آیا اُس تصویر سے عوام‌الناس کے ذهن میں خیال هتک مدعاعلیہ جاتا تھا یا نہیں *

بہ ثبوت اِس امر تنقیح کے مدعاعلیہ نے گواہ اِس امر کے پیش کیئے کہ اُنکے‌سامنے بہت متعدد شخصوں نے اُس تصویر کو دیکھکر فلاں فلاں رائے ظاهر کي تھي اظهار اُن گواهوں کي نسبت بیانات حاضرین نمایش‌گاہ کے قابل ادخال اس وجہہ سے تصور هوے کہ وہ حاضرین نمایش‌گاہ خود بہم نہ پہونچ سکے اور اُنکي رائے معلوم هونے سے نسبت امر تنقیح طلب کے ایک اثر پیدا هوتا تھا *

واضح رهے کہ یہہ ضمن متعلق هی خیال دلي سے ایک مجمع‌اشخاص کے اور دفعہ ۱۴ متعلق هی حالت ذهني شخص واحد سے پس بیانات

نسبت غل ایک گروہ کے جنکا ایک انبوہ میں ہونا بیان کیا جاتا ھی ضمن ھذا کے موافق قابل ادخال شہادت ھیں اس وجہہ سے کہ اُن اشخاص کا جو کہ بھیڑ میں غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لیئے محال ہوتا ھی - اس دفعہ کے ساتھہ پڑھو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ - ایکٹ ھذا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ھی کہ ھندہ کو عمرو نے ھلاک کیا یا نہیں *

ھندہ اُن صدموں سے جو اُسکو اُس فعل میں پہونچے جسکے اثناء میں اُسکا اِزالۂ بکارت کیا گیا مرگئی اس مقدمہ میں بحث اِس امر کی ھی کہ اِزالۂ بکارت عمرو نے کیا یا نہیں *

بحث اس امر کی ھی کہ زید کو عمرو نے ایسے حالات میں قتل کیا یا نہیں جنکی بناء پر زید کی بیوہ کی طرف سے عمرو پر نالش ھو سکتی ھی *

بیانات جو ھندہ یا زید نے اپنی وفات کے باعث سے درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالش زیر تجویز کے کیئے واقعات متعلقہ ھیں *

(ب) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے ھی *

داخلہ روزنامچہ ایک ڈاکٹر متوفی کا جواپنے کام کے معمولی طریقہ میں وہ با قاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن اِس بیان کے کہ فلاں روز وہ زید کی ما کے پاس گیا اور اُسکا بیٹا جنایا واقعہ متعلقہ ھی *

(ج) بحث اِس امر کي هی کہ فلاں تاریخ زید کلکتہ میں تھا یا نہیں *

بیان مندرجہ روزنامچہ ایک وکیل متوفی کا جو کہ وہ اپنے کام کے طریق معمولي میں باقاعدہ مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے کہ فلاں روز میں زید کے پاس بمقام فلاں واقعہ کلکتہ فلاں کار کي بابت مشورہ کرنے کے لیئے گیا واقعہ متعلقہ هی *

(د) بحث اس امر کي هی کہ فلاں جهاز بندر بنبئي سے فلاں تاریخ روانہ هوا یا نہیں ایک خط کسي شخص متوفی ایک سوداگر کي کوتھي کے شریک کا کہ جس کوتھي کے نام سے وہ جهاز کرایہ لیا گیا تھا بنام اُسکے ارتیوں کے جو لندن میں تھے اور جنکو مال حوالہ کیا گیا باین مضمون کہ وہ جهاز فلاں تاریخ بندر بنبئي سے روانہ هوا واقعہ متعلقہ هی *

(ہ) بحث اس امر کي هی کہ بابت ایک اراضي کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نہیں *

خط زید کے کارندہ متوفی کا بنام زید کے جسکا یهہ مضمون هی کہ میں نے زید کے حساب میں لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعہ متعلقہ هی *

(و) بحث اس امر کي هی کہ زید اور هندہ کا ازدواج بطور جایز هوا یا نہیں یهہ بیان ایک پادري متوفی کا کہ

میں نے ازدواج ایسے حالت میں کرایا کہ اُس ازدواج کا ہونا ایک جرم تھا واقعہ متعلقہ ہی *

(ز) بحث اس امر کي هی کہ زید ایک شخص نے جو اب نہیں پایا جاتا هی ایک خط فلاں تاریخ لکھا یا نہیں *

پس یہہ واقعہ کہ اُسکا ایک خط اُسي تاریخ کا لکھا ہوا هی واقعہ متعلقہ هی *

(ح) بحث اس امر کي هی کہ فلاں جہاز کے تباہ ہونے کا کیا سبب تھا *

ایک پروتسٹ لکھا ہوا اُسکے ناخدا کا جو اب حاضر نہیں کیا جا سکتا هی واقعہ متعلقہ هی *

(ط) یہہ امر معرض بحث میں هی کہ فلاں راہ شارع عام هی یا نہیں *

بیان زید گانوں کے مکھیا متوفی کا بایں مضمون کہ وہ راستہ شارع عام هی واقعہ متعلقہ هی *

(ي) اس امر کي بحث هی کہ غلہ کا نرخ فلاں تاریخ فلاں منڈي میں کیا تھا پس تحریر ایک متوفی بنیي کي جو اُسنے بابت نرخ کے اپنے معمولي کار و بار کے اثناء میں کي تھي واقع متعلقہ هی *

(ک) بحث اس امر کي هی کہ زید متوفی عمرو کا باپ تھا یا نہیں *

یہہ بیان زید کا کہ عمرو اُسکا بیٹا ھی واقعہ متعلقہ ھی *

(ل) یہہ امر زیر تجویز ھی کہ زید کي ولادت کي کون تاریخ تھي *

ایک خط زید کے پدر متوفی کا بنام اُسکے دوست کے ھی اور اُس میں تاریخ معین کو زید کے پیدا ھونے کا حال لکھا ھی پس یہہ واقعہ متعلقہ ھی *

(م) بحث اس بات کي ھی کہ زید اور ھندہ کا ازدواج ھوا یا نہیں اور اگر ھوا تو کب ھوا *

بکر ھندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر اپني اُس دختر کا ازدواج زید کے ساتھہ ھونا اپني بھي میں بطور یادداشت لکھہ رکھا تھا پس یہہ واقعہ متعلقہ ھی *

(ن) زید نے عمرو پر اس بات کي نالش کي کہ دوکان کي کھڑکي میں ایک شبیہہ تہتک امیز لٹکا رکھي ھی بحث درباب مشابہ اور تہتک آمیز ھونے اُس شبیہہ کے ھی پس دیکھنے والوں کے ایک گروہ نے جو کچھہ کہ اُسکو دیکھکر کہا ھو جایز ھی کہ وہ ثابت کیا جاے *

اِس ایکٹ کي دفعات میں سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ ھی اور قانون کے تحصیل کرنے والے کو اُسکے سمجھنے اور یاد کرنے میں بہتہ وقت و مشکل پیش آتي ھی - اِس لیئے میں بغرض آسان کرنے اِس مشکل کے ایک شجرہ ذیل میں مندرج کرتا ھوں جس کے پڑھنے سے ایک نظر میں کل دفعہ کا مضمون واضح ھو جاتا ھی *

بعیدالسکونت

ادائے شہادت

...ن (٦)	ضمن (٧)	ضمن (٨)
...ه وصیت ...یا دیگر ...شته هو	متعلق معامله متذکرہ دفعہ ١٣ ضمن الف هو	متجمع نے نسبت اپنے خیالات متعلقه معامله متنازعه فیه کیا هو

...رح پر پڑھنا چاهیئے جسطرح پر نسب نامه پڑھا جاتا
...داخل هو سکتے هیں بشرطیکه وہ آٹھه ضمنوں میں سے کسي
...ی ضمنیں چاروں قسم کے اشخاص سے متعلق هیں — اسي
... ضمنیں بهي اشخاص متوفي سے متعلق هیں جیسا که
...(٦) پر اور ضمنوں سے زاید ایک شرط لگائي گئي هی

دفعہ ۳۳ شہادت جو کسي

اظہارات جو کسي مقدمہ سابق میں لیئے گئے ہوں کب قابل ادخال ھیں

گواہ نے کسي مقدمہ عدالت میں یا روبرو کسي شخص کے جسے قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ھی ادا کي ھو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد میں یا ایک ھي مقدمہ عدالت کي نوبت مابعد میں اُس وقت جبکہ وہ گواہ مر گیا ھو یا پایا نہ جاتا ھو یا ناقابل اداے شہادت ھو گیا ھو یا فریق مخالف نے اُسکو الگ کردیا ھو یا جس حال میں کہ اُسکا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالت مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ھو واسطے ثابت کرنے اُن واقعات کے جنکا اُس میں ذکر ھو واقعہ متعلقہ ھی :

مگر شرط یہہ ھی کہ وہ مقدمہ فیمابین اُنھیں اشخاص فریق مقدمہ کے یا اُنکے قائمقامان حقیت کے ھو —

نیز بایں شرط که فریق مخالف پہلے مقدمه کا گواہ سے استحقاق سوال کرنے کا رکھتا ہو —

نیز بایں شرط که اُمور تنقیح طلب پہلے مقدمه میں اُسي اصل مطلب کے ہوں جوکه دوسرے مقدمه میں ہیں *

تشریح — تجویز یا تحقیقات فوجداري ازروے منشاء دفعه ہذا کے ایک مقدمه فیمابین مدعي اور مدعاعلیه کے متصور ہوگي *

دفعه ۳۲ میں اول صورت (جس میں اشخاص کے بیانات قابل ادخال قرار پائے ہیں) واضح کي گئي ہی اور دفعه ہذا دوسري صورت ہی جس میں که بیانات اُن اشخاص کے جوکه عدالت میں حاضر نہیں ہوسکتے شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں *

مطابقت شرایط مابین دفعه ۳۲ و دفعه ۳۳

سرخي (جوکه دفعه ۳۲ کے اُوپر لکھي ہی) پڑھنے سے معلوم ہوگا که دفعه ۳۲ و ۳۳ — ایک مضمون سے متعلق ہیں یعني کن صورتوں میں اُن اشخاص کے بیانات جوکه حاضر عدالت نہیں ہوسکتے شہادت میں قابل ادخال ہیں — پس اسلیئے مفصله ذیل شرایط جوکه

نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعه ۳۲ میں لازمي هیں اس دفعه میں بهي لازمي هیں یعني :—

۱ — یهه که وہ شخص جسکا بیان هو متوفی هو *

۲ — جو پایا نه جاتا هو *

۳ — جو ناقابل اداے شہادت هوگیا هو *

۴ — جسکو فریق مخالف نے الگ کردیا هو *

۵ — ایسا شخص هو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسي درنگ یا صرفه کے ممکن نهو جسکا روا رکهنا نظر بحالات مقدمه عدالت کے نزدیک نامناسب هو *

پس واضح رهے که أمور مفصله بالا وهي هیں جو نسبت دفعه ۳۲ کے بیان کیئے گئے هیں سواے امر نمبر ۴ کے جو اس دفعه میں پڑهایا گیا هی فرق مابین دفعه ۳۲ و ۳۳ کے یهه هی که دفعه ۳۲ میں کسي قسم کے بیانات هوں اور دفعه ۳۳ میں لازم هی که وہ بیانات بطور اظہار حلفي کے گواہ نے ان دونوں حالتوں میں کیئے هوں :—

۱ — کسي مقدمه عدالت میں *

۲ — یا روبرو کسي شخص کے جسکو قانوناً اختیار أسکے لینے کا هی *

شرایط جو اظہارات سابق کے شہادت میں داخل هونے کے لیئے لازمي هیں

اور مزید برآں مفصله ذیل شرایط لازمي هیں :—

۱ — وہ مقدمه فیمابین أنهیں اشخاص یا أنکے قائم‌مقامان حقیت کے هو *

۲ — پہلے مقدمه کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق سوالات جرح کرنے کا رکهتا هو *

۳— أمور تنقیح طلب پہلے مقدمه میں وهي هوں یعني أسي اصل مطلب کے هوں جوکه اس دوسرے مقدمه میں هیں *

تصریح شرط اول مذکورۂ بالا

نسبت شرط اول مصرحه بالا کے واضح

رهے که لفظ قائم‌مقامان حقیت میں ورثاء اور مفوض‌الیهم اور پٹه‌دار اور منتظم اور وصي شامل هیں — اور واضح رهے که منتقل الیه حقیت اور مشتري نیلام إجرائڈگري میں اس بات میں‌کچهه فرق نہیں [1] اور نسبت قائم‌مقامان حقیت کے هم شرح دفعه ۱۸ میں واضح طور پر لکهه آئے هیں [2] *

یهه امر ظاهر هے که یهه لازمي نہیں هی که اگر مقدمه سابق میں جسمیں که اظہارات لیئے گئے تهے اگر ایک فریق مدعي تها تو دوسرے مقدمه میں بهي مدعي هو یا یهه که پهلے میں مدعاعلیه هو تو دوسرے میں بهي مدعاعلیه هو لیکن یهه ضرور هی که فریقین مقدمه موجوده سابق میں ایک دوسرے کے مخالف هوں — مثلاً سابق میں زید نے عمرو پر نالش کي تهي اور اب عمرو نے زید پر نالش کي یا یهه که زید نے دوباره عمرو پر نالش کي تو حسب منشاء شرط هذا کها جاویگا که فریق مقدمه حال وهي هیں جوکه مقد سابق میں تهے *

نسبت شرط دوم کے یهه لکهنا ضرور معلوم هوتا هی که مضمون قانون سے ظاهر هوتا هی که فریق مخالف مقدمه سابق کا گواه سے استحقاق اور موقع سوال جرح کرنیکا رکهتا هو — اور چونکه سوال جرح اُسکو کہتے هیں جو ایک فریق کے گواه سے فریق مخالف سوال کرے [3] اس لیئے یهه امر ظاهر هی که اگر مقدمه سابق میں فریقین مقدمه حال دونوں ایک جانب هوں یعني دونوں مدعي هوں یا دونوں مدعاعلیه تو اُنکو اپنے شریک مدعي یا شریک مدعاعلیه کے پیش کرده گواه کا اظہار مقدمه موجوده میں داخل کرنے کا منصب نہیں هی *

تصریح شرط دوم مذکوره بالا

مثلاً سابق میں زید نے عمرو اور بکر پر نالش کي اور اُس مقدمه میں بکر کي طرف سے خالد گواه کا اظہار هوا — چونکه زید مدعي بکر

۱ واجد علي‌حسین بنام گردهاري‌لال بنگال جلد ۲ صفحه ۷۵ پریوي کونسل
۲ دیکهو صفحه ۱۰۸ اور ۱۰۹
۳ دیکهو دفعه ۱۳۷ — ایکٹ هذا

مدعاعلیہ کا فریق مخالف ہی اسلیئے اُسکو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار حاصل ہی [۳] اور چونکہ مدعاعلیہ مقدمہ مذکور میں بکر کے ساتھہ مدعاعلیہ ہی اور اُسکا فریق مخالف نہیں ہی اسلیئے عمرو کو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار نہیں ہی — پس اگر زید دوبارہ بکر پر یا عمرو پر نالش کرے یا بکر یا عمرو زید پر نالش کریں اور خالد کے اظہار کو شہادت میں داخل کرنا چاہیں تو حسب منشاء شرط ھذا خالد کا اظہار ایک ایسے مقدمہ سابق میں ہوا تھا کہ جسمیں فریق مخالف کو خالد گواہ سے سوالات جرح کرنے کا استحقاق حاصل تھا — لیکن اگر عمرو ایک نالش بکر پر دایر کرے یا بکر عمرو پر دایر کرے تو یہہ نہیں کہا جاویگا کہ مقدمہ سابق (یعني زید مدعي بنام عمرو و بکر مدعاعلیہما) کے فریق وہي تھے جو مقدمہ حال (یعني عمرو مدعي بنام بکر مدعاعلیہ یا بکر مدعي بنام عمرو مدعاعلیہ) کے فریق ہیں *

یہہ کبچھہ ضرور نہیں ہی في الواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواہ سے کیا ہو بلکہ اُنکو موقع اور حق ہونا کافي ہی — چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جسمیں کہ نصف اظہار غیر حاضري میں ملزم کے لکھا گیا تھا اور نصف اُسکي موجودگي میں تو صرف اُس جزو اظہار کے داخل ہونے کي اجازت ملي جو بموجودگي ملزم کے لکھا گیا تھا *

بعضي ایسي صورتیں ہوتي ہیں کہ جس میں ایک فریق کو قانوناً حق لینے اظہار کا نہو بلکہ باجازت عدالت في الواقع اُسنے سوالات جرح کیئے ہوں — الفاظ قانون سے یہہ صاف ظاہر نہیں ہی کہ آیا اِس قسم کے اظہارات ایک کارروائي مابعد میں قابل ادخال ہیں یا نہیں *

نسبت شرط سوم کے یہہ بیان کرنا ضروري معلوم ہوتا ہی کہ في نفسہ امر تنقیح کے اصل مطلب ایک سے ہونے سے یہہ مراد نہیں ہی کہ جایداد متنازعہ فیہ بھي ایک ہو بلکہ صرف مطلب ایک سا ہونا چاہیئے گو جایداد متنازعہ فیہ دوسري ہو — مثلاً زید ایک پسر عمرو جو کہ ہندۂ

تصریح شرط سوم مذکورۂ بالا

[۳] دیکھو دفعہ ۱۳۸ — ایکٹ ھذا

کے بطن سے پیدا هی چھوڑ کر فوت هوا اور زید کي کل اُس جایداد پر جو واقع ضلع علیگڈہ هی اُسکے بھائي بکر نے قبضہ کر لیا هی - پس عمرو نے بکر پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ ترکہ پدري کے دعوي دایر کیا - مگر مدعاعلیہ نے اپنے جوابدعوي میں بیان کیا کہ هندہ مادر عمرو کا نکاح زید سے نہیں هوا تھا اور اسلیئے عمرو مدعي بوجہہ نہونے صحیح النسب کے مستحق ترکہ نہیں هی - پس اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا هندہ کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو هوا تھا یا نہیں اور عمرو کي طرف سے خالد نے بطور گواہ اظہار دیا کچھہ جایداد زید متوفی کي ضلع آگرہ میں واقع تھي اور اُسپر عمرو قابض تھا - پس بکرنے عمرو پر بہ بیان غیر صحیح النسب هونے عمرو کے دعوي دلا پانے جایداد واقع ضلع آگرہ کا کیا - اور امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا هی یا نہیں — مگر بعد مقدمہ سابق (یعني عمرو مدعي بنام بکر مدعاعلیہ) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا — پس گو جایداد جو مقدمہ حال میں متنازعہ فیہ هی دوسري جایداد هی تاهم چونکہ پہلے مقدمہ میں بھی عمرو کي نسب کي بحث تھي تو حسب منشاء شرط هذا کہا جاویگا کہ امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک هي هی *

اس تمثیل میں خالد کا اظہار قابل ادخال شہادت هی کیونکہ تینوں شرایط صادق آتي هیں — اِسلیئے کہ خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار هی اور فریقین مقدمہ هذا وهي هیں جو مقدمہ سابق میں تھے اور فریق مخالف یعني بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنے کا تھا اور امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک هي هی *

اور ضابطہ دیواني کے بموجب جبکہ ایک ایسے گواہ کي شہادت کي ضرورت هو جو سو میل سے زیادہ فاصلہ پر رهتا هو یا بوجہہ ضعف یا بیماري یا عورت پردہ نشین هونے کے یا بوجہہ ذي رتبہ هونے کے حاضر عدالت نہو سکتا هو عدالت کمیشن واسطے لینے اظہارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتي هی اسیطرحپر ضابطہ دیواني کے دیکھنے سے باقي قاعدہ نسبت کمیشن دیواني کے معلوم هوگا *

ليکن ايسا اظهار بغير رضامندي اُس فريق جسکے مقابله مين يعني جسکے خلاف وہ ليا گيا هو پڑھا نه جاويگا جبتک يهه ثابت نهو که گواہ عدالت کے علاقه سے باهر رهتا هى يا اُس نے وفات پائي هى يا بوجهه ضعيفي يا بيماري کے اصالتاً اظهار دينے کو نهين آسکتا هى يا بلا سازش بفاصله زايد از سو ميل مقام کچهري عدالت سے مقيم هى يا بلحاظ مرتبه يا هونے عورت پردہ نشين کے اصالتاً حاضر هونے سے معاف هى يا جبتک حاکم عدالت حسب اقتضاے اپني راے کے مراتب مذکورہ کے ثبوت لينے سے در گذر نکرے يا جبتک حاکم واسطے پڑهے جانے اظهار کسي گواہ کے وجهه ثبوت مين با وصف ثبوت اس بات کے که بر وقت سماعت مقدمهٔ وہ وجوہ جنکے لحاظ سے اظهار بذريعه کميشن ليا گيا تها باقي نهين رهے اجازت ندے *

گو ضابط ديواني مين کوئي صريح قاعدہ نسبت اطلاع دينے فريق ثاني کے مقرر نهين هى ليکن تاهم اولى بلکه لازم هى که فريق ثاني کو اطلاع ايسے اجراء کميشن کي ديجاوے تا که فريق ثاني کو کوئي عذر نسبت عدم سوالات جرح کے باقي نرهے *

ضابطه ديواني مين قواعد نسبت تحقيقات موقع کے مندرج هين — جس صورت مين که امين موقع کي تحقيقات کرنے کے ليئے مقرر کيا جاتا هى تو جو اظهار که اُسنے ليئے هون وہ بغير رپورت کے قابل ادخال شهادت نهين ۵ *

دفعه ۲۳۹ ضابطه فوجداري يعني ايکت ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع کے ديکهنے سے واضح هوگا که سشن يا هائي کورت کو اُن اظهارات کے ديکهنے کا اختيار هى جو که بموجودگي مدعاعليه مجرم ليئے گئے هون اور اُنکي بنا پر فيصله صادر کر سکتي هى گو وہ اظهار جو روبرو عدالت سشن يا هائي کورت کے ليا گيا هو اُس مضمون کي نقيض هو — اور دفعه ۳۲۳ ضابطه مذکور کے ديکهنے سے يهه بهي ظاهر هوگا که کسي ڈاکٹري گواہ کا اظهار جو که کسي مجستريت نے ليا هو فوجداري کے مقدمات مين بلا حاضري گواہ داخل

۵ ديپ نراين بنام کالیداس متر بنگال جلد ۳ ضميمه صفحه ۷۰

شہادت هو سکتا هی اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاري مستحن کیمیا کي دستخطي أسکي فوجداري کے مقدمات میں بطور شہادت قابل ادخال هی اور حسب دفعہ ۳۲۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ ملزم مفرور هو تو أسکي عدم موجودگي میں هر وہ عدالت جسکو اُس جرم کے تجویز کرنے کا اختیار هو بیانات اُن اشخاص کے جو کہ حالت مقدمہ سے واقف هوں لکھہ سکتي هی اور ایسے بیانات بعد گرفتاري ملزم بمقابلہ أسکے مستعمل هو سکتے هیں *

دفعہ ۳۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے مقدمات فوجداري میں معلوم هونگے - عام أصول نسبت لینے اظہار گواهان کے دفعہ ۱۳۷ و دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ هذا میں مندرج هیں لیکن صورتهاے مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنی هیں اور اِن مستثنی حالتوں میں شہادت ایسے گواہ کي جو موجود نهو داخل کي جا سکتي هی *

اِس دفعہ کے بخوبي سمجھنے کے لیئے مفصلہ ذیل پانچ سوالوں پر غور کرنا چاهیئے اور متن دفعہ کو دیکھہ کر أنکے جوابات نکالنے چاهیئیں وہ سوالات یہہ هیں *

اول ـــ کن لوگوں کي شہادت قابل ادخال هی *

دوم ـــ کن اغراض کے لیئے قابل ادخال هی *

سوم ـــ کن کارروائیوں میں قابل ادخال هی *

چهارم ـــ کن صورتوں میں قابل ادخال هی *

پنجم ـــ کن شرطوں کي مطیع هی *

مفصلہ بالا پانچ سوالوں کا جواب اس دفعہ کي شرح سے بآساني ظاهر هوگا اور یہہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے هیں اور اُن سوالات کے جواب لکھنے کي کچھہ ضرورت نهیں هی لیکن جس غرض سے کہ همنے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تها أسي غرض سے اب هم دفعہ هذا کے مضامین کا بهي ایک شجرہ پیش کرتے هیں *

قابل اداے شہادت

بعیدالسکونت

مقدمہ حال و سابق کا امر تنقیح
طلب ہم مضمون

کے اشخاص سواء ایک قسم ــــ سمیں اظہارات کا

شجرہ میں ہیں ــــ لیکن سب سے بڑا فرق مابین

ں ایک قسم کے بیان کا ذکر ہی ــــ بخلاف اسکے

ر اظہار سے (جسکو داخل کرنا منظور ہو) متعلق

لفظ (ہو) علیحدہ علیحدہ لکھا گیا ہی اور اس

جروں میں لفظ (ہو) تک پڑھنا چاہیئے ــــ ایک اور

ا) سمجھنا چاہیئے اور اس شجرہ میں شرطوں کے

بیانات جو خاص حالت میں کیئے جائیں

دفعہ ۳۴ داخلہ اُس بہي حساب

داخلجات مندرجہ بہی حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں

کا جو کہ باجراے کاروبار بطور معمول مرتب رکھي گئي ہو اُس صورت میں واقعہ متعلقہ هی جب کہ وہ اُسي معاملہ کي بابت ہو جسکي عدالت تحقیقات کرتي ہو لیکن محض وهي داخلہ کسي شخص پر ذمہداري کے عاید کرنیکے لیئے کافي نہوگا *

تمثیل

زید نے عمرو پر ایک هزار روپیہ کي نالش کي اور اپنے حساب کي بہي میں یہہ لکھا ہوا پیش کیا کہ اتنے روپیہ کا عمرو میرا دیندار هی تو وہ تحریر واقعہ متعلقہ هی لیکن بغیر کسي اور شہادت کے جس سے قرضہ ثابت هو کافي نہیں هی *

مضمون دفعہ هذا نہایت صاف هی لیکن یہہ امر قابل غور هی کہ بہي جات حساب کے شہادت میں داخل ہونیکے لیئے لازم هی کہ باجراء کاروبار بطور معمول مرتب رکھي گئي ہوں کیونکہ اگر نہایت ترتیبوار نہ رکھي گئي ہوں

تو اُسمیں جعل اور رقوم کے بنانے کا احتمال هوتا هی — لیکن بہي‌جات حساب کتني هي ترتیب سے مرتب هوں تب بهي ثبوت کافي اپنے مضمون کا نہیں هوتین بلکه مثل ایک شهادت تائیدي کے هیں جسکا ثبوت اور ذریعوں سے بهي هونا چاهیئے — ایک مقدمه میں جسمیں ایک کوتهي مهاجني نے دعوي واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتني مدعي ذمگي مدعاعلیه کے کیا اور به ثبوت دعوي اپنے صرف بہي کهاته پیش کیا تو پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که گو بہي کهاته کتناهي معتبر هو تاهم صرف ایک تائیدي شهادت هي جو بغیر اور شهادت کے کافي ثبوت نہیں - [۶] اور اسیطرح هر ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که ایک شخص بذریعه اپنے بہي کهاته کے دوسرے کو پابند نہیں کر سکتا - [۷] لیکن ایک اور مقدمه میں جسمیں ایک کوتهي مهاجني نے دوسري کوتهي مهاجني پر واسطے دلاپانے زر باقي کے بر بناء بہي کهاته دعوي کیا اور مبصران بهي نے اس بات کي تصدیق کي که بہي کهاته مسلسل طور پر حسب قواعد مهاجني مرتب تها اور نیز یهه که بہي کهاته مدعي مطابق تها اُس حساب سے جو که مدعاعلیه نے مدعیکو لکهکر دیاتها لیکن مدعي نے واسطے ثابت کرنے اِس بات کے که بہي کهاته مسلسل طورپر اجراء کاروبار معمولي میں لکها گیا تها کوئي گواه پیش نہیں کیا اور نه نسبت خاص رقوم کے کوئي شهادت دي لیکن اقبال مدعاعلیه نسبت درست هونے حساب مستدله کے شهادت سے ثابت کیا اور مدعاعلیه نے مدعي کے بہي کهاته کے درست هونے سے اپنے جواب دعوي میں انکار نکیا بلکه صرف دو رقموں پر عذر کیا که اُسکو مجرا ملني چاهیئیں - لیکن کوئي شهادت بتائید اپنے عذر کے نہیں پیش کي حکام پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که گو بہي کهاته مدعي ثبوت قطعي درستي حساب کا نہیں هی اور مدعي کو شهادت نسبت درستي اپنے بہي کهاته کے دیني لازم تهي تاهم چونکه مدعاعلیه نے بہي کهاته کے درست هونیکا اقبال کرلیا اور کوئي شهادت اُس بہي کهاته

۶ راے سریکشن بنام راے هریکشن مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۴۳۲ و سیتهه لکهمي چند بنام سیٹه اندرمن وغیره جلد ۳ بنگال لاریورٹ صفحه ۳۶ پریوي کونسل

۷ ٹهاکرجي سدا گندا بنام کنورجي مانک جي مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۳۷ ضمیمه

کے غلط ہونے کي پيش نه کي تو کوئي ضرورت اور قسم کے ثبوت کي باقي نرهي اور دعوي مدعي قابل ڈگري تصور ہوا [۸] *

اور هائي کورت کلکته نے ايک مقدمه ميں يہه تجويز کيا که جب کبھي بہي کہاته شہادت ميں پيش هو حاکم عدالت کو لازم هي که کل رقوم پر غور کرے جو که جمع کيطرف هوں اور جو که خرچ کيطرف هوں اور جو رقم قابل اعتبار سمجھے اُسکو مانے اور جسکو غير معتبر سمجھے اُسکو نه مانے [۹] *

بموجب ضابطه ديواني کے جب کوئي دعوي بر بناء بہي کہاته هو تو مدعي کو لازم هي که بر وقت داخل کرنے عرضي دعوي کے اصل بہي کہاته کو پيش کرے اور ايک نقل اُسکي عدالت کے سپرد کرے بہي کہاته کي نقل عدالت کے سپرد کرني ضرور هي *

کاغذات حساب زمينداري بهي حسب منشاء دفعه هذا قابل ادخال شہادت هو سکتے هيں اِلا وہ بهي صرف بطور شہادت تائيدي کے خيال کيئے جاتے هيں اور جبکه شہادت پيش کرنا منظور هو تو وہ کل تکمله کرنا چاهيئے جو که بصورت نهونے اُن کاغذات کے کرنا چاهيئے تها اور اُن کاغذات کو صرف بطور شہادت تائيدي کے اِستعمال کرنا چاهيئے چنانچه هائي کورت ممالک مغربي و شمالي نے کاغذات جمعبندي کو ايک شہادت بادي النظري تصور کيا اور نه بنفسه ثبوت کافي جسکي بناء پر ڈگري صادر هو سکے [۱] *

اور هائي کورت کلکته اور پريوي کونسل نے بهي نسبت ايسے کاغذات کے متعدد مقدمات ميں بارها ايساهي تجويز کيا هي [۲] *

---

۸ دوارکاداس بنام جانکي‌داس مورزانڈين اپيل جلد ۲ صفحه ۸۸

۹ ايشان‌چندرسنگهه بنام هرن سردار بنگال جلد ۳ صفحه ۱۳۵

۱ هولاس‌کنور بنام منشي شيسهاے منفصله ۱۳ دسمبر سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۱۱۴۷ خاص سنه ۱۸۶۶ع

۲ کمهيرا منيداس بنام بهچےگوبند منڈل ويکلي جلد ۷ صفحه ۵۳۵ ديواني و گوپال‌منڈل بنام نيکرهن مکاپد ويکلي جلد ۵ صفحه ۸۳ فيصلجات ايکٹ ۲۰ سنه ۱۸۵۹ع — و رام‌لعل چکرورتي بنام تاراچندري برمنيا ويکلي جلد ۸ صفحه ۲۸۰ ديواني و هبي‌گوبند منڈل بنام بهيکےراے ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۹۱ ديواني — و شيخ نرازي بنام لٹهو ويکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۳ ديواني — و بدوناتهه پرايا بنام سرسکهه‌لعل متر ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۷۳ ديواني — و کنجاکنور بنام سيد علي‌احمد ويکلي جلد ۶ صفحه ۶۴ ضميمه — و جمونتي ابي بنام موان‌الله ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۵۱

دفعہ ۳۵ جو داخلہ کسي سرکاري يا اور سرشتہ کي بہي يا رجسٹر يا کاغذات ميں مشعر بيان کسي واقعہ تنقيحي يا متعلقہ کے کسي ملازم سرکاري نے بانصرام اپني خدمت منصبي کے يا کسي اور شخص نے بانجام دھي کسي خدمت کے جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب ھو جس ميں کہ وہ بہي يا رجسٹر يا کاغذ مرتب رکھا جاتا ھي کيا ھو وہ في نفسہ واقعہ متعلقہ ھي *

داخلہ جات مندرجۂ بہي يا رجسٹر سرکاري کب قابل ادخال ہوتے ھيں

دفعہ هذا ميں اُن داخلہ‌جات کو جو کسي سرکاري يا اور سررشتہ کي بہي وغيرہ ميں مندرج ھوں قابل ادخال شہادت قرار ديا ھي ليکن شرايط مفصلہ ذيل قابل غور ھيں :—

۱ — داخلہ منجملہ اقسام مذکور کے ھو *

۲ — نسبت بيان کسي واقعہ تنقيحي يا واقعہ متعلقہ کے ھو *

۳ —(الف) کسي ملازم سرکاري نے کيا ھو *

(ب) کسي ايسے شخص نے کيا ھو جسپر ملک کے قانون کي رو سے اُسکا کرنا لازم ھو *

۴ — (الف) اپنے کار منصبي کے اِجرا ميں کيا ھو *

(ب) يا اُن خدمات کي انجام دھي ميں کيا ھو جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب ھو جنميں وہ رجسٹر وغيرہ مرتب رکھا جاتا ھي *

یہہ ظاہر ہی کہ شرط ۳ و شرط ۴ مفصلہ بالا میں دو دو ضمنیں ہیں — شرط ۴ کي ضمن (الف) متعلق ضمن (الف) شرط ۳ کے ہی اور ضمن (ب) شرط ۴ متعلق ضمن (ب) شرط ۳ کے ہی *

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں کوئي تعریف لفظ سرکاري یا اور سررشتہ کي بہي نہیں کي ہی لیکن دفعہ ۷۴ و ۷۸ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے جسمیں سرکاري دستاویزات کا ذکر ہی کچھہ حال کھلیگا *

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ الفاظ واقعہ تنقیحي اور واقعہ متعلقہ کي تعریف پہلے بیان ہوچکي ہی [۳] *

نسبت شرط سوم ضمن (الف) کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں لفظ ملازم سرکاري کي کوئي تعریف نہیں ہی لیکن دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند اور دفعہ ۲ — ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھنے سے اُسکے معني سمجھہ میں آوینگے *

نسبت شرط چہارم (الف) کے واضح ہو کہ الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ سررشتہ کي بہي یا رجسٹر جسکا ایکٹ ہذا میں ذکر ہی کچھہ ضرور نہیں ہی کہ خاص قانون نے اُسکے رکھنے کا حکم دیا ہو اِلّا اسقدر امر قابل غور ہی کہ ضابطہ دیواني و مال و فوجداري نے ہر صیغہ کے حکام بالا دست کو اختیار رجسٹروں وغیرہ کے رکھنے کي نسبت احکام جاري کرنے کا دے رکھا ہی اور یہہ کہا جاسکتا ہی کہ جو رجسٹر کسي سرکاري ملازم نے حسب الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکھا ہو وہ اُسنے اپنے کار منصبي کے اجراء میں رکھا *

نسبت شرط چہارم کي ضمن (ب) کے جوکہ شرط سوم کي ضمن (ب) کے ہمشکل ہی واضح رہے کہ یہہ شرط گویا لازمي ہی کہ جب کوئي اور شخص ماسواے ملازم سرکاري کے کسي رجسٹر میں داخلہ وغیرہ کرے تو قبل اسکے کہ وہ شہادت میں قابل ادخال تصور کیا جاوے یہہ امر اُس شخص کو جوکہ اُس کو شہادت میں داخل کرنا چاہتا ہی ثابت کرنا لازم ہی کہ وہ داخلہ ایک ایسے فرض کے پورا کرنے میں کیا گیا تھا جسکا قانوناً کرنا اُسپر واجب تہا [۴] *

۳ دیکھو صفحہ ۲۳ و ۲۴

۴ دیکھو دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ہذا

قانون نے اس قسم کی دستاویزات کو قابل ادخال شہادت باوجود اُنکے حلفی نہونے کے اس وجہہ سے تصور کیا ھی کہ اکثر تو ایسے داخلہ‌جات اُس شخص کے ھاتھہ کے ھوتے ھیں جسنے وقت لینے چارج اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے کام کرنے کا حلف اُٹھایا ھوگا ٥ — اور نیز اس وجہہ سے کہ اس قسم کے داخل جات کسی خاص شخص کی غرض سے متعلق نہیں ھوتے اور بوجہہ مشہور اور معروف ھونے کے غلطی ھونے کا کم شبہہ ھوتا ھی *

فرق مابین دفعہ ھذا اور ضمن ۲ دفعہ ۳۲ کے یہہ ھی کہ داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا بلا لحاظ اس امر کے کہ اُن داخلہ‌جات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل ادائے شہادت ھو یا نہو اور اُس کو بطور گواہ کے طلب کیا ھو یا نکیا ھو قابل ادخال شہادت ھیں اور دفعہ ۳۲ میں بلاوجود اُن شرایط کے جنکا اُس میں ذکر کیا ھی ایسے داخلہ‌جات قابل ادخال شہادت نہیں ھیں *

فرق مابین دفعہ ۳۵ و ضمن ۲ دفعہ ۳۲

گو داخلہ‌جات متذکرہ ضمن ۲ دفعہ ۳۲ — اور دفعہ ھذا دونوں بلا حلف ھوتے ھیں لیکن چونکہ داخلہ‌جات ضمن ۲ دفعہ ۳۲ متعلق اُمور خانگی کے ھیں اور داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا متعلق اُمور سرکاری کے ھیں لہذا قانون نے داخلہ جات متذکرہ دفعہ ھذا کو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ پر ترجیح دی ھی اور اُنکو بلا اُن شرایط کے جو دفعہ ۳۲ کے داخلہ جات کے لیئے لازمی ھیں قابل ادخال شہادت گردانا ھی *

دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ — ایکٹ ھذا کے دیکھنے سے قانون نسبت سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ کے واضح ھوگا *

اِس دفعہ کی شرح میں مناسب معلوم ھوتا ھی کہ اُس مقدم کاغذ کا ذکر کیا جاوے جسکو اضلاع شمال و مغرب میں واجب‌العرض کہتے ھیں اور جسکی بحث اکثر مقدمات دیوانی میں علی‌الخصوص مقدمات شفع میں پیش ھوتی ھی — دفعہ ۹۲ و دفعات مابعد ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے دیکھنے سے نوعیت اور احکام واجب‌العرض کے معلوم ھونگے *

٥ یہہ وجہہ دفعہ ٥ ــ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع کے فقرہ آخر سے تائید پاتی ھی —

ليکن سواے اُن اشخاص کے جوکه اُسکے فريق هون اور کسي شريک حصهدار پر وه واجب‌العرض قابل پابندي نهيں هی [6] *

اس دفعه کے مطابق واجب‌العرض شهادت میں پیش هوسکتي هی اُن مضامين کے ثابت کرنے کے لیئے جو که اُس میں مندرج هوتے هیں *

مفصله ذيل چند مثاليں اُن سرکاري رجسٹر اور بهي‌جات کي جنکا ذکر اس دفعه میں هی فيلڈ صاحب نے اپني کتاب مين بيان کي هيں :—

رجسٹر نکاح حسب ايکٹ ۱۵ سنه ۱۸۷۲ع قانون ازدواج *

بهي‌جات رجسٹري حسب ايکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ *

رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ايکٹ ۲۵ سنه ۱۸۶۷ع قانون مطبع *

رجسٹر حق‌التصنيف حسب ايکٹ ۲۰ سنه ۱۸۴۷ع *

رجسٹر سوسئيٹيوں کا حسب ايکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۰ع *

رجسٹر کميٹيوں کا حسب ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ع *

رجسٹرهاے کارروائي ميونيسپل کميٹي حسب ايکٹ‌هاے مختلف متعلقه ميونيسپل کميٹي *

رجسٹر پنچ ساله جو بنگاله ميں طيار هوتا هی [8] *

واجب‌العرض حسب ايکٹ ۲۳ سنه ۱۸۷۱ قانون مالگذاري پنجاب مثل بندوبست حسب قانون ۷ سنه ۱۸۲۲ع *

گو دفعه هذا ظاهرا صاف اور اسان معلوم هوتي هی ليکن في‌الحقيقت اِسکي شرايط کو بخوبي ذهن نشين کرنا خالي از دشواري نهيں هی — پس بغرض صراحت مطالب دفعه هذا هم اس کو بطور شجره کے لکهتے هيں :—

---

۶ حکيم مهرعلي بنام کنهيا هائي کورٹ مغربي و شمالي ۲۵ جون سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۲۲۱ خاص سنه ۱۸۶۶ع — و بهچوا بنام محمدطالع هائي کورٹ مغربي و شمالي ۲۸ مارچ سنه ۱۸۶۷ع نمبري ۲۲۸ خاص سنه ۱۸۶۷ع

۷ بهولاسنگهه بنام باراي سنگهه هائي کورٹ مغربي و شمالي يکم دسمبر سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۱۲۲۳ سنه ۱۸۶۶ع

۸ سري متي اوري متي ديبي بنام وشوناتهه‌دت ويکلي رپورٹر جلد ۷ صفحه ۱۳ ديواني

داخلہ

جو کسي سرکاري سررشتہ کي بہي يا رجسٹر يا
کاغذات ميں مندرج ہو

مشعر بيان

واقعہ تنقيحي — واقعہ متعلقہ

قابل ادخال هى

بشرطيکہ

کسي ملازم سرکاري نے — ايسے شخص نے جسپر قانوناً لازم هے

اپنے کار منصبي ميں کيا ہو — قانوني خدمات کے انجام دينے ميں کيا ہو

جب بعد غور کرنے متن دفعہ هذا کے اِس شجرہ کو ديکھا جاويگا تو ہر جزو دفعہ ۳۵ صاف سمجھہ ميں آويگا اور معلوم ہوگا کہ کونسي شرط کس سے متعلق هى *

دفعہ ۳۶ تحريرات واقعات

> نقشہ‌جات قابل ادخال شهادت کب هوتے هيں

تنقيحي يا متعلقہ کي جو ايسے نقشہ‌جات ميں کہ عموماً لوگوں کي خريداري کے ليئے مشتہر کيئے جائيں يا ايسے نقشہ‌جات زمين يا عمارت ميں جو بحکم گورنمنٹ مرتب کيئے گئے درباب ايسے اُمور کے کيئے گئے ہوں جو

بحسب معمول نقشه‌جات میں ظاهر کیئے جاتے هیں یا اُنمیں لکھے جاتے هیں فی نفسه واقعه متعلقه هیں *

دفعه هذا میں ایک نئی قسم کی شهادت کو قابل ادخال قرار دیا هی یعنی نقشه‌جات کو جو که حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجه دفعه ۳ کے دستاویز هیں اور حسب منشاء تعریف لفظ شهادت کے شهادت دستاویزی کهی جاسکتی هیں اور فقره ما قبل فقره اخیر دفعه ۵۷ ایکٹ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا که عدالتوں کو اختیار دیا گیا هی که اُن امور میں جو متعلق تاریخ علم یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون سے هوں کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حواله هوں استمداد کریں *

پس دفعه هذا میں نقشه‌جات دو قسم کے بیان کیئے هیں :—

۱ — نقشه‌جات جو که عموماً لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتهر کیئے جاتے هیں اُن سے دفعه ۵۷ متعلق هی *

۲ — نقشه‌جات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنت مرتب کیئے گئے هوں *

نسبت قسم اول کے واضح رهے که چونکه بلا کسی غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشه‌جات بنائے جاتے هیں اور نیز بغرض رفاه عام کے مشتهر هوتے هیں اور هر کس و ناکس کی آنکهه اُنپر پڑتی هی اِس وجهه سے اُنکے صحیح هونے کا قیاس غالب هی (جیسا که منشاء دفعه ۵۷ ایکٹ هذا کا هی) اور نیز یهه امر که اگر کوئی غلطی هو تو هر ایک شخص کو اُسپر جرح اور اعتراض کے مشتهر کرنے کا اختیار اور موقع هی ایسے نقشه‌جات‌کو معتبر کرتا هی *

ایک نامی مقدمه میں جسمیں که نزاع سرحد کی تهی حکام پریوی کونسل نے یهه تجویز کیا که شهادت اِس قسم کی نقشه هندوستان کی معتبر هی [۹] *

---

۹ راجه صاحب پرهلادسین بنام مهاراجه راجندر کشور سنگهه بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحه ۱۱۱ و ۱۳۹

نقشجات قسم دوم کي وقعت نقشهجات قسم اول سے بہت زیادہ هی اور حسب دفعه ۸۳ عدالت کو أنکي صحت قیاس کرني لازم هی — اس قسم کے نقشجات میں تمام وہ نقشجات داخل هیں که جو بغرض پیمایش اور بندوبست اراضي کے حکم گورنمنت سے مختلف اضلاع اور مواضع میں سروے دپارٹمنت نے طیار کیئے هیں *

لیکن ایسے نقشجات صرف أن أمور کي شہادت هیں که جن اغراض کے لیئے گورنمنت نے حکم أنکي طیاري کا دیا هو اور خواہمخواہ شہادت حقوق مالکانه کے نہیں تصور کیئے جاتے اسلیئے که نقشه بناتے وقت نقشه بنانے والوں کو صرف أن أمور پر لحاظ رهتا هی جنکا که أنکو گورنمنت سے حکم هوا هی [1] *

لیکن بعض صورتوں میں شہادت قبضه تصور کي جاکر نسبت استحقاق کے بھي أنسے نتیجه نکلتا هی [2] *

علاوہ اقسام متذکرہ دفعه هذا کے ایک اور قسم کے نقشهجات هوتے هیں جو زمرۂ دستاویزات میں قابل ادخال شہادت هیں اور جو خاص بنظر سمجھنے نزاع کے تیار کرائے جاتے هیں انکا ذکر دفعه ۸۳ ایکت هذا میں مندرج هی *

ان اقسام کے نقشوں کي صحت کي نسبت کوئي قیاس قانوني حسب ایکت هذا نہیں هی اور مثل اور دستاویزات کے أنکو ثابت کرنا چاهیئے مثلاً جسطرح که کاتب دستاویز کي شہادت به ثبوت دستاویزات لیجاتي هی اسیطرحپر نقشه کھینچنے والے کي شہادت نسبت نقشه کے لیجا سکتي هی *

دفعه ۳۷ جب عدالت کو دربارہ موجودگي کسي واقعه نوع عام کے کوئي راے قائم کرني هو تو جو بیان که کسي

بیان نسبت واقع نوع عام مندرجه ایکت یا اشتہار سرکاري کب قابل ادخال شہادت هی

---

۱ کمودني دیبي بنام پران چندر مکرجي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۰۰

۲ ششي لکھي داسي بنام بشیشري دیبي جلد ۱۰ ویکلي صفحه ۳۴۳ — و رومي چندر چکروتي بنام راج‌کمار چکروتي بنگال جلد اول صفحه ۱ و ۵ — و جان‌کاو بنام نقرمحمد وغیرہ سدر ایننڌ پریوي کونسل صفحه ۵۲۹

مضمون مندرجہ ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا کسي ایکٹ مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر ھند اجلاس کونسل یا گورنران مدراس یا بمبئي باجلاس کونسل یا لفتننت گورنر بہادر بنگالہ اجلاس کونسل میں یا کسي اشتہار گورنمنت مندرجہ گزت آف انڈیا میں یا کسي لوکل گورنمنت کے گزت میں یا کسي کاغذ مطبوعہ میں جس سے ظاھر ھوتا ھو کہ وہ لندن کا گزت یا کسي نوآبادي یا ملک مقبوضہ ملکہ معظمہ کا گورنمنت گزت ھی کیا گیا ھو وہ واقعہ متعلقہ ھی *

دفعہ ھذا میں کل قانون نسبت ادخال شہادت اُن ایکٹوں اور گزتوں کے جوکہ گورنمنت وقت نے جاري اور مشتہر کیئے ھوں مختصراً مندرج ھی لیکن اسي مضمون سے متعلق ھی دفعہ ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ایکت ھذا دفعہ ھذا میں شرط یہہ ھی کہ وہ امر جسکي نسبت شہادت گذرتي ھی نوع عام سے ھو چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں بحث لڑائي کي تھي جوکہ اُس زمانہ میں مابین برتش گورنمنت کے اور وھابیان سرحد کي تھي گزت آف انڈیا اور کلکتہ گزت جنمیں سرکاري چتھیاں نسبت اُس لڑائي کے مندرج تھیں قابل ادخال شہادت تصور کي گئیں اور نیز ایک چتھی مطبوعہ سکرتري گورنمنت پنجاب کي طرف سے سکرتر گورنمنت ھند کے نام بطور دستاویز مفید حوالہ کے قابل ادخال تصور کي گئي [3] *

[3] ملکہ بنام امیرالدین بنگال جلد ۷ صفحہ ٦۳

اسی طرح پر اگر کسی ایکٹ کی تمہید میں کوئی امر واقعه بیان کیا گیا هو تو وہ ایکٹ قابل ادخال شہادت هی چنانچه ولایت میں جبکه ایک ایکٹ میں یهه بیان تها که یهه ایکٹ اس غرض سے نافذ هوتا هی که ایک جزو ملک میں نہایت هنگامه اور فساد هی اور ایک اشتہار عام بغرض دینے انعام ان لوگوں کے جو که ایسے هنگامه کنندوں کی نسبت اطلاع دیں جاری کیا گیا تها وہ ایکٹ اور اشتہار قابل ادخال شہادت تصور کیئے گئے اور کافی شہادت وجود اُن هنگاموں کے قرار پائے *

اسیطرح پر اگر کسی ایکٹ میں ذکر اس زمانه میں هونے لڑائی کا هو یعنی یهه ذکر هو که کسی دو قوموں میں لڑائی هی تو وہ بهی نسبت وجود اُس لڑائی کے قابل ادخال هی *

اکثر ایسا هوتا هی که گزٹ بطور شہادت کسی امر خاص خانگی کے پیش کیا جاتا هی لیکن جب تک که وہ امر جسکی نسبت شہادت دی جاتی هی نوع عام کا نه هو وہ گزٹ قابل ادخال شہادت نہیں هی *

گزٹ به ثبوت امور خانگی کیا اثر رکہتے هیں

بعض مقدمات میں جنمیں که غرض فریق ثانی کی اطلاع یابی ثابت کرنی هوتی هی شہادت میں اخبار و گزٹ پیش هوتے هیں لیکن جب تک یهه ثابت نکیا جاوے که اُس اخبار یا گزٹ کو فریق ثانی نے دیکہا هی یا پڑہا هی تو وہ کچهه شہادت نسبت اطلاع یابی کے نہیں لیکن ایسا گزٹ جسمیں ایک اشتہار نسبت منقطع هونے شراکت کسی کوٹهی تجارت کے مندرج هو اُن اشخاص کے مقابله میں جنکو که اُس کوٹهی سے لین دین تها شہادت منقطع هونے شراکت کی هی ایسا اشتہار کوٹهی کے اُن شرکاء کو جو که اب شریک نه رهے هوں ان مطالبجات سے جو که بوجهه کسی معامله مابعد اشتہار مذکور کے پیدا هوتے هوں بری الذمه کر دیتا هی لیکن اشتہار مذکور اُن شرکاء کو بمقابله اُن اشخاص کے جو پہلے سے کوٹهی سے معامله رکہتے تهے بری الذمه نکریگا جب تک که یهه ثابت نکیا جاوے که اُنکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کی پہونچی [۴] *

---

۴ دفعه ۲۶۴ قانون معاهده ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع

بیانات مندرجۂ کتب قانوني

دفعه ۳۸ جب عدالت کو کسي ملک کے قانون کے باب میں راے قائم کرني هو تو کوئي بیان اُس قانون کا جو کسي ایسي کتاب میں مندرج هو جس سے ظاهر هوتا هو که وه بحکم گورنمنٹ اُس ملک کے مطبوع یا مشتهر هوئے اور وه قانون اس میں مندرج هی اور کوئي تجویز عدالت هاے ملک مذکور کي جو کسي ایسي کتاب میں مندرج هو جس سے معلوم هوتا هی که وه اُس ملک کي عدالت کي نظائر کي کتاب هی واقعه متعلقه هی *

دفعه هذا میں طریقه کسي ملک کے قانون ثابت کرنے کا هی اور اِس طریقه کي نسبت دفعه ۸۴ - ایکٹ هذا میں عدالتوں کو حکم هی که اُنکي صحت تسلیم کریں — اور واضح رهے که دفعه هذا میں دو قسم کي کتابیں شهادت تصور کي جاتي هیں اول وه جو بحکم گورنمنٹ چهپي هوں اور دوسرے وه جو اُس ملک کي عدالت کے فیصلے هوں — لفظ ملک میں هندوستان اور ما سواے هندوستان اور ملک بهي شامل هیں اور اس ملک میں مفصله ذیل رپورٹیں اکثر سند کے طور پر پیش کي جاتي هیں :—

۱ — بنگال لا رپورٹ *
۲ — سدر لینڈ ویکلي رپورٹ *
۳ — مدراس رپورٹ *

۴ — بنبئی رپورٹ *

۵ — ممالک مغربي و شمالي رپورٹ *

ماسوائے متذکرہ بالا رپورٹوں کے پوراني نظیریں صدردیواني اور رپورٹیں امریکہ کي اور اِنگلستان کي پیش هو سکتي هیں — لیکن اگر کسي مقدمه کا ذکر کسي اخبار میں مندرج هو تو وہ بیان مقدمه بغرض تصریح قانون قابل ادخال نهیں *

دوسرا طریقہ ثابت کرنے کسي ملک غیر کے قانون کا مندرج هی دفعه ۴۵ ایکٹ هذا میں جسمیں اشخاص ماهر کے اظهار قابل ادخال هیں *

بیان میں کسقدر ثابت کرنا چاهئے

دفعه ۳۹ جب که کوئي بیان جسکي شهادت پیش کي جائے جزو کسي بیان طویل یا

> ایسے بیان کي جو جزو کسي گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا هو اسقدر شهادت گذراني چاهیئے

گفتگو کا یا جزو کسي علیحدہ دستاویز کا هو یا ایسي دستاویز میں مندرج هو جو جزو کسي بهي یا خطوط یا کاغذات منسلکه کے هی تو شهادت صرف اُسي قدر حصه کي بابت گذراني جائیگي جو که عدالت کي دانست میں اُس خاص مقدمه میں بیان مذکور کي نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کما حقه سمجهنے کے واسطے ضروري هو جن میں که وہ بیان کیا گیا اور اُس گفتگو

يا دستاويز يا بهي يا نتهي خطوط يا كاغذات كے اُس حصه سے زياده كي بابت نه گذراني جائيگي *

مضمون دفعه هذا كي نسبت شرح دفعه ۲۱ ميں واضح طور پر ذكر هوا هى اور يهه دفعه ديواني اور فوجداري دونوں سے متعلق هى اور نيز زباني اور تحريري بيانات دونوں سے علاقه ركهتي هى — واضح رهے كه اِس ايكٹ ميں حاكم عدالت كو نهايت وسيع اختيارات اِس بات كے فيصله كرنے ميں ديئے گئے هيں كه كسقدر بيان اُسكے اصل مقصود كے سمجهنے كے ليئے ضروري هيں چنانچه اُن نظائر سے جنكا كه همنے تحت دفعه ۲۱ ذكر كيا هى حكام عدالت نے پورے بيانات داخل كرنا مناسب سمجها - ليكن ظاهر هى كه اگر هر عدالت ميں هر جزو بيان جنكا كه لينا ضروري هو يا نهو قابل ادخال شهادت تصور كيا جاوے تو عدالت كے سامنے بهت سا ايسا فضول ماده اور بيانات داخل هو جاويں جس سے بجز پريشاني كے اور كچهه نتيجه نهو - پس دفعه هذا نے عدالت كو اِس امر كا اختيار ديا هى كه جسقدر جزو بيان كو مناسب سمجهے اُس قدر كو شهادت ميں داخل كرنے كي اِجازت دے *

نظائر متعلقه تحت دفعه ۲۱ - اِس ايكٹ كے جاري هونے سے پهلے كي هيں *

فيصلهجات عدالت كس حال ميں واقعه متعلقه هيں

دفعه ۴۰ موجودگي كسي فيصله يا حكم يا ڈگري كي جو قانوناً كسي عدالت كو كسي

تجويز حكم يا ڈگري مصدره مقدمه سابق بغرض عارض نالش ثاني قابل ادخال هي

مقدمہ کي سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کي مانع هو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال میں هی جب کہ بحث اِس امر کي پیش هو کہ وہ عدالت اُس نالش کي سماعت یا اُس تجویز کے عمل میں لانے کی مجاز هی یا نہیں *

دفعہ هذا سب سے پہلي دفعہ ایک نئے مضمون کي هی اور منجملہ ایکٹ هذا کي دفعات کے ایک نہایت مقدم دفعہ هی — چار دفعات مابعد بھي اِسي مضمون سے متعلق هیں یعني فیصلہ‌جات عدالت کس حالت میں واقعہ متعلقہ هوتے هیں *

لیکن واضح رہے کہ ایکٹ هذا میں اِس مضمون کے کہ فیصلہ‌جات عدالت کا تنازع مابعد میں کیا اثر پیدا هوتا هی نہایت ناکافي طور پر بحث کي گئي هی الفاظ دفعہ هذا میں ایک مجمل طور پر یہہ لکھا هی کہ جن صورتوں میں کوئي فیصلہ یا ڈگري یا حکم سابق قانوناً کسي عدالت کو کسي مقدمہ کي سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کي مانع هو اُن صورتوں میں وہ ڈگري یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ هی - لیکن یہہ مطلق نہیں بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگري مانع تنازع مابعد کي سماعت اور تجویز کا مانع هوتا هی *

اور نہ فصل ۸ - ایکٹ هذا میں جس میں موانع تقریر مخالف کا ذکر هی مطلق فیصلہ‌جات کا ذکر کیا گیا هی پس اِس مضمون پر کہ کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگري تنازع کي تجویز یا سماعت کي مانع هوتي هی ایکٹ هذا قطعاً ساکت هی اور اِس لیئے شرح میں همکو اُن اُمور کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہیں هوتے *

في‌الحقیقت یہہ بحث (کہ کن صورتوں میں بوجہہ وجود ایک فیصلہ یا ڈگري سابق کي تجویز اور سماعت ممنوع هوتي هی) متعلق

ضابطہ یعني قانون اضافي کے هی اور چونکہ ایکٹ هذا بهي ایک جزو أسي قانون کا هی لهذا بهتر هوتا کہ واضعان قانون چند اور دفعات بڑها کر تصریح إس امر کي کردیتے کہ کن صورتوں میں ایسا هوگا *

یہہ دفعہ دیواني اور فوجداري دونوں سے متعلق هی اور ظاهرا لفظ مقدمہ کي سماعت سے مقدمہ دیواني مراد هی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداري هی *

متعلق دیواني

ضابطہ دیواني میں یہہ قاعدہ قرار پایا هی کہ اگر کوئي نالش ایسي بناء دعوي پر قائم هوکر عدالت دیواني میں رجوع کي جاوے جسکي سماعت اور تجویز ایک دفعہ پہلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حال یا أنکے ایسے شخصوں کے جنکے ذریعہ سے متخاصمین حال دعویدار هیں هو چکي هو تو أسکي سماعت نهوگي *

مسئلہ امر تجویزشدہ اور أسکے أصول

پس جو معاملہ کہ عدالت مجاز کے روبرو أن شرایط کے موافق جنکا ذکر ضابطہ دیواني میں هی ایک مرتبہ فیصل هوچکا هو أسي امر متنازعہ کي سماعت دوبارہ کوئي عدالت نکریگي - جو امر کہ إس طرح پر طی هوچکا هو أسکو امر تجویز شدہ کهتے هیں - اور جو تنازعہ کہ ایک دفعہ تجویز هوچکي هو أسکو پهر عدالت کے روبرو بغرض تصفیہ کے پیش نهیں کرسکتے — مفصلہ ذیل أصولوں پر مسئلہ امر تجویز شدہ مبني هی :—

اول — جو امر کہ عدالت نے تجویز کردیا وهي صحیح اوردرست هی *

یہہ أصول إس وجہہ سے قانون نے قائم کیا هی کہ جبکہ باقاعدہ طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سنتي هی اور پهر أس پر ایک فیصلہ صادر کرتي هی تو أسکے درست هونے کے حق میں هر قسم کي دلایل هوتي هیں *

دوم — خلائق کا فائدہ إس امر میں هی کہ نالشا نالشي کم هو *

پس ظاهر هی کہ اگر ایسا قاعدہ مقرر نهوتا تو ممکن تها کہ فریقین مقدمہ ایک هي امر کي نسبت تنازع قائم رکهتے اور کبهي أنکے جهگڑے ختم نهوتے *

سوم — کسي شخص کو ایک هي بناء مخاصمت کي بابت دو دفعہ تکلیف دیني نہیں چاهیئے *

پس اگر یہہ اُصول قائم نہوتا تو ایک هي امر کي بابت مدعاعلیہ متعدد دفعہ طلب کیا جاتا اور عمر بہر اُسکي جوابدهي میں گذر جاتي *

پس عذر امر تجویزشدہ کے پورے طور پر عارض هونیکے لیئے شرایط مفصلہ ذیل لازمي هیں :—

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض هونے کے لیئے لازمي هیں

اول — تجویز سابق عدالت مجاز کي هو *

دوم — تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کي هو *

سوم — فریقین مقدمہ سابق یا اُنکے قائم‌مقام فریق مقدمہ ثاني کے هوں *

چہارم — تجویز متعلق هو اُسي شی سے جس سے فیصلہ سابق متعلق تها *

تاوقتیکہ شرایط مفصلہ بالا پورے طور پر صادق نہ آویں کوئي فیصلہ یا ڈگري یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمہ ثاني نہیں هو سکتا *

اِس مسئلہ قانوني کو حکام پریوي کونسل نے ایک نامي مقدمہ میں تسلیم کیا هی [۵] *

اُصول امر تجویزشدہ جو هم ابهي بیان کرچکے هیں مدعي اور مدعاعلیہ دونوں سے متعلق هی اور اثناء مقدمہ میں بهي مدعي یا مدعاعلیہ کوئي ایسا عذر پیش نہیں کر سکتا جسکي کہ تجویز حسب شرایط بالا هوچکي هو ۔ کیونکہ وہ امر تجویزشدہ قرار پاکر اُسکي نسبت کوئي تجویز دوبارہ نہیں هو سکتي *

شرط اول حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رهے کہ عدالت مجاز اُس عدالت کو کہتے هیں جسکو قانوناً اُس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کا اختیار هو ۔ حد اختیار عدالت ایک ایسي چیز نہیں هی کہ جو رضامندي فریقین پر

۵ کہکرلي‌سنگہہ بنام حسین‌بخش بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳ پریوي کونسل ۔ و بسہ‌نا میدن بنام بیچن ویکلي جلد ۸ صفحہ ۱۷۵

منحصر هو یا جسپر عدالت صرف بوجهه عذر کسي فریق کے غور کرے بلکه ایک حکم قانوني هی که بلا لحاظ اِس امر کے که کوئي فریق ایسا عذر پیش کرے یا نهیں عدالت کو اُس پر خود غور کرنا چاهیئے اور اگر کوئي ایسا مقدمه جو اُس عدالت میں دائر هو اُسکے حد اختیار سے باهر هو تو عدالت کو اُس مقدمه کو بیرون اختیار سمجهه کر نهیں سننا چاهیئے اور عذر عدم اختیار عدالت فیصله کننده ایک ایسا عذر هی که جسپر مقدمه کے اخیر درجه تک عدالت غور کر سکتي هی اور اُسکو فریقین پیش کر سکتے هیں بشرطیکه ایسے عذر کے پیش کرنے میں ایسے اُمور واقعه کي تنقیح ضرور نه هو جو که عدالت مرافعه اول کي تنقیح کیئے بغیر تنقیح نهیں هو سکتي [۱] *

طریقهٔ اختیار عدالت کے قرار دینے کا

بغرض طے کرنے اس امر کے که آیا مقدمه حد اختیار کسي عدالت خاص میں هی یا نهیں اُمور مفصله ذیل قابل لحاظ هوتے هیں :—

۱ نوعیت چارهٔ جسکا مدعي مستدعي هی *

۲ مقدار شی متنازعه فیه *

۳ حدود ملکي اختیار سماعت عدالت *

نوعیت اُن مقدموں کي جنکو عدالت دیواني سن سکتي هی

ضابطه دیواني کے دیکهنے سے معلوم هوگا که عدالت هاے دیواني کو جمله مقدمات قسم دیواني کے سننے کا اختیار هی باستثناء اُن مقدمات کے جنکي سماعت کسي ایکٹ پارلیمنٹ یا مجموعه بنگاله خواه مدراس خواه بنبئي کے کسي قانون یا نواب گورنر جنرل هند باجلاس کونسل کے کسي ایکٹ کے ذریعه سے ممنوع هوں *

ضابطه دیواني کے دیکهنے سے ظاهر هوگا که عدالتهاے دیواني کو نهایت وسیع اختیار فیصله کرنے نزاعوں کا هی اور اُس کے اختیار کي کوئي حد مقرر نهیں کي گئي سواے اِس بات کے که جس قسم کے مقدمات کے سننے کو صاف قانون نے منع کر دیا هی اُنکو عدالتهاے دیواني فیصل نهیں کر سکتي *

---

۱ مرهي کشن مکرجي بنام شب پرشاد پانڈے ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۹۰

ضابطه دیواني میں صریح طور پر اُصول قانون بیان کیا گیا هی که جب کبهي کسي حق دیواني کي بحث هو تو عدالت دیواني اُسکے سننے کي مجاز هی اور یهه اُس اُصول متعارفه قانون پر مبني هی که جهاں حق هوتا هی وهاں اُس کا چاره بهي هوتا هی یعني جس شخص کو کوئي استحقاق کسي شی کي نسبت هو اور وه اور کسي کے فعل کي وجهه سے اُس حق سے محروم هو جاوے تو وه شخص جو که محروم اپنے حق سے هو گیا هی عدالت میں چاره جو هو سکتا هی ورنه حق کے صرف حاصل هونے سے کچهه نتیجه نهیں هی اگر اُسکے تلف هونے پر مستحق کو چاره باقي نه رهے *

واضح رهے که ایسا چاره جسکا که مدعي بحالت محروم هونے کے چاره کر سکتا هی منحصر هی اُس قانون کے ملکي پر جهاں که وه حق کي نسبت چاره جو هو [۷] *

کل مقدمات جو که عدالت دیواني میں دایر هو سکتے میں دو قسم کے هوتے هیں —

۱ وه مقدمات جو که بغرض برقرار رکهنے یا حاصل کرنے حقوق کے هوں — مثلاً دعوي استقرار حق یا دعوي دلا پانے قبضه جایداد *

۲ وه مقدمات جو که واسطے دلا پانے معاوضه اُس ضرر کے هوں جو که کسي شخص کے اپنے حق سے محروم کیئے جانے کي وجهه سے پیدا هوئے هوں — مثلاً دعوي ازاله حیثیت عرفي یا اور قسم کے هرجه کے معاوضه دلاپانیکا *

پس کل مقدمات اقسام مفصله بالا میں سے ایک قسم کے ضرور هونے چاهیئیں اس قانون شهادت میں پورے طور پر اس بات کا ذکر که کون کون سے اقسام کے مقدمات کي عدالتهاے دیواني سماعت کر سکتي هی نهیں کیا جاسکتا — الا یهه امر واضح رهے که کیسي هي نئي قسم کا مقدمه هو عدالت دیواني کو اُسکے سننے کا اختیار هی اور یهه امر که ایسا مقدمه پهلے کبهي کسي عدالت دیواني نے نهیں فیصل کیا وجهه عدم اختیار کي نهیں هی مگر عدالت کو تین اُمور پر وقت سماعت مقدمه کے خیال رکهنا چاهیئے *

---

۷ سري شنکر بهرتي شامي بنام سدها لنگها چرنتي مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۱۹۸

اول — یہہ کہ آیا مدعي کو کوئي حق حاصل تھا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا أسکو کوئي ضرر پہونچا یا نہیں *

سوم — یہہ کہ آیا أس ضرر کا ذمہدار مدعاعلیہ ہوسکتا ہی یا نہیں *

پس ان تین أمور پر خیال رکھنا چاہیئے جنسے عدالت کو تنقیح اور انفصال مقدمات میں مدد ملتي ہی عدالت دیواني کو قبل غور کرنے امور مفصلہ بالا پر سب سے پہلے یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جس قسم کا چارہ مدعي چاہتا ہی أس کو کسي قانون نے منع تو نہیں کر دیا *

مفصل طور پر بحث اِس امر کي کہ کون سے مقدمات کے سننے کا اختیار کس عدالت کو ہی شرح دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا جاویگا *

عدالت ہاے ہندوستان میں بوجہہ جاري ہونے قانون ہاے مختلف کے یہہ بات ایک نہایت دقت طلب ہوگئي ہی کہ کون سے مقدمات قابل سماعت دیواني ہیں اور کون سے قابل سماعت مال ہیں لیکن ایک اصل طریقہ قرار دینے اس امر کا یہہ ہی کہ عرضي دعوي کو دیکھے کہ مدعي کس بات کا مستدعي ہی — ہائي کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ہماري یہہ راے ہی کہ عدالت ماتحت نے اِس بات کے قرار دینے میں کہ یہہ مقدمہ متعلق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے نہیں ہی غلطي نہیں کي ہی مدعیان نے ایک ایسے غیر شخص پر نالش کي جو کہ أسکي زمین پرسہلا حق قابض تھا وکیل اپیلانٹ نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعاعلیہ نے تعلق زمیندار اور کاشتکار مابین مدعیان اور اپنے بیان کیا ہی یہہ بیان مدعیان کے بیان سے خلاف ہی — پس طریقہ قرار دینے حد اختیار عدالت یہہ ہی کہ دیکھے کہ مدعي نے کیا بناد مخاصمت بیان کي ہی اور کیا چارہ مانگتا ہی اور نہ یہہ کہ صرف جواب مدعاعلیہ کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرلے — اگر اسي طرح پر مدعي نے مدعاعلیہ پر بہ بیان أسکي کاشتکاري کے نالش کي ہوتي اور مدعاعلیہ بانکار تعلق کاشتکاري ایک حق نسبت قبضہ اراضي کے بیان کرتا تو عدالت کو چاہیئے کہ مدعي کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمہ

اُسکي سماعت کے لائق هو تو مقدمہ کي تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعي درست نہو تو دعوے کو ڈسمس کردے *

هم اسلیئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے هیں اور اپیل کو ڈسمس [8] *

جب کبھي ایک نالش کسي عدالت مال میں دائر هو اور یہہ بیان هو کہ مابین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا هی اور دوسرے فریق کو اُس تعلق سے اِنکار هو تو عدالت کو اول یہہ چاهیئے کہ امر تنقیح طلب قرار دیکر تجویز کرے اور مطابق اُسکے اختیار کي نسبت فیصل کرے [9] *

شرط دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے هو

یہہ دوسري شرط هی جسکا هونا لازمي هی قبل اسکے کہ کوئي فیصلہ ناطق تصور کیا جاوے — اُس عدالت کو جسکے روبرو فیصلہ سابق بطور عارض دعوي کے پیش کیا جاتا هی دیکھنا چاهیئے کہ ایا وہ حق جسکي نسبت نزاع هی پہلے بھي مابہ‌النزاع تھا یا نہیں اور ایا اُس حق کي نسبت کوئي تنقیح اور تجویز هوئي تھي یا نہیں [1] اور ضرور هی کہ اُس امر کي اُس مقدمہ سابق میں تجویز هوچکي هو چنانچہ هائي کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ مدعي کے دعوي میں امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لیئے صرف یہہ بات کافي نہیں هی کہ ایک مقدمہ مابین اُنہیں فریقین کے نسبت اُسي جائداد کے اور اُسي بناء مخاصمت پر هوا هی بلکہ یہہ امر لازمي هی کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت اُس چارہ کے جسکا مدعي اب جویاں هی هوچکا هی — اور اس لیئے جبکہ ایک مقدمہ اس بناء پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھي اور هائي کورٹ میں اُسکي تحقیقات هوتي تھي

---

۸ رابرٹ واٹسن کمپني بنام مجو وغیرہ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۵ غطائو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

۹ هري پرشاد سالي بنام کنجبہاري سہاے ویکلي جلد

۱ اودے‌ترو بنام کتمانو چتو مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — و چوندیرشنکر ویکلي دیپ راے بنام هرگندراديپ جلد ۳ صفحہ ۳۹ دیواني اپیل

تسمس کردیا گیا تو فیصلہ تسمسي ناطق قرار نہ پایا اور نہ نزاع مذکور تجویز شدہ قرار پائي [۲] *

ایک اور مقدمہ میں هائي کورٹ مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ عذر امر تجویز شدہ جائز نہیں هی جب تک کہ عدالت کو یہہ ظاهر نہو کہ بناد حق قانوني جسپر کہ مدعي اب دعوي مبني کرتا هی ایک ایسا امر هی کہ جو فیصلہ مقدمہ سابق میں پیش کیا گیا تھا اور اُسپر فیصلہ اور ڈگري لکھي گئي تھي [۳] *

جبکہ ایک نزاع نسبت ایک حق کے طی هوچکي هو تو نئي شکل سے اُسي نزاع کو پھر پیش کرنے سے عذر امر تجویز شدہ سے بچ نہیں سکتا — غرضکہ جب ایک هي امر متنازعہ فیہ کي نسبت پہلے تجویز هو چکي هو تو دوبارہ اُسکي تجویز نہیں هو سکتي - لیکن یہہ ضرور هی کہ امر جسکي تجویز هوئي هو پہلے مقدمہ میں مقصود بالذات هو ورنہ وہ تجویز وفیصلہ سابق عارض دعوي نہیں هوسکتا چنانچہ هائي کورٹ کلکتہ نے اسیطرح کا ایک مقدمہ فیصل کیا هی جسکے واقعات یہہ تھے :—

زید نے بکر پر عدالت دیواني میں واسطے دلا پانے هرجہ آم توڑ لینے کے جو کہ اُس زمین پر واقع تھے جسپر کہ زید کا دعوی تھا نالش دائر کي تھي پس امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ ایا زید مدعي کو هرجہ ملنا چاهیئے یا نہیں اس امر کے فیصلہ کرنے میں اس بات کا عارضي طور پر فیصلہ کرنا پڑا کہ زید کو اُس زمین پر جسپر درخت آم واقع هیں حق حاصل هی یا نہیں یہہ امر بحق زید قرار پایا — بکر نے بعد ازآں نالش زید پر واسطے اثبات حق اور استقرار حق مقابضت اراضي مذکور کے دائر کي اور نیز ایک نقشہ تھوک بست کي منسوخي کا دعوی کیا وہ نقشہ مطابق فیصلہ پیمایش کے طیار هوا تھا — چیف جسٹس پیکاک نے اس مقدمہ میں یہہ بیان کیا کہ یہہ امر ظاهر هی کہ بناد مخاصمت واسطہ دلاپانے هرجہ آم کے ایک ایسي نالش سے جوکہ واسطے استقرار حق اور منسوخي کارروائي پیمایش کے کیجاوے جداگانہ هی — اور مدعي کے

۲ سیکھي جٹي بنام کلنداین تاچیو مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۴ نظائر دیواني

۳ اودیارتور بنام تتواناچیو مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۱

دعوی میں دفعہ ۲ عارض نہیں اور نہ فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض ہو سکتا ہی دعوی حال میں اس وجہہ سے کہ یہہ امر فیصلہ سابق میں محض ایک عارضی طور پر امر تنقیح طلب تھا — تقریر میں یہہ بیان کیا گیا ہی کہ مدعی نے عرضی دعوی پر اسٹامپ نہ صرف قیمت آم پر بلکہ نیز قیمت اراضی پر لگایا تھا — لیکن صرف مدعی کی طرف سے زائد اسٹامپ کا لگانا فریقین کے حقوق کو مقدمہ حال میں کچھہ ضرر نہیں پہونچا سکتا [۴] *

اسی طرح اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ سے یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ اسمال کاز کورٹ کا ایک ایسے دعوی میں جوکہ واسطے دلا پانے ہرجہ کات لیجانے درخت آم کے دائر کیا گیا تھا اور جسکے تجویز کرنے میں ضرورت تنقیح اراضی کے استحقاق کی ہوئی تھی ناطق نسبت اراضی کے استحقاق کے نہیں ہوتا — اولاً اس وجہہ سے کہ اسمال کاز کورٹ کو اراضی کی نسبت تجویز کا اختیار نہیں — ثانیاً اِس وجہہ سے کہ عارضی طور پر تجویز حق کی کی گئی تھی [۵] *

ایک مقدمہ میں جو کہ نالش واسطے انفکاک رہن اراضیات کی تھی مدعاعلیہما نے یہہ عذر کیا کہ وہ زاید از بست سال سے بذریعہ دو بیعناموں کے قابض ہیں بیان مدعیان یہہ تھا کہ بیع قطعی نہ تھی بلکہ بیع بالوفا تھی جو کہ ایک قسم کا رہن ہی اور اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے وہ ایک اقرارنامہ پر بھروسہ کرتے تھے جو کہ اُسی تاریخ کا لکھا ہوا تھا جسکو کہ وہ دستاویزیں جنپر مدعاعلیہما بھروسہ کرتے تھے تحریر ہوئی تھیں — مدعاعلیہما نے پہلے مدعیوں میں سے ایک مدعی پر دعوی بقایاہ لگان کا نسبت پیسکہ کے کیا تھا اور یہہ قرار پایا تھا کہ پیسکہ ایک جزو ہیں اُن پیسکہ کا جنپر کہ وہ مدعی معہ اور راہنوں کے حسب اقرارنامہ بلا اداے لگان کے قابض رہنے کا مجاز تھا — ڈپٹی کلکٹر نے جسکے ہاں دعوی بقایاہ لگان کا ہوا تھا نسبت جواز اور صحت اقرارنامہ کے تجویز کی تھی اور یہہ فیصلہ کیا تھا کہ فی الحقیقت وہ معاملہ بیع قطعی کا نہ تھا — بلکہ

۴ مہیندرچندر چکرپتی بنام رلیکماو چکرپتی بنگال لارپورٹ جلد اول صفحہ اول

۵ رگھورام بہتراجی بنام رامچندر دولے سدر لینڈ اسمال کازکورٹ رپورٹس صفحہ ۵۱

ایک رہن تھا — انفکاک کے دعوی میں جو اب دائر تھا یہہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ڈپٹی کلکٹر نسبت اقرارنامہ کے ناطق ہی اور اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمی ہی - اِس عذر کو ھائي کورت ممالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پریوي کونسل نے بصیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یہہ تجویز کیا :—

فیصلہ ھائي کورت کا اِس دلیل پر مبني ہی کہ جج نے کافي لحاظ اِس امر پر نہیں کیا کہ اقرارنامہ کو ڈپٹی کلکٹر جائز اور صحیح تجویز کرچکا تھا اور ھائي کورت نے اِس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا ہی — لیکن اگر فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اُسکے سامنے پیش تھا ناطق ہوتا تو اُسکي یہہ عارضي تجویز کہ اقرارنامہ ایک جایز اور صحیح دستاویز تھي مابین فریقین مقدمہ ھذا کے ناطق اور قطعي نہیں ہی اس وجہہ سے جو امر تنقیح طلب اُس کے سامنے تھا وہ امر تنقیح طلب مقدمہ حال میں نہیں ہی اُسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسري کا مقدمات بقایا لگان میں ہی پس اس صورت میں نہ اُس حق کي بحث ہی اور نہ فیصلہ سابق عدالت مجاز کا ہی [۱] *

لیکن جبکہ امر مقصود بالذات امر تنقیح طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصل ہو جاتا ہی اُس کي نسبت پھر عدالت کسي صورت میں سماعت نہیں کر سکتي مثلاً ایک ولایت کے مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچھہ اسباب کے نالش کي بکر مشتري روپیہ ادا کر چکا تھا اور رسید لیلي تھي لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نہ کر سکا پس اُس پر ڈگري صادر ہوئي بعد اجراے ڈگري اور اداے زر ڈگري کے بکر مشتري کو وہ رسید جو کہ زید بایع نے اُسکو دي تھي ملگئي اور اُس نے ایک دعوي واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو کہ اُسنے اجراے ڈگري میں ناحق زید کو دیا تھا دایر کیا — یہہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال میں وہي ہی جو پہلے مقدمہ میں تھا لہذا یہہ امر تجویز شدہ ہی اور عدالت اُسکي سماعت نہیں کرسکتي *

[۱] ٹھکولي سنگھہ بنام حسین بخش خان بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳

لیکن کوئي تجویز کسي دعوي کو کسي ضابطہ کے عذر پر ڈسمس ہونے کي وجہہ سے امر تجویز شدہ نہیں کر دیگي اور دوبارہ اُسکي سماعت ہو سکتي ہی [7] *

اور اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے :—

دو بھائي زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جایداد موروثي کے تھا – فریقین نے ایک راضینامہ لکھکر عدالت میں داخل کیا – اِس اثناء میں زید کا انتقال ہوگیا اُسکي بیوہ اور عمرو نے ایک اَوْر راضینامہ (نسبت اُس جایداد کے جسپر کہ مسماۃ نے حق حاصل کیا تھا اور جو جایداد کہ راضینامہ سابق میں شامل تھي) لکھکر داخل کیا – اُس مقدمہ میں ہائيکورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ ایک دعوي جو کہ ایسے قرار داد باہمي سے پیدا ہوتا ہی حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع مجموعہ ضابطہ دیواني کے امر تجویز شدہ نہیں قرار پاسکتا [8] *

اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جو کہ بوجہہ عدم حاضري فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارض دعوي ثاني قرار نہ پایا – خواہ ایسي غیر حاضري فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے ھي کیوں نہ ہوئي ہو [9] *

ایک مقدمہ میں ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپني جائداد شوھري پر قابض ہوگئي تھي بذریعہ ایک مقدمہ کے بیدخل کي گئي اور اُس نے اُس مقدمہ میں اپنے جوابدعوي میں مطالبہ دَین مہر کا جایداد پر ذکر نہیں کیا اور اس وجہہ سے ایک ڈگري حق مستقل کي وارثان متوفي کو مسماۃ پر ملکئي بعد ازآن اُس بیوہ نے نالش واسطے قائم کراپانے مطالبہ دین مہر کے جایداد متوفي پر دایر کي – یہہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق

---

۷ شرکھي بیوہ بنام مہدي منڈل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ صیغہ دیواني — و رام ناتھہ سوامي جوھري بنام بھکت مہاپتر ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

۸ لکھچھمین امال بنام ٹیکارام لوڈا جي مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

۹ رگھوناتھہ سنگھہ بنام رامکوار منڈل بنگال جلد ۵ صفحہ ۱۴ ضمیمہ

میں مسماۃ مدعیہ کا عذر نسبت مطالبہ مہر کے پیش نکرنا اُس مطالبہ کو امر تجویز شدہ کر دیتا ہی [1] *

اسیطرح پر ایک جایداد جو کہ رہن تھي زر نقد کي اجراے ڈگري میں (جو کہ مرتہن جایداد مذکور پر تھي) نیلام ہوئي - ایک شخص ثالث نے ڈگریدار پر جسکي ڈگري میں جایداد نیلام ہوئي تھي ایک نالش نمبري نسبت جایداد مذکور کے کي اور وہ نیلام عدالت سے اس بناء پر منسوخ ہوا کہ مرتہن مدیون ڈگري کا جایداد مذکور میں کچھہ حق نہ تھا اور اِس لیئے وہ جایداد نیلام نہو سکتي تھي — ڈگریدار نے بعد ازآں ایک نالش نمبري (واسطے عاید کرنے مطالبہ اپني ڈگري کے جائداد مذکور پر) اُس شخص ثالث پر دایر کي - ھائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ امر تنقیح طلب یعني آیا مطالبہ زر ڈگري اس جایداد پر عاید ہو سکتا ہی یا نہیں وہي ہی جو کہ مقدمہ سابق میں تجویز ہو چکا ہی — اس لیئے یہہ امر تجویز شدہ ہی اور اُس کي دوبارہ سماعت نہیں ہو سکتي [2] *

شرط سوم یعني فریقین وہي ہوں یا اُنکے قائمقام

فیصلہ‌جات جنکا ذکر ضابطہ دیواني میں ہی اُس قسم کے فیصلہ ہیں جو کہ صرف اُن اشخاص پر جو کہ فریقین مقدمہ ہوں ناطق قرار پاتے ہیں — اُن فیصلہ‌جات کا ذکر جو کہ ما سواے فریقین مقدمہ کے غیر اشخاص پر بھي ناطق ہوتے ہیں دفعہ ۴۱ - ایکٹ ھذا کے الذر ہی اُس دفعہ کي شرح لکھتے ہوئے اُنکا بیان کیا جاویگا لیکن اِس قسم کے فیصلہ‌جات کے لیئے جنکا کہ ذکر اِس دفعہ میں ہی یہہ لازمي ہی کہ فیصلہ مابین اُنہیں اشخاص کے جو فریقین مقدمہ ہیں یا جنکے فریقین مقدمہ قائمقام ہوں ناطق قرار پاوے ورنہ اگر ایسے فیصلہ‌جات بمقابلہ غیرشخصوں کے (جو کہ فریق مقدمہ نہیں ہیں) ناطق کر دیئے جاتے تو یہہ امر

[1] مسماۃ رافیۃ بنام مسماۃ صاحبۃ ویکلي جلد ۸ صفحہ ۳۱۰ دیواني

[2] فقیر چندرپال چودھري بنام لکھي مني دیبي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ دیواني

بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسي شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع نہ سوالات جرح کرنے کا نہ اپیل کرنے کا موقع ملا ہی ان کو غیروں کي کارروائي کا پابند کر دیا جاوے اِس قسم کے فیصلہ‌جات کے ناطق ہونے کے لیئے یہہ بھي ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ثاني ہوئے ہوں — اور صرف یہہ کافي نہیں ہی کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق کا فریق ہو اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق میں کوئي فریق نہو غرض کہ دونوں فریق مقدمہ ہذا اُس فیصلہ سابق کي رو سے برابر پابند ہوسکتے ہیں — لیکن یہہ امر ضرور نہیں ہی کہ جو فریق مقدمہ ہذا میں مدعي ہو وہي مقدمہ سابق میں بھي مدعي ہو یا جو کہ اب مدعاعلیہ ہو وہ پہلے بھي مدعاعلیہ ہو لیکن یہہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے مخالف مقدمہ سابق میں رہے ہوں ورنہ وہ فیصلہ آپس میں ایسے فریقوں کے جو مقدمہ سابق میں ایک ہي طرف تھے ناطق نہ ہوگا *

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ ایک شخص مسمی سروپ سنہ ۱۸۶۵ع میں دو بیٹے مسمیان نوند اور گریش چھوڑ کر مرگیا ایک شخص مسمی مکتا نے جایداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی اُس کے حق میں وصیت کر گیا ہی قبضہ کر لیا — سنہ ۱۸۶۷ع میں گریش نے دعوي بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ جایداد کے اور منسوخ کرا پانے وصیت‌نامہ کے دایر کیا اور اپنے بھائي نوند کو بھي مدعاعلیہ گردانا — صدرالصدور نے اِس بناء پر دعوي گریش کا ڈسمس کردیا کہ وصیتنامہ درست اور ثابت ہی — سنہ ۱۸۶۹ع میں نوند نے بحیثیت وراثت اپنے باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعوي کیا — عدالت مرافعہ اولی نے یہہ تجویز کي کہ وصیت‌نامہ ایک جعلي دستاویز ہی اور مدعي کي ڈگري ہوئي جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ نوند پہلے مقدمہ کا ایک فریق تھا اس لیئے دفعہ ۲ ضابطہ دیواني عارض ہی اپیل خاص میں حکام هائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نوند مقدمہ سابق میں کوئي ایسا فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کي ڈگري کے کسیطرح اپنا حق حاصل کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گریش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ نوند کے جو کہ اُس مقدمہ میں صرف ایک فریق ترتیبي تھا ناطق نہیں ہی

أس کے مقابلہ میں فیصلہ سابق امر تجویز شدہ هی اور نہ عارض
هی ۳ *

لفظ قایم‌مقام کي تصریح هم دفعہ ۱۸ کي شرح میں لکھہ آئے هیں ۴ اور
کے دیکھنے سے معلوم هوگا کہ اگر تعلق جسکا کہ وهاں ذکر هی مابین دو
موں کے موجود نہو تو شخص ثاني شخص اول کا قائم‌مقام قرار نہیں
نا – چنانچہ ایک مقدمہ میں یہہ تجویز هوئي کہ چند هندو بہنوں
سے ایک بہن جو کہ بوراثت باپ کے دعوي کرتي هی پابند أن ڈگریات
یں هی جو کہ بمقابلہ أسکي اور بہنوں کے أنکي زندگي میں هوئي هوں
وجہہ سے کہ گو مدعیہ اور أسکي بہنوں نے جایداد کو بطور وارث اپنے
کے حاصل کیا تھا تاهم مدعیہ کي بہنوں کو صرف وہ حق حین
حاصل تھا جو کہ وراثتاً ایک هندو عورت کو حاصل هوتا هی – مدعیہ
اپني بہنوں کي نہیں هی بلکہ جایداد أنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے
کو ملي هی اس وجہہ سے مدعیہ پابند أن ڈگریات کي نہیں هی جو
قابلہ أسکي بہنوں کے أنکي حیات میں صادر هوئي تھیں ۵ *

یکن جبکہ ایک هندو بیوہ اپنے شوهر کي وارث اور قائم‌مقام هو تو ورثاء
شوهري أن ڈگریات کے پابند هیں جو کہ زمانہ حیات بیوہ میں
ش اور فریب کے بمقابلہ أس کے بابت جائداد شوهري کے صادر
هوں ۶ *

جبکہ ایک فیصلہ کسي شخص کے مخالف یا موافق کسي خاص
ت سے صادر هوتا هی تو وہ فیصلہ أسي حیثیت سے مضر یا مفید
ا هی اور نہ بحیثیت دیگر چنانچہ ایک مقدمہ جو کہ واسطے دلاپانے
جائداد غیر منقولہ کے بمقابلہ مسماۃ جمیا اور أسکے باپ کے دائر هوا
د أس کے پدر کي وفات کے پھر بمقابلہ جمیا کے بحیثیت هونے وارث
اپ کے دائر هوا ڈگري مقابضت اور واصلات کي جمیا پر بحیثیت
وارث اپنے باپ کے صادر هوئي اور دعوی بمقابلہ مسماۃ جمیا کي

دوهن چندر موزمدار بنام مکتا سندري دیبي بنگال جلد ۷ صفحہ ۳۸ ضمیمہ
پراتیس چندر بنام کہال چندر گھوس بنگال جلد ۵ صفحہ ۵۵ ضمیمہ
دیکھو صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹
جیکو بند سہاے بنام مہتاب کنور ویکلي ۷ صفحہ ۱ صیغہ دیواني
نوبن‌چندر چکربتي بنام ایشرچندر چکربتي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۵۰۵

ذات کے تسمس ہوا ڈگریدار نے اول قبضہ جائداد ڈگری شدہ کا حاصل کیا اور بعد ازآں جمیا کی ذاتی جائداد کو قرق کراکر واسطے ادائے زر واصلات کے نیلام کرایا جمیا کے عذرات بصیغہ متفرقہ یعنی بصیغہ اِجرائے ڈگری نامنظور ہوئے اور ڈگریدار خود مشتری ہوا مگر اُس کو قبضہ کبھی نہ ملا۔ اس بیع کا حکم ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع کو ہوا تھا اور جج نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کو نیلام بحال کیا — بعد ازآں مسماۃ جمیا نے واسطے استقرار اپنے قبضہ اور تنسیخ نیلام کے دعوی کیا — اِجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ جمیا دعوی کر سکتی ہی کیونکہ ڈگری سابق اُسکی ذات پر نہ تھی بلکہ بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے اُسپر ڈگری سابق صادر ہوئی تھی [۷]*

مرتہن ایک طرح پر قائم‌مقام راہن تصور کیا جاسکتا ہی اور اس طرحپر پابند اُن فیصلہ جات کا ہوتا ہی جو کہ راہن کے مقابلہ پر نسبت جائداد مرہونہ کے قبل رہن صادر ہوچکے ہوں — لیکن وہ فیصلہ‌جات جو کہ بمقابلہ راہن کے مابعد رہن کے صادر ہوئے ہوں ایسے مقدمات میں جو کہ بعد رہن کے دائر ہوئے ہوں اور جنمیں مرتہن کوئی فریق نہو مرتہن کو پابند نہیں کرتے اور نہ اُسکا حق نسبت بیع کرا پانے جائداد مرہونہ کے بغرض وصولیابی مطالبہ زر رہن کے زایل ہوجاتا ہی [۸]*

شرط چہارم یعنی یہہ کہ تجویز متعلق ہو اُس شی سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق ہو

یہہ شرط اخیر ہی منجملہ اُن چار شرطوں کے جنکے بغیر کوئی فیصلہ ناطق نہیں ہوتا کیونکہ گو فیصلہ عدالت مجاز کا ہو اور مابین اُنہیں فریقین کے ہو اور نسبت خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے بھی

۷ شیخ واحدعلی بنام مسماۃ جمیا بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۴ — اجلاس کامل

۸ اودما ساھو بنام جرنواین لال ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۲

هو تاهم وہ فیصله صرف اُس شی متنازعه فیه کي نسبت جسکي نسبت اُس فیصله میں تجویز کیگئي اور دعویٰ کیا گیا تها قاطع متصور هوگا اور نه اور کسي جائداد پر جو دعویٰ سابق سے خارج هی موثر هوگا — هائي کورٹ کلکته نے ایک مقدمه فیصل کیا جسکے واقعات یهه تهے :—

مدعیه نے سنه ۱۸۵۴ ع میں ایک نالش بمقابله مدعاعلیهما کے واسطے دلاپانے ایک اراضي کے جسکو که مدعیه بطور اراضي توفیر کے اپنے علاقه کے متعلق سمجهتي تهي دائر کي اور اُس کا دعویٰ ڈسمس هوگیا - بعد ازاں اُسي مدعیه نے اُنهیں مدعاعلیهما کے مقابله میں اُسي زمین کي بابت اس بیان سے دعویٰ کیا که اراضي مذکور ایک جزو تعلقه هی نه توفیر — صدرالصدور نے دعوی کو دفعه ۲ عارض کرکے ڈسمس کردیا اُس نے بموجبات ذیل اپیل هائي کورٹ کلکته میں دائر کیا :—

اول — اگر یهه تسلیم بهي کیا جائے که اراضي جسکا که اب دعویٰ هی وهي اراضي هی جو که مقدمه سابق میں بطور توفیر کے بیان کي گئي تهي تاهم اس مقدمه میں عذر اُمر تجویز شدہ عارض نهیں هو سکتا *

دوم — وہ شرایط جنکي وجهه سے عدالتیں کسي مقدمه میں عذر اُمر تجویز شدہ عارض کرسکتي هیں اس مقدمه سے متعلق نهیں کیونکه مقدمه میں دعویٰ دوسرا هی حق جسپر دعوي مبني هی دوسرا هی اُمور تنقیح طلب دوسرے هیں اور اُنکي تجویز فیصله سابق سے کسي طور پر نقیض نهیں هو سکتي *

ان موجبات پر یهه فیصله لکها گیا :—

یهه ایک نالش هی واسطے دلا پانے قبضه ایک اراضي کے مدعاعلیهما سے اس مقدمه کي مدعیه نے سنه ۱۸۵۴ ع میں ایک نالش اس مقدمه کے مدعاعلیهما کے مقابله میں واسطے دلا پانے قبضه اراضي کے کي تهي — همارے نزدیک شهادت سے صاف ظاهر هی که اراضي جو که شی متنازعه فیه مقدمه حال هی ایک جزو اُسي اراضي کا هی جسکي نسبت مدعیه نے سنه ۱۸۵۴ ع میں دعویٰ کیا تها — مقدمه سنه ۱۸۵۴ ع وہ هار گئي تهي اور جب سے اراضي مذکور پر کبهي اُسکا قبضه نهیں هوا پس یهه ظاهر هی که بناء مخاصمت دونوں مقدموں میں ایک هي هی دونوں مقدموں

میں أسي مدعي نے أسي مدعاعلیه پر أسي اراضي کي بابت دعوی دائر کیا اس بیان سے که وہ اراضي ناجائز طور سے أسکے (یعني مدعاعلیه کے) قبضه میں آگئي اور فعل ناجائز مدعاعلیهما مقدمه سابق اور مقدمه حال میں ایک هي هی — یهه سچ هی که حق جسپر مدعیه دعوی مبني کرتي هی مختلف هی أس حق سے جو أسنے سنه ۱۸۵۴ع میں بیان کیا تها — مقدمه حال میں أس اراضي کو ایک جزو تعلقه بیان کرتي هی اور سنه ۱۸۵۴ع میں أسنے یهه بیان کیا تها که اراضي مذکور توفیر کي اراضي هی جسپر که أسنے بوجهه هونے مالک تعلقه کے قبضه کرلیا تها اور اس وجهه سے أسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست کرانیکا هی — لیکن هماري راے میں حق کا مختلف هونا بناے مخاصمت کو حسب دفعه ۲ – ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع تبدیل نهیں کرتا — مدعیه کي بناء مخاصمت یعني وہ شی جو أسکو عدالت میں آکر چارہ جو هونے کو مجبور کرتي هی یهه هی که أسکو مدعاعلیهما أس اِستمتاع سے محروم رکهتے هیں جسکي که وہ مستحق هی — مقدمه دائر کرنے کے وقت مدعیه کا کام هی که ایسا حق مقابضت ثابت کرے جو مدعاعلیهما کے حق پر غالب هو اور اگر وہ اپنا سب سے مضبوط حق بیان نهیں کرتي تو یهه أسي کو مضر هو سکتا هی *

فیصله مقدمه سابق بهي مابین مدعیه اور مدعاعلیه صرف یهي امر طی نهیں کرتا که جو حق خاص أسنے بیان کیا هی وہ أسکو حاصل نهیں هے بلکه یهه بهي که ایا تاریخ عرضي دعوي پر مدعیه کو حق مقابضت هو سکتا هی یا نهیں خواہ کچهه هي حق أسنے بیان کیا هو — هماري راے میں دفعه ۲ عارض هی اپیل ڈسمس [۹] *

فیصله مذکور پریوي کونسل سے بهي بلفظه بحال رها [۱] *

اسیطرح پر ایک اور مقدمه میں جسمیں مدعیان نے پهلے دعوي حصول قبضه اراضي به بیان وفات هندو بیوہ کے کیا اور أس میں دعوی

---

۹ اوماتارا دیبي بنام اوشت کامني داسي وغیرہ بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰۳ ۔ نصیفه دیواني

۱ ایضاً بنام ایضاً بنگال جلد ۱۱ صفحه ۱۱۸ پریوي کونسل

مدعي تسمس هوا پهر ايک دوسري بنا پر أسي اراضي كي نسبت أسي مدعاعليه پر دعوى كيا تو يهه تجويز هوا كه مدعيكو اپنے عرضيدعوي ميں لازم هى كه تمام وه بنائيں جنپر وه تكيه كرتا هى اور اپنا دعوى جنپر مبني كرتا هى بيان كرے ورنه ايک نالش ثاني دوسري بناه پر جو بناه كه پهلے سے موجود تهي جائز نه تصور كيجاويگي كيونكه يهه بناه دعوي كا تكڑے تكڑے كرنا هى اور يهه قانوناً جائز نہيں ۲ *

ليكن جبكه نوعيت استحقاق جسپر كه دعوى مبني هو مختلف هو أس استحقاق كي نوعيت سے جو كه پهلے دعوى كي بناء تهي تب دوسري نالش قابل سماعت هى گو جائداد متنازعه فيه وهي هو اور بناء مخاصمت يعني وجهه نالش وهي هو چنانچه ايک مقدمه ميں جسكے واقعات مفصله ذيل تهے حكام هائي كورٹ شمال و مغرب نے ايسا هي تجويز كيا :—

ناصرخاں پهلي نومبر سنه ۱۸۶۰ع كو جائداد غيرمنقوله كثير چهوڑ كر مرا ورثاء أسكے ايک بيٹا قادرعليخاں اور دو بيبياں امراؤ بيگم اور نوشه بيگم هوئے — بعد وفات ناصر خاں كے امراؤ بيگم نے كل جائداد ناصرخاں پر قبضه كر ليا — نوشه بيگم نے سنه ۱۸۶۳ع ميں مسماة امراؤ بيگم پر اس بيان سے دعوى كيا كه ناصرخاں متوفى ايک وصيتنامه لكهكر فوت هوا اور حسب شرايط أس وصيتنامه كے مدعيه كو پانچويں حصه كا استحقاق متروكه متوفى ميں پهونچتا هى — ليكن يهه دعوى به تجويز اس امر كے كه شرعاً وصيت ناجائز هى تسمس هوا — ۹ مارچ سنه ۱۸۷۲ع كو مدعيه نے ايک دوسري نالش أسي جائداد كي نسبت أسي مدعاعليها پر بر بناه استحقاق وراثت شرعي دائر كي اور سولهويں حصه متروكه كا دعوى كيا — پس يهه بحث پيش هوئي كه جبكه عدالت فيصله كننده سابق عدالت مجاز تهي اور فريقين مقدمه كے وهي هيں جو كه پهلے مقدمه ميں تهے اور نيز يهه كه شي متنازعه فيه دونوں مقدموں ميں ايک هي هے اور نيز وه فعل مدعاعليها (يعني قبضه كر لينا كل جائداد پر) جسكي وجهه سے مدعيه كو سنه ۱۸۶۳ع ميں آكر عدالت ميں چاره جو هونا پڑا تها وهي فعل هى جسكي مقدمه سنه ۱۸۷۲ع ميں شكايت هى تو صرف

۲ ابهي رامداس بنام سري رامداس بنگال جلد ۳ صفحه ۴۲۱ ديواني

دعوی کا مقدمه سابق میں بر بناء وصیت مبني هونے اور دعوی سنه ۱۸۷۲ع کے حق وراثت پر مبني هونے سے دفعه ۲ — ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع عارض دعوي هوتي هی یا نهیں [۳] *

اسي امر کي تائید میں فیصله هائي کورٹ کلکته کا جسکا اوپر ذکر هوا پیش کیا گیا تها مگر اِجلاس کامل هائي کورٹ ممالک مغرب و شمال نے یهه تجویز کیا که مقدمه حال میں نوعیت استحقاق جسپر که دعوی مبني هی اُس نوعیت استحقاق سے جسپر که پهلا دعوی مبني تها مختلف هی پس دفعه ۲ عارض نهیں *

اس مقدمه سے یهه ظاهر هوگا که في نفسه شی متنازعه فیه کے ایک هونے سے دفعه ۲ عارض نهیں هوتي — اسي طرحپر في نفسه نوعیت استحقاق کے ایک هونے سے فیصله سابق عارض نهیں هوتا اگر اشیاء متنازعه فیه مختلف هوں — چنانچه ایک مقدمه میں جسکے واقعات یهه تهے که مسمی کرپا رام نے یهه بیان کیا که میں متبنی سیتا کا هوں جو که برادر قدم‌لال کا تها اور اس حیثیت سے ترکه قدم‌لال کا مستحق هوں اس وجهه سے که اُسکي بیوه نے اپني بد چلني کي وجهه سے استحقاق مقابضت کهو دیا — سنه ۱۸۶۲ میں اسي مدعي نے ایک نالش واسطے حاصل کرنے متروکه رام‌ناتهه کے کي تهي اور نیز قدم‌لال کي جائداد پر (بدیں بیان که جائداد مشترکه هی اور اس وجهه سے شاستراً اُسکو پهنچتي هی) دعوی کیا — اِس مقدمه میں قدم‌لال کي بیوه نے اپنے بیان تحریري میں یهه عذر پیش کیا که رام‌لال و قدم‌لال کي جائداد مشترکه نهیں هی اور نه مدعي پسر متبنی رام‌لال کا هی — مقدمه سابق میں مدعي متبنی قرار نه پایا لیکن اُسکو بر بناء هبه‌نامه جائداد متنازعه فیه کي نسبت ڈگري ملي اور فیصله مشعر عدم ثبوت تبنیت هائي کورٹ سے بحال رها *

مقدمه سابق میں جو که واسطے دلا پانے متروکه قدم‌لال کے دعوي تها منصف نے یهه تجویز کیا که چونکه مقدمه سابق میں مدعي کا متبنی هونا ثابت نهیں هوا اُسکے خلاف تجویز هو چکي تو اب مدعي به بیان هونے متبنی رام‌ناتهه کے دعوي وراثت اُسکے بهائي قدم لال کا نهیں

۳ نوشته بیگم بنام امراؤ بیگم وغیره اپیل عام نمبر ۷۳ سنه ۱۸۷۳ع منفصله ۴ فبروري سنه ۱۸۷۵ع

کر سکتا – عدالت اپیل نے اِس فیصلہ کو بحال رکھا مگر هائي کورت نے هنگام اپیل خاص یہہ تجویز کیا :—

مدعي کي بناء مخاصمت اِس مقدمہ کي یہہ هی کہ اُسکو کچھہ جائداد جو کہ قدم‌لال کي هی ملني چاهیئے اِس وجھہ سے کہ قدم‌لال کي بیوہ نے بوجھہ اپني بدچلني کے اپنا استحقاق قبضہ کھو دیا هی – مدعي نے اپنے دعوي کو متبنیٰ هونے رام‌ناتھہ برادر قدم‌لال پر مبني کیا هی عدالت ماتحت نے تجویز کي کہ وہ اس دعوي کو پیش نہیں کرسکتا اِس وجھہ سے کہ ایک مقدمہ سابق میں جو کہ مابین فریقین حال کے تھا (جبکہ مدعي نے رام‌ناتھہ کي جائداد پر دعوي کیا تھا) یہہ تجویز هو چکا هی کہ مدعي متبنیٰ رام‌ناتھہ کا نہیں هی – هماري راے میں مقدمہ سابق اِس امر کا مانع نہیں کہ مدعي شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام‌ناتھہ کا متبنیٰ هی اِس وجھہ سے کہ اِس مقدمہ میں وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاهتا هی اور بناء مخاصمت بالکل جداگانہ هی هماري راے میں فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اِس معاملہ میں غلط هی اور مقدمہ واسطے تجویز ثاني کے واپس جاوے اور پہلا امر تنقیح طلب یہہ هوگا کہ آیا مدعي پسر متبنیٰ رام‌ناتھہ کا هی یا نہیں اور باقي اُمور تنقیح طلب وہ هونگے جو کہ واقعات سے نکلتے هوں کہ اگر وہ متبنیٰ هی تو اُسکو جائداد ملني چاهیئے یا نہیں ۴ *

یہہ امر قابل بحث هی کہ آیا بقایا‌لگان هر ایک سال کے لیئے ایک نئي بناء مخاصمت هی جسکے لیئے دعوي پیش هو سکتا هی یا نہیں – هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا هی کہ هر سال ایک نئي بناء مخاصمت پیدا هوتي هی جسکي نالش هر سال الگ هو سکتي هی ۵ *

واضح رهے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہ کي نسبت کسي عدالت ماسواے برتش انڈیا نے تجویز کي هو اُسي بناء مخاصمت کي بنا پر برتش انڈیا میں نالش دائر نہیں هو سکتي *

فیصلہ‌جات عدالت ملک غیر

۴ کرپارام بنام بھگوانداس بنگال جلد ۱ صفحہ ٦٨ دیواني اپیل

۵ راے‌شیو‌چرن گھوسال بنام اوبھی نندداس ویکلي جلد ۲ صفحہ ۳۱ – ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع و رام‌سندرسین بنام کیشب‌چندر گپت ویکلي جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۰

چنانچه هائي کورٹ کلکته نے ايک مقدمه ميں يهه تجويز کيا که تپيرا کے راجه کي عدالت مجاز هی جسکے فيصله کي وجهه سے حسب دفعه ۲ ايکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع اُسي بناء مخاصمت پر دوباره دعوي داير نهيں هو سکتا اور دفعه ۲ عارض هوتي هی [۶] اور اسيطرح فيصله عدالت فراسيس واقعه چندرنگر فيصله عدالت مجاز کا تصور هو [۷] ليکن ايک اور مقدمه ميں يهه تجويز هوا هی که راجه تپيرا کي رياست کي عدالت مجاز نهيں هی [۸] *

ليکن اگر کوئي فريب يا عدم اختيار يا اور کوئي وجهه ناجائز هونے فيصله عدالت ماسواے برٹش انڈيا کے هو تو وه فيصله حسب منشاء دفعه ۲ کے عارض نهوگا ليکن اگر کوئي نقص قانوني يا واقعاتي يا بوجهه فريب يا بوجهه خلاف انصاف هونے يا بوجهه عدم اطلاع فريق کو پيشي مقدمه سے ايسے فيصله ميں نهو تو وه فيصله ناطق هوتا هی اور جبکه فيصله ايسے طور سے ناطق هو جاتا هی تب عدالتهاے برٹش انڈيا ميں اُسي بناء پر دعوي دوباره نهيں هو سکتا — ليکن ڈگري عدالت ملک غير کي بنا پر عدالتهاے برٹش انڈيا ميں دعوي دائر هو سکتا هی اِس قسم کي نالش سے مد ۱۱۶ ضميمه ۲ ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع قانون تمادي متعلق هی — اسي دعوي ميں عدالت واقعات کي شهادت کي نسبت کچهه تجويز نهيں کر سکتي اِلا مدعاعليه مفصله ذيل عذرات پيش کرسکتا هی :—

وجوهات ناجوازي فيصلجات ملک غير

اول — يهه که مدعاعليه کو اُس مقدمه ميں جسکي ڈگري پر يهه دعوي مبني هی اِطلاع نالش کے فيصله کي نهيں پهونچي *

دوم — ڈگري مذکور فريباً حاصل کي گئي *

سوم — عدالت صادر کننده ڈگري مذکور کو اختيار سماعت نه تها *

چهارم — تجويز ميں جسکا نتيجه ڈگري هی صريح ايک ايسي غلطي موجود هی که جس سے نتيجه قانوني يا واقعاتي غلط نکلتا هی *

---

۶ سوري‌متي مودهو بي بي بنام رام‌سانکهي ويکلي ۲ صفحه ۳۱ دستخط ديواني

۷ پوکرام گوئي بنام کامني‌داس ويکلي ۳ صفحه ۱۰۸

۸ محمداحمد بنام علي پيرفازي ريکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۲۷ ديواني اپيل

پنجم ـ یہہ کہ ڈگري مذکور اُس قانون کے خلاف هی جسکے مطابق اس عدالت صادر کنندہ ڈگري کو پابند هونا چاهیئے تھا *

چنانچہ ایک مقدمہ حال میں هائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نسبت اُن فیصلجات عدالتهاے ما سواے برتش انڈیا کے جنکي اجرا هندوستان کي عدالت میں مطلوب هی فایدہ یہہ هی کہ اُن فیصلوں میں امور واقعاتي کے تصفیہ کو بر بناء رویداد ناطق طور پر سمجھنا چاهیئے اور یہہ کہ اُنپر اعتراضات هو سکتے هیں بر بناء عدم اختیار سماعت خواہ بحیثیت نالش خواہ بحیثیت شی نالش خواہ بحیثیت فریق مقدمہ یا یہہ کہ مدعاعلیہم اُسکے فیصلہ کے لیئے طلب نہیں هوئے یا یہہ کہ اُنکو موقع جوابدهي کا نہیں ملا یا یہہ کہ فیصلہ فریباً صادر هوا ۹ مقدمہ مذکور قابل پڑھنے کے هی کیونکہ اُس میں پورا قانون نسبت فیصلجات عدالتهاے ما سواے برتش انڈیا کے مندرج هی — عذر چهارم میں صریح غلطي سے مراد یہہ هی کہ بلا لینے کسي شہادت کے خود اُس ڈگري سے غلطي نمایاں هو جبکہ یہہ عذرات پیش هوں تو اُس عدالت کو جسمیں کہ ڈگري مذکور کي بناء پر دعوي هوا هی اُن عذرات کي تنقیح اور تجویز کرني چاهیئے اور اگر اُنمیں سے کوئي بهي عذر راست هو تو ڈگري اپني وقعت کهو دیتي هی اِس عدالت کو خود تنقیح اور تجویز کرني لازم آتي هی *

واضح رهے کہ وجہہ نالش کے دائر کرنے کي یہہ هی کہ دفعہ ۲۸۴ م ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع میں کوئي ڈگري ماسواے ڈگري عدالت برتش انڈیا کے ایک جگہہ کي دوسري جگہہ بذریعہ سارتیفکت کے جاري نہیں هوسکتي لیکن جو ڈگري کہ بر بناء ڈگري عدالت غیر صادر هوئي هو وہ اُسي طور پر جاري هوویگي جسطرح پر کہ اصل ڈگري جاري هوتي هی *

قبل ختم کرنے اس بحث کے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے حاصل کي گئي هوں اور اُنمیں صرف قبضہ دلا دینے کي ڈگري هوتي هی اور حق کي کچھہ تجویز نہیں هوتي تو ایسي ڈگریات کے سبب سے کوئي امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نہیں قرار پا سکتے *

فیصلجات دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع

۹ سري هري بخش بنام گوپال چندر سوہ ویکلي جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ نظایر دیواني

ابتک هم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے هیں جو که مقدمات دیواني وغیره میں ناطق قرار پاکر ثالش ثاني میں عارض هوتے هیں لیکن یهاں مختصر طور پر وه قانون بیان کرنا چاهیئے که اصول امر تجویز شده جسکا که اس دفعه میں ذکر تها فوجداري سے بهي متعلق هی *

فیصلجات عدالت فوجداري مانع تجویز آینده

سواے اُس اصول متعارفه کے جسکا ذکر ابتداے شرح دفعه هذا میں لکها گیا هی ایک اصول یهه هی :—

کسیکو ایک جرم کے لیئے دو دفعه سزا ملني نه چاهیئے *

اور یهه اصول صرف فوجداري کے مقدمات سے متعلق هی پس فوجداري کے فیصله کو نسبت اُس جرم کے جسکي نسبت وه فیصله هی وهي منصب هی جیسا که دیواني کو اُس بناء مخاصمت کي نسبت جسکي نسبت که وه فیصله صادر کیا گیا *

چاروں شرایط مذکوره بالا جنکے لازم هونیکا ذکر اُوپر کر آئے هیں وه اُصولاً گو نه فروعاً مقدمات فوجداري سے بهي متعلق هیں چنانچه :—

اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداري ودیواني

۱ — عدالت مجاز کا هونا مقدمات فوجداري میں ایسا هي لازم هی جیسے دیواني میں [۱] *

۲ — جرم کي صاف تجویز هو گئي هو چنانچه هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا هی که اگر بموجب وارنت گرفتاري کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳ — سنه ۱۸۱۸ع صادر کیا هو کوئي شخص پکڑا جاوے وه فعل گورنر جنرل کا فعل عدالتي نهیں هی اور نه گورنر جنرل کا حکم قید حکم عدالتي سمجها جا سکتا هی اور اس لیئے ملزم جو که اس طرحپر گرفتار هو چکا هو یهه عذر نهیں کر سکتا که اُسکو سزا مل چکي [۲] لیکن ایک بڑے جرم میں چهوٹا جرم داخل هوتا هی مثلاً ایک شخص کو اگر چوریکي سزا ایک دفعه مل چکي هو تو دوباره اُسکو اُسي چوریکي اعانت کي سزا نهیں مل سکتي *

---

۱ ملکه بنام متهوا پرشاد پانڈے ویکلي جلد ۲ صفحه ۱۰ نظایر فوجداري
۲ ملکه بنام امیر خان بنگال جلد ۹ صفحه ۳۶

۳ — مدعاعلیه یعني ملزم مقدمه سابق اور مقدمه حال کا ایک هونا چاهیئے *

۴ — شی متنازعه فیه سے مراد جسکا ذکر شرط نمبر ۴ مفصله بالا میں هی فوجداري کے مقدمات میں مراد اُس جرم سے هی جسکا الزام لگایا جاتا هی لیکن اگر جرم دوسرا هی تب اُسکي نسبت البته عدالت فوجداري سماعت دوباره کو سکتي هی چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که مدعاعلیه نے پہلے ایک مقدمه سابق میں جسمیں که الزام اُسپر دستاویز (الف) کے جعل بنانے کا لگایا گیا تھا براءت هوچکي تهي اور پهر اُسپر الزام دستاویز (ب) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تو مدعاعلیه کي طرف سے یهه عذر پیش هوا که مقدمه سابق میں مدعاعلیه پر الزام جعل لگایا گیا تها اور دستاویزات (الف) و (ب) جو ایک هي مقدمه دیواني میں داخل هوئي تهیں عدالت فوجداري کے سامنے تهیں اور گو مجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگي سشن میں کوئي حواله دستاویز (ب) کا نهیں دیا تاهم چونکه جرم في الحقیقت ایک هي هی اور دونوں دستاویزیں عدالت فوجداري میں بر وقت تحریر فرد قرار داد جرم کے موجود تهیں تو عدالت فوجداري دوباره اُس جرم کي سماعت نهیں کرسکتي — اس عذر کي تجویز چیف جسٹس بنگال نے یهه کي :—

میرے نزدیک جعل بنانا دستاویز (الف) کا اور جعل بنانا دستاویز (ب) کا دو الگ الگ جرم هیں پس اگر مدعاعلیه جسپر که پہلے الزام جعل بنانے (الف) کا لگایا گیا تها اُس مقدمه میں براءت پاچکا هو تو وه براءت نسبت خوال دوسري دستاویز کے نهیں تصور هوچکتي گو که پہلے مقدمه میں شهادت دونوں کے جعل هونے پر لیگئي تهي — اصل یهه هی که جبکه سزا یا براءت سابق بطور عذر عارض دعوے کے پیش هو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے که یهه نالش ثاني رجوع هوئي هی اُس شهادت سے جو که نالش سابق میں پیش کي گئي تهي کچهه تعلق نهیں هی سوائے بغرض دیکهنے اس امر کے که آیا جرم جسکا که مقدمه ثاني میں ذکر هی وهي جرم هی جو که مقدمه سابق میں تها یا نهیں — اگر جرم وهي هی تو سزا یا براءت سابق دوسري تجویز کے لیئے عارض هی بلا لحاظ اس امر کے که عدالت ثاني کي راے میں سزا یا براءت

سابق أس شهادت پيش كرده مقدمه سابق كے خلاف هي يا نهيں — اگر جرم وهي جرم نهيں هي تو پهلي تجويز سزا يا برات اس دوسرے الزام كي تجويز كے ليئے عارض نهين هوسكتي گو شهادت مقدمه سابق اور مقدمه حال كي ايک هي هو عدالت كو لازم هي (خواه وه عدالت وهي هو جسنے كه پهلے جرم كي تجويز كي تهي يا دوسري) كه شهادت ليكر اپني راے أسپر لگاے اور فيصله اپني راے كے موافق صادر كرے — ميري راے ميں دو جرم صرف اس وجهه سے كه شهادت ايک هي پيش كي گئي ايک نهيں هوجاتے مثلاً جبكه الزام ايک شخص پر زيد كے قتل كا لگايا جاوے تو أسكے جواب ميں يهه نهيں كها جاسكتا كه وه شخص عمرو كے قتل كے الزام سے بري هوچكا هي — جبتک كه يهه ثابت نه كيا جاوے كه زيد و عمرو درحقيقت ايک هي شخص كے دو نام تهے مثلا فرض كرو كه ايک ملزم زيد كے قتل كے الزام سے بري هوچكا هي اور پهر أسي شخص ملزم پر الزام هنده كے قتل كا لگايا جاوے تو وه كبهي يهه نهيں ثابت كرسكتا كه قتل زيد و قتل هنده درحقيقت ايک هي جرم تها اور أس سے برات هوچكي هي — مقدمه هذا ميں بدلے قتل اشخاص كے جرم جعل بنانے دستاويز كا هي — ايک دستاويز (الف) هي دوسري (ب) اور ملزم كا دستاويز (الف) كے جعل بنانے سے بري هونا مانع تجويز الزام نسبت جعل بنانے دستاويز (ب) كے نهيں هو سكتا [۳] يهه امر تجويز هوچكا هي كه فيصله اخير هونا چاهيئے اور أس فيصله كے خلاف اپيل هونا نالش ثاني ميں فيصله سابق كے عارض هونے ميں كچهه هرج نهيں هوتا [۴] هم مقدمه شرح هذا ميں يهه صاف طور پر لكهه آئے هيں كه قانون شهادت قانون ضابطه كا ايک جزو هي اور اسي وجهه سے مضمون دفعه ۴۰ - ايكٹ هذا دفعه ۲ - ايكٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع ضابطه ديواني سے مطابقت ركهتا هي اور جن أصولوں پر كه دفعه ۲ - ضابطه ديواني مبني هي أنهي أصولوں پر چند دفعات ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع مجموعه ضابطه فوجداري كي بهي مبني هيں اور نهايت صراحت كے ساتهه واضعان قانون نے أصول عارض هونے

۳ ملكه بنام دواركاناتهه دت ويكلي جلد ۷ صفحه ۱۵ نظائر فوجداري

۴ بلهيرام ناتهورام بنام گجرات مركينٹائل ايسوسي ايشن ۴ بمبئي رپورٹ صفحه ۸۱ ء

فیصله سابق کا نالش مابعد میں ایکٹ مذکور میں بیان کیا هی اور اُس سے زیادہ صراحت سے شرح نہیں لکھی جاسکتی *

اُن دفعات ضابطه فوجداري کا یہاں نقل کرنا خالي از طوالت اور دقت نہیں لیکن اسقدر بیان کرنا ضروري معلوم هوتا هی که دفعه ۴۶۰ مبني هی اصول دفعه ۲ – ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع پر یعني جبکه کسي شخص کو ایک دفعه سزا مل چکي هو یا بري هو چکا هو اُس جرم کي نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہیں هو سکتي اور اِس دفعه میں دفعات ۴۵۳ و ۴۵۵ و ۴۵۶ ضابطه مذکور کا حواله دیا گیا هی اُنکے پڑھنے سے پورے طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثاني بخوبي ظاهر هو جاویگا اور دفعه ۳۲۶ ضابطه مذکور کے پڑھنے سے ظاهر هوگا که تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے نالش ثاني میں عارض هو جاتي هی کیونکه اُسکي نسبت ثبوت عدالت میں پذیرا نہیں هوتا هی *

تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا ایڈمرلٹي یا دیوالیه

دفعه ۴۱ هر فیصله اخیر یا حکم یا ڈگري کسي عدالت مجاز کي جو بمنصب عطاے پروبیٹ یا سماعت مقدمه ازدواج یا مقدمه متعلقه ایڈمرلٹي یا دیوالیه کے هو اور اُسکي روسے کسي شخص کو کوئي منصب قانوناً حاصل هوتا هو یا اُس سے زائل هو جاتا هو یا جس میں یهه قرار دیا گیا هو که کوئي شخص کسي ایسے منصب کا مستحق هوگا یا کسي خاص شے کا استحقاق رکھیگا اور وہ استحقاق کسي شخص خاص کے

مقابله میں نهو بلکه مطلقا هو تو وه ایک واقعه متعلقه اُس صورت میں هی جب که موجود گي اُس منصب قانوني کي یا کسي شخص متذکره بالا کا استحقاق نسبت کسي شے مزکور کے واقعه متعلقه هو *

وه فیصله یا حکم یا ڈگري اُمور مفصله ذیل کا ثبوت قطعي هی یعني :—

اس امر کا که کوئي منصب قانوني جو اُس کي رو سے حاصل هوا اُس فیصله یا حکم یا ڈگري کے نافذ هونے کے وقت سے پیدا هوا —

اس امر کا کوئي منصب قانوني جسکا کسي شخص کا مستحق هونا اُس کي روسے قرار دیا گیا اُسوقت سے اُس شخص کو پیدا هوتا هی جب که اُس فیصله [° یا حکم یا ڈگري] میں اُس شخص کو اُس استحقاق کا پیدا هونا قرار دیا گیا هو —

اس امر کا که هر منصب قانوني جو

° ترمیم بموجب دفعه ۳ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

اُس فیصله [۶ یا حکم یا ڈگري] کي رو سے کسي شخص سے زایل هوتا هی اُس وقت سے زایل هوگا جو که اُس فیصله [۷ یا حکم یا ڈگري] میں اُس کے زایل هو جانے یا هونے کے واسطے لکھا گیا ـــ

اس امر کا که کوئي شی جس کا استحقاق کسي شخص کو فیصله [۸ یا حکم یا ڈگري] کي رو سے قرار دیا گیا اُس شخص کي جائداد اُس وقت سے هی جو که اُس فیصله میں اُس کي جائداد هو جانے یا هونے کے واسطے لکھا گیا *

دفعه هذا مبني هی اُس اصول پر جسپر که دفعه ۴۰ ـــ ایکٹ هذا اور اُس دفعه کي شرح پڑهنے سے واضح هوگا که امر تجویز شدۀ مانع تجویز ثاني کسکو کهتے هیں اور کن کن صورتوں میں وہ عذر پیش کیا جا سکتا هی اور اُس عذر کا قانوناً کیا اثر هوتا هی *

یهه دفعه بهي متعلق عذر امر تجویز شدہ مانع تجویز ثاني کي هی لیکن اُن فیصلجات کي وقعت جنکا دفعه هذا میں ذکر هی بدرجها اعلی هی به نسبت وقعت اُن فیصلهجات کے جنکا ذکر دفعه ۴۰ اور اُسکي شرح میں هی اس وجهه سے که شرایط جو که دفعه ۴۰ کے لیئے لازمي

۶ ترمیم بموجب دفعه ۳ ـــ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع
۷ ایضا ایضا
۸ ایضا ایضا

هیں وہ کل دفعہ هذا کے فیصلہ کے لیئے لازمي نہیں هیں اس دفعہ میں صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں :—

اول — یہہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگري ایک عدالت مجاز کا هو اور بمنصب ذیل صادر هوا هو :—

۱ عطاے پروبیٹ *

۲ مقدمہ ازدواج *

۳ مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹي *

۴ مقدمہ متعلقہ دیوالیہ *

دوم — فیصلہ یا حکم یا ڈگري کے مفصلہ ذیل منشاء هوں :—

۱ اُسکي رو سے کسي کو کوئي منصب حاصل هوتا هو *

۲ زایل هوتا هو *

۳ جسمیں یہہ قرار دیا گیا هو کہ کوئي شخص ایسے منصب کا مستحق هی *

۴ یا کسي خاص شی کا استحقاق رکھیگا *

سوم — وہ استحقاق کسي خاص شخص کے مقابلہ میں نہو بلکہ علم هو *

پس جبکہ امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئي فیصلہ صادر هوچکا هو تو اُس کا وہ اثر پیدا هوتا هی جو نصف اخر دفعہ هذا میں بیان هوا هی یعني وہ فیصلہ ناطق هوتا هی نہ صرف بمقابلہ اُن اشخاص کے جو اُس مقدمہ کے فریق تھے بلکہ نیز بمقابلہ تمام دنیا کے اور هر قسم کي کارروائي میں ثبوت ناطق هی *

اسقدر لکھنے سے یہہ ظاهر هوگا کہ دفعہ ۴۰ میں جن فیصلجات کا ذکر هی وہ فیصلجات صرف بمقابلہ فریقین مقدمہ کے ناطق هیں اور جن فیصلجات کا ذکر دفعہ هذا میں هی وہ تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق هیں یعني فیصلہ دفعہ ۴۰ ناطق هوتا هی صرف اُن پر جو فریق تھے اور یہہ فیصلہ دفعہ ۴۱ ناطق هوتا هی تمام اشخاص پر خواہ وہ فریق هوں یا نہوں *

اب مختصر طور پر هم اُن چار اختیارات کا بیان کرتے هیں جنکا ذکر

پروبیٹ

اِس دفعه میں امر اول کے نیچے کیا گیا - پروبیٹ اُس اختیار کا نام هی جس سے عدالت کو منصب دینے اجازت کا کسي خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسي شخص متوفي کے وصیت‌نامه کے حاصل هوتا هی - اور جبکه پروبیٹ کسي وصي کو یا اختیار منتظمي کسي شخص کو مل جاتا هی تو اُسکي رو سے اُس منتظم یا وصي کو وه منصب تمام دنیا کے مقابله میں حاصل هو جاتا هی اور نسبت صحت وصیت‌نامه کے ثبوت قطعي متصور هوتا هی اور بعد ازآن صحت وصیت نامه کي نسبت کوئي عذر پیش نهیں هو سکتا لیکن یهه عذر پیش هو سکتا هی که وه اجازت جو که اِسطور پر دي گئي تهي وه واپس لے لیگئي هی یا یهه که وه اجازت جعلي هی یا یهه که عدالت صادر کننده کو منصب عطاے پروبیٹ نه تها *

چونکه اس قسم کے معاملات هندوستان میں بهت کم واقع هوتے هیں اور جن لوگوں کے لیئے یهه شرح لکهي جاتي هی اُنکو اس سے کام نهیں پڑتا اسلیئے اسکے زیاده طوالت کرنے کي ضرورت نهیں هی لیکن قانون وراثت هند

مقدمات متعلقه ازدواج

یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع متعلق اشخاص ماسواے هندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۷ع متعلق هندوؤں وغیره کے قابل ملاحظه هیں — اس قسم کے مقدمات بهي هندوستان میں کم پیش هوتے هیں لیکن ظاهرا کوئي وجهه نهیں معلوم هوتي جبکه کوئي مسلمان یا هندو دعوي واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک عدالت مجاز میں دایر کرے اور اُسکي ڈگري حاصل هو تو وه ڈگري بمقابله تمام دنیا کے ثبوت قطعي ختم هو جانے رشته زن و شو کے کیوں نه هو — واضح هو که مسلمان و هندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذهبي کے موافق حالت خاص میں اختیار طلاق دینے کا هی اور اس وجهه سے مرد کي طرف سے ایسي نالشیں دایر نهیں هوتیں — البته عورت ایسے دعوے حسب اپنے قانون کے عدالتهاے دیواني میں دایر کر سکتي هی گو اس قسم کي نظایر دستیاب نهیں هوتیں — نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے ایکٹ جاري کیئے هیں اور مفصله ذیل ایکٹ قابل ملاحظه هیں —

ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۶۵ع متعلقه پارسیان *
ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۶ع طلاق نو مسیحیان هند *
ایکٹ ۴ سنه ۱۸۶۹ع قانون طلاق عیسائیان هند *
ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۷۲ع قانون نکاح مسیحیان هند *
ایکٹ ۳ سنه ۱۸۷۲ع نکاح اشخاص لا مذهب *

ایڈمرالٹي

یهه وہ اختیار هی که جس سے ایام لڑائي میں کوئي جهاز لوٹ لیا جاوے تو عدالت مجاز کو اُسکے حالات سنکر یهه فیصله کرنیکا اختیار هوتا هی که وہ جهاز لوٹ کا هی اور بعد ازآں کوئي نزاع اُسکي نسبت پیش نهیں هو سکتي اس قسم کے معاملات بهي بهت کم کارآمد هیں مگر هائي کورٹ کو اور بعض حالتوں میں عدالت هاے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا هوئے هیں *

متعلقه دیوالیه

یهه وہ اختیار هی که جس سے عدالت کو کسي شخص کو دیوالیه قرار دینے کا اختیار هی اور اس قسم کا فیصله ناطق هوتا هی لیکن بالفعل هندوستان میں کوئي خاص قانون نسبت دیوالیه کے نهیں هی اور نه اس قسم کے مقدمات کے معاملات پیش آتے هیں لهذا طوالت کي ضرورت نهیں *

سلیکٹ کمیٹي واضعان قانون هذا نے اس ایکٹ کے مسودہ پر اپني رپورٹ میں یهه تحریر کیا که دفعه هذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس بنگال کے ایک فیصله پر مبني هی - بمقدمه کنهیا لعل بنام رادها چرن [۹] جو که ایک بڑا نامي مقدمه تها اور اجلاس کامل میں پیش هوکر بعد مباحثه بسیار کے تجویز هوا اور اُسکے فیصله میں سر بارنس پیکاک چیف جسٹس نے وہ اُصول بیان کیئے هیں جنکا خلاصه دفعه هذا هی پس اِس وجهه سے یهه دفعه قانون کي اُس فیصله پر مبني هی هم مناسب سمجهتے هیں که اُس فیصله کو بجنسه اُس قدر نقل کریں جسقدر که مضمون دفعه هذا کے سمجهنے کے لیئے ضرور هی اور وہ یهه هی :-

تجویز بمقدمه کنهیا لعل بنام رادها چرن

یهه مقدمه کنهیا لعل نے بوراثت رام نراین سنگهه واسطے استقرار حق وراثت اور واسطے حصول قبضه اراضي معه واصلات کے دایر کیا هی اور دیگر مدعیان بحیثیت مشتري جزو حقیت کنهیا لعل کے دعویدار هیں

۹ ویکلي جلد ۷ صفحه ۳۳۹ دیواني

مدعی نے یہه بیان کیا هی — که رام نراین نے اپنی جایداد چھوتک لال اپنے نانا سے بذریعه هبه‌نامه حاصل کی تھی اور یہه که رام نراین لا ولد اپنی بیوہ مسماۃ دیو کنور چھوڑکر مر گیا اور مسماۃ مذکور کی وفات پر جایداد مدعی کو بحیثیت برادر زادہ اور وارث رام نراین کے پہونچی کیونکه مدعی بیتا هی رام نراین کے بھائی کا اور پوتا هی اُسکے باپ کا *

اصل مدعلیه رادها چرن مدعی کے حق وارثت رام نراین سے منکر هی وہ بیان کرتا هی که رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنی کیا تھا اور رام نراین کے لاولد مرنے پر حق وراثت مجھه مدعاعلیه رادها چرن کو بوجه قرابت مادری چھوتک لعل کے پہونچا اور مدعی کو بحیثیت پسر برادر صلبی رام نراین کے کوئی حق وراثت نہیں پہونچتا — دیگر مدعلیهما بحیثیت خریداران جزو حقیت رادها چرن کے فریق هیں *

مدعیان بیان کرتے هیں که رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنی نہیں کیا تھا *

مدعاعلیهما بتائید اپنے بیان تبنیت کے ایک ڈگری پر بھروسا کرتے هیں جو که رادها چرن مدعاعلیه نے ایک مقدمه میں بنام مسماۃ دیو کنور بیوہ رام نراین کے حاصل کی تھی اور اُس نالش میں مدعاعلیهما نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کیئے تھے اور نیز واسطے استقرار حق اپنی وراثت ما بعد کے دعوی دایر کیا تھا *

اُس نالش کی جوابدهی مسماۃ دیو کنور نے بدیں بیان کی تھی که اُس کا شوهر متبنی نہیں تھا اور جایداد اُس نے بذریعه هبه‌نامه کے چھوتک لعل سے حاصل کی تھی اور اس لیئے رادها چرن وارث ما بعد نہیں هی اور اُس مقدمه میں مدعی مقدمه حال نے ایک عرضی پیش کی تھی جسمیں اپنا حق اُسی بنا پر ظاهر کیا تھا جس بنا پر که وہ اب دعویدار هی لیکن عدالت نے یہه تجویز کیا که اُسکی عرضی پر کچھه حکم دینا ضرور نہیں اور اس لیئے اُسکو فریق نه بنایا *

عدالت نے اُس مقدمه یہه تجویز کیا که رام نراین کو چھوتک لعل نے متبنی کیا تھا اور نیز یہه که رادها چرن جو که اُس مقدمه میں مدعی تھه اور اس مقدمه میں مدعاعلیه هی وارث مابعدی هی — وہ فیصله اپیل سے سنه ۱۸۶۳ ع میں بحال رها — منجانب مدعاعلیه مقدمه هذا کے یہه

بحث پیش کي گئي تھي کہ فیصلہ مذکور ایسا ھي فیصلہ ھی جو کہ نسبت تبنیت کے بمقابلہ ھر شخص کے ناطق ھی [1] *

بروقت سماعت مقدمہ ھذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج کشتو اپیلانت [2] یہہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ھی جو کہ تبنیت کي نسبت ھر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ھی اور اس وجہہ سے بمقابلہ مدعي مقدمہ ھذا بھي ناطق ھی اور قطعي نسبت امر مذکور کے ھی — اجلاس اول نے جسکے روبرو یہہ مقدمہ پیش ھوا یہہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہہ بحث پیش کي جاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعي کے داخل ھوسکتا ھی یا نہیں اور اگر ھوسکتا ھی تو وہ شہادت قطعي ھی یا محض بادي‌النظري — ھمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ھوئي ھی اور ھماري یہہ راے ھی کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ھی جو بمقابلہ ھر شخص کے ناطق ھو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلۂ مدعي داخل ھو سکتا ھی *

چونکہ عرضي مدعي بمقدمہ رادھاچرن خارج کي گئي تھي اس سبب سے مدعي مقدمہ ھذا اُس مقدمہ کا فریق نہیں سمجھا جاسکتا —

یہہ بحث کہ ججمنت ان ایم کیا ھی مستر جستس پالوي نے پورے طور پر مدراس کے اپیل عام نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۶۴ع جلد ۲ نظائر صفحہ ۲۷۶ میں کي ھی — میں جستس پالوي کے کل دلائل سے متفق نہیں ھوں لیکن اُس پوري تحقیقات سے جو کہ اُنھوں نے اُس مقدمہ میں کي ھی ایک نہایت بڑا فائدہ یہہ ھوا ھی کہ بہت سي غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ھو گئیں ھیں میں اُنسے اس راے میں بالکل متفق ھوں کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بتجویز اس امر کے کہ ھندو خاندان مشترکہ اورغیر منقسمہ ھی نسبت صحیح‌النصبي یا قابل تقسیم ھونے جوئداد کے یا نسبت قاعدہ جانشیني کسي خاص خاندان کے یا کسي اور اس قسم کي بحث میں جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ھوا ھو ایک ایسا فیصلہ نہیں ھی جو کہ اُن اشخاص غیر پر جو کہ

[1] ایسے فیصلہ کو ججمنٹ ان ایم کہتے ھیں
[2] ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۲ نظائر دیواني

نہ تو فریق مقدمہ تھے نہ اُنکے قائم مقام تھے ناطق ہو — میں اس سے بڑھکر یہہ بات کہتا ہوں کہ ڈگري ایک ایسے مقدمہ کي بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت میں بھي داخل نہوني چاہیئے *

اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ ڈگریات عدالتہاے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھي ناطق ہی — اگر ایک عدالت مجاز کوئي ڈگري طلاق کي صادر کرے یا ایک نکاح مابین ہندوؤں یا مسلمانوں کے فسخ کردے تو اُس سے رشتہ زن و شو ختم ہوجاتا ہی اور اور اس امر کي پابندي کہ تاریخ ڈگري سے زن و شو کا رشتہ ختم ہو گیا تمام اشخاص پر لازمي ہی *

میري راے میں یہہ اُس اُصول پر مبني نہیں ہی کہ قیاس کر لیا جاتا ہی کہ ہر شخص کو اُس مقدمہ کي اِطلاع پہونچي ہو کیونکہ اگر اُنکو اطلاع پہنچتي بھي تو وہ بذریعہ کسي عذرداري کے اُس مقدمہ میں کچھہ دست اندازي نہیں کرسکتے تھے لیکن اس اُصول پر مبني ہی کہ جبکہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح کو فسخ کردیتي ہی تو وہ نکاح معدوم ہوجاتا ہی نہ صرف اُن فریقین کے لیئے بلکہ تمام اشخاص کے لیئے — ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شو کا پیدا ہوتا ہی نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لیئے — پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعي ہو جیسے طلاق یا بوجہہ فعل عدالت مجاز کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار ہو وہ رشتہ تمام دنیا کے لیئے منقطع ہوجاتا ہی *

ایک ڈگري واسطے طلاق کے یا اور قسم کي ڈگري شہادت ہی کہ ایسي ڈگري صادر ہوئي اور ڈگري جس سے طلاق عطا ہو اُس سے رشتہ زن و شو منقطع ہو جاتا ہی — وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لیئے ناطق ہی کہ فریقین زن و شو نرہے لیکن وہ شہادت قطعي نہیں ہي بلکہ شہادت بادي النظري بھي بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لیئے نہیں ہوسکتي کہ وہ وجہہ جسکے سبب سے ڈگري عطا ہوئي في الواقع موجود تھي — مثلا اگر ایک ڈگري مابین زید و ہندہ کے اس بنا پر کہ ہندہ نے بکر کے ساتھہ زنا کیا عطا ہوئي ہو وہ ڈگري نسبت طلاق کے ناطق ہوگي لیکن

نسبت اس امر سے که بکر هنده کے ساتهه زنا کرنے کا مجرم تها شهادت بادي‌النظري کي بهي وقعت نهیں رکهتي اگر بکر فریق مقدمه نه تها — اسي طرح پر اگر کوئي نکاح مابین مسلمانوں کے بوجهه رشته نسبي یا سببي کے منسوخ کیا جاوے مثلاً ایک نکاح جو که ایک مسلمان نے اپني زنده جورو کي بهن کے ساتهه کرلیا هو تو ڈگري اس امر کي نسبت که نکاح منسوخ هوگیا تمام دنیا کے مقابله میں ناطق هی اور اس امر کي نسبت بهي که رشته زن و شو کا موقوف هوگیا لیکن وه ڈگري بحیثیت وراثت بمقابله اشخاص غیر کے کچهه شهادت اس بات کي نهیں هی که دونوں عورتیں بهنیں تهیں *

یهه صاف ظاهر هی که عدالتهاے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججمنٹ ان ایم کا نهیں هی اور یهه که بطور قاعده عام کے ڈگریات عدالتهاے مذکور بمقابله اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسي اُس امر کے جو که فیصله مذکور میں خواه صراحتاً یا ضمناً تجویز هوچکا هو یا بجواب کسي امر تنقیح طلب کے جو که اُس مقدمه میں نسبت منصب کسي شخص کے یا نسبت کسي جائداد کي نوعیت کے یا کسي اور معامله کے طے هوچکا هو بطور شهادت قطعي بلکه بطور شهادت بادي‌النظري کے بهي قابل ادخال نهیں هی *

اگر ایک فیصله ایک ایسے مقدمه میں جو که مابین عمر و بکر کے هوا هو اور جس میں یهه تجویز هوا هو که جائداد متنازعه فیه عمرو کي ملکیت هی اس وجهه سے که وه متبنی بیٹا زید کا هی ایسا فیصله تصور کیا جاوے که جو بمقابله اشخاص غیر کے نسبت هونے تبنیت اور نسبت وجود و صحت تبنیت کے ناطق هو تو حد سے زیاده موجب ناانصافي اور بد انتظامي کا هو *

مثلاً فرض کیا جاوے که ایک هندو جو که منجمله چار بهائیوں کے هی مستحق بڑي زمینداري کا هو جسکي سالانه آمدني دو لاکهه روپیه هو اور نیز ایک چهوٹے ٹکڑے اراضي کا مستحق هو اور وه اراضي زمینداري بعید میں واقع هو اور نیز یهه فرض کیا جاوے که وه لاولد اور بلا چهوڑنے بیوه کے مرجاوے اور اُسکے بهائي جو که زنده هیں بطور اُسکے وارثوں کے

کل اراضي پر قابض هو جاویں اور اُس چهوتے تکرے زمین کو بیچ ڈالیں اور بعد ازآن ایک شخص بدعوی هونے متبنی بیٹے متوفی کے مشتري اراضي مذکور پر دعوي کرے اور دعوي منصف کي عدالت میں بدیں بیلی دایر کرے که برادان متوفی کے غیر مجاز انتقال تھے - مشتري شاید غریب آدمي هو جو که نه گواه طلب کرا سکتا هی نه پوري جوابدهي مقدمه کي کرسکتا هی اور یهه شخص دعویدار بلا کسي سازش کے اُس مقدمه میں اِس امر کے طی کرانے میں کامیاب هو که مدعي متبنی هی اور اِس بناه پر قبضه اراضي مذکور کا حاصل کرے اور مشتري کو وسایل اپیل کے نهوں پس اگر یهه فیصله جج منت ان ایم قرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بهائیوں پر نسبت منصب ڈگریدار جو که اُسکو بوجهه تبنیت حاصل هوا هی ناطق تصور کیا جاوے تو ایک ایسي نالش میں جو که وه شخص نسبت کل زمینداري کے کرے اُنکو کچهه وسایل اپني ملکیت بچانے کے نهونگے گو کتني هی صاف شهادت اس بات کي دے سکتے هوں که تبنیت نهیں هوئي تهي *

غرض کرو که مشتري جسپر که منصف کي عدالت میں ڈگري هوچکي تهي ایک جائداد کا نیک نیت خریدار تها اور یهه که عدالت منصف کي ایک عدالت مجاز بحیثیت وقوع وقعت جائداد کے تهي پس اگر وه ڈگري جج منت ان ایم هوتي تو کوئي وسیله منصف کي ڈگري سے بچنے کا نه تها اور اس طرح پر ڈگري منصف کي عدالت کي جو که نسبت اراضي موقوعه اندرون اُسکے اختیار کے هی ایک قطعي اور ناطق طور پر هی مگر زمینداري کي نسبت بمقابله اُن اشخاص کے جنهوں نے که منصف کے مقدمه کا ذکر بهي نه سنا هو ناطق نهیں هو سکتي اور نه کوئي دلیل اس امر کي هی که وه ڈگري بطور شهادت بادي‌النظري کے بهي اُس مقدمه میں داخل هو سکے *

ایسا فیصله یا تو بحیثیت هونے جج منت ان ایم کے داخل هوتا هی یا بطور اور فیصله‌جات کے لیکن نسبت امر تبنیت کے مطلق قابل ادخال نهیں هی کیونکه اگر بطور شهادت بادي‌النظري کے بهي اُسکو داخل هونے دیں تو بار ثبوت مدعاعلیه پرپڑ کر ایک سخت ناانصافي هو کیونکه مدعاعلیه کو ایک نفي ثابت کرني پڑے بدیں مضمون که مدعي کي

تبنیت نہیں ہوئي اور ممکن ہی کہ بعد انقضاء مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو *

اصل یہہ ہی کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنے کا مجاز ہی اور ایک عارضي طور امر تبنیت کو بھي طی کر سکتا ہی لیکن اُسکو ایسي نالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ہی *

پس ہمکو کچھہ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں ہی کہ فیصلہ سابق سنہ ۱۸۵۳ع نسبت امر تبنیت کے نہ بطور شہادت قطعي کے داخل ہو سکتا ہی نہ بطور شہادت ذي النظري کے *

یہہ فیصلہ بالکل مطابق ہی فیصلہ پریوي کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے ۳ اُس مقدمہ میں حکام پریوي کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ میں ہوا ہو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائداد کے دایر کیا ہو اور اُس میں ایک تنقیح قرار پاکر کسي شخص کي یا خاندان کي حیثیت قرار دیگئي ہو تو ایسا فیصلہ ججمنٹ ان ایم نہیں تصور ہوگا - یہہ صاف ہی کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے ہی *

فیصلہ مسٹر جسٹس ھالوي کا جسکا حوالہ سر بارنس پیکاک نے فیصلہ منقول الصدر میں کیا ہی نیز قابل ملاحظہ ہی اُس سے بہت فائدہ ہوگا ۴ *

ایک مقدمہ اجلاس کامل میں یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاء پٹہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پٹہ جعلي ہی صادر ہو ججمنٹ ان ایم نہیں ہی اور کسي دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہو قابل ادخال شہادت نہیں ہی - اور ایسا فریق دعوي واسطے استقرار اپنے حق کے بر بناء پٹہ مذکور کے کر سکتا ہی ۵ *

واضح رہے کہ فیصلہ جات متعلقہ دفعہ ھذا یعني ججمنٹ ان ایم فوجداري اور دیواني دونوں میں داخل ہو سکتے ہیں اور اپنے اپنے امور

۳ مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۴۹

۴ بھوا نلي بنام اومکالا ترم مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ دیواني

۵ گنگادھر راے بنام اوماسندري داسي ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۴۷ دیواني

مندرجه کي بابت شهادت قطعي اور ناطق تصور هوتے هیں اور علاوه فریقین مقدمه کے اوروں کے مقابله پر بهي بطور ججمنٹ ان ایم کے ثبوت قطعي امور مندرجه متذکره دفعه هذا کے هیں *

فیصلجات وغیره مابین اشخاص ثالث کب متعلق هیں

دفعه ۴۳ جو فیصلے یا حکم یا ڈگریاں علاوه متذکره دفعه ۴۲ کے هوں وه واقعه متعلقه اِس شرط پر هیں که وه معاملات نوع عام متعلقه تحقیقات سے علاقه رکهتے هوں لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگریاں ثبوت قطعي اُس امر کي نهیں هیں جو که اُن میں لکها هو *

تمثیلات

زید نے عمرو پر یهه نالش کي که اُس نے اُس کي زمین پر مداخلت بیجا کي عمرو نے بیان کیا که اُس اراضي پر عوام کو استحقاق راه چلنے کا هے اور زید نے اُس سے انکار کیا *

موجود هونا ایک ڈگري کا بحق مدعاعلیه ایک مقدمه میں جس میں که زید نے بکر پر واسطے مداخلت بیجا اُسي جگهه کے نالش کي تهي اور بکر نے اُسي راسته کے استحقاق کا هونا بیان کیا تها واقعه متعلقه هے لیکن وه ثبوت قطعي حق مذکور کا نهیں هے *

دفعہ ھذا ایک تیسري طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ہونیکا ذکر کرتي ھی یعني وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے متعلق تحقیقات سے ہوں قابل ادخال شہادت ھیں گو اُسکے فریقین مقدمہ حال میں فریق ھوں یا نہوں - في الحقیقت یہہ اعادہ ھی دفعہ ۱۳ - ایکٹ ھذا کا کیونکہ اُسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اِس دفعہ میں ھی قابل ادخال شہادت ھیں - اور دفعہ مذکور کي شرح کے دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ معاملات نوع عام کنکو کہتے ھیں اور کن صورتوں میں فیصلجات متعلق اُنکے قابل ادخال ھیں [۶] *

واضح رھے کہ متن دفعہ ھذا میں فیصلجات متعلقہ دفعہ ۴۱ - ایکٹ ھذا اور متعلقہ دفعہ ھذا کے مابین تفریق کردي گئي ھی اور جزو آخر متن دفعہ ھذا سے یہہ صاف ھی کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ ھذا ناطق نہ تصور کیئے جاوینگے *

لیکن یہہ بات ملحوظ رھے کہ الفاظ متن دفعہ ھذا " لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگري ثبوت قطعي اُس امر کے نہیں ھیں جو اُنمیں لکھا ھو " حکمي اور لازمي ھر حال میں نہیں ھی کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اُنہیں فریق کے ھوں جو کہ مقدمہ حال میں فریق ھیں جو کہ حسب منشاء دفعہ ۴۰ - ایکٹ ھذا و اُصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اُس دفعہ کي شرح میں ھی ناطق تصور ھونگے *

فیصلجات متعلقہ دفعہ ھذا جنمیں کہ معاملات نوع عام کي تجویز ھوئي ھو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت ھندوستان کي عدالتوں میں تجویز کیئے گئے ھیں [۷] *

اور ایک فیصلہ بمقدمہ سابق جس میں کہ مدعاعلیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق میں بھي مدعاعلیہما تھے اور نسبت حیثیت ایک قانون کے مقدمہ سابق میں وھي امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال

۶ دیکھو صفحہ ۷۳

۷ مرگا داس واے چوھدري بنام گواندر کمارت چوھدري ویکلي جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ دیواني --- و مادھب چندر ناتھہ بسواس بنام تومي بھرہ ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ دیواني

میں هی گو مدعي مقدمه سابق اور تها اور مدعي مقدمه حال اور - فیصله مقدمه ماقبل اِس مقدمه مابعد میں قابل ادخال شهادت تصور هوا - لیکن اس وجهه سے که فریقین مقدمه هذا وهي فریق نهیں هیں جو مقدمه سابق میں فریقین تهے وه فیصله ثبوت قطعي تصور نهوا [۸] *

یهه فیصله دفعه ۴۲ یا دفعه ۱۳ کے سوا اور کسي دفعه کي رو سے قابل ادخال شهادت تصور نهوتا *

تعریف ثبوت قطعي کي شرح دفعه ۴ - ایکٹ هذا میں مندرج هی [۹] *

دفعه ۴۳ فیصلے یا حکم یا ڈگریاں سواے اُن کے جن کا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں هوا واقعات غیر متعلقه هیں الا اُس حال میں که موجودگي اُس فیصله یا حکم یا ڈگري کي واقعه تنقیحي یا ایکٹ هذا کے کسي اور حکم کے بموجب واقعه متعلقه هو *

ڈگریاں فیصلجات وغیره متعلق نهیں هوتے

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے جداگانه نالش بابت ایک مضمون تهتک آمیز کے جو اُنمیں سے هرایک پر عاید هوتا تها بنام بکر رجوع کي اور بکر نے هر مقدمه میں کها که مضمون جسکا تهتک آمیز هونا بیان کیا گیا هی

۸ لاله رنگ لال بنام هیرو نراین تراري بنگال جلد ٦ صفحه ٦٩

۹ دیکهو صفحه ۳۸

سچ ھی اور حالات مقدمہ اس نوع کے ھیں کہ ازروے قیاس غالب وہ مضمون ھر مقدمہ میں سچا ھی یا دونوں میں سچا نہیں ھی *

زید نے ایک ڈگري ھرجہ کي بکر پر اس وجہہ سے حاصل کي کہ بکر اپني بریت نہیں کرسکا یہہ واقعہ غیر متعلقہ مابین عمرو اور بکر کے ھی *

(ب) زید نے عمر پر اپني زوجہ ھندہ کے ساتھہ زنا کرنےکي نالش کي *

عمرو نے بیان کیا کہ ھندہ زید کي زوجہ نہیں ھی لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا *

من بعد ھندہ پر نالش بگمي کي (شوھر یا زوجہ کي حیات میں شادي کرنا جو ازروے قانون انگلستان ممنوع ھی) رجوع کي گئي اس بناپر سے کہ زید کي حیات میں اسنے عمرو کے ساتھہ ازدواج کیا ھندہ کھتي ھی کہ وہ عمرو کي زوجہ نہیں ھوئي *

فیصلہ جو بمقابلہ عمرو کے ھوا تھا ھندہ کے مقابلہ میں غیر متعلقہ ھی *

(ج) زید نے عمرو پر نالش کي کہ اسنے میري گاے چورالي ھی اور عمرو مجرم قرار دیا گیا *

من بعد زید نے بکر پر گاے کي بابت نالش کي جسکو عمرو نے اسکے ھاتھہ قبل مجرم ثابت ھونے کے بیچا تھا فیصلہ جو مابین زید اور بکر کے ھوا تھا عمرو کے مقابلہ میں غیر متعلق ھی *

(د) زید نے اراضي کے قبضه کي ڈگري عمرو کے مقابله میں حاصل کي اسکے باعث سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا *

موجودگي اُس فیصله کي به ثبوت باعث ترغیب جرم کے واقعه متعلقه هی *

سواے اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں هوا هی اور فیصلجات حسب منشاء دفعه هذا قابل ادخال شهادت دو صورتوں میں هیں —

۱ — جبکه موجودگي اُس فیصله یا ڈگري یا حکم کي واقعه تنقیحي هو *

۲ — جبکه کسي اور حکم ایکٹ هذا کے مطابق واقعه متعلقه هو *

صورت اول صاف هی اُسکي نسبت زیادہ لکهنے کي ضرورت نهیں هی لیکن صورت دوم الفاظ قانوني سے صاف و صریح نهیں هی گو تمثیلات میں واضعان قانون نے اُسکے ظاهر کرنے میں کوشش کي هی *

مفصله ذیل چند صورتیں مسٹر فیلڈ نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکٹ هذا میں نهایت خوبي کے ساتهه بیان کي هیں *

اگر چند اشخاص جو که مشترک نویسندگان تمسک هوں اور اُنمیں سے ایک پر داین کل کي ڈگري حاصل کر لے اور یهه مدیون جسپر که ڈگري هوئي تهي روپیه پوري ڈگري کا ادا کردے اور پهر اپنے شریک تمسک کے لکهنے والوں پر دعوي دلا پانے حصه رسدي کا کرے تو وه ڈگري جو که مدیون نے حاصل کي تهي بغرض ثبوت مقدار اُس روپیه کے جو که مدعي نے ادا کیا هی واقعه متعلقه هی لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار حصه رسدي کے کوئي شهادت نهیں هی [1] *

اسکے قابلِ ادخال هونے کي دو وجهه هیں ایک تو اُس ڈگري کي نسبت بیان کرنا واسطے تمهید مضمون امر تنقیح طلب کے جو متعلق

[1] دیکهو شرح قانون شهادت مولفه مسٹر فیلڈ صفحه ۱۲۶

مقدار دعوي سے ضروري تصور کیا جاتا ہی اور حسب دفعہ ۹ قابل ادخال ہی دوسرے حسب منشاء دفعہ ۷ کے داخل ہو سکتا ہی *

اسي طرح پر کوئي اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلاپانے زر ہرجہ کے جو کہ اُسکو بوجہہ غفلت کارندہ کے ہوا ہی دعوي دائر کرے تو ایک ڈگري جو کہ اصل پر ایک شخص غیر نے حاصل کرکے جاري کرائي تھي واسطے ثبوت مقدار ہرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق ہی *

اسي طرح پر جو ڈگري کہ ضامن کے نام ہو چکي ہو وہ اُس نالش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال ہی لیکن وہ ڈگري شہادت اِس امر کي نہیں ہی کہ اصل قرضدار کي غفلت کي وجہہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت اس بات کي ہی کہ ضامن قانوناً ذمہ‌دار اداے زر مذکور کا تھا *

اسي طرح پر جبکہ بغرض تنسیخ انتقال نا جایز ہندو بیوہ عورتوں کے دعوي دایر ہوتے ہیں تو یہہ امر دیکھا جاتا ہی کہ آیا کوئي ضرورت قانوني واسطے انتقال جایداد کے موجود تھي یا نہیں — اسکے ثبوت میں ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرنے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل ادخال شہادت ہیں لیکن اُن سے موجوگي ضرورت شاستري کي ثابت نہیں ہوتي [۲] – (دیکھو دفعہ ۷ و ۹ – ایکٹ ھذا) *

عمرو و بکر و خالد کچھہ اراضي کے مالک مشترک تھے بایام نابالغي خالد و عمرو و بکر نے ایک پٹہ موروثي زید کو دیدیا – خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید و عمرو و بکر پر نالش کرکے پٹہ مذکور کو منسوخ کرا دیا – اُسکے بعد زید نے عمرو و بکر پر ایک ثلث زر ثمن کا دعوي کیا جو کہ بمعاوضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعوي کي تائید میں عمرو و بکر کا دھوکا دینا بیان کیا یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق في نفسہ کوئي شہادت فریب کي تصور نہیں ہوسکتا اور مدعي جب تک کہ خود ثبوت فریب کا ندے اپنے دعوي کي ڈگري نہیں پا سکتا [۳] *

---

۲ کھنو لعل بنام گوردھاري ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۶۹ دیواني

۳ ہرکا جون بھتا جارج بنام — رسي ہاورس متر ویکلي جلد ۵ صفحہ ۳ — استعمراب خفیفہ *

اس مقدمہ میں اگر فیصلہ بہ ثبوت فریب داخل ہو سکتا تو في الحقیقت وهي حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ هذا اور زید کا دعوي فوراً ڈگري هوجاتا اور عمرو و بکر کو کوئي موقع اپني جوابدهي کرنیکا نملتا *

تیلر صاحب نے اپني کتاب شهادت میں بیان کیا هی که یهه ایک اصول عام هی که فیصلجات فوجداري به ثبوت اُن اُمور کے جنکي بناء پر وہ صادر کیئے جاتے هیں مقدمات دیواني میں اُن واقعات کے ثابت کرانے کے لیئے جنکي بناء پر فوجداري میں مقدمہ فیصل هوا تها قابل ادخال نهیں هیں — چنانچه ایک مقدمہ میں جس میں که دعوي واسطے دلا پانے اُس هرجه کے جو که مدعي کو بوجه هنگامہ مدعاعلیهم پهونچا تها عدالت دیواني میں دایر هوا اور قبل اسکے مجستریت نے مدعاعلیهم کو اس بنا پر که اُنهوں نے خود مدعي پر حمله کیا تها ماخوذ ٹهرایا تها اور وہ فیصله مجستریت شهادت میں مقدمہ دیواني میں پیش هوا تو باوجود اِسکے عدالت دیواني نے یهه تجویز کیا که کوئي حمله نهیں هوا تها اور دعوي ڈسمس کیا — اور هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که حکم سزا مقدمہ فوجداري ثبوت نهیں هی ایک مقدمہ دیواني میں جو که واسطے دلاپانے هرجه اُسي فعل کے دایر کیا جاوے [۴] *

اور اسي طرح پر یهه تجویز هوچکا هی که عدالت دیواني پابند اس امر کي نهیں هی که جس دستاویز کو بحیثیت فوجداري مجستریت نے صحیح تصور کیا هو اُسکو خواہ مخواہ وہ بهي صحیح تصور کرے اور اختیار هی جس دستاویز کو مجستریت نے سچا سمجها هی اُسکو حاکم دیواني جهوٹا سمجهے [۵] *

اور عدالت دیواني کو لازم هی که واقعات متعلقه کي خود تجویز کرے [۶] *

---

۴ بشو ناتهه نیوگي بنام هرگوبند نیوگي ویکلي جلد ۵ صفحه ۷ نظائر دیواني — و علي بخش ڈائتو بنام شیخ ضمیرالدین بنگال جلد ۴ صفحه ۳۱ نظائر دیواني

۵ تنانند سورجا بنام کاشي ناتهه هلکر ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۶ نظائر دیواني

۶ کواصف الله چودهري بنام غلام حسین ویکلي جلد ۹ صفحه ۷۷ نظائر دیواني

جیسا که مقدمات دیواني میں فیصلجات فوجداري ثبوت اُن واقعات کا نہیں ھیں جنپر که فیصله فوجداري صادر کیا جاوے اسي طرح پر فیصلجات دیواني عدالتہاے فوجداري پر ناطق نہیں تصور کیئے جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت مجسٹریٹ دیواني میں دایر نہیں ھوسکتا تاھم اگر مقدمه فوجداري میں اُسي مدعاعلیه نے اقرار جرم کیا ھو تو وہ اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعه ۱۸ — ایکٹ ھذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیواني میں ھی *

لیکن گو نه فیصله فوجداري ثبوت ھی واقعات مستدله اپنے کا مقدمات دیواني میں اور نه فیصله دیواني ثبوت ھی مقدمه فوجداري میں لیکن مفصله ذیل مقاصد کے لیئے فیصلجات فوجداري قابل ادخال ھیں :—

فیصله برأت بمقدمه فوجداري ایک ایسے مقدمه میں جو که مدعاعلیه بري شدہ مدعي مقدمه فوجداري پر واسطے ھرجه کے دعویٰ کرے صرف اس امر کے لیئے قابل ادخال شہادت ھی که مدعي مقدمه دیواني فوجداري سے بري قرار دیا گیا — مگر نه تو اس امر کا ثبوت ھی که مدعاعلیه مقدمه دیواني کا مدعي فوجداري کے مقدمه کا تہا نه یہه که اُسنے بدنیتي سے فوجداري میں نالش کي تھي نه یہه که بلاوجه کافي نالش کي تھي اور نه یہه که مدعي مقدمه دیواني واقع میں بے قصور تہا *

علیٰ ھذالقیاس مسل مقدمه دیواني مقدمه فوجداري میں به ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا ھوسکتي ھی که مدعاعلیه نے جسپر که حلف دروغي کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفي دیا اور وہ اظہار کارروائي عدالت میں دیا گیا لیکن فیصله عدالت دیواني مقدمه فوجداري میں کوئي ثبوت اس امر کا نہیں ھی که اِظہار مدعاعلیه (جو که فوجداري میں ملزم ھی) دروغ تہا *

اُمور مفصله بالا جنکا ذکر شرح میں واضح طور پر کیا گیا ھی تمثیلات دفعه ھذا کے پڑھنے سے واضح ھونگے مثلاً تمثیل (الف) میں فیصله اس وجہه سے ناقابل ادخال ھی که وہ مابین اشخاص غیر ھی اسلیئے دفعه ۴۰ کے موافق نہیں داخل ھوسکتا اور نه فیصله اُن عدالتوں کا ھی جنکا ذکر دفعه ۴۱ میں ھی اور اُسکے موافق نہیں داخل ھوسکتا اور نه معاملات نوع عام سے ھی که جو دفعه ۴۲ کے مطابق داخل ھوسکے نه کسي اور دفعه

ایکٹ هذا کے مطابق داخل هوسکتا هی — اور تمثیلات (ب) و (ج) بهي انهیں وجوهات کي وجهه سے قابل ادخال نهیں لیکن تمثیل (د) البته حسب منشاء دفعه ۸ — ایکٹ هذا قابل ادخال هی بلکه تمثیل (الف) دفعه مذکور اس سے بهت مطابقت رکهتي هی *

معلوم هوتا هی که تمثیل (ب) میں ایک غلطي واقع هوئي هی جو که واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتي هی اور وہ صرف ایک تحریري غلطي معلوم هوتي هی بعوض اِن الفاظ کے " هندہ کهتي هی که وہ عمرو کي زوجه نه تهي " یهه الفاظ هونے چاهیئیں که (هندہ کهتي هی که وہ زید کي زوجه نه تهي) *

دفعہ ۴۴ هر فریق نالش یا اور مقدمه کا یهه ثابت کرسکتا هی که کوئي فیصلہ یا حکم یا ڈگري جو حسب دفعہ ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے واقعہ متعلقہ هی اور فریق مخالف نے اُسکو ثابت کردیا هی ایسي عدالت سے حاصل هوئي تهي جسکو اختیار اُسکے صادر کرنے کا نه تها یا بفریب یا بسازش حاصل هوئي تهي *

فریب یا سازش یا عدم اختیاري عدالت ثابت کیجا سکتي هی

دفعہ هذا اس امر کي اِجازت دیتي هی که جب کبهي کوئي فریق یهه ثابت کرسکے که فیصله جو که فریق ثاني نے حسب شرایط دفعات ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے داخل کیا هی وہ فریباً حاصل هوا هی ۷ اور اس فریق

۷ جان پروڈکل کمپني بنام اے سي گریگوري ریکلي جلد ۲ صفحه ۹۴ نظائر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

کو اس قسم کي شهادت کے داخل کرنے کا اختيار هی ليکن أن فيصلجات کي نسبت جو حسب دفعه ۴۳ قابل ادخال هيں اس قسم کي شهادت نهيں دي جاسکتي حسب اصول متعارفه چهارم متذکرہ مقدمه کتاب هذا تمام ڈگريوں اور فيصلوں کي نسبت قياس يهه هوتا هی که وہ عدالت مجاز نے صادر کيئے هيں اور اس وجهه سے يا ثبوت اس امر کا که عدالت مجاز نے أسکو صادر نهيں کيا ذمه أس شخص کے هی جو أسکو شهادت سے خارج کيا چاهتا هی جيسا که الفاظ دفعه هذا سے خود ظاهر هی که ,, هر فريق يهه ثابت کر سکتا هی " جس سے صريح بار ثبوت أس شخص کے ذمه هی جو عدم اختيار عدالت صادر کنندہ بيان کرتا هی *

چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که زيد نے ايک ڈگري بر بناء تمسک حاصل کي تهي اس بيان سے که وہ تمسک عمرو کے باپ کا لکها هوا هی اور پهر زيد نے أس ڈگري کو جاري کرانا چاها اور مدعاعليه کے حق حقوق کو بحيثيت أسکے باپ کے وارث کے نيلام کرانا چاها عمرو نے دعوي اس بيان سے کيا که ڈگري زيد نے فريب اور سازش سے حاصل کي تهي اور يهه که مجهکو کارروائي اجراے ڈگري سے خبر نهيں کي گئي — يهه قرار پايا که عمرو مدعي کا يهه کام هی که فريب ثابت کرے اور مدعاعليه کے ذمه بار ثبوت اس امر کا نهيں هی که يهه ثابت کرے که ايک ڈگري جو که عدالت مجاز نے صادر کي هی سازشي نهيں هی يا يهه که اطلاع مدعي کو پهونچي تهي [8] *

اور فريب بلا کافي وجهه کے قياس نهيں کيا جاتا [9] *

پس دو وجوهات کے سبب سے فيصلجات عدالت بيکار هو سکتے هيں :—

۱ — جبکه عدالت جسکا فيصله صادر کيا هوا هی غيرمجاز هو *

۲ — جبکه فيصله بفريب يا بسازش حاصل کيا گيا هو *

8. مهيما چندر ملک بنام بروُدا سندري داسي ويکلي جلد ۱۲ صفحه ۳۸ ا

9. اشي دهن سورجا بنام رام دهن چاترجي ويکلي جلد ۲ صفحه ۲۲۵

وجهه اول يعني عدم اختيار عدالت

وه اصول جنپر كه عدالت كے حد اختيار كي تجويز هوتي هى دفعه ۴۰ كي شرح ميں بيان هو چكے هيں [1] اور اس دفعه كي شرح ميں صرف أن چند مقدمات كا ذكر كيا جاتا هى جنميں كه بعد مباحثه يهه طى هوا هى كه كس عدالت كو اختيار سماعت هى *

مقدمات قابل سماعت

دعوي واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا كرانے جاتريوں كے كسي خاص مندر كے اندرون اختيار عدالت ديواني قرار پايا هى بشرطيكه ايسا استحقاق نوعيت استحقاق مالكانه كي ركهتا هو [2] اسي طرح پر نالش واسطے اعادۀ حقوق شوهري جو كه مسلمان شوهر اپني زوجه پر كرے اندرون اختيار عدالت ديواني كے هى [3] - نالش واسطے هرجه كے جو گالي دينے كي وجهه سے مدعي كو پيدا هوا هو اور جس سے أسكي روح كو تكليف پهونچي هو وه بهي اندرون اختيار عدالت ديواني كے هى [4] - هندوون كے اعادۀ حقوق شوهري كي نالش بهي ديواني كے سماعت كے قابل هى [5] - اِسي طرح نالش بابت أس امر كے جوكه كسي مجسٹريٹ نے اپنے حد اختيار كے باهر اور بلا وجهه معقول كي كارروائي ميں جو أسكے حد اختيار سے باهر تهي اور جسكے واسطے كوئي وجهه معقول نه تهي ديواني ميں هو سكتي هى [6] -

---

۱ ديكهو صفحه ۱۹۵

۲ سري شنكر بهاري سوامي بنام سدۀ لنگاچكر پتي موورزانديس اپيل صفحه ۱۹۸

۳ منشي بزل الرحيم بنام شمس النسا بيگم موورزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۳

۴ گور چندر رئي تنڈي بنام كلي ويكلي جلد ۸ صفحه ۳۵۶ ديواني

و كالي كمار متر بنام كني بهٹا چارج بنگال رپورٹ جلد ۶ صفحه ۹۹ ضميمه

و شيخ تقي بنام گوش دل بسواس ويكلي جلد ۶ صفحه ۱۵۱ ديواني

و مولوي غلام حسين بنام هوگوبند داس ويكلي جلد ۱ صفحه ۱۹ ديواني

۵ گوبن بي بي بنام امير چند ويكلي جلد ۶ صفحه ۱۰۵ — و رام پهل بنام مادهو هائي كورٹ آگره ۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع نمبري ۲۰۱۲ سنه ۱۸۶۶ ع

۶ دنايك ديونكار بنام بٹي اوا بمبئي هائي كورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۳۶

یا جو مجسٹریٹ بلا نیک نیتي کے عمل درآمد کرے [۷] – نالش واسطے هرجه کے جو ایسے ایک فعل کي وجهه سے پیدا هو جو که جرم تصور کیا جاتا هی [۸] نالش واسطے ایک رهنامه کے جعلي قرار دیئے جانے کي بشرطیکه اُس سے مدعي کو نقصان پهونچتا هو [۹] نالش واسطے نان ونفقه ایک هندو جورو کي باوجود احکام ضابطه فوجداري کے [۱] نالش بنام گورنمنت واسطے موقوفي ناجایز اُسکے ملازم کي [۲] نالش واسطے دلا پانے ایک ایسے روپیه کي جو که بغرض اداے ڈگري عدالت کے باهر داخل کیا هی اور باوجود ادا هو جانے ڈگري ڈگریدار نے جاري کرانے کي پهر درخواست دي هو [۳] لیکن مدراس کے اجلاس کامل نے اِسکے خلاف فیصله کیا هی یعني ایسي نالش قابل سماعت نهیں [۴] *

مقدمات ناقابل سماعت

نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه گورنمنت کے کسي کار سرکاري کے هوا هو قابل سماعت نهیں هی [۵] واسطے استقرار حق داخل کراے جانے کسي سماج میں جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد میں کچهه هرج واقع نهوا هو اور نه ذات سے خارج کر دینے کے درجه تک پهونچا هو [۶] نالش واسطے استقرار حق بلاے جانے شادي میں اور برادري میں حاصل کرنے

---

۷ دنایک دیوتکار بنام ارسن اسٹرانگ بمبئي هائي کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۳۷

۸ شامان چرن بوس بنام بهولا ناتهه دت ویکلي جلد ٦ صفحه ۹ — استصواب دیواني

۹ ققیر چند بنام تهاکر سنگهه بنگال جلد ۷ صفحه ٦۱۳

۱ لاله گوري ناتهه بنام مسماة جیتن کور ویکلي جلد ٦ صفحه ۵۷ دیواني

۲ هیرز بنام سکرٹري آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحه ٦۸۸

۳ کلامتي بنام پران کشوري داسي فیصله اجلاس کامل بنگال لاریورٹ جلد ۵ صفحه ۲۲۳

۴ ارو تر چلاملي بنام ابو ویلي مدراس هائي کورٹ جلد ۳ صفحه ۱۸۸

۵ ایسٹ انڈیا کمپني بنام کماجي بٹي صاحبه سد لینڈر پریوي کونسل صفحه ۳۷۳

٦ سدارام بٹر بنام سدارام وغیره بنگال جلد ۳ صفحه ۹۱ — رجے چندر سرداز بنام رام چرن ویکلي جلد ٦ صفحه ۳۲۵

کے ليئے [7] نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانوں کے [8] نالش واسطے استقرار حق اُن تحفجات کے جو کہ ججمان اپنے پروہت کو بطور نذر ذاتي کے ديتے هيں اور جملہ ججمان کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختيار هی [9] واسطے برقرار کيئے جانے گھٹوال کے جسکو کہ پوليس نے موقوف کرديا هو اُس اراضي سے جسپر کہ وہ گھٹوال قابض تھا [1] نالش واسطے دلا پانے هرجہ کے جو کہ ايک مجسٹريٹ سے باختيار حاکمانہ عمل ميں ايا هو گو کافي احتياط سے نہ کيا گيا هو [2] عدالت هاے ديواني اُس اهتمام ميں جو کہ کورٹ آف آرڈس نے نسبت تنخواہ ايک مهتمم اُس جائداد کے جو کہ اُسکے ماتحت هی کيا هو دست‌اندازي کرنے کي مجاز نہيں هی [3] اور نہ عدالت ديواني کو يہہ اختيار هی کہ ايسي نالش کہ جو کورٹ آف وارڈس پر اس غرض سے کي جاوے کہ حکم بورڈ آف ريونيو واسطے تعليم ايک مقام خاص پر نابالغ کے جاري نہونے پاوے اس بنا پر کہ صحت نابالغ ميں بوجہہ رهنے ايسے مقام کے جہاں کہ اُسکو حکم هوا هی فتور واقع هوگا [4] اسي طرح پر هائي کورٹ نے اس امر ميں دست‌اندازي کرنے سے انکار کيا کہ شادي ايک لڑکي نابالغ کي جو کہ اهتمام کورٹ آف وارڈس ميں هی کيونکر کيجاوے [5] *

عدالت ديواني کا سارٹيفکٹ بموجب ايکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ ع جسکي رو سے اُسنے ولی مقرر کيا هو کورٹ آف وارڈس کو اُس صورت ميں جائداد

7 رام دت بسواس بنام مهاديو مانک ٹھاکر بنگال صدر ديواني عدالت سنہ ۱۸۵۰ ع صفحہ ۶۴

8 پهاگن ٹھگي بنام منٹي ماتا بنگال صدر ديواني عدالت سنہ ۱۸۵۴ ع صفحہ ۴۶۵

9 نوين چندر دت بنام مادهب چندر منڈل ويکلي جلد ۵ صفحہ ۲۵ ديواني

1 ديبي نراين سنگہ بنام سري کش سنٹي وغيرہ ويکلي جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ ديواني

2 کلکٹر هوگلي وايضر چندر متر بنام تارک ناتهہ مکهاپديا بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۴۹

3 راني سرب سندري ديبي بنام کلکٹر ميدني سنگہ ويکلي ريورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۱

4 کلکٹر بيربهوم بنام ميدکالي ديبي ويکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ ع صفحہ ۲۳۲ ديواني

5 گوبادهرپرشاد بنام بيرسنگهہ سانگ ويکلي جلد ۵ صفحہ ۳۱ — اپيل متفرقہ

اور نابالغ کو اپنے اهتمام میں لینے سے مانع نهیں جبکه قانوناً اُسکو ایسا اختیار هو[6] *

عدالت هاے دیواني کے قابل سماعت وه مقدمات هیں جنمیں استحقاق کي بحث هو نه قابل سماعت عدالت مال کے - چنانچه اگر اثناء بٹواره میں کوئي نزاع نسبت مقدار حقیت فریقین کے برپا هو تو قبل اسکے که حکام مال بٹواره کریں عدالت دیواني کو حصه و حقیت فریقین کي نسبت فیصله کرنا چاهیئے - فریقین میں سے جو بٹواره پر بوجهه غیر محقق هونے حصص کے عذر پیش کرنا چاهے اُسکو لازم هی که پندره دن کے اندر تاریخ اشتهار سے عذر پیش کرے[7] کاغذات بٹواره کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بهیجتا هی اور اُنکا فیصله اس امر میں ناطق هوتا هی اور بیرون اختیار عدالت دیواني - اور جب عدالت دیواني کوئي ایسا حکم لکهه کر ایسے حق کي نسبت فیصله کر کے عدالت مال میں بٹواره کے واسطے حکم بهیجے تو عدالت مال کو اُسکے حکم کي اطاعت بالکل لازمي هی اور عدالت دیواني اس امر کا حکم دے سکتي هی که بٹواره کا خرچه کسکو دینا چاهیئے[8] عدالت دیواني کو نسبت معافي کي جائداد کے پورے اختیارات حاصل هیں اور مال کي عدالت کو اختیارات نسبت مالگذار کے حاصل هیں[9] جبکه مابین فریقین ایک مقدمه کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نهیں هی تو عدالت دیواني کو اُس کے سننے کا اختیار هی چنانچه جبکه کاشتکار کو ایک شخص غیر نے بیدخل کردیا هو اور نه زمیندار نے تو نالش عدالت دیواني میں هوگي[1] اور اسي طرح پر جبکه ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار

کونسے مقدمات قابل سماعت دیواني کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے هیں

۶ مادهو شبودین سنگهه بنام داکٹر مدنالپور بنگال جلد زائد صفحه ۱۹۹

۷ ذاکرعلي چودهري بنام جگدسري ویکلي جلد اول ۳۴۳ دیواني - و رادهابلب سنگهه بنام مهاراجه دهیرج مهتاب چاندر بهادر ویکلي جلد صفحه ۱۵ متفرقه - و رام سهاے سنگهه وغیره بنام سید مظهرعلي وغیره بنگال جلد ۲ صفحه ۳۱ ضمیمه

۸ پیجناتهه سهاے بنام لاله سیتل پرشاد { بنگال جلد ۲ صفحه ۱ - اجلاس کامل / ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۱۲ - اجلاس کامل } و هرگوپال داس بنام رام غلام ساهو بنگال جلد ۵ صفحه ۱۳۵

۹ فتح بهادر بنام جانکي بي بي بنگال جلد ۳ صفحه ۵۵

۱ محمد زکي بنام گوپي راے ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۵

پر واسطے قبضہ کے دعوي کرے اور زمیندار کو اُس میں صرف بطور گواہ کے طلب کرایا ہو تو یہہ قابل سماعت عدالت دیواني کے هی ۲ اسي طرح پر ایک نالش جوکہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلا پانے اُس زر منافع کے کرے جو کہ اُس نے بابت اُس اراضي کے وصول کیا جو اُن دونوں کي ملکیت هی اور جو دوسرے شریک کے قبضہ میں هی ۳ اسي طرح پر ایک نالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلاپانے زر لگان اُس اراضي کے کرے جو کہ دوسرے شریک کے قبضہ میں هی ۴ *

یہہ همیشہ سے بحث کے لایق امر رہا هی کہ کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیواني کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن اب اضلاع شمال و مغرب میں ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع و ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ ع میں صریح طور پر اقسام مقدمات عدالت مال بیان کیئے گئے هیں اور جو بحث کہ اُن ایکٹوں میں نسبت حد اختیار عدالت کے هی وہ بهي لایق غور و توجهہ کے هی *

مختلف حصوں هندوستان میں مختلف قانون کے ذریعہ سے عدالتهاے دیواني قایم هوئي هیں اور هر ایک کے اختیارات اُن قانونوں کے مطابق قرار دیئے گئے هیں پس اگر هر ضلع کي عدالت کي حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اس قدر طوالت هو جاویگي کہ مقاصد شرح هذا کے خلاف هوگا — پس یهاں مختصر طور پر صرف اتنا بیان کیا جاتا هی کہ کون سي عدالتیں کن اضلاع میں کن قانونوں کے ذریعہ سے قایم هوئي هیں :—

عدالتهاے دیواني } پریسیڈنسي بنگال میں موافق ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع

ایضاً پریسیڈنسي بمبئي میں موافق ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ ع

---

۲ واندها ناتهہ مازم دلو بنام هوچند غدرک ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۶۰

۳ سمبهل سنگهہ بنام میتا سنگهہ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ ع صفحہ ۱۲ — و لالہ ایشري پرشاد بنام اسٹوارٹ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ صفحہ ۱۲ — و سید حیدر علي بنام امرت چودهري ویکلي جلد ۱۸۶۴ ع صفحہ ۳۴ — و سید شرافت علي بنام شیخ رمضان ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ ع صفحہ ۵۴

۴ متهرا لال بنام شیخ نادر ویکلي جلد ۱ صفحہ ۵۳

عدالتہاے دیواني اضلاع اودہ میں موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ ع
ایضاً پنجاب میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ ع
و ۴ سنہ ۱۸۶۶ ع و ۲۷ سنہ
۱۸۶۷ ع و ۷ سنہ ۱۸۶۸ ع
ایضاً اضلاع جھانسي میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ ع
ایضاً عدن میں موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ ع
عدالتہاے خفیفہ } بیرون پریسیڈنسي ٹؤن موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ ع
و ۱۰ سنہ ۱۷۶۷ ع
عدالتہاے مال } بنگال پریسیڈنسي میں موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع
ایضاً شمال و مغرب میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع
ایضاً اودہ میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ ع

ایکٹ ھاے مفصلہ بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالت ھاے مفصلہ بالا معلوم ھونگي اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہاں ذکر کرنے کي ضرورت نہیں *

وجہہ دوم یعني فریب یا سازش

ایکٹ ھذا میں الفاظ فریب یا سازش کي تعریف نہیں دي گئي لیکن لفظ فریب کي تعریف قانون معاھدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۱۷ میں واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتھہ بیان کي ھی وہ دفعہ یہہ ھی —

تعریف فریب دفعہ ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

لفظ فریب اور اُس کے معني میں داخل ھر فعل منجملہ افعال مفصلہ ذیل کے ھی جسکا ارتکاب کوئي فریق معاھدہ کرے یا اُسکي مسامحت سے کیا جاوے یا اُس کا مختار کرے اس نیت سے کہ فریق ثاني یا اُسکا مختار دھوکہ کھاوے یا اُسکو اُس معاھدہ کے کرنے کي ترغیب ھو *

۱ — ایسا کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کي طرف جو کہ سچا نہیں ھی منجانب اُس شخص کے جو اُسکے راست ھونے کو باور نہیں کرتا ھی *

۲ — ازروے عمل کے مخفي کیا جانا کیسي واقعه کا ایسے شخص کي جانب سے جو اُس واقعه کا علم رکھتا هو یا اُسکو باور کرتا هو *

۳ — وہ عهد جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے *

۴ — اور کوئي فعل جو دهوکه دینے کے لیئے کیا گیا هو *

۵ — کوئي ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون میں بالخصوص مبني بر فریب قرار دیا گیا هو *

تشریح — محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے هوں که کوئي شخص کسي معاهده پر راضي هوجاوے فریب نہیں هی اِلا اُس حال میں که حالات مقدمه ایسے هوں که اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والیکو بولنا لازم هو یا اُسکو سکوت برا‌ے خود بمنزله بولنے کے هو *

(الف) زید نے بطور نیلام کے هنده کے هاتهه ایک گهوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا هی که وہ صحیح وسالم نہیں هی اور زید نے هنده سے اُس گهوڑے کے صحیح و سالم نهونے کے باب میں کچهه نہیں کہا یهه زید کا فریب نہیں هی *

توشیلات دفعه ۱۷ ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع

(ب) هنده زید کي بیتي هی اور ابهي بحد بلوغ پهنچي هی اس صورت میں جو رشته که مابین اُن دونوں فریق کے هی اُسکے لحاظ سے زید پر لازم هی که اگر وہ گهوڑا صحیح و سالم نهو تو هنده سے کهدے *

(ج) هنده نے زید سے کہا که اگر تم اس گهوڑے کے صحیح و سالم هونے سے انکار نکرو تو میں اُسکو ایسا هي سمجهه لونگي زید نے کچهه نکہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزله بولنے کے هی *

(د) زید و عمرو نے جو تاجر هیں باهم ایک معاهده کیا اور زید کو خفیه قیمت کے کم وبیش هوجانے کي اطلاع هی که جسکے سبب سے اُس معاهده انعقاد میں عمرو کي رضامندي میں خلل واقع هوتا هی پس زید پر لازم نہیں هی که عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

فریب ایسی چیز ہی جو ہر قسم کی عدالت کی کارروائی کو بیکار کردیتا ہی چنانچہ ایک ڈگری عدالت اپیل کی جو کہ بعد ایک صلحنامہ کے جس کے بموجب اپیل کرنا منع تھا ایک ڈگری فریب سے حاصل کی ہوئی قرار دی گئی [5] اسیطرح پر جبکہ فریباً اور بلا اطلاع فریق ثانی کے ڈگری حاصل کی گئی — مدیون ڈگری کو پھر سے سماعت کرانے مقدمہ کا حق ہی اور مابین پندرہ دن کے اُس تاریخ سے جبکہ اُسکی ذات یا جائداد پر ڈگری جاری کی جاوے درخواست پھر سماعت مقدمہ کی دے سکتا ہی [6] اور گو ایکٹ ہذا میں کچھہ صراحت نہیں ہی کہ شخص فریق مقدمہ اور غیر فریق مقدمہ اور فریب دہندہ اور غیر فریب‌دہندہ سبکو اختیار ثابت کرنے اس امر کا ہی یا نہیں لیکن تاہم ولایت کے مقدمات میں یہہ قرین انصاف قرار دیا گیا ہی کہ وہ شخص جو کہ خود موجب اُس فریب کا ہو جسکی وجہہ سے وہ ڈگری حاصل ہوئی ہو اُس ڈگری کو فریبی ثابت کرکے اُس سے نہیں بچ سکتا اسلیئے کہ اُصول یہہ ہی کہ کوئی شخص اپنے فریب سے مستفید نہیں ہوسکتا [7] *

سازش ایک ایسی قرارداد باہمی مابین دو یا زیادہ اشخاص کے ہی کہ جو اس غرض سے کی جاوے کہ کوئی ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر پہنچے یا اور کوئی ناجائز غرض حاصل ہو — سازش کارروائیہاے عدالت میں اُس قرارداد مخفی کو کہتے ہیں کہ جو دو شخص آپسمیں اس غرض سے کریں کہ اُن میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکہ فیصلہ کسی ناجائز مقصد کے لیئے حاصل ہو — ایسی سازش دو طرح پر ہوسکتی ہی :—

تعریف سازش

ا — جبکہ وہ واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیئے جاویں فی‌الحقیقت موجود نہوں *

---

۵ راج موہن گوشائیں بنام گور موہن گوشائیں ویکلی جلد ۴ صفحہ ۴۷ پریوی کونسل

۶ پھجناتھہ راے بنام برج‌کشور چکوبتی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۵ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹

۷ ہرچندرراے چودھری بنام جگرناتھہ راے ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۳۷

۲ — جبکه وه واقعات موجود تو هوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشي فیصله کے تیار کیئے گئے هوں هر دو حال میں فیصله بیکار هوجاتا هی *

دفعه هذا میں صریح طور پر یهه نهیں لکها گیا که جبکه کوئي ایسا فعل داخل کیا جاوے که جو منسوخ هوچکا هو تو فریق ثاني کو ثابت کرنے اُس تنسیخ کا اختیار هی یا نهیں لیکن اُصولاً جبکه کوئي ایسا فیصله داخل هو تو فریق ثاني دوسرا فیصله داخل کرکے یهه ثابت کرسکتا هی که وه فیصله منسوخ هو گیا هی *

راے اشخاص غیر کي کس صورتمیں واقعه متعلقه هی

دفعه ۴۵ جبکه عدالت کو کسي امر متعلقه قانون ملک غیر

راے ماهرین

یا علم یا هنر کي بابت [یا در باب بحث شناخت دستخط کے ۸] اپني راے قائم کرني هو تو اُس باب میں راے اُن اشخاص کي جو اُس قانون ملک غیر یا علم یا هنر سے واقفیت مخصوصه رکهتے هوں واقعه متعلقه هی * ایسے اشخاص ماهر کهلاتے هیں *

۸ ترمیم بموجب دفعه ۳ — ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی کہ وفات زید کي زهر کے باعث سے هوئي یا نهیں *

راے ماهرین کي نسبت علامات اُس زهر کي جس سے کہ زید کا فوت هونا متصور هی واقعۂ متعلقہ هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی کہ زید بر وقت اِرتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجهہ فتور عقل اُس فعل کي نوعیت یا اِس بات کے جاننے کي قابلیت رکھتا تھا یا نهیں کہ جو فعل اُس سے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی *

راے ماهرین کي نسبت اِس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاهر هوئیں حسب معمول علامات فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل سے همیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کي جو اُنسے سرزد هوں یا جاننے اِس بات کے کہ جو کچھہ اُنسے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی هو جاتي هیں یا نهیں واقعۂ متعلقہ هی *

(ج) اِس امر کي بحث پیش هی کہ فلاں دستاویز زید نے لکھي تھي یا نهیں اور ایک دوسري دستاویز پیش هوئي جو زید کي لکھي هوئي ثابت کي گئي یا اُسکا اقبال کیا گیا *

(د) راے ماہرین کي اِس باب میں کہ وہ دونوں دستاویزات ایک ہي شخص کي لکھي ہیں یا جدے جدے شخص کي واقعہ متعلقہ ہی *

مقدمہ کتاب ہذا میں جہاں کہ أصول متعارفہ مسلمۂ عام کا بیان ہوا ہی أصول دوم قابل غور ہی یعني یہہ کہ " نسبت پیشہ کے اُس پیشہور کي شہادت معتبر ہی " أسي أصول پر دفعہ ہذا مبني ہی اور نیز دفعات مابعد جو اِس دفعہ سے متعلق ہیں *

پس اِس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہی یعني شہادت اُن اشخاص کي جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئي علاقہ نہیں رکھتے دیجا سکتي ہی اور ابتدا شرح فصل ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ أصول چہارم یعني " واقعہ کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہی " اس مضمون سے متعلق ہی *

واضح رہے کہ دفعہ ہذا میں جس قسم کي شہادت لینے کي اجازت ہی وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کي ہی اور نہ اشخاص غیر کي — دفعہ ۳ یا دفعہ ۴ میں لفظ ماہر کي کوئي تعریف نہیں بیان ہوئي لیکن اس دفعہ میں صحیح طور پر لفظ ماہر کي تعریف بیان کردي ہی *

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ ہذا لازمي ہیں اور جنکے بغیر اِس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہو سکتي وہ یہہ ہیں :—

شرط اول — مظہر جسکي راے پوچھني ہو ماہر ہو *

شرط دوم — راے جس امر کي نسبت پوچھي جاتي ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو :—

۱ — نسبت قانون ملک غیر کے *

۲ — نسبت علم یا ہنر کے *

۳ — نسبت شناخت دستخط کے *

پس سواے امور مفصلہ بالا کے اور کسي امر کي نسبت شہادت نہیں دیجا سکتي *

لفظ ماهر سے وہ شخص مراد هی جو کہ بوجہہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسي شی کے حاصل کرتا هی جسنے کہ توجہہ خاص کسي مضمون پر کي هو مثلاً ایک شخص جسکا کہ منجملہ اور کاموں کے ایک یہہ کام تها کہ خطوط کو پہچانا کرے اُس شخص کي شہادت بذیل ماهر قابل ادخال تصور هوئي *

ماهر کسکو کہتے هیں

شہادت ماهر کي منحصر هی اول اُس اعتبار پر جو اُسکي دیانت کي نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو کہ عدالت اُسکے علم اور واقفیت کي نسبت کرے کیونکہ یہہ ممکن هی کہ ایک نہایت متدین ماهر بوجہہ اپنے کم علم کے غلط راے ظاهر کرے اور یہہ بهي ممکن هی کہ نہایت لایق ماهر بوجہہ بد دیانتي کے غلط راے ظاهر کرے — ما سواے اسکے شہادت ماهرین نہایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجهني چاهیئے اس وجہہ سے اُنکو کسي واقعات کي نسبت شہادت دیني نہیں هوتي بلکہ اپني راے بیان کرني هوتي هی اور اکثر یہہ هوتا هی کہ راے هر فریق کے ماهرین کي اُسیکے مطلب کے مطابق هوتي هی — اس سے خواہ مخواہ اُنکي بد دیانتي ثابت نہیں هوتي مگر بقول لارڈ کمبل ماهرین همیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے هیں کہ جس طرف سے وہ پیش کیئے جاتے هیں ویسي هي اُنکي راے هوتي هی اور اسلیئے اُنکي شہادت چنداں وقعت نہیں رکهتي *

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ میں یہہ امر قابل بحث تها کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف هو (لیکن جسنے ملزم کو قبل اُسکے مقدمہ کے نہ دیکها هو لیکن اثناء پیشي مقدمہ میں موجود رها هو اور تمام گواهوں کے اظہارات سنے هوں) یہہ راے پوچهي جا سکتي هی یا نہیں کہ اُسکے نزدیک وقت صادر هونے جرم کے ملزم مجنون تها یا نہیں اور اس بات کو دریافت کر سکتا تها یا نہیں کہ وہ خلاف قانون اور جرم کرتا هی — یہہ تجویز هوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا جایز نہیں هی اس وجہہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاهر کرنے اپني راے کے گواهوں کي شہادت کي تنقیح کرني پڑتي هی جو کہ کام ماهر کا نہیں

هی — لیکن جبکه واقعات تنقیم اور طی هو جاویں تب عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت هوں اُنکي نسبت راے پوچهه سکتي هی — حسب منشاء دفعه هذا بهر حال اس طرحپر سوال هو سکتا هی که تمنے بیان اس امر کا سنا هی که کس قسم کي علامات ظاهر هوئیں فرض کرو که کسي شخص میں ایسي علامات موجود هوں تو تمهاري راے میں اُسکے دماغ کا کیا حال هی *

واضح رهے که حسب منشاء دفعه ۳۲۳ — ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع شهادت سول سرجن یا اور کسي ڈاکٹر کي جو مجسٹریٹ نے لي هو اور اُسپر تصدیق کي هو بلا طلبي اُسکے داخل شهادت هو سکتي هی — اور اُس دفعه کے بموجب مجسٹریٹ کو اُسکے طلب کرنیکا بهي اختیار هی اور حسب دفعه ۳۲۵ ضابطه مذکور رپورٹ بلاطلبي اُس کے بطور گواه کے قابل ادخال شهادت هی *

نسبت راے ماهرین کے دیکهو فقره ماقبل فقره آخر دفعه ۶۰ ایکٹ هذا *

لفظ قانون ملک غیر میں شامل هیں تمام وه قوانین اور رسم اور رواج جو که قانون کا زور رکهتے هوں اُس ملک کے بهي حسب دفعه ۳۸ — ایکٹ هذا نسبت قانون کے قابل ملاحظه هیں اور دفعه ۵۶ کي رو سے اطلاع کے لیئے عدالت هر کتاب کو دیکهه سکتي هی اور دفعه ۸۴ — کے بموجب اُنکي وقعت قیاس کرنیکي اجازت هی *

قانون ملک غیر و علم و هنر و شناخت دستخط کسکو کهتے هیں

لفظ علم و هنر میں داخل هی هر شاخ علم کي یا هر علم جس سے که وه مسائل حاصل هوتے هیں جو که واسطے کسي مقصد کے مفید هوں اور جسکے حاصل کرنے کے لیئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروري هی مثلاً ڈاکٹر شناخت کننده خطوط قدیم اور تخمینه کرنیوالے اور مهر کن اور مصور اور کلارک پوسٹ آفس نسبت شناخت مهر پوسٹ آفس کے *

تمثیلات (الف) و (ب) اس امر سے متعلق هیں اور اُنکے دیکهنے سے اصل مطالب اور مقصد واضعان قانون کا ظاهر هوتا هی *

شناخت دستخط کے لفظ میں شامل ھیں پورانے اور نئے دونوں خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق ھی - دفعہ ۴۷ - ایکٹ ھذا بھی متعلق شناخت خطوط کے ھی اور فرق مابین دفعہ ۴۵ - اور ۴۷ - کے اُس دفعہ کی شرح میں بیان کیا جاویگا *

واقعات مؤید یا مغائر راے ماھرین

دفعہ ۴۶ واقعات جو اور نہج سے متعلق نہیں ھیں اُس صورت میں واقعات متعلقہ ھیں جبکہ وہ مؤید یا مغائر راے ماھرین کے ھوں در حالیکہ وہ راے واقعہ متعلقہ ھو *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ھی کہ زید کو فلاں زھر کھلایا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اور اشخاص پر جنکو وھی زھر کھلایا گیا تھا ایسی علامات طاری ھوئی تھیں جنکو ماھرین اُسی زھر کی علامات بتاتے ھیں یا نہیں بتاتے ھیں واقعہ متعلقہ ھی *

(ب) سوال یہہ ھی کہ فلاں بندر میں فلاں پشتہ سے مزاحمت ھوئی ھی یا نہیں یہہ واقعہ کہ دوسرے بندروں میں جو دوسری جگھہ اِسی طرح واقع ھیں اور وھاں ایسا کوئی پشتہ نہیں ھی اُسی موسم میں رُوکٹ ھونے لگی واقعہ متعلقہ ھی *

مضمون دفعه هذا نهایت صریح و صاف هی اور دفعه ۴۵ کے ساتھه پڑھنے سے اور بھي واضح هو جاویگا *

ظاهر هی که جو فریق حسب دفعه ۳ – شهادت دلواوے تو فریق ثاني کو حسب دفعه هذا موقع تردید کا ملتا هی اور اس فریق کو جسنے حسب دفعه ۴۵ – شهادت پیش کي هو اُس شهادت کي تائید کا موقع ملتا هی *

لیکن یهه دفعه اُس اُصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۱ ایکت هذا اور دفعه مذکور کي شرح کے دیکھنے سے اُصول اسکا واضح هو جاویگا *

میرے نزدیک در صورت موجودگي دفعه ۱۱ – ایکت هذا کے یهه دفعه بالکل فضول هی اور اُس سے مطلب کا اعادہ هی *

تمثیل (ب) دفعه مذکور هر آئینه قابل لحاظ هی *

دفعه ۴۷ جب عدالت کو نسبت

راے نسبت دستخط کے

کسي شخص کے جسنے که کوئي دستاویز لکھي هو یا اُسپر دستخط کیئے هوں راے قائم کرنا هو تو راے اُس شخص کي جو اُس آدمي کے دستخط کو پهچانتا هو جسکا اُس دستاویز کو لکھنا یا اُسپر دستخط کرنا خیال کیا جاے به تجویز اُس امر کے که یهه تحریر یا دستخط اُس شخص کے هیں یا نهیں واقعه متعلقه هی *

تشریح --- وہ شخص دوسرے شخص کے دستخط کو پهچاننے والا کهلائیگا

جس نے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے
دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو
خود اُس نے لکھکر یا اَوْر سے لکھوا کر اُس
شخص کے نام بھیجے ہوں اُسي شخص کے
لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو
وصول ہوئے ہوں یا در اثناے اجراے
معمولي کار و بار کے ایسے کاغذات جنسے
پایا جاتا ہو کہ اُسي شخص کے لکھے ہوئے
ھیں اُس کے روبرو پیش ہوتے رھے
ہوں *

تمثیل

سوال اِس امر کا ھی کہ فلاں خط زید لندن کے ایک سوداگر کے ھاتھہ کا لکھا ھی یا نہیں *

بکر کلکتہ کا ایک سوداگر ھی جس نے زید کو خطوط لکھکر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جنسے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے ھیں اور بکر عمرو کا محرر ھی جس کا یہہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کر نتھي کردیا کرے اور خالد عمرو کا دلال ھی اُس کو عمرو وہ خطوط ھمیشہ دیدیا کرتا تھا جن سے

پایا جاتا تھا کہ زید نے اُن کے مضمون کی بابت اُس سے مشورہ لینے کے لیئے لکھے تھے *

راے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب میں کہ وہ خط زید کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہی یا نہیں واقعہ متعلقہ ہی گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ہوئے نہ دیکھا ہو *

واضح ہو کہ دفعہ ۴۵ میں اور اس دفعہ میں یہہ فرق ہی کہ دفعہ ۴۵ متعلق ہی اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھہ نہیں جانتے لیکن دو خطوط آپس میں مقابلہ کرکے اپنی راے ظاہر کرتے ہیں کہ آیا وہ خط مطابق ہیں یا نہیں اور ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں یا نہیں اور دفعہ ھذا متعلق شہادت اُن اشخاص کے ہی جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا خط کاتب سے واقفیت رکھتے ہوں اور اس امر کی شہادت دے سکتے ہوں کہ اُن کی راے میں تحریر خاص اُس شخص کی ہی یا نہیں جس کی نسبت بحث ہی *

مفصلہ ذیل طریقے ثابت کرنے خط کے ہیں :—

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اَور شخص کو جس کے سامنے وہ لکھی گئی ہو طلب کرانے سے *

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا واقفیت کیئے ہوئے ہو یعنی :—

۱ — جب کہ اُس نے اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو *

۲ — بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اُس نے لکھہ کر یا اور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں *

۳ — جبکہ در اثناے اجراے معمولی کار و بار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ہو کہ اُسکے لکھے ہوئے ہیں اُسکے روبرو پیش ہوتے رہے ہوں *

سوم — خط کی نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ - اختیار کرکے تطبیق کیجا سکتی ھی *

سب سے اعلی طریقہ اول ھی اور اُسکے بعد طریقہ دوم اور اُسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلی طریقہ نہ حاصل ہو سکے ادنی طریقہ حاصل نہ کرنا چاھیئے اور اگر کوئی فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود ھوں طریقہ دوم یا سوم اُسکے ثابت کرنے کے لیئے اختیار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہہ قابل شک ھی *

دفعات ۴۵ و ۴۷ و ۷۳ - ایکٹ ھذا کو ساتھہ پڑھنا چاھیئے *

دفعہ ۴۸ جبکہ عدالت کو

رائے نسبت رسم عام یا حق عام کب واقعہ متعلقہ ھی

دریاب رایج ھونے کسی رسم عام یا موجودگی کسی حق عام کے رائے قایم کرنی ھو تو اُس رسم کے رایج ھونے یا اُس حق کے موجود ھونے کے باب میں اُن اشخاص کی رائے جنکا واقف ھونا اُسکے رایج ھونے یا موجود ھونے کی صورت میں قرین قیاس ھو واقعہ متعلقہ ھی *

تشریح — لفظ رسم عام یا حق عام کا حاوی اُن رسمیات یا حقوق کا ھی جو کسی فرقہ اشخاص کثیرالتعداد کے واسطے عام ھوں *

تمثیل

حق کسي خاص گانوں کے رهنیوالوں کا کسي خاص کنوے سے پاني بهرنے کي بابت حسب منشاء اس دفعہ کے حق عام هی *

دفعہ ۱۳ کي شرح میں هم پورے طور پر رسم و رواج کي بحث کر آئے هیں اور ضمن ۴ دفعہ ۳۲ - ایکٹ هذا کے موافق اُن اشخاص کے بیانات جو کہ گواهي میں طلب نہیں هو سکتے نسبت معاملات متعلقہ رسم عام یا غرض عام یا غرض خلایق کے شہادت میں قبول هو سکتے هیں اور حسب دفعہ ۴۲ - ایکٹ هذا فیصلجات بطور شہادت امور عامہ کے لیئے جاسکتے هیں — حسب دفعہ هذا بیانات گواهان موجودہ کے بلا کسي شرط کے جو کہ ضمن ۴ دفعہ ۳۲ کے لیئے لازمي هی (یعني شرط ۴ مندرجہ شرح) قابل ادخال شہادت هیں — اور گواہ سے نہ صرف واقعات کي نسبت سوال کرنا جایز هی بلکہ اُسکي راے کي نسبت بهي — اور چونکہ دفعہ هذا کے موافق راے اُس سے پوچهي جاسکتي هی تو وہ خاص حالتیں جبکہ وہ رسم عمل میں آئي یا جو اُسکي بنا اُسکي راے کي هو حسب دفعہ ۵۱ پوچهي جا سکتي هیں *

تشریح دفعہ هذا سے یہہ صاف ظاهر هی کہ حقوق خانگي اِس میں شامل نہیں هیں اور اُنکي نسبت راے داخل نہیں هو سکتي اور متن دفعہ هذا میں یہہ امر صاف هی کہ رسم یا حق علم هو (یعني وہ جو کہ کسي خاص مقام یا گروہ سے متعلق هو اور نہ عموماً تمام خلایق سے) لیکن ضمن ۴ دفعہ ۳۲ میں عام اور متعلقہ خلایق دونوں داخل هیں — دفعہ ۴۲ میں صرف امور متعلقہ خلایق کي نسبت فیصلجات شہادت میں داخل هو سکتے هیں جس سے ظاهر هوتا هی کہ اُس دفعہ کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعني جو متعلق خاص مقام یا گروہ سے هو) داخل نہیں هو سکتے — شہادت مندرجہ دفعہ هذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونوں طور پر داخل هو سکتي هی *

تمثيل دفعه هذا سے ظاهر هوتا هی که لفظ عام رسم و حق ميں حقوق آسايش داخل هيں أنکي نسبت دفعه ۱۳ کي شرح ميں بخوبي بحث هو چکي هی *

دفعه ۴۹ جبکه عدالت کو در باب امور مفصله ذيل کے راے قايم کرني هو *

راے نسبت دستورات وعقايد وغيرة کبہواقعه متعلقه هيں

دستورات اور عقايد کسي فرقه اشخاص يا خاندان کے *

ترتيب اور انتظام کسي امر مذهبي يا خيراتي کے *

معني الفاظ يا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں يا لوگوں کے خاص فرقوں ميں مستعمل هوں *

راے أن اشخاص کي جو ان سے واقفيت رکهنے کے وسايل خاص رکهتے هوں واقعه متعلقه هيں *

دفعه هذا ميں مفصله ذيل امور کي نسبت شهادت داخل هو سکتي هی :—

ا — دستورات کسي فرقه اشخاص کے — اسميں تمام رسوم متعلقه تجارت هيں *

۲ — عقاید کسي فرقه اشخاص کے — اسمیں مذاهب مختلف یا خیالات ملکي مختلف شامل هیں *

۳ — دستورات کسي خاندان کے — مثلاً رسم کلاچر جس سے که بڑے بیٹے کو راج ملتا هی *

۴ — عقاید کسي خاص خاندان کے *

۵ — ترتیب اور انتظام کسي امر مذهبي و خیراتي — مثلاً خیرات خانه و مدرسه خیراتي وغیرہ *

۶ — معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں میں مستعمل هوں *

۷ — معني الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگوں کے فرقوں میں مستعمل هوں *

شرح دفعه ۴۳ میں نهایت پورے طور پر هم رسم و رواج کے اور دستورات اشخاص اور مقام خاص و گروہ اشخاص و خاندان خاص کا ذکر کر آئے هیں اور اُس شرح کے پڑهنے سے بخوبي نوعیت ان سب کي معلوم هوگي اور اِس میں شک نهیں که بغیر دیکهنے اور پڑهنے اُس شرح کے مضمون دفعه هذا کسیقدر دیر میں سمجهه میں آویگا *

نسبت امر اول و دوم کے یهه واضح رهے که اکثر هوتا هی که عدالت شهادت نسبت رسم و رواج مذهب خاص گروہ اشخاص کے لیتي هی چنانچه بمقدمه مسماة داکهو بنام شیو سنگهه راے کے عدالت هائي کورٹ ممالک مغربي و شمال نے شهادت خاص رسم و رواج اور عقاید اگروالہ بنیوں کي جو که مذهب جین کا رکهتے تهے نسبت جواز تبنیت نواسه کے لي تهي اور اُسکي نسبت فیصله صادر کیا تها [۹] *

دفعه هذا کے امور نمبري ۶ و ۷ کي نسبت فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعه ۵۷ و شرط اول دفعه ۶۰ و دفعه ۹۸ — ایکٹ هذا کو پڑهنا چاهیئے *

---

۹ شیو سنگهه راے بنام مسماة داکهو مفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۲۴ نومبر سنه ۱۸۷۴ع نمبر ۳۰ عام سنه ۱۸۷۴ ع

دفعه ۵۰ جبکہ عدالت کو دو شخص کي قرابت باھمي کي نسبت راے قایم کرني ھو تو راے جو از روے طور اور طریق کے دارباب ھونے اُس قرابت کے کوئي ایسا شخص ظاھر کرے جو اُس خاندان میں ھونے کي وجہہ سے یا اورنہج پر اُس قرابت کي واقفیت رکھنے کے وسائل خاص رکھتا ھو واقعہ متعلقہ ھی مگر شرط یہہ ھی کہ ایسي راے مقدمات متعلقہ قانون طلاق مجریہ ھند میں یا اُن مقدمات میں جو حسب دفعہ ۴۹۴ یا ۴۹۵ یا ۴۹۷ یا ۴۹۸ مجموعہ تعزیرات ھند کے ھوں ازدواج کے ثبوت کے واسطے کافي نہوگي *

راے نسبت رشتہداري کب واقعہ متعلقہ ھی

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي ھی کہ زید اور ھندہ کا ازدواج ھوا تھا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اُنکے دوست ھمیشہ اُنسے اس طرح ملا کرتے تھے اور اس طرح کا طور و طریقہ برتتے تھے جیسا کہ شوھر اور زوجہ کے ساتھہ چاھیئے واقعہ متعلقہ ھی *

(ب) سوال یهه هی که زید عمرو کا صلبي بیٹا هی یا نهیں *

یهه واقعه که زید کے ساتهه اُس خاندان کے لوگ همیشه مثل پسر صلبي کے طور و طریق برتتے تھے واقعه متعلقه هی *

مضمون دفعه هذا اُسکي تمثیلات سے صاف ظاهر هی — عملدرآمد قریب رشتهداروں کا قیاس غالب نسبت رشته کے پیدا کرتا هی مثلا باپ کا کسي لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا که اس بات کا بیان کرنا هی که وہ اُسکا بیٹا صحیح‌النسب هی — پس حسب دفعه هذا برتاؤ رشته دارونکا کسي شخص کے ساتهه ایک قسم کي قیاسي شهادت اُسي رشتهداري کي هی یهه دفعه خاص کر متعلق هو سکتي هی مقدمات مسلمانوں سے جس میں که صحبت دایمي مادر اور اقرار بالنسب سے جو که کوئي شخص کسي لڑکے کي نسبت کرے صحیح‌النسبي قائم هو جاتي هی لیکن اسکا طوالت کے ساتهه ذکر آگے بحث قیاسات میں کیا جاویگا — دفعه هذا سے واضعان قانون کو اس قسم کي شهادت کا قابل ادخال کرنا منظور تها لیکن ممکن هی که صرف وہ شهادت هو جو که اس دفعه کے موافق هو — مگر قیاس نسبت صحیح‌النسبي کے حسب دفعه ۱۱۲ — ایکٹ هذا نهایت قیاس غالب هی اور هر اُس شهادت سے جو که دفعه هذا کے موافق داخل هوتي هی همیشه غالب رهتا هی *

واضح رهے که جب بالفاظ صریحی دفعه هذا شهادت اس قسم کي واسطے اغراض قانون طلاق مجریه هند و تعزیرات هند کے کافي نهیں هی —لیکن قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا تها که جبکه ایک مرد و ایک عورت بطور زن و شو کے ساتهه رهتے تهے اور ملزم پر جرم دفعه ۴۹۸ کا لگایا گیا تها تو یهه تجویز هوا که صحبت دایمي زن و شو کي قیاس کافي و غالب نسبت نکاح کے پیدا کرتي هی که جس سے بار ثبوت نکاح نهونیکا ذمه ملزم کے هی — لیکن یهه فیصله ۹ جنوري سنه ۱۸۷۲ع کا هی اور ایکٹ هذا یکم ستمبرسنه

۱۸۷۴ع کو جاري هوا اور خلاف منشاء دفعہ هذا کے هی کیونکہ بار ثبوت نکاح همیشہ بذمہ پیرو کار هی *

دفعہ ۵۱ جبکہ راے کسي شخص زندہ کي واقعہ متعلقہ هو تو وہ وجوہ بهي جنکي بناء پر وہ راے قائم کي جائے واقعہ متعلقہ هیں *

وجوہ جنپر کہ راے مبني هی تب واقعہ متعلقہ هیں

تمثیل

جائز هی کہ ایک شخص ماهر بیان اپنے اُن امتحانات کا پیش کرے جو اُسنے اپني راے قائم کرنے کے لیئے کیئے هوں *

راے ایک ایسي قسم کي شهادت هی جو نہ صرف متعلق هی اُن واقعات سے جو کہ تجربہ خاص گواہ میں آئے هوں بلکہ نیز اُن معلومات پر مبني هوتي هی جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل هوتے هیں اِس وجهہ سے اگر راے کي نسبت شهادت لیجاوے تو حسب دفعہ هذا پوچها جا سکتا هی کہ وجهہ راے کیا هی *

اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کي معلوم هوتي هی *

هائي کورت کلکتہ نے تو یهاں تک تجویز کر دیا هی کہ گواہ سے پوچها جاوے کہ اُسنے اپني راے کے موافق عمل کیا تها یا نهیں کیونکہ علم با عمل علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکهتا هی اس صورت میں طریق عمل گواہ اُسکي راے کي تائید کر سکتا هی [1] *

دفعات ۸ و ۱۱ ایکٹ هذا بهي بحق ادخال اس قسم کي شهادت کے هیں اور اُنکي شرح کے دیکهنے سے مدد ملیگي *

---

[1] اِسٹیفن سن بنام ریورڈاین کمشنر بنگال جلد ۷ صفحہ ۵۱

چال چلن کن صورتونمیں واقعه متعلقه هی

دفعه ۵۲ مقدمات ديواني مين

مقدمات دیوانی میں چال چلن اشخاص واقعه متعلقه نہیں هی بجز خاص صورت کے

یهه واقعه که ایک شخص اهل غرض کا چال چلن ایسا هی که جس فعل کا اُسپر اِتهام کیا گیا وه بلحاظ اس چال چلن کے قرین قیاس یا خلاف قیاس هی واقعه غیر متعلقه هی مگر جس قدر که وه چال چلن از روے واقعات کے اور نهج سے واقعه متعلقه معلوم هوتا هو *

دفعه هذا اور تین دفعات مابعد متعلق هیں چال چلن سے - اس دفعه میں صریح طور پر مقدمات ديواني میں عام چال چلن کي نسبت شہادت دینے کي صریح ممانعت نهوتي تو حسب ضمن ۲ دفعه ۱۱ ایکٹ هذا مقدمات ديواني میں بهي شہادت گذرنے لگتي جیسے که فوجداري کے مقدمات میں *

دفعه هذا میں لفظ اهل غرض سے وه اشخاص مراد هیں جنکے چال چلن کا دریافت کرنا اصل غرض هی اور گواه مراد نهیں بلکه اصل فریق مقدمه - گواهوں کي نسبت دفعات ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ متعلق هیں - اصل یهه هی که چال چلن عام مقدموں میں ایک ایسي ادنی

شہادت هی که جس سے مقدمات دیواني میں کچهه نتیجه نہیں هی مثلا اگر زید واسطے نقض معاهده کے نالشي هو تو یهه امر که وه بیرحم هی یا رحم دل هی کچهه اثر نہیں رکهه سکتا - مقدمات دیواني میں صرف ایک صورت هی که جس میں چال چلن کي نسبت شهادت داخل هو سکتي هی یعني دفعه ۵۵ لیکن دفعه هذا کے مطابق بهي جو حالت نسبت چال چلن فریقین کے اُن واقعات سے جو که اور طور پر متعلق هوں عدالت اپني راے قائم کر سکتي هی اور فریقین کي دیانت اور بد دیانتي کي نسبت نتیجه نکال سکتي هی - پس دفعه ۵۵ قابل ملاحظه هی *

دفعه ۵۳ مقدمات فوجداري میں یهه واقعه که شخص ملزم کا چال چلن نیک هی واقعه متعلقه هی *

مقدمات فوجداري میں چال چلن سابق واقعه متعلقه هی

چیسا که صریح طور پر دفعه ۵۲ میں نسبت مقدمات دیواني کے شہادت چال چلن کي غیر متعلق قرار دي گئي هی اسیطرح پر دفعه هذا میں صریح طور پر مقدمات فوجداري میں متعلق قرار دي گئي هی - حقیقت یهه هی که نسبت ثبوت یا عدم ثبوت وجود کسي خاص واقعه تنقیحي یا واقعه متعلق کے عام چلن کسي شخص کا محض ایک بےسود امر هی مثلا یهه که زید نے عمرو کي کتاب چرائي یا نہیں ایک واقعه تنقیحي هی اور اس بات کے گواه گذر سکتے هیں پس کتني هی شهادت چال چلن کي زید ملزم کي طرف سے گذرے اور گو وه شهادت معتبر بهي هو اور شهادت اُن گواهون کي معتبر هو جنهوں نے زید کو عمرو کي کتاب لیتے هوئے دیکها تو ممکن هی که یهه دونوں شهادتیں معتبر هوں اور یهه واقعه که عمرو کي کتاب زید نے چرائي ثابت قرار پاویگا پس ظاهر هی که چال چلن کي نسبت کتني هي معتبر شهادت گذرے اُس سے بحالت ثابت هونے واقعه کے کچهه اثر اُس واقعه پر نہیں هو سکتا - لیکن چال

چلن كي شهادت سے ايک قياس نسبت نيک نيتي زيد كے قائم هو سكتا هی — مثلا يهه كه زيد ايک ايسا ذي وقعت شخص هی جسكو كوئي وجهه عمرو كي كتاب چرانے كي نه تهي يا يهه كه زيد گو عمرو كي كتاب ليگيا ليكن مابين زيد و عمرو كے وه زيد ايک رشته تصور كرتا تها كه عمرو كي غيبت ميں كتاب ديكهنے كو ليجاوے پس أصول يهه هی كه شهادت چال چلن سے واقعه كے ثبوت يا عدم پر كچهه اثر نهيں هوتا ليكن أس واقعه كي وجهه يا أسكي نيت يا باوجود أس واقعه كے بے خطا هونے كے ثابت كرنے كے ليئے كار آمد هی — مثلا ايک هي واقعه سے غريب اور بے وقعت شخص مجرم قرار پا سكتا هی اور ذي وقعت شخص أسي فعل كي نسبت ايسے معني لگانے سے أسكي سزا سے بچ سكتا هی جو غريب لگا سكتا تها *

شهادت چال چلن پر ملزم كے حاكم فوجداري بر وقت حكم سزا كے نسبت مقدار سزا كے نظر كر سكتا هی اور أسكے چال چلن اور حيثيت اور وقعت كے مطابق سزا كي كمي و بيشي كر سكتا هی *

دفعه ۵۴ مقدمات فوجداري

مقدمات فوجداري ميں سزايابي سابق مدعاعليهه واقعه متعلقه هی ليكن بدچلني سابق مدعاعليه واقعه متعلقه نهيں هی بجز بعار رحوالكي كے

ميں يهه واقعه كه شخص ملزم پيشتر كسي جرم كا مرتكب ثابت هوا تها واقعه متعلقه هی ليكن يهه واقعه كه وه بد چلن هی واقعه متعلقه نهيں هی الا أس حال ميں كه شهادت اس بات كي پيش كي جاوے كه وه نيک چلن هی پس ايسي صورت ميں وه واقعه متعلقه هو جاتا هی *

تشريح — يهه دفعه اُن مقدمات سے متعلق نهيں هی جنميں که بد چلن هونا کسي شخص کا في نفسه واقعه تنقيحي هو *

دفعه هذا ميں جيسے که شهادت مدعاعليه کي نيک چلني کي نسبت حسب دفعه ۵۳ کے اجازت دي گئي هی ويسے هي شهادت نسبت اسکي بد چلني کے ممانعت کي گئي هی سوا‌ے اُس صورت کے که مدعاعليه نے شهادت اپني نيک چلني کي دي هو تب مدعي کو بهي مدعاعليه کي بدچلني ثابت کرنے کي اجازت هی — ليکن باوجود مدعاعليه کي طرف سے ايسي کوئي شهادت نگذرنے کے پهلے هي سے مدعاعليه کي بد چلني کي نسبت مدعي کوئي شهادت نهيں دے سکتا ۲ *

مدعي کو حسب دفعه هذا ايسي شهادت دينے کا اختيار هی جس سے که مدعاعليه کا پهلے سزاياب هونا ثابت هو — وجهه اس امر کي که مدعاعليه کو اپني نيک چلني کي نسبت شهادت دينے کا اختيار هی اور مدعي کو مدعاعليه کي بدچلني کي نسبت اختيار نهيں ديا گيا (بدون اسکے که مدعاعليه اپني نيک چلني کي شهادت پيش کرے) يهه هی که جيسا شرح دفعه ۵۳ ميں بيان هو چکا هی که نيک چلني کي شهادت سے واقعات کي نسبت نيک نيتي قائم کرکے وه واقعه جرم نهيں رهتا ليکن عام بد چلني مدعاعليه سے کوئي نتيجه نسبت نوعيت اُس فعل کے نهيں نکل سکتا — ليکن جبکه کسي شخص کي اس درجه تک نوبت پهنچگئي هو که وه پهلے عدالت سے ملزم قرار پاچکا هو تب شهادت داخل هو سکتي هی ليکن اگر مدعاعليه کبهي پهلے سزاياب نهوا هو تو يهه اُسکے حق ميں ايک بات خيال کي جاتي هی سچ مشهور هی که ايک مدعاعليه نے اپنے بيان ميں يهه شعر پڑها تها :—

---

۲ ملکه بنام بهاري دوساه وغيره ويکلي جلد ۷ صفحه ۷ نظاير فوجداري — و ملکه بنام بهولچند ويکلي جلد ۸ صفحه ۱۱ نظائر فوجداري — و ملکه بنام گوپال ڈهاڑ ويکلي جلد ٦ صفحه ۷۲ نظائر فوجداري

من آنم که گاهے نه دزدیده ام * همیں بار دربار را دیده ام

لیکن باوجود اس عام اجازت کے جو که اس دفعه میں دي گئي هی نسبت ثابت کرنے سزایابي سابق ملزم کے یہه ظاهر هی که هر جرم میں پہلے سزایاب هونا کچهه اثر نہیں رکهه سکتا سواے ثابت کرنے بد چلني ملزم کے اگر وہ جرم جس میں پہلے سزایاب هوا نوعیت میں جرم حال سے نہایت بعید هی مثلا جعل میں سزایاب هونا نسبت جرم زنا بالجبر یا حمله کے کچهه وقعت نہیں رکهه سکتا — نه جهوٹا سکه بنانے کا جرم کچهه نتیجه جرم زنا کي نسبت پیدا کر سکتا هی لیکن اگر پہلے جعلسازي کي سزا مل چکي هو اور دوبارہ الزام جهوٹا سکهه بنانے کا لگایا جاوے یا اگر پہلے خیانت مجرمانه کي سزا مل چکي هو اور پهر چوري کا جرم لگایا جاوے تب البته کچهه نتیجه پیدا هو سکتا هی — لیکن یہه ایک وہ اُصول هی جو که دفعه ۷۵ تعزیرات هند میں قرار دیا گیا هی جس سے هم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا هی — سزایابي سابق کا بهي اثر زیادہ تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاهیئے *

هائي کورت کلکته نے یہه تجویز کیا هی که ثبوت سزایابي سابق اختتام سماعت مقدمه تک داخل نکرنا چاهیئے کیونکه اُس سے صرف فائدہ نسبت مقدار سزا کے بعد مجرم قرار پانے مدعا علیه کے نکل سکتا هی [۳] لیکن یہه فیصله قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هوا تها دفعه ۳۳۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري کے فقرہ ۷ میں بهي اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزایابي سابق مدعا علیه فرد قرار داد جرم میں دي گئي هی — دفعه ۳ و ۴ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۶۴ ع یعني سزاے تازیانه قابل ملاحظه هیں *

ایک صورت ایکٹ هذا میں ایسي بیان کي گئي هی که چال چلن مدعي کي نسبت شهادت دي جاسکتي هی یعني جبکه وہ زنا بالجبر کا دعوی کرے دیکهو دفعه ۱۵۵ ضمن ۴ — بلکه مسودہ قانون میں ایک الگ دفعه اِس مضمون کي قائم کي گئي تهي اور وہ یہه هی *

دفعه ۲۴ — مقدمات زنا بالجبر یا اقدام اِرتکاب زنا بالجبر میں یہه واقعه که وہ عورت جسکي نسبت جرم مبینه کا اِرتکاب هوا ایک

---

۳ ملکه بنام شیوماتل ویکلي رپورٹر جلد ۳ صفحه ۳۸ نظائر فوجداري

عورت کسبي پيشه هی يا يهه که أسکا چال چلن عموماً بے عصمتي کا تها واقعه موثر مقدمه هی" *

نسبت تشريح کے واضح رهے که چال چلن کسي شخص کا أس صورت ميں امر تنقيح طلب هی جبکه کارروائي باب ۳۸ ضابطه فوجداري کے مطابق کيجاوے چنانچه اِسکي نسبت پورا قاعده دفعات ۵۰۳ سے ۵۱۷ تک ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري ميں مليگا - يا جبکه کارروائي مطابق ايکٹ ۲۷ سنه ۱۸۷۱ع کے کيجاوے أسکي دفعه ۵ ديکهنے کے قابل هی *

دفعه ٥٥ مقدمات ديواني ميں

جبکه چال چلن موثر تجويز مقدار زر هرجه هو

يهه واقعه که چال چلن کسي شخص کا ايسا هی جس سے أس هرجه کي تعداد ميں جو که أسکو ملنا چاهيئے فرق پڑے واقعه متعلقه هی *

تشريح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ ميں لفظ چال چلن کا حاوي شهرت اور خاصه طبيعت کا هی ليکن شهادت صرف عام شهرت اور عام خاصه طبيعت کي گذر سکتي هی نه خاص افعال کي جنسے که شهرت يا خاصه طبيعت ظاهر هوا هو *

اقسام مقدمات جنسے دفعه متعلق هی

دفعه هذا أن مقدمات سے متعلق هی جنميں که دعوي واسطے دلا پانے هرجه کے هو جو که بر بناء مفصله ذيل داير هوئے هوں *

۱ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه هتک عزت مدعي کو پہونچا هو اور جسميں که مدعاعليه کا عذر يهه هو که واقع ميں مدعي

ایسا ھي ھی جیسا کہ مدعاعلیہ نے بیان کیا ھی اِس قسم کے مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا ھی کہ چال چلن مدعي کا کیسا ھی آیا ایسا ھی یا نہیں جیسا کہ مدعاعلیہ بیان کرتا ھی *

۲ — نالش واسطے دلا پانے ھرجہ کے جو کہ بوجہہ مدعي کي جورو کے یا دختر کے ساتھہ زنا کرنے کے ھوا ھو دائر ھو اور مدعاعلیہ یہہ عذر کرے کہ مدعي کي زوجہ یا دختر بدچلن ھی *

۳ — نالش واسطے دلا پانے ھرجہ کے بوجہہ نقض معاھدہ نکاح کے ھو جس میں کہ مدعاعلیہ کي طرف سے یہہ عذر پیش ھو کہ مدعي اِس قسم کا شخص ھی کہ اُسکو رنج نہیں پہونچ سکتا *

واضح رھے کہ اقسام مفصلہ بالا میں نوعیت چال چلن مدعي کي ھمیشہ زیر تنقیح ھوتي ھی اس وجہہ سے کہ مثال اول میں اگر مدعي کم حیثیت اور بد چلن ھی تو اُسکے دعوي کي مقدار بہت کم ھوگي ولایت کے قانون کے موافق مدعي بغرض ثابت کرنے اپني نیک چلني کے کہ جسکي وجہہ سے مقدار ھرجہ زیادہ ھو شہادت داخل نہیں کر سکتا جب تک کہ مدعاعلیہ کي طرف سے عذر بدچلني مدعي پیش نہو اس واسطے کہ قیاس نسبت نیک چلني مدعي کے ھوتا ھی اور بار ثبوت اُسکي بدچلني کا ذمہ مدعاعلیہ کے ھی *

اور مثال دوم میں اُصول یہہ ھی کہ شوھر یا باپ کو زوجہ یاد ختر کے ساتھہ زنا کا ھرجہ بمقدار اُس تکلیف رنج کے جو کہ شوھر یا باپ کو بوجہہ فعل مدعاعلیہ کے پیدا ھوا ھو کہ جس فعل کي وجہہ سے مدعي کي خانگي خوشي و راحت میں خلل آیا اور اُسکے خاندان کي عوام میں ذلت ھوئي دلایا جاتا ھی اور چونکہ نوعیت دعوي کي یہہ ھی تو ظاھر ھی کہ جیسے وقعت اور چال چلن جورو یا بیٹي کا تھا اُسي کي نسبت سے ھرجہ دلایا جاتا ھی پس اگر مدعاعلیہ زاني یہہ بات ثابت کر سکے کہ زوجہ یا بیٹي جسکے ساتھہ زنا کیا ھی بدچلن تھي یا یہہ کہ مدعي نے اپني زوجہ کو گھر سے نکال دیا تھا یا نان و نفقہ سے انکار کیا تھا تو ایسي شہادت اس دفعہ کے موافق قابل ادخال ھی کیونکہ اگر خانگي خوشي

و راحت جو کہ بوجہہ بیتي یا جورو کے تھي وھي کم تھي تو اُسکے جانے سے جو ھرجہ ھوگا وہ بھي کم ھوگا ۳ *

نسبت مثال تیسري کے واضح رہے کہ اگر چال چلن مدعي ایسا خراب ھو کہ جسکي وجھہ سے مدعاعلیہا مدعي سے شادي نکر سکتي ھو تو عدالت کم ھرجہ دلاویگي *

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل کي گئي ھیں ایک شہرت اور دوسرے خاصہ طبیعت *

شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ھیں

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلي کو کہتے ھیں کہ جنکي وجھہ سے انسان کو کوئي فعل کے کرنے کي رجحان ھوتي ھی اور پھر عادت اُسکي اُس طرح پر عملدر آمد کرنے کي پڑجاتي ھی *

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ھیں جو کہ بوجہہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ھوتي ھی اور وہ لوگ اُسکي نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ھیں پس واضح رہے کہ شرح دفعہ ھذا متعلق دفعہ ھذا سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ھی اور اُسمیں صراحت کے ساتھہ یہہ منع کردیا گیا ھی کہ اُن خاص افعال کي جنسے کہ خاصہ طبیعت یا شہرت ظاھر ھوا ھو شہادت ندي جاویگي اور وجھہ اِسکي یہہ ھی کہ بہت سي تنقیح در تنقیحیں قائم ھو جاتي ھیں - پس دفعات مذکورۂ ماقبل کے موافق گواہ سے سوال یوں ھو سکتا ھی کہ تمھارے علم میں فلاں کا چال چلن عام کیسا ھی اور اُسکي نسبت شہرت کیا ھی - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ھذا ھم مضمون دفعہ ھذا ھی اور اس دفعہ کے مقاصد کے لیئے بھي کام آسکتي ھی *

باب اول اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ھی اور اُسمیں صورتیں تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کي گئي ھیں ختم ھو گیا - لیکن ظاھر ھی کہ قابل ادخال ھونا شہادت کا ایک بات ھی اور وقعت شہادت اور بات ھی یہہ ضرور نہیں کہ سب شہادت جو قابل ادخال قرار دي گئي ھی وہ سب ھم وقعت ھو *

---

۳ دیکھو دفعہ ۳۲ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ع

یہہ ایک أصول مسلمہ قانون شہادت کا ھی کہ قابل ادخال قرار دینا کام قانون کا ھی اور أسکي وقعت قائم کرنا رائے حاکم پر منحصر ھی *
جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ تیار ھوا تھا تو ایک الگ دفعہ اس مضمون کي قائم کي گئي تھي لیکن أسکو بوجہہ غیر ضروري ھونے کے نہیں رکھا لیکن أصول معروف اب بھي ایکٹ ھذا سے متعلق ھی *

باب ۲ ثبوت

باب اول ایکٹ ھذا میں بحث اس امر کي تھي کہ کون کونسي شہادت داخل ھو سکتي ھی اور باب ھذا میں بحث ثبوت کي ھی - شہادت اور ثبوت میں جو فرق ھی أسکا ذکر مقدمہ کتاب ھذا میں ھم کر آئے ھیں یعني یہہ کہ شہادت وسیلہ ھی جس سے کہ واقعہ قائم ھوتا ھی اور ثبوت أسکا نتیجہ ھی - پس باب اول میں بحث أن صورتوں سے تھي جنمیں کہ واقعات متعلقہ قرار پاتے ھیں اور أنکي نسبت شہادت داخل کیجاسکتي ھی اور باب ھذا میں وقعت اور نوعیت شہادت سے بحث ھی گویا کہ باب اول میں یہہ بحث ھی کہ شہادت آسکتي ھی یا نہیں اور باب ھذا میں یہہ بحث ھی کہ اگر آسکتي ھی تو أسکے ساتھہ کس طرح پیش آنا چاھیئے *

فصل ۳
واقعات جنکا ثبوت ضروري نہیں ھی

واقعات مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کي ضرورت نہیں

دفعہ ٥٦ کوئي واقعہ جسے عدالت وجہہ ثبوت میں تسلیم کرے محتاج ثبوت کا نہیں ھی *

لفظ جسکا ترجمہ وجہہ ثبوت میں تسلیم کرنا کیا گیا ہی ,, جوڈیشل نوٹس ،، ہی اور اُسکا ترجمہ اسطرح پر محض نا کافي اور غلط ہی *

جوڈیشل نوٹس کي تعریف ایکٹ هذا میں نہیں ہی لیکن جوڈیشل نوٹس اُس واقفیت کو کہتے ہیں جو کہ جج بحیثیت اپنے منصب کے بلا داخل ہوئے کسي ثبوت کے کام میں لاوے مثلاً قانون تمادي یا اور کوئي قانون جو اُسکو بوجہہ اپنے منصب کے جاننا چاہیئے *

فصل هذا میں صرف دو صورتوں میں ثبوت کي ضرورت نہیں ہوتي ایک صورت تو وہ ہی جو مندرج ہی دفعہ ۵۷ میں - اور دوسري وہ ہی جو مندرج ہی دفعہ ۵۸ میں - لیکن اگر عدالت چاہے تو دونوں صورتوں میں ثبوت طلب کر سکتي ہی دیکھو فقرہ دفعہ ۵۷ و جزو آخر دفعہ ۵۸ ایکٹ هذا *

ان دو صورتوں کے سوائے باقي کل صورتوں میں شہادت دیني اور ثابت کرني لازم ہی *

دفعہ ۵۷ عدالت واقعات مفصلہ

واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمي ہی

ذیل کو وجہہ ثبوت میں تسلیم کریگي :—

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکھتے ہوں اور بزمانہ حال یا ماضي یا مستقبل کسي جزو برٹش انڈیا میں نافذ ہوں *

(۲) قوانین متعلقہ عامہ خلایق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر ہو چکے ہوں

یا آیندہ صادر هون اور تمام ایکت مختص المقام
اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنت نے
بابت حکم صادر کیا هو که وہ وجهه ثبوت
میں تسلیم کیئے جائیں *

(۳) جناب ملکه معظمه کي فوج
بري یا بحري کے آرتکلس آف وار یعني
قانون جنگي *

(۴) پارلیمنت مذکور اور اُس
کونسل کا ضابطه جو واسطے توضیع آئین و
قوانین کے حسب ایکت مصدرہ کونسل
هند مقرر کي گئي هو یا اور کوئي قانون جو
اِس باب میں نافذالوقت هو *

تشریح ـــ ضمن ۲ و ۴ میں لفظ
پارلیمنت حاوي معني مفصله ذیل کا هی

۱ ـــ پارلیمنت سلطنت متحده
برتانیه عظمیٰ اور ائرلنڈ

۲ ـــ پارلیمنت برتانیه عظمیٰ *

۳ ـــ پارلیمنت انگلستان *

۴ — پارلیمنت اسکاتلنڈ *

۵ — پارلیمنت ائرلنڈ *

(۵) تخت نشیني اور دستخط فرمانروائي وقت مملکت متحدہ برٹانیه عظمی اور ایرلینڈ کے *

(٦) تمام مواهیر جو انگریزي عدالتوں میں وجهه ثبوت میں منظور هو سکتي هیں اور مواهیر تمام عدالتهاے برٹش انڈیا کي اور تمام عدالتهاے بیرون برٹش انڈیا کي جو بحکم نواب گورنر جنرل بهادر اجلاس کونسل یالوکل گورنمنٹ اجلاس کونسل کے مقرر کي گئي هوں اور مواهیر عدالت هاے ایڈ مرلٹي اور عدالت علاقه بحري اور نوٹري پبلک کي اور تمام مواهیر جنکو کوئي شخص از روے کسي ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے جو برٹش انڈیا میں حکم آئین کا رکھتا هو مستعمل کرنیکا کا مجاز هو *

(٧) تسلط عهدہ اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسي سرکاري عہدہ پر برٹش انڈیا کے کسي جزو میں مامور هوں بشرطیکه اُنکا تقرر اُس عہدہ پر گزٹ آف اِنڈیا میں یا کسي لوکل گورنمنٹ کے سرکاري گزٹ میں مشتہر هوا هو *

(٨) هر ایسي ریاست یا ایسے بادشاہ کي موجودگي اور خطاب اور قومي جهنڈا جسے فرمان فرماے برتانیہ نے تسلیم کیا هو *

(٩) تقسیم زمان اور زمین کي تقسیم جغرافي یعني ممالک وغیرہ اور تیوهار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاري گزٹ میں مشتہر هوں *

(١٠) ممالک قلمرو فرمانرواے برتانیہ *

(١١) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ کا مابین ملکه معظمه اور کسي اور ریاست یا گروہ اشخاص کے *

(۱۲) نام حاکمان اور عہدہداران عدالت اور اُنکے نائبوں اور عہدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹوں کے اور نیز تمام عہدہداروں کے جو عدالت کے حکمنامجات کی تعمیل میں مامور ہوں اور تمام ایڈوکیٹ اور اٹرني اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضري عدالت کے یا اُسکے روبرو سوال و جواب کرنے کے ہوں *

(۱۳) قواعد درباب شارع عام * (خشکي یا تري کے [۱]) *

ان تمام صورتونمیں اور تمام اُمور متعلقہ تاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون میں عدالت کو جائز ہی کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہوں استمداد کرے *

اگر عدالت سے کوئي شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپني تجویز میں تسلیم کرے تو اُسے اختیار انکار کرنے کا ہی مگر اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ وہ شخص ایسي کتاب یا دستاویز

---

۱ ترمیم بموجب دفعہ ۵ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

نہ پیش کرے جسکي رو سے عدالت کي دانست میں اُسکا تسلیم کرنا ضروري ھو *

نسبت نمبر ۹ کے واضح رھے کہ ھندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کے سنہ جاري ھیں مثلاً سنہ عیسوي سنہ ھجري سنہ سمت سنہ فصلي سنہ جلوس سنہ بنگلہ وغیرہ یہہ سب جنتري سے عدالت دریافت کر سکتي ھی *

دفعہ ۲۶ قانون تمادي ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے موافق تمادي کا حساب گریگوري کلینڈرہ کے موافق ھوگا *

نسبت نمبر ۱۲ کے دیکھو دفعہ ۷ — ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع جسکے موافق وکیل ھونے یا نہونے کے نسبت عدالت کو خود دیکھنا چاھیئے *

نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاریخ وغیرہ کے معاملات میں خود کتابوں کو دیکھہ سکتي ھی چنانچہ مقدمات میں ھائي کورت کلکتہ نے تاریخ مولفہ مستر مل والفنستن و دیگر مورخین اور اور کتابوں سے حوالہ کیا تھا ۷ *

اسي طرحپر اصلي کتاب سنسکرت کي انگریزي ترجمہ کا جسکے صحت کي نسبت حلف ھو چکا تھا پریوي کونسل نے شہادت میں داخل ھونا منظور کیا ۸ *

دفعہ ۵۸ کوئي واقعہ کسي ایسے مقدمہ میں ثابت کرنا ضرور نہیں ھی جس میں فریقین یا اُنکے

واقعات مسلمہ فریقین

---

۷ ٹھکراني داسي بنام بشیشر مکرجي ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۹ نظائر ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۵۹ع اجلاس کامل — و جیمس پل بنام ایسر کنھوس ویکلي نمبر خاص صفحہ ۸۴ ۱۳۱ و ۱۳۸

۸ ٹلکٹر مدھورا بنام موتوررا مالیگان وبلروٹي مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۸

مختار بذریعۂ تحریر دستخطي کے بر وقت سماعت مقدمہ تسلیم کرنے پر اتفاق کریں یا پیشي مقدمہ سے پہلے اسکے تسلیم کیئے جانے پر اتفاق کریں یا جو از روے کسي قاعدۂ سوال و جواب مقدمہ مجریہ وقت کے انکے سوال و جواب سے تسلیم کیا ہوا متصور ہو مگر شرط یہہ ہی کہ عدالت کو اپني راے کے موافق اختیار ہی کہ بجز اس اقبال کے اور نہج پر واقعات مقبولہ کے ثابت کیئے جانے کا حکم دے *

دفعہ هذا اس أصول پر مبني هی کہ جب فریقین میں کوئي امر متنازعہ فیہ نہیں ہی تو أسکي نسبت شہادت داخل کرنے سے اوقات عدالت اور خرچ فریقین کیوں ضایع کرنا چاهیئے *

ضابطہ دیواني میں کوئي خاص قاعدہ نسبت اس امر کے نہیں هی کہ فریقین تحریري رضامندي نسبت واقعات کے داخل کریں لیکن جو أمور بیانات تحریري سے قبول هوں أنکي نسبت شہادت دینے کي ضرورت نہیں هی *

دستاویزات جو کہ داخل مسل هوئي هوں اور جنکي صحت کي نسبت فریق ثاني نے انکار نہ کیا هو واقعات مسلمہ حسب منشاء دفعہ هذا سمجھي جاوینگي – چنانچہ پریوي کونسل نے ایک مقدمہ میں ایسا هي تجویز کیا [۹] اور هائي کورٹ کلکتہ نے بھي بحوالہ مقدمہ مذکور ایسا هي تجویز کیا [۱] *

---

۹ بي بي تقي سرو بنام بگلس سورزانڈاپیں اپیل صفحہ ۵۲۲
۱ نند نشرر داس مہنت بنام رام جگت راے بنگال جلد ٦ صفحہ ۳۹ – ضمیمہ

فيصلجات مذکور دونوں ماقبل إجراء ايکت هذا کے هيں اور دفعه ۹۷ - ايکت هذا کے موافق بخوبي ظاهر هی که ثبوت دستاويزات کي نسبت دينا چاهيئے *

نسبت اقبال مختار جس ميں که بهي داخل هی اسقدر لکهنا ضرور هی که اقبال مختار صرف نسبت واقعات کے مؤثر هی نسبت قانون کے نہيں *

نسبت أمور تنقيح کے عدالت کو خود أمور تنقيح طلب قائم کرني چاهيئيں [۲] وکالت‌نامه سے وکيل کو نسبت تسليم کرنے واقعات کے اختيار هی [۳] ليکن جب تک که وکالت‌نامه ميں اجازت خاص نهو أسکو کوئي اختيار راضينامه دينے کا نہيں هی اور نه وه راضينامه موکل پر قابل پابندي هی [۴] ليکن جس وکالت‌نامه ميں ايک عام طور پر اختيار ديا گيا هو تو أس وکالت‌نامه کے ذريعه سے وکيل کو ضابطه ديواني کے بموجب بازدعوي اجازت مقدمه جديد کرنے کا اختيار هی [۵] اور حصر کرنے کا بهي اختيار وکيل کو بلا اجازت خاص موکل کے نہيں هی [۶] اور اسي طرح پر جزو دعوي کے واگذاشت کرنے کا بهي اختيار وکيل کو بلا اجازت موکل کے نہيں هی [۷] *

۲ جروها کنور بنام بابو گوري بيجناتهه پرشاد ۱۰ اگست سنه ۱۸۶۶ع مندرجه انڈين جورس صفحه ۳۶۵

۳ خواجه عبدالغني بنام گورمتي ديبي ويکلي جلد ۹ صفحه ۳۷۵ و کنور نراين سنگهه بنام سري‌ناتهه متر ويکلي جلد ۹ صفحه ۴۸۵ وکالي کلند بهتا چارج بنام گري بالا ديبي ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۴۲۲ وماتا دئي راے بنام مادهو سدهن سنگهه ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۹۳

۴ پرمهه سنگهه بنام پرتهي رام منفصله هائي‌کورت شمال و مغرب مورخه

۵ رام نذور راے بنام کلکتر بير بهوم ويکلي جلد ۵ صفحه ۸۱ نظاير ديواني مسماة حق‌النساء بنام بلديو وغيره منفصله هائي کورت شمال و مغرب مورخه

۶ شيخ عبدالسبحان چودهري بنام شبکر شيودين بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵

فصل ۴ — شهادت زبانی

یهه وہ شہادت ہی جسکو اوپر ہم شخصی لکھه آئی ہیں اور اسکی وقعت دو امر پر منحصر ہی *

اول — نوعیت شہادت پر *

دوم — وقعت صداقت بیان کنندہ پر یعنی اسپر کہ شاہد سچ بولتا ہی یا جھوتھہ *

دفعہ ۵۹ تمام واقعات بجز مضامین دستاویزات کی شہادت زبانی کے ذریعہ سے ثابت کیئے جا سکتے ہیں *

اثبات واقعات بذریعہ شہادت لسانی

اس دفعہ کی الفاظ صریح اور صاف نہیں اور بادی‌النظر میں معلوم ہوتا ہی کہ جب کبھی کوئی واقعہ ایک دفعہ دستاویز میں بیان ہو جاوے تو پھر اُس واقعہ کی نسبت شہادت بغیر خود اُس دستاویز کے نہیں گذر سکتی لیکن واقعات مندرجہ دستاویز میں اور مضمون دستاویز میں فرق ہی مثلاً اگر کوئی واقعہ کسی خط میں بیان ہوا ہو اور یہہ منظور ہو کہ صرف اُس واقعہ کا وقوع پذیر ہونا ثابت کیا جاوے تو کچھہ ضرور نہیں کہ وہ خط جسمیں وہ واقعہ بیان ہوا پیش کیئے بغیر وہ واقعہ ثابت نکیا جاوے جیسا کہ تشریح ۳ و تمثیلات (د) و (ہ) دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہی لیکن اگر یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ فلاں خط میں یہہ واقعہ بیان ہوا تھا تو شہادت اس امر کی کہ در حقیقت اُس خط میں وہ واقعہ تحریر ہوا نہ لیجاویگی جب تک کہ وہ خط پیش نہ کیاجاوے یا وہ صورتوں نہ موجود ہوں جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی علاوہ اسکے جن صورتوں میں دستاویزات کے مضامین کی نسبت درجہ دوم کی شہادت جایز ہی اُن صورتوں میں شہادت لسانی گذر سکتی ہی مثلاً بیانات تحریری و تقریری اشخاص متذکرہ دفعہ ۳۲ — اور جبکہ دفعہ ۶۵ کی شرایط صادق ہو جاویں تب

دفعه ۶۴ — ايکٹ هذا ضمن ۵ کے موافق لساني شهادت ليجا سکتي هی نسبت دستاويزات کے دفعات ۶۴ و ۹۱ — ايکٹ هذا معه اُنکي شرحوں کے قابل ملاحظه هيں *

دفعه ۶۰ شہادت زباني تمام

شہادت لساني بلا واسطه هوني چاهيئے

صورتوں ميں جو کچهه که وه هوں بلا واسطه هوني چاهيئے يعني —

اگر نسبت ايسے واقعه کے هو جسے ديکهه سکتے هيں تو لازم هی که وه شهادت شهادت ايسے گواه کي هو جو يهه کهے که ميں نے اُس واقعه کو ديکها *

اگر نسبت ايسے واقعه کے هو جسے سن سکتے هيں تو وه شهادت ايسے گواه کي شهادت هوني چاهيئے جو يهه کهے که ميں نے اُس واقعه کو سنا *

اگر نسبت ايسے واقعه کے هی جو کسي اور حس سے يا اور کسي طور پر محسوس هو سکتا هی تو وه شهادت ايسے گواه کي هوني چاهيئے جو يهه کهے که مينے

اُسکو اُسي حس سے یا اُسي طور پر محسوس کیا *

اگر نسبت کسي راے یا ایسي وجوه کے هو جنکي بناء پر وه راے قائم کي جائے تو چاهیئے که وه شهادت ایسے شخص کي هو جو اُن وجوه پر ایسي راے رکهتا هو *

مگر شرط یهه هی که جو راے ماهرین نے ایسے رساله میں ظاهر کي هو جو عموماً فروخت کے لیئے هو اور وجوه جنکي بناء پر وه راے قائم کي گئي هو جائز هی که اگر مصنف فوت هو گیا هو یا پایا نه جاتا هو یا شهادت دینے کے ناقابل هو گیا هو یا بغیر ایسي تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب تصور کرے طلب نکیا جا سکتا هو تو اُس رساله کے پیش کرنے سے ثابت کي جائیں *

نیز شرط یهه هی که اگر شهادت زباني نسبت وجود یا حالت کسي شی مادي کے بجز دستاویز کے هو تو عدالت کو جائز هی

که اگر مناسب جانے تو اُس شی مادي کو معائنه کے لیئے پیش کرنے کا حکم دے *

دفعه هذا اُس اُصول نمبر ۲ مندرجه مقدمه شرح کتاب هذا پر مبني هی یعني اس پر که :—

,, اعلی سے اعلی درجه کي شهادت داخل کرني چاهيئے " اور اُسکي نسبت مقدمه میں ذکر هوچکا [7] تین پهلي صورتیں متعلق هیں واقعات سے اور چوتهي صورت رائے سے متعلق هی جسکا ذکر دفعات ۴۵ و ۴۶ — ایکٹ هذا میں هوچکا هی [8] *

نسبت شرط اول کے واضح رهے که دفعه ۳۲ — ایکٹ هذا میں جس میں که آٹهه صورتیں بیانات اشخاص متوفی وغیره کي قابل ادخال قرار دي گي هیں مگر اُن آٹهوں میں سے کوئي صورت ایسي نهیں هی که جسمیں ماهر متوفی وغیره کي شهادت (جبکه وه شرایط صادق آویں جنکا ذکر فقره اول دفعه ۳۲ — ایکٹ هذا میں مندرج هی) [9] قابل ادخال هو حسب دفعه هذا شهادت رائے ماهر کي جو که خود بطور گواه کے طلب نهیں هوا هی لیجاسکتي هی - بار ثبوت اس امر کا که جس ماهر کي رائے داخل شهادت کرني منظور هی اُسپر چاروں میں سے کوئي شرط صادق آتي هی ذمه اُس شخص کے هی جوکه اُسکو داخل کرنا چاهتا هی [1] *

شرط دوم متعلق اُس شهادت مادّي کے هی جسکا ذکر مقدمه کتاب هذا میں هم بتشریح و تصریح تمام کرچکے هیں *

---

۷ دیکهو صفحه ۸

۸ دیکهو صفحه ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک

۹ دیکهو صفحه ۱۳۷ و ۱۳۸ و شجره بمقابله صفحه ۱۲۸

۱ دیکهو دفعه ۱۰۴

فصل ٥ شہادت دستاویزي

دفعہ ۶۱ جائز هی که مضامین دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي یا منقولي کے ثابت کیئے جائیں *

اثبات مضامین دستاویزات

دفعہ هذا حکمي نهیں بلکہ مطیع هی دفعہ ۶۳ اور دفعہ ۹۱ کي اور اختیاري هی *

دفعہ ۶۲ شہادت اصلي سے مراد في نفسہ دستاویز هی جو کہ عدالت کے معائنہ کے لیئے پیش کي جائے *

شہادت اصلي کسکو کہتے هیں

تشریح ۱ — جب کسي دستاویز کے کئي حصے هوں هر حصہ اُسکا شہادت اصلي هی *

جب کوئي دستاویز بہ تحریر مقابل تکمیل پائے اور هر تحریر مقابل کي تکمیل صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض نے کي هو تو هر تحریر مقابل بمقابلہ اُن

فريق كے جنهوں نے اُسكي تكميل كي هو
شهادت اصلي هى *

تشريح ۲ — جب چند دستاويزات
ايك هي عمل سے طيار كي گئي هوں جيسے
كه عمل چهاپه سيسه يا چهاپه سنگيں يا
عكس سے اُتارنيكا تو هر ايك اُنميں سے
واسطے مضامين مندرجه باقي كے شهادت
اصلي هى مگر جس حال ميں كه وه سب
نقليں ايك هي اصل كي هوں تو وه اصل
كے مضامين كے واسطے شهادت اصلي نهيں
هيں *

تمثيل

ايك شخص كي نسبت ثابت كيا گيا كه اُسكے پاس
چند قطعات اعلامنامه هيں جو سب ايك هي وقت ميں
ايك هي اصل سے چهاپے گئے تهے هرايك اُنميں سے واسطے
مضمون مندرجه دوسرے كے شهادت اصلي هى ليكن
اصل كے مضامين مندرجه كے واسطے اُنميں سے كوئي
شهادت اصلي نهيں هى *

دفعه ۶۱ ميں واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامين دستاويزات
كے بيان كيئے هيں اور اُسي دفعه ميں تعريف شهادت اصلي كي بيان كي

هی اور دفعہ ۹۳ — میں تعریف شہادت نقلي کي بیان کي هی — انکے سوا اور الفاظ کي تعریفات فصل اول میں دفعہ ۳ و ۴ میں بیان کیگئي هیں لیکن ان الفاظ کي تعریفات یہاں بیان کرني مناسب سمجھیں گئیں *

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

واضح رهے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھي جاسکتي هیں :—

اول — جبکہ صرف ایک هي تحریر هو اور اُس صورت میں حسب متن دفعہ هذا سواے اُسکے اور کوئي شہادت اصلي نہیں هی *

دوم — جبکہ دو مختلف تحریروں کے ذریعہ سے ایک هي عبارت ادا کیجاوے اور هرایک پر دستخط کل تکمیل کنندگان کے هوں اس صورت میں هر دستاویز کو دوسرے کا مثني کہہ سکتے هیں اور اُنمیں سے هرایک حسب فقرہ اول دفعہ هذا شہادت اصلي هی *

سوم — جبکہ دو دستاویزیں هم مضمون جس سے کہ فریقین پابند هوں الگ الگ لکھي جاویں اور ایک پر ایک فریق کے دستخط هوں اور دوسري پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت میں حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط هیں اُسکے مقابلہ پر شہادت اصلي هی اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جس کے دستخط نہیں هیں شہادت نقلي هی — جیسا کہ ضمن ۴ دفعہ ۹۳ کي عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۹۱ سے ظاهر هوگا *

نسبت تشریح دوم دفعہ هذا کے واضح رهے کہ چھپي هوئي نقلوں کو اس وجہہ سے بہ نسبت هاتھہ کے لکھے هوئے کے زیادہ وقعت دي گئي هی کہ دستي دستاویزات میں ممکن هی کہ کاتب نے غلطي کي هو یا قصداً کچھہ بنادیا هو لیکن چھاپہ وغیرہ میں جوکہ کل کے ذریعہ سے نقلیں اُترتي هیں یہہ ممکن نہیں *

*اس قسم کي شہادت زیادہ‌تر مستعمل هوتي هی نالشات ازالہ حیثیت عرفي میں جوکہ اخبار میں درج هوں تو هر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کي شہادت اصلي هی جبکہ مالک اخبار مدعاعلیہ هو کیونکہ وہ ذمہ‌دار اُن بیانات کا هی جوکہ اُسکے اخبار میں نکلے هیں — لیکن (جیسا کہ

جزو اخير اس تشريح سے معلوم هوتا هی) اگر مقصود يہہ هو کہ مضمون اُس تحرير کا ثابت کيا جاوے جوکہ کسي شخص کي لکھي هوئي هو اور پھر اخبار مين چھپي هو تب يہہ چھپا هوا کاغذ شہادت اصلي اس دستاويز کي نهين هی بلکہ اصل مدعاعليه کے هاتھہ کا لکھا هوا کاغذ شہادت اصلي هی اور چھپا هوا اخبار شہادت نقلي *

نسبت اس بحث کے کہ کون کونسي شہادت کن کن صورتون مين داخل هوسکتي هی ديکھو دفعات ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ — ايکٹ هذا *

دفعہ ۶۳ شہادت منقولي مشعر

شہادت نقلي اسکو کہتے هين

معني اور حاوي اُمور مفصلہ ذيل کي هی :—

(۱) نقول مصدقہ جو بموجب اُن احکام کے کہ ايکٹ هذا مين بعد ازين مندرج هين حوالہ کي جاوين *

(۲) نقول جو اصل سے بذريعہ کل کي ترکيبات کے کي جاوين اور وہ ترکيبات في نفسہ تيقن صحت نقل کا کرتي هون اور وہ نقول جنکا مقابلہ ان نقول سے کيا گيا هو *

(۳) نقول جو اصل سے کي گئي هون يا اُسکے ساتھہ اُن کا مقابلہ کرليا گيا هو *

(۴) دستاويزات کي تحريرات مقابل (جيسے پٹہ و قبوليت وغيرہ) بمقابلہ اُن فريق کے جنھوں نے اُن کي تکميل نہ کي هو *

(۵) زباني بيان کسي دستاويز کے مضامين کا ايسے شخص کا کيا هوا جس نے کہ خود اُس کو ديکھا هو *

تمثيلات

(الف) ايک نقل عکسي کسي اصل کي اُس اصل کے مضامين مندرجہ کي شہادت منقولي هی گو کہ اُن دونوں کا مقابلہ نہ کيا گيا هو مگر ثابت هونا اِس بات کا شرط هی کہ جس شی کا عکس ليا گيا وہ اصل تھي *

(ب) نقل جو کہ کسي خط کي ايسي نقل سے مقابل کر لي گئي هو جو نقل کرنے کے آلہ سے طيار کي گئي هی وہ اُس خط کے مضامين کي شہادت منقولي هی مگر بشرط ثابت هونے اِس امر کے کہ نقل جو نقل کے الہ سے طيار کي گئي وہ اصل سے کي گئي تھي *

(ج) جو نقل کہ ايک نقل سے کي جاے مگر من بعد اصل کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کرليا گيا هو وہ شہادت منقولي هی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کيا گيا هو وہ اصل کي شہادت منقولي نہيں هی گو کہ جس نقل سے اُسکي نقل هوئي اُسکا مقابلہ اصل سے کيا گيا هو *

(د) زباني بیان کسي نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا هو اور زباني بیان کسي اصل کي نقل عکسي کا یا ایسي نقل کا جو بذریعہ اله کے کي گئي هو شهادت منقولي اصل کي نهیں هی *

اِس دفعه میں تعریف شهادت نقلي کي بیان کي گئي هی اور اُسکي پانچ تقسیمیں کي گئي هیں *

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعه ٧٦ سے ٧٩ تک اِس قسم کي نقول کي نسبت ایک قیاس قانوني صحت کا قائم کیا گیا هی *

نسبت نمبر دوم کے واضح رهے که اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر میں هی اس قسم کي چیزیں مراد هیں جنکا ذکر تمثیل الف میں هی یعني اگر یهه ثابت هو جاوے که ایک فوٹو گراف لیا گیا هی تو وه اصل کي شهادت نقلي تصور هوگي اور نیز ایسے فوٹو گراف جو اُس نقل سے پهر نقل اُتاري گئي اور اُسکا مقابله هوگیا هو تو وه بهي اصل کي نقلي شهادت خیال کیجاویگي اور وه نقل النقل قرار پاکر ناقابل ادخل نه تصور کیجاویگي جیسا که تمثیل (ب) سے ظاهر هی *

نسبت نمبر سوم کے واضح رهے که اُس میں اُن نقول کا ذکر هی جو که اصل سے نقل اُتار کر مقابله کي گئي هوں تو ایسي صورت میں وه نقلي شهادت اصل کي کهلاوینگي اور نقل کننده کي شهادت درکار هوگي تمثیل (ج) اس سے متعلق هی — لیکن یهه امر که یهه نقل اصل کي ٹهیک نقل هی کوئي ثبوت اسکا نهیں که اصل ٹهیک تهي اور اُسپر اُس شخص کے دستخط تهے یا اُسنے لکها تها جسکي نسبت بیان هی [٢] *

نسبت نمبر چهارم کے دیکهو فقره دوم تشریح اول دفعه ٦٢ جس سے معلوم هوگا که ایک هي دستاویز اُس شخص کے مقابله پر جسکے دستخط هیں شهادت اصلي هی اور اُسکے مقابله میں جسکے دستخط نهیں هیں شهادت نقلي هی اس ضمن کے لیئے کوئي تمثیل نهیں دي گئي *

نسبت نمبر پنجم — کے اس ضمن سے تمثیل (د) متعلق هی *

[٢] رام جادو گنگولي بنام لکهي نراین منڈل ویکلي جلد ٨ صفحه ٣٨٩

واضح رہے کہ اس دفعہ میں صرف نقلي شہادت کي تعریف بیان کي گئي ھی اور نسبت اُسکے قابل ادخال یا ناقابل ادخال ہونے کي کچھہ نہیں ھی لیکن دفعہ ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق ہیں *

دفعہ ۶۴ لازم ھی کہ دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي کے ثابت کیجائیں بجز اُن حالات کے جنکا بیان قانون ھذا میں بعد ازیں کیا جاتا ھی *

اثبات دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي

یہہ دفعہ صریح طور پر مبني ھی اصول دوم قانون شہادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح ھذا کے مقدمہ میں ھو چکا ھی یعني " اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کي شہادت جو بہم پہنچ سکے داخل کرني چاھیئے " کیونکہ نسبت مضامین دستاویز کے تجربہ سے یہہ ثابت ھو گیا ھی کہ معتبر سے معتبر گواہ کے بیان پر وہ بھروسہ نہیں ھو سکتا جو کہ خود دستاویز پر ھو سکتا ھی اس وجہہ سے کہ اگر گواہ کي صداقت میں کچھہ شک نہ ھو تو اُسکے حافظہ پر ھمیشہ اعتبار نہیں ھو سکتا اور ممکن ھی کہ نہایت عزت دار شخص غلط اظہار دے اور اُسکو خود معلوم نہ ھو کہ میں نے غلط اظہار دیا ھی - اسي اصول پر حکام پریوي کونسل نے بارھا یہہ تجویز کیا ھی کہ جب کبھي شہادت لساني آپس میں نقیض ھوں تو شہادت دستاویزي اصل رھنما ھی کہ جس سے سچ حال معلوم ھوتا ھی [۳] *

واضح رہے کہ مقدمہ شرح ھذا میں اقسام شہادت کا ذکر ھوچکا ھی یعني شہادت مادي اور شہادت دستاویزي اور شہادت لساني *

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر ھوا ھی اُسي ترتیب سے اُنکي وقعت قائم کرني چاھیئے یعني یہہ کہ سب سے اعلیٰ درجہ کي شہادت شہادت مادي ھی مثلاً ایک شخص مردہ کي لاش بہ ثبوت اُسکي وفات کے اُسکے بعد شہادت دستاویزي یعني وہ دستاویز جسمیں نسبت وفات شخص

۳ مسماۃ امام باندي بنام ھرگوبند گھوس مورز انڈین اپیل صفحہ ۲۰۳ = و انوري سنگھہ بنام ھیرا لال سیدہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۸ پریوي کونسل

مذکور کے تحریر ہو ذي وقعت هی اُسکے بعد تیسرے درجہ پر بیانات اشخاص جنکے سامنے وہ شخص مرا قابل اعتبار هیں — اسي طرح پر بیانات گواہ سے بڑھ کر دستاویزي شہادت کي وقعت سے زیادہ اشخاص کي عملدرآمد پر بھروسا ہو سکتا هی چنانچہ حکام پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ عملدرآمد اشخاص اُنکے الفاظ سے زیادہ معتبر هی [۴] *

اس دفعہ میں لفظ دستاویز سے مراد مضمون دستاویز نہیں هی کیونکہ اگر ہر واقعہ کي نسبت جسکو کہ ایک دفعہ کسي دستاویز میں بیان کیا ہو شہادت بغیر دستیابي اصل دستاویز کے نہ لیجاتي تو بہت سے واقعات جنکا ذکر اتفاقي طور پر خطوط اور رقعہجات میں ہو جاتا هی بلا پیشي اُن خطوط و رقعجات کے اور بدون اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں هی کسي قسم کي شہادت سے ثابت نہو سکتي مثلاً زید نے اپنے دوست عمرو کو ایک خط لکھا جسمیں یہہ بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بیٹا پانچویں رمضان کو پیدا ہوا اور اُسکا نام بکر رکھا هی — بعد انقضاے مدت دراز کے ایک مقدمہ میں بکر کي عمر کي نسبت بحث پیدا ہوئي پس في نفسہ بکر کي پیدایش کي نسبت خط لکھا جانا مانع ادخال اور قسم کي شہادت کا نہیں هی [۵] اور فریقین مقدمہ ہر قسم کي شہادت بلا لحاظ مضمون دفعہ ۶۴ کے داخل کر سکتے هیں لیکن اگر فریقین میں سے کسیکو بغرض مسئلہ اقبال یالنسب یا اور کسي غرض کے یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ زید نے اس مضمون کا خط لکھا تھا تو وہ خط البتہ دستاویز حسب منشاء دفعہ هذا کے هی اور اقبال زید کا (نسبت نسب بکر کے جو کہ خط میں مندرج هی) بلا خط کے پیش ہوئے یا بلا اُن شرایط کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں هی ثابت نہیں ہو سکتا — اسي طرح پر اگر نالش اس بات کي ہو کہ مدعاعلیہ نے کسي اخبار میں کچھہ الفاظ تہتک آمیز نسبت مدعي کے چھاپے هیں تو اصل اخبار پیش کرنا چاهیئے یااگر کسي خاص شخص کي نسبت ہتک عزت کي نالش ہو تو اُس تحریر کو خو پیش کرنا چاهیئے اور سواے اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں هی اُس عبارت کي نسبت شہادت نہیں لیجا سکتي لیکن اگر بلا لحاظ وجو

۴ بوزن ساندمد جودهري بنام ننانند ساہ بنگال جلد زائد اجلاس کامل صفحہ ۲
۵ دیکھو تشریح ۳ دفعہ ۹۱ ... ایکٹ هذا

دستاویز کے اُس واقعه کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز میں ھی تو شہادت دیجا سکتي ھی سواے دفعه ۹۱ کے مثلاً طے ہونا حساب کا مابین‌دو فریقوں کے بلا داخل کیئے بہي کہاته کے ثابت کیا جاسکتا ھی *

متن دفعه هذا میں ان الفاظ سے که „ بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون هذا میں بعد از ایں کیاجاتا ھی „

صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہیں ہوتا اور ترجمه جو که گورنمنت نے مشتہر کیا ھی اس میں لفظ „ بیان کیا جاتا ھی „ ٹهیک ترجمه انگریزي کا نہیں ھی ترجمه یوں ہونا چاهیئے „ بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون هذا میں بعد ازیں ہوا ھی „ —

ان حالات سے صریح طور پر اشارہ ھی دفعه ۶۵ سے اور ظاهرا استثناء اول و دوم و تشریح سوم دفعه ۹۱ ایکٹ هذا سے *

دفعه ۶۵ جایز ھی که شہادت

منقولي بابت وجود یا حالت یا مضامین مندرجه

وہ صورتیں جن میں که دستاویزات کي شہادت نقلي گذر سکتي ھی

دستاویز کے صورت ھاے مفصله ذیل میں ادا کي جائے :—

(الف) جب که اصل کي نسبت ثابت کیا جاوے یا معلوم ہوتا ہو که وہ قبضه یا اختیار میں اشخاص مفصله ذیل کے ھی *

ایسے شخص کے جس کے مقابله میں دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ھی —

ایسے شخص کے جو عدالت کے
حکمنامہ کي رسائي یا اطاعت سے باهر هی —
ایسے شخص کے جو قانوناً اُس کے
حاضر کرنے پر مجبور هے —
اور ان سب صورتوں میں بعد اطلاعنامہ
متذکرہ دفعہ ٦٦ کے وہ اُس کو نہیں پیش
کرتا هی *

(ب) جب کہ وجود یا حالت یا
مضامین مندرجہ اصل کي نسبت ثابت
هوچکا هو کہ بذریعہ تحریر کے اُس شخص
نے جس کے مقابلہ میں وہ ثابت کي گئي
یا اس کے قایمقام حقیت نے اس کو تسلیم
کیا هی *

(ج) جس حال میں کہ اصل
تلف یا گم هوگئي هو یا وہ فریق جو اسکے
مضامین کي شہادت دیا چاهتا هی کسي
ایسي وجہہ سے جو اُس کے قصور یا غفلت
سے نہ پیدا هوئي هو وقت مناسب کے
اندر نہیں پیش کرسکتا *

(د) جب که اصل اس قسم کی هو که اُس کو بآسانی اُس کی جگهه سے نه هٹا سکتے هوں *

(ه) جب که اصل ایک دستاویز سرکاری بحسب معنی قرار دادہ دفعه ۷۴ کے هو *

(و) جس حال میں که اصل ایسی دستاویز هو جسکی نقل مصدقه کو ازروے ایکٹ هذا یا کسی اور قانون نافذ برٹش انڈیا کے شهادت میں پیش کرنے کی اجازت هو *

(ز) جبکه اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر هو جنکو عدالت بسهولت معائنه نکر سکتی هو اور امر ثبوت طلب عام نتیجه اُس تمام مجموعه کا هو *

صورتهاے (الف) و (ج) و (د) میں شهادت منقولی مضمون دستاویز کی منظور هو سکتی هی *

خل ہو سکتی ہے

ہ — دستاویز اری ہو

و — نقل مصدقہ کی اجازت ہو

ز — اصل حساب طویل و کثیر ہو

مہ

ل باضابطہ قابل ہے

ادخال

اُس ماہر کی رائے جسنے حساب جانچا ہو قابل ادخال ہے

صورت (ب) میں اقبال تحریري منظور ہو سکتا هی *

صورت (۵) یا (و) میں نقل مصدق دستاویز کي قابل منظوري هی لیکن اور کسي قسم کي شهادت منقولي قابل منظوري نهیں هی *

صورت (ز) میں نسبت نتیجه عام دستاویزات کے ہر شخص جسنے اُنکا معائنه کیا ہو اور ایسي دستاویزات کے معائنه کرنے کي مهارت رکھتا ہو اداے شهادت کر سکتا هی *

اس دفعه میں وہ صورتیں بیان هوئي هیں جنمیں شهادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سواے خود اُس دستاویز کے منظور ہو سکتي هی *

سات صورتیں جائز رهنے شهادت نقلي کے به ثبوت وجود یا حالت یا مضموں دستاویز کے بیان کي گئي هیں لیکن ہر صورت میں ہر قسم کي شهادت نقلي داخل نهیں ہو سکتي بلکه اُس تصریح کے موافق جسکا ذکر جزو آخر دفعه هذا میں مندرج هی شهادت نقلي داخل هوني چاهیئے *

چونکه یهه دفعه ایک نهایت مقدم دفعه هی اور اُس میں کل اُن صورتوں کا حاوي طور پر بیان هی جنمیں شهادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے داخل ہو سکتي هی هم ایک شجرہ پیش کرتے هیں جس سے مضمون دفعه هذا سمجهه میں آویگا اور نیز تحصیل کننده کو مضمون دفعه بآساني یاد ہو جاویگا *

واضح رہے کہ ہر حال میں بار ثبوت اس امر کا کہ دستاویز کی شہادت نقلی گذر سکتی ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ اُسکو گذرانا چاہے [۶] اور اسلیئے اُسکو یہہ ثابت کرنا چاہے کہ دستاویز بہ قبضہ فریق مخالف میں ہی — دستاویز کا کسی دوسری عدالت میں داخل ہونا کافی وجہہ قابل ادخال کرنے نقلی شہادت کی نہیں ہی لیکن جبکہ یہہ ثابت کردیا جاوے کہ اصلی دستاویز پر جسپر مدعی اپنا دعوی مبنی کرتا ہی قبضہ میں مدعاعلیہ کے ہی اور مدعاعلیہ اصل دستاویز بروقت پیش نکرے تو نقل اصل دستاویز کی (جو کہ ایک مثل مقدمہ سابق میں بر وقت واپسی اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دی گئی تھی) قابل ادخال تصور ہوگی [۷] *

نسبت تلف ہونے دستاویز کے یہہ لازم ہی کہ کچھہ ثبوت اس بات کا دیا جاوے کہ کبھی اصل موجود تھی ورنہ شہادت نقلی نہ لیجاویگی چنانچہ شہادت نقلی نسبت مضمون ایک ڈگری کے جسکے صادر ہونے کا کافی ثبوت نہ تھا نامنظور ہوئی [۸] — اور پھر اِس بات کا ثبوت دینا چاہیئے کہ وہ تلف ہوگئی [۹] پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ جب تک کہ کافی ثبوت اس امر کا ندیا جاوے کہ اصل دستاویز کی نسبت اُن جگہوں پر جہاں کہ اُسکا ہونا غالب تھا تلاش کامل کی گئی تھی شہادت نقلی قابل ادخال نہیں ہو سکتی [۱] *

اور ایک اور مقدمہ میں جس میں کہ بیان یہہ تھا کہ تمسک کو چوہوں نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تھے مگر کوئی ثبوت اس کا نہ تھا کہ وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تھے تو پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ شہادت نقلی داخل نہیں ہو سکتی اور ڈگری عدالت ماتحت

---

۶ دیکھو صفحہ ۱۰۳ تمثیل (ب) ایکٹ ہذا

۷ مقبول علی بنام سری متی مند بی بی بنگال جلد ۳ صفحہ ۵۴ دیوانی

۸ مفیض الدین بنام مہر علی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دیوانی

۹ ایش چندر چودھری بنام بھوب چندر چودھری ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۱ دیوانی

۱ میر اسد اللہ بنام بی بی امامن مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۱

كي جو بر بناء تمسک کے تھي منسوخ کردي – ٢ ليکن جبکہ ثبوت کافي لکھے جانے تمسک اور أسکے کھوئے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم هی که شہادت نقلي داخل کرے اور یہہ ضرور نہیں که تمام گواهان نسبت مضمون دستاویز گواهان حاشیه هوں ٣ *

نسبت ضمن (د) کے — اِس سے مراد کتبه نشانات وغیرہ هیں *

ضمن (و) میں دفعات ٧٦ و ٧٨ سے اشارہ هی *

ضمن (ز) کے ساتھہ دفعہ ١٨١ — ایکٹ ٨ سنه ١٨٥٩ع پڑھني چاهیئے *

بعض صورتیں ایسي واقع هوتي هیں که دستاویز اصلي دو صورتوں کي وجهہ سے پیش نہیں هوتیں چنانچہ ایک مقدمہ میں مثل ضلع سے هائي کورٹ کلکته کو جاتے هوئے راہ میں تلف هو گئي عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کي جن سے مثل مرتب تھي شہادت نقلي لینے کي اجازت دي ٤ *

اور ایک اور مقدمہ میں بوجهہ تلف هو جانے ڈگري کے ایام غدر میں ڈگریدار کو بر بناء ڈگري تلف شدہ کے واسطے ما بقي اپنے زر ڈگري کے نالش کرنے کي اجازت ملي اور بناء مخاصمت تاریخ تلف هونے ڈگري کي قرار پائي ٥ *

ایک مقدمہ میں جس میں که ڈگري تلف هو گئي تھي اور ڈگریدار نے اجرا کي درخواست دي اور محکمہ اجراےڈگري سے أسکو مقدمہ نمبري کي هدایت هوئي عدالت هائي کورٹ شمال و مغرب نے یہہ تجویز کیا که محکمہ اجراےڈگري میں عدالت ماتحت کو لازم تھا که نسبت وجود

---

٢ سید عباس علي بنام مادیم رامي رومي مرزاالدین اپیل جلد ٣ صفحه ١٥٦

٣ سید لطف‌الله بنام مسماة نصیباً ویکلي جلد ١٠ صفحه ٢٤ دیواني – و رومہن چودهري بنام رام لعل سرکار ویکلي جلد ١ صفحه ١٣٥ — و سکهورام شکل بنام رام لال شکل ویکلي جلد ٩ صفحه ٣٤٨

٤ بابو گرو دیال سنگهہ بنام درباري لال تیواري ویکلي جلد ٧ صفحه ١٨ دیواني و بنواري لال بنام مسٹر جیمس والیک ویکلي جلد ٨ صفحه ٣٨

٥ راے مامن بنام هردیال سنگهہ ویکلي جلد سنه ١٨٦٤ع صفحه ٢٠١

يا عدم وجود ڈگري کے تجويز کرتي اور عدالت محکمه اجراے ڈگري کے حکم سے کوئي عدالت اُسکي سماعت نہيں کر سکتي ۷ *

دفعه هذا فوجداري اور ديواني دونوں سے متعلق هی *

ايک قسم کي دستاويز تحريري کي نسبت مطلق شہادت نقلي کسي قسم کي نہيں گذر سکتي يعني جبکه وہ دستاويز اقرار يا وعدہ حسب دفعه ۲۰ - ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع قانون تمادي کے هو ليکن اُسکي تاريخ کي نسبت شہادت گذر سکتي هی الا يهه حکم خاص بوجهه منشاء قانون کے هی اور قاعدہ عام مندرجه دفعه ٦٥ سے ايک مستثني هی *

دفعه ٦٦ شہادت منقولي مضامين

قواعد نسبت دينے اطلاع قانوني واسطے پيشي دستاويزات

دستاويزات کي جنکا ذکر دفعه ٦٥ کي ضمن (الف) ميں آيا هی نه دي جائيگي اِلا اُس حال ميں که جو شخص ايسي شہادت منقولي ديا چاهتا هو وہ پيشتر اُس فريق کو جسکے قبضه يا اختيار ميں وہ دستاويز هی [۷ يا اُسکے وکيل يا اٹرني کو] اطلاع معينه قانون واسطے اُسکے پيش کرنے کے دے چکا هو اور جس حال ميں که کوئي اطلاع قانون کي رو سے معين نهو تو

۷ رنجيت سنگهه بنام چني لال منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۹ جولائي سنه ۱۸٦۲ع

۸ [illegible] صفحه ۱۰ ۱۸۸۲ [illegible] دفعه ۳ ايکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع [illegible]

ایسي اطلاع دے چکا هو جو حسب حال مقدمه عدالت کي دانست میں مناسب هو :

مگر شرط یهه هی که اطلاع مذکور واسطے قابل منظوري هونے دستاویز منقولي کے صورت هائے مفصله ذیل یا کسي اور ایسي صورت میں ضروري نهوگي جس میں که عدالت اُس سے درگذر کرنا مناسب جانے :—

(۱) جب که دستاویز ثبوت طلب في نفسه ایک اطلاع هو *

(۲) جبکه مقدمه کي نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم هو که اُسکو پیش کرنا پڑیگا *

(۳) جب که یهه معلوم هو یا ثابت کیا جائے که فریق مخالف نے قبضه اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا هی *

(۴) جبکه فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اصل کو عدالت میں داخل کردیا هی *

(٥) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا ہو *

(٦) جبکہ شخص قابض دستاویز عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اُسکی اطاعت سے باہر ہو *

دفعہ ہذا میں نسبت اطلاع کے مندرج ہی کہ قبل داخل ہونے شہادت نقلی کے دفعہ ٦٥ کے موافق اطلاع دینی چاہیئے — نسبت مقدمات دیوانی کے دیکھو ضابطہ دیوانی یہہ امر قابل غور ہی کہ عدالت کو اختیار ہی کہ ایسی اطلاع کو ضروری نہ سمجھے *

اشخاص جنکو ایسی اطلاع دیجاوے اور وہ دستاویز پیش نکریں حسب دفعہ ٧٥ تعزیرات ہند کے مجرم قرار پاسکتے ہیں *

دفعہ ٦٧ جبکہ کسی دستاویز کی نسبت یہہ بیان کیا جائے کہ اُسپر کسی شخص نے دستخط کیئے ہیں یا کسی شخص نے اُسکو کلاً یا جزءً لکھا ہی تو دستخط یا شان خط اس قدر دستاویز کی جو اس شخص کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی بیان کی جائے اُسی شخص کے خط کی شان سے ثابت ہونی چاہیئے *

ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ

الفاظ دفعه هذا نسبت ثابت کرنے دستخط کے لازمي هیں اور دفعات ٤٧ و ٧٣ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم هونگے *

ایکت هذا میں کہیں تعریف لفظ دستخط کي نهیں دي گئي لیکن قانون رجستري ایکت ٨ سنه ١٨٧١ع میں جو تعریف دستخط کي بیان هوئي هی وہ علامت اور نشاني پر بهي حاوي هی اور دفعه ٥٠ قانون وراثت هند ایکت ١٠ سنه ١٨٦٥ ع میں بهي موصي کے دستخط کرنے یا علامت بنانے کا بیان هی قانون تمادي ایکت ٩ سنه ١٨٧١ع کي دفعه ٢٠ کي تشریح ٢ کي تمثیل کے دیکھنے سے واضح هوگا که واسطے اغراض تمادي کے هاتهه کے دستخط کرنے لازمي هیں اور مهر کافي نهوگي *

دفعه ٦٨ اگر کسي دستاویز

ثبوت تکمیل دستاویزات جنپر گواهي هوني قانوناً لازمي هی

کے واسطے قانوناً گواهوں کي گواهي سے مصدق هونا ضرور هو تو وہ شهادت میں اُس وقت تک مستعمل نهوگي که اسکا تکمیل پانا اقل درجه ایک گواہ تصدیق کنندہ کي گواهي سے ثابت کیا جائے بشرطیکه کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ هو اور اُسپر حکمنامه عدالت جاري هوسکتا هو اور وہ شهادت دینے کي قابلیت رکھتا هو *

هندوستان میں نهایت کم ایسي دستاویزیں هیں جنپر تصدیق ضرور هی اور زیادہ تر متعلق هیں وصیت ناموں سے اُن اشخاص کے جو که هندو یا مسلمان یا بدہ نهوں ــــ اسکي نسبت دفعات ٥٠ و ٣٣١ ــــ ایکت ١٠ سنه ١٨٦٥ع و ایکت ٢١ سنه ١٨٧٠ع کے دیکھنے سے حال معلوم هوگا *

دفعه ٦٩ اگر کوئي ايسا گواه تصديق کننده نه پايا جائے يا دستاويز سے يهه معلوم هوتا هو که اُسکي تکميل مملکت متحده ميں هوئي هي تو اسکي نسبت يهه ثابت هونا چاهيئے که اقل درجه ايک گواه کي گواهي سے خود بقلم اسکي تصديق کي گئي هي اور دستخط تکميل کننده دستاويز کے خود بقلم اُسي شخص کے هوں *

ثبوت جبکه گواه حاشيه نه مليں

مملکت متحده سے مراد سلطنت گريت برٹن يعني انگلنڈ و اسکاٹلنڈ و ائرلنڈ مراد هي *

دفعه ٧٠ اقبال ايک فريق کا نسبت دستاويز مصدقه کے اس امرميں که اسکي تکميل خود اسنے کي بمقابله اُسي فريق کے اسکي تکميل کا ثبوت کافي هوگا گو که وه دستاويز ايسي هو جسکا مصدق بگواهي هونا قانوناً ضرور هي *

اقبال فريق دستاويز نسبت اُسکي تکميل کے

واضح رهے که اقبال مندرجه دفعه هذا نسبت تکميل دستاويز کے هي اور اقبالات مندرجه دفعه ٢٢ و دفعه ٦٥ ضمن (ب) نسبت مضمون وغيره دستاويز کے هي *

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق هی اور اس فرق کي تصریح دفعہ ۶۳ کي شرح پڑھنے سے معلوم هوگي [۹] *

دفعہ ۷۱ اگر گواہ تصدیق کنندہ دستاویز پر اپني گواهي کرنے سے انکار کرے یا اس کو یاد نہو تو جایز هی کہ اسکي تکمیل اور شهادت سے کي جائے *

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے منکر هو

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ — ایکت هذا متعلق هیں اُن دستاویزات سے جنکا مصدقہ هونا ضرور هی — پس ان چاروں دفعات کے پڑھنے سے معلوم هوگا کہ خلاصہ مضمون ان چاروں کا یہہ هی :—

اول — جب کبھي کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ هو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاري هو سکتا هو اور وہ قابل ادائے شهادت هو تو اُسکا بلانا لازمي هی *

دوم — جبکہ کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ نہو یا اُس پر حکمنامہ عدالت جاري نہو سکتا هو یا قابل ادائے شهادت نہو تو یہہ دو امور ثابت کرنے ضرور هیں —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کي خاص اُسیکے هاتھہ کي لکھي هوئي هو *

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسیکے هاتھہ کے لکھے هوئے هوں *

سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُسکي تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اُسیکے کسي شاهد تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نہیں *

چهارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بھول گیا هو تو اور شهادت داخل هو سکتي هی — لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جنمیں کہ لفظ گواہ کا مفرد هی یہہ معلوم نہیں هوتا کہ اگر

۹ دیکھو صفحہ ۲۹۱

ایک گواہ تصدیق کنندہ بهول گیا هو یا انکار کرتا هو اور آؤر گواہ حکمنامه عدالت کي رسائي کے اندر هو تو کیا کرنا چاهیئے *

حسب دفعه ۹۰ - ایکٹ هذا دستاویز ... ي ساله کے ثابت کرنیکے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نهیں هی *

دفعه ۷۲ دستاویز مصدقه جسکے مصدق بگواهي هونے کے لیئے قانون میں حکم نهو اس طور پر ثابت کي جا سکتي هی که گویا وہ مصدق نه تهي *

ثبوت دستاویزات جنهپر گواهي هوني قانوناً لازمي نهیں

مضمون دفعه هذا یهه هی که جس دستاویز کے مصدق بگواهی هونے کے لیئے قانون میں کوئي حکم نهیں هی اُسکے ثابت کرنے کے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کي شهادت لیني لازمي نهیں هی بلکه هر قسم کي شهادت جو که موافق اِس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دي گئي هی داخل هو سکتي هی پس مضمون دفعه هذا اُس قاعدہ علم سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے جنکا ذکر دفعه ۶۸ میں هی صریح ایک مستثنی صورت هی پس دستاویزات جنکي شهادت گذر سکتي هی یا تو اُس قسم کي هوتي هیں جنکو قانون نے مصدق هونا لازمي قرار دیا هی او. اُنکي نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ میں مندرج هیں اور یا ایسي دستاویزات هیں جنکا مصدق هونا قانوناً لازمي نهیں هی — اِس قسم کي دستاویزات هر قسم کي شهادت سے ثابت هو سکتي هیں *

دفعه ۷۳ واسطے تحقیق اس امر کے که فلاں دستخط یا تحریر یا مهر اُسي شخص کي هی یا نهیں

خطوط کا مقابله

جس کے ظاہر ہوتے هي جایز هی که وه دستخط یا تحریر یا مہر جو اسي شخص کي تسلیم کي گئي هو یا حسب اطمینان عدالت ثابت هوچکي هو اسکے ساتھه جسکا ثبوت مطلوب هی مقابل کي جائے گو که وه دستخط یا تحریر یا مہر واسطے کسي اور غرض کے پیش یا ثابت نہو چکي هو *

عدالت کو جایز هی که کسي شخص کو جو حاضر عدالت هی کسي لفظ یا رقم کے لکھنے کا باین غرض حکم دے که عدالت اس لفظ اور رقم کو جو اس نہج پر لکھي جاے کسي لفظ یا رقم کے ساتھه جو اس شخص کے هاتھه سے لکھي هوئي بیان کي گئي هو مقابل کرسکے *

منجمله أن طریقوں ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شرح دفعه ۴۷ میں هوچکا هی اس دفعه میں ایک طریقه ثابت کرنے اور تحقیق کرنے کا هی — دوسرے فقرہ دفعه هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا که یهه طریقه اطمینان عدالت کے لیئے واضعان قانون نے قائم کیا هی *

واضح رهے که واسطے مقابله کرنے کے ایک دوسري تحریر عدالت کو دیکھني چاهیئے وه تحریر یا تو مسلمه هو یا مثبته هو ورنه اگر وه بهي متنازعه فیه هی اور أسکي اصلیت کي نسبت کوئي ثبوت نهیں هی تو

اُس سے مقابلہ کرنا جائز نہیں هی [۱] پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ جبکہ کسي هندوستان کي زبان کے دستخط یا تحریر کي نسبت بحث هو تو هندوستاني حاکم کي راے بہ نسبت حکام هائي کورٹ کي راے کے زیادہ قابل اعتبار هی [۲] – لیکن مقابلہ خط میں نہایت احتیاط لازم هی اور حکام پریوي کونسل نے ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز کیا هی کہ ایسي صورت میں جبکہ اور قسم کي شہادت نسبت جعل کے طلب هو سکتي تهي لیکن طلب نکرائي گئي هو تو صرف محض مقابلہ خط پر کسي دستاویز کا جعلي قرار دینا قابل پسند نہیں هی [۳] *

سرکاري دستاویزات

دفعہ ۷۴ دستاویزات مفصلہ ذیل سرکاري دستاویزات هیں :—

دستاویزات سرکاري

(۱) دستاویزات مشتمل ایکٹ یا کاغذات متعلقہ ایکٹ :—

۱ — مصدرہ سلطان وقت *

۲ — مصدرہ سرکاري جماعتوں اور عدالتوں کے *

۳ — مصدرہ عہدہ داران سرکاري من قبیل واضعان قوانین و حاکمان

۱ پورن چندر چترجي بنام کریشچندر چترجي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ دیواني

۲ چندرناتهہ پہلدار بنام جگندرناتهہ پہلدار بنگال جلد ۷ صفحہ ۴۱۶

۳ کرالیپرشاد مصر بنام اندرام هجرا بنگال جلد ۸ صفحہ ۲۹۰

عدالت و عاملان برٹش انڈیا یا کسي اور حصہ قلمرو ملکہ معظمہ یا ملک غیر کے *

(۲) سرکاري دفاتر خانگي دستاویزات کے جو برٹش انڈیا میں کسي جگہہ محفوظ رکھے گئے ہوں *

مضمون فقرہ اول دفعہ ہذا جس میں تصریح دستاویزات سرکاري کي ہی صاف ہی اور اُسکي شرح لکھنے کي ضرورت نہیں ہی *

لیکن فقرہ نمبر ۲ دفعہ ہذا قابل غور ہی اور وہ نقلیں دستاویزات کي جو کہ حسب قانون رجسٹري رجسٹرار کے دفتر میر میں رھتي ہیں دستاویزات سرکاري ہیں اور اُن نقلوں سے جو باضابطہ نقل لیجاوے اُس سے ضمن ہذا متعلق ہی - اس قسم کي دستاویزات کي نسبت ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع کي دفعہ ۵۱ و ۵۷ پڑھني چاھیئے اور فیلڈ صاحب نے نہایت تلاش سے یہہ بیان کیا ہی کہ موافق منشاء ایکٹ مذکور جو حال کا قانون رجسٹري ہی پانچ رجسٹر رکھنے کا حکم ہی جنمیں اول چار تو ہر رجسٹري کے دفتر میں رھتے ہیں اور ایک پانچواں رجسٹر ہر رجسٹرار کے دفتر میں رھتا ہی *

رجسٹر نمبر اول میں تمام وہ دستاویزات مندرج ہوتي ہیں جو متعلق جائداد غیر منقولہ کے ہوں *

رجسٹر نمبر ۲ میں وجوھات انکار رجسٹري مندرج ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۳ میں وصیت نامے اور اجازت نامجات تبنیت داخل ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۴ میں متفرق دستاویزات داخل ہوتي ہیں جو کہ متعلق جائداد غیر منقولہ کے نہوں *

رجسٹر نمبر ۵ میں وصیت نامے جو کہ بند لفافوں میں امانت رکھے جاتے ہیں مندرج ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۱ و ۲ و فہرست رجسٹر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہی اور جس شخص کا جي چاہے اُسکي نقل کي درخواست کر کے حاصل کرلے *

دستاویزات رجسٹر نمبر ۳ و ۴ کي نقل صرف اُن لوگوں کو مل سکتي ہی جنکو اُسکي تعمیل سے علاقہ ہو یا اُسکي بناء پر دعوي کرتے ہوں اور وہ بہ ثبوت مضمون دستاویز اصلي کے حسب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع داخل ہو سکتي ہی *

اسي طرح پر اشخاص اُن رجسٹروں کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز ہیں جو کہ نکاح کے رجسٹر رہتے ہیں حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع کے دفعات ۷۹ و ۸۰ کے - اقرارنامجات چھاپہ‌خانہ والوں کے حسب دفعہ ۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھے جا سکتے ہیں اور اُنکي نقل حاصل ہو سکتي ہی *

رجسٹر حق تصنیف کتابوں کا جو کہ گورنمنٹ آف اِنڈیا کے سیکرٹري کے دفتر میں رہتا ہی حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع وہ بھي دیکھا جا سکتا ہی اور نقل اُسکي حاصل ہو سکتي ہی - رجسٹر جائینٹ اسٹاک کمپني کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع رہتا ہی دیکھا جا سکتا ہی اور اُنکي نقل حاصل ہو سکتي ہی *

جن قوانین کا اُوپر ذکر ہوا ہی اُنمیں سے کسي میں بھي چارہ کار اس امر کا نہیں لکھا کہ اگر نقل دینے سے انکار ہو تو کیاکیا جاوے *
مابقي رجسٹروںکا ہم ذکر کر چکے ہیں *

دفعہ ۷۵ تمام دیگر دستاویزات

دستاویزات خانگي خانگي ہیں *

مضمون دفعہ ہذا یہہ ہی کہ جو دستاویزیں دفعہ ۷۴ کي کسي قسم میں سے نہیں وہ سب دستاویزات خانگي تصور ہونگي اور اُنکي وہ وقعت باعتبار اصلي ثبوت کے نہیں ہی جو کہ دستاویزات سرکاري کي حکماً ایکٹ ہذا نے قائم کي ہی *

دفعه ۷۶ هر عهده دار سرکاري

دستاويزات سرکاري کي نقول مصدقه

محافظ کسي ايسي سرکاري دستاويز کا جس کے معائنه کرنے کا هر شخص کو استحقاق هي اُس شخص کو نقل اُس دستاويز کي بروقت ادا هونے اُس کي رسوم معينه قانون کے حواله کريگا اوراُس نقل کے ذيل ميں تصديق اس امر کي لکهه ديگا که وه نقل مطابق اصل دستاويز مذکور يا اُسکے جزو کے هي يعني جيسي که صورت هو اور وه تصديق بقيد تاريخ هوگي اور اُس کے ذيل ميں عهده دار مذکور اپنا نام اور عهده کا نام مرقوم کريگا اور جس حال ميں که اُس عهده دار کو قانوناً مهر کے استعمال کرنے کي اجازت هو مهر بهي اُسپر ثبت کي جائيگي اور وه نقليں جنپر اس طور کي تصديق هو نقول مصدق کهلائينگي *

تشریح — ہر عہدہ دار سرکاری جس کو اُسکی سرکاری خدمت معمولی کے ذریعہ سے ایسی نقول کے حوالہ کرنے کی اجازت ہو محافظ اُن دستاویزات کا بحسب معنی مقررہ دفعہ ھذا متصور ہوگا *

احکام ضوابط دیوانی و فوجداری نسبت عطاے نقول

ضابطہ دیوانی کے بموجب ڈگری اور فیصلہ عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل کی ڈگری کی نقل فریقین مقدمہ کو مل سکتی ہی لیکن اور کسی کاغذات مسل کی نقل کی نسبت کوئی حکم نہیں ہی لیکن اکثر نقلیں عطا ہوتی ہیں *

فوجداری کے مقدمات میں جو ملزم ہائی کورٹ میں سپرد کیا جاوے اُسکو نقل فرد قرار داد جرم کی بلا کسی اُجرت کے ملتی ہی اور اظہاروں کی نقل بھی مل سکتی ہی [۳] *

اور نقل فیصلہ کی بھی حسب ضابطہ مذکور ملزم کو عطا ہو سکتی ہی [۴] *

اور جو شخص قید ہو اور اپیل کرنا چاہے اُسکو بلا استامپ کے نقل مل سکتی ہی لیکن سواے اُن کاغذات کے جنکا ذکر ہوا اظہارات وغیرہ کی نقل ملنے کا لازمی حکم نہیں ہی ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ مدراس نے سشن جج کو نقل اظہارات وغیرہ دینے کی ہدایت کرنے سے انکار کیا [۵] لیکن ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ مجسٹریٹ کو چند کاغذات کی نقل دینے سے انکار کرنا درست نہیں ہی [۶] *

نسبت نقول باضابطہ کے حسب دفعہ ۷۹ — ایکٹ ھذا قیاس قانونی صحت کا ہی *

---

۳ دیکھو دفعہ ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۴ دیکھو دفعہ ۴۷۶ — ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۵ ملکہ بنام سبھاپاگذدہ جلد ۱ مدراس صفحہ ۱۳۸

۶ مقدمہ شبہوھاہ وانقے جلد ۳ بنگال صفحہ ۵۹ ضمیمہ

دفعه ۷۷ جایز هی که ایسي نقول مصدق به ثبوت مضامین اُن دستاویزات سرکاري یا جزو دستاویزات سرکاري کے جنکي وہ نقلیں معلوم هوتي هوں پیش کي جائیں *

نقول مصدقه دستاویزات سرکاري داخل هوسکتي هیں

دفعه ۷۸ جایز هی که دستاویزات سرکاري مفصله ذیل حسب ذیل ثابت کي جائیں :—

دیگر دستاویزات سرکاري کا طریقه ثبوت

(ا) ایکت یا حکم یا اشتهارات ایکزکیوتف گورنمنت برتش اندیا کے جو کسي صیغه سے هوں یا کسي لوکل گورنمنت یا کسي صیغه لوکل گورنمنت کے *

چاهیئے که وہ اُس صیغه کي تحریر مصدقه سر دفتر صیغه مذکور کے ذریعه سے ثابت هوں *

یا کسي ایسي دستاویز سے جس سے ظاهر هوتا هو که اُس گورنمنت کے حکم سے مطبوع هوئي هی *

(۲) عمل تحریری واضعان قانون *
واضعان مذکور کی تحریرات موقت الشیوع
سے یا ایکٹ یا ایکٹوں کے خلاصہ مشتہرہ
سے یا اُن نقول سے جنسے معلوم ہوتا ہو
کہ بحکم گورنمنٹ چھاپے گئے ہیں *

(۳) اشتہارات اور احکام یا قوانین
جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا
ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے کسی صیغہ
سے جاری ہوئے ہوں *
بذریعہ نقول یا انتخابات کے جو لندن
گزٹ میں درج ہوں یا جنسے ظاہر ہوتا
ہو کہ ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے
چھاپے ہوئی ہیں ثابت کیئے جائیں *

(۴) ایکٹ مصدرہ حاکم عامل یا
عمل تحریری واضعان قانون کسی ملک
غیر کے *
بذریعہ تحریرات موقت الشیوع کے جو
وہاں کے حاکم نے مشتہر کی ہوں یا اُس
ملک میں عموماً وہ ایسے سمجھی گئی ہوں

یا بذریعه نقل مصدق بمهر ملک یا فرماں رواے ملک کے ثابت کیئے جائیں یا کسي سرکاري ایکت مصدرہ نواب گورنر جنرل بهادر هند اجلاس کونسل میں وہ تسلیم کیئے گئے هوں *

(۵) عمل تحریري کسي جماعه میونیسپلیتي برتش اندیا کا *

بذریعه نقل عمل تحریري مذکور کے جسپر تصدیق اُسي تحریر کي مصدقه محافظ قانوني کي هو یا بذریعه کتاب مطبوعه کے جس سے ظاهر هوتا هو که اُس جماعه کے حکم سے مشتهر کي گئي هي ثابت کیا جاے *

(۶) اور قسم کي سرکاري دستاویزات جو ملک غیر میں هوں بذریعه اُن کي ایسي اصل یا نقل کے ثابت کي جائیں جو اُن کے محافظ قانوني کے تصدیق کي هو اور اُسپر تصدیق بمهر نوتري پبلک یا سرکار

انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکی کی بابت مضمون ہو کہ اس نقل کی تصدیق حسب ضابطہ اُس عہدہ دار نے جو قانوناً محافظ اُسکی اصل کا ہی کی ہی اور اُس دستاویز کی حیثیت کو حسب قانون اُس ملک غیر کے ثابت کرلیا ہی *

قیاسات نسبت دستاویزات کے

دفعہ 79 عدالت کو لازم ہی کہ

قیاس نسبت صحت نقول مصدقہ

ہر ایسی دستاویز کو جس سے پایا جاتا ہو کہ وہ ایک تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز ہی جو قانوناً بطور شہادت کسی امر واقعہ خاص کے قابل منظوری قرار دی گئی اور جس سے معلوم ہوتا ہو کہ برٹش انڈیا میں یا کسی ہندوستانی ریاست میں جس کو ملکہ معظمہ کے ساتھہ رابطہ اتحاد ہی کسی ایسے عہدہ دار نے اُس کی تصدیق کی ہی جسکو نواب گورنر جنرل

بہادر کي حضور سے حسب ضابطه اجازت اُسکے تصدیق کرنے کي دي گئي ھے غیر جعلي قیاس کرے مگر شرط یہه ھے که وہ دستاویز ازروے اُسکے مضمون مندرجه کے اُس طرز کي اور اُس طور پر تکمیل یافته معلوم ھوتي ھو جسکي قانوناً اسکے واسطے ھدایت ھے اور عدالت کو یہه بھي قیاس کر لینا لازم که ھر عہدہدار جسکے دستخط یا تصدیق کي ھوئي وہ دستاویز معلوم ھوتي ھو بر وقت دستخط کرنے کے وھي منصب ازروے عہدہ رکھتا تھا جو اس دستاویز میں اُسنے اپنے واسطے لکھا ھو *

اس دفعه میں دو قسم کے قیاسات لازمي قرار دیئے ھیں *

اول — نسبت دستاویز مصدقه کے *

دوم — نسبت منصب عہدہداران تصدیق کننده کے *

جو خاص حالتیں که ایسے قیاس کے قائم کرنے کے لیئے ضروري ھیں وہ متن دفعه ھذا سے صریح معلوم ھوتي ھیں اور اس جگهه پر فقرہ اوسط دفعه ۴ کے دیکھنے سے یہه معلوم ھوگا که لزوم قیاس کسکو کہتے ھیں اور قیاس کے لازمي ھونے اور ثبوت قطعي میں بڑا فرق ھے پس کل قیاسات نسبت دستاویزات کے جو که دفعه ھذا اور گیارہ دفعات مابعد میں بیان کیئے گئے ھیں ایسے ھیں که فریق مخالف کو اُن قیاسات کے خلاف ثبوت دیکر اُنکو معدوم کرنے کا اختیار ھے اور وہ یہه ثابت کر سکتا ھے که جس عہدہدار کے دستخط اُسپر ھیں اُسکو منصب دستخط کرنے کا نہیں تھا *

دفعہ ہذا میں جو قیاس کہ نسبت دستاویز کی نقل کی اصلی ہونے کے ہی وہ قیاس درستی دستخط و مہر سے بھی متعلق ہی *

نسبت سارٹیفکٹ کے دیکھو دفعات ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۴۳۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع جس میں کہ مثالیں اُس کی مندرج ہیں *

قیاس نسبت شہادت کے جو مسل میں تحریر ہوا ر ہائی گئی ہو

دفعہ ۸۰ جب کوئی ایسی دستاویز کسی عدالت میں پیش کی جاے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ تحریر یا یادداشت شہادت یا جزو شہادت کسی گواہ مقدمہ عدالت کی یا ایسے گواہ کی ہی جسنے روبرو کسی ایسے عہدہدار کے شہادت اداکی جو قانونا مجاز اُسکی گواہی لینے کا تھا یا وہ ایک بیان یا اقبال کسی قیدی یا شخص ملزم کا ہو اور قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو اور اس سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ دستخطی کسی جج یا مجسٹریت یا کسی ایسے عہدہدار کا ہی جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یہہ قیاس کر لینا لازم ہی کہ *

وہ دستاویز غیر جعلی ہی اور جو بیانات نسبت ان حالات کے کیئے گئے جن

میں که وہ لي گئي هو اور انسے یهه معلوم هوتا هو که شخص دستخط کنندہ کے هیں وہ راست هیں اور نیز یهه که وہ شهادت یا بیان یا اقبال حسب ضابطه قلمبند کیا گیا تها *

هر مقدمه میں جس میں کوئي اظهار داخل هو تو اس دفعه کے موافق اُسکي نسبت قیاس قائم هوتا هی چنانچه مقدمات فوجداري میں جس میں که مدعاعلیه پر الزام جرم حلف دروغي کا لگایا جاوے اُس کا اظهار جسکي نسبت که حلف دروغي کا بیان هی شهادت میں داخل هوکر اُسکے خلاف استعمال هو سکتا هی لیکن ملزم کو اختیار اس امر کا هی که ثابت کرے که جو بیان اُس نے پہلے کیا تها وہ في الحقیقت اظهار میں نهیں لکها گیا *

اُن لفظوں کے که " قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا هو " یهه معني هیں که بعد حلف ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع کے هوا هو لیکن اگر دیسي زبان میں اظهار لکها گیا هو اور افسر عدالت نے اپنے هاتهه سے نه لکها هو تو وقعت اظهار میں کچهه فرق نهیں آتا چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که گو کلکٹر نے اپنے هاتهه سے مظهر کے بیان کي یادداشت انگریزي میں نهیں لکهي تاهم چونکه دیسي زبان میں پورا اظهار لکها گیا تها تو وہ اظهار بمقابله اُس ملزم کے جسپر الزام حلف دروغي کا لگایا گیا هی مستعمل هو سکتا هی [۷] *

دفعه ۸۱ عدالت ایسي هر دستاویز کو جس سے معلوم هوتا هو که وہ لندن گزت آف انڈیا یا کسي لوکل گورنمنت کا سرکاري گزت یا

قیاس نسبت گزتوں کے

۷ مقدمه پیاري لال بهوس ویکلي رپورتر جلد ۹ صفحه ۶۹ صیغه فوجداري

کسي نوآبادي یا مضافات یا مقبوضات قلمرو شاہ برٹانیہ کا سرکاري گزٹ یا کوئي اخبار یا کاغذ موقت الشیوع یا نقل کسي مخصوص ایکٹ پارلیمنٹ کي چھاپي ہوئي مہتمم مطبع ملکہ معظمہ کي ہی اور نیز ہر دستاویز کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ایسي دستاویز ہی جسکي نسبت قانونا حکم ہی کہ کوئي شخص اسکو مرتب رکھے غیر جعلي قیاس کر لیگي بشرطیکہ اس دستاویز کو بحسب محکومہ قانون بجنسہ مرتب رکھا ہو اور جو ذریعہ مناسب کہ اسکي حفاظت کا ہی اس سے نکال کر پیش کي گئي ہو *

نسبت واقعہ نوع علم مندرجہ کسي ایکٹ یا نوٹیفکیشن کي دفعہ ۳۷ ایکٹ ہذا اور نسبت دستاویزات کي دفعہ ۹۰ – ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تیس برس سے زیادہ کي دستاویز کي نسبت کیا قیاس ہی *

دفعہ ۸۴ جب کوئي دستاویز کسي عدالت میں پیش کي جائے اور اس سے پایا جاتا ہو کہ وہ ایسي دستاویز ہی جوازروے قانون مجریہ وقت ملک انگلستان

قیاس اُن دستاویزات کي نسبت جو انگلستان میں بغیر ثبوت مہر یا دستخط قابل استعمال ہوں

یا ایرلینڈ کے بہ ثبوت کسی امر کے کسی عدالت انگلستان یا ائرلینڈ میں بغیر ثبوت مہر یا اسٹامپ یا دستخط تصدیق کنندہ کے یا منصب عدالت یا عہدہ اُس شخص کے جس کے دستخط کا ثبت ہونا اُس سے پایا جاتا ہو قابل منظوری ہی تو عدالت کو یہہ قیاس کرلینا لازم ہی کہ وہ مہر یا اسٹامپ یا دستخط اصلی ہی اور اُسپر دستخط کرنے والا بروقت دستخط کرنے کے وہی منصب عدالت یا عہدہ کا رکھتا تھا جو اُسنے اپنے واسطے لکھا *

اور وہ دستاویز اُسی غرض کے لیئے قابل منظوری ہوگی کہ جس کے واسطے انگلستان یا ایرلینڈ میں قابل منظوری ہوسکتی *

چونکہ جس قسم کی دستاویزات کا ذکر دفعہ هذا میں هی هندوستان میں بہت کم پیش هوتی هیں اِس لیئے اُنکی نسبت یہاں کچھہ لکھنا ضرور نہیں هی *

دفعہ ۸۳ عدالت کو لازم هی

ثبوت نقشہ جات جو کسی خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے ہوں

کہ جن نقشہ جات زمین یا عمارت سے پایا جاتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنت طیار کیئے گئے تھے اُنکا

اُسي طور پر طیار کیا جاتا اور صحیح ھونا قیاس کرلے لیکن جو نقشہ جات زمین یا عمارت کہ کسي اور غرض سے طیار کیئے گئے ھوں اُن کا صحیح ھونا ثابت کرنا پڑیگا *

یہہ ظاھر ھي کہ جو نقشجات ماقبل نزاع بحکم گورنمنٹ تیار کیئے گئے ھو اُنکي وقعت اُن نقشجات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ھوں بہت زیادہ ھی اس اُصول کا مقابلہ اُصول مندرجہ ضمن ۴ و ۵ و ۷ دفعہ ۳۲ سے کرو — اور نسبت نقشجات کے دفعہ ۳۶ دیکھو *

دفعہ ۸۴ عدالت کو اصلیت

قیاس نسبت مجموعہ ھاے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ

ھر ایسي کتاب کي قیاس کرلیني لازم ھی جس سے معلوم ھوتا ھو کہ وہ بحکم گورنمنٹ کسي ملک کے چھاپي یا مشتہر کي گئي تھي اور اُس میں کوئي قوانین اُس ملک کے درج ھیں *

اور نیز ھر ایسي کتاب کے جس سے پایا جاتا ھو کہ اُس میں اُس ملک کي عدالت کے فیصلہ جات کي رپورٹ بطور نظایر مندرج ھی *

اِس مضمون سے متعلق ۳۸ ھی اُسکو اِسکے ساتھہ پڑھو *

دفعہ ۸۵ عدالت کو لازم هی

قیاس نسبت مختارنامہ کے

که جس دستاویز سے پایا جاتا هو که وہ مختارنامہ هی اور اُسکي تکمیل روبرو اور بہ تصدیق کسي نوٹري پبلک یا عدالت یا جج یا مجسٹریٹ یا وکیل یا نائب وکیل ملکي سرکار انگریزي یا وکیل ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ هند کے هوئي تهي اُسکو قیاس کرلے که وہ اُسي طور پر تکمیل اور تصدیق کیا گیا تها *

اس دفعہ کے ساتهہ مختار نامہ کے متعلق دیکهو ضمن ۷ دفعہ ۱۸ و نیز دفعہ ۳۳ قانون رجسٹري ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع *

دفعہ ۸۶ عدالت کو یہہ قیاس

قیاس نسبت نقول مصدقہ مسل عدالت هاے ملک غیر

کر لینے کا اختیار هی که هر دستاویز جس سے پایا جاتا هو که وہ نقل مصدق کسي ایسے ملک کے دفتر عدالت کي هی جو که جزو قلمرو ملکہ معظمہ کا نهیں هی وہ اصل اور صحیح هی بشرطیکہ اُس دستاویز کا مصدق هونا

اُس طور پر پایا جاتا هو جسکي نسبت کسي سفیر متعینہ جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنت هند نے جو اُس ملک میں رهتا هو یہہ تصدیق کي هو کہ کاغذات عدالت کي نقول کي تصدیق کے واسطے اُس ملک میں عموما یهي دستور هی *

اس دفعہ کے ساتھہ پڑھو دفعہ ۷۸ کي ضمن ۶ و دفعہ ۸۲ - ایکٹ هذا

دفعہ ۸۷ عدالت کو یہہ قیاس

قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ‌جات کے

کر لینے کا اختیار هی کہ هر کتاب جس سے وہ اِستدلال واسطے دریافت اُمور متعلقہ اغراض سرکاري یا عام کے کرے اور هر نقشہ مشتہرہ جسکے اُمور مندرجہ واقعات متعلہ هوں اور معائنہ کے واسطے پیش کیا جائے وہ اُسي شخص کا اور اُس وقت اور مقام کا لکھا یا مشتہر کیا هوا هی جو اُس سے ظاهر هوتا هو *

اِس دفعہ کے ساتھہ دیکھو دفعہ ۳۶ و ۳۸ و فقرہ ما قبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ - ایکٹ هذا

دفعه ۸۸ عدالت کو یهه قیاس کرلینے کا اختیار هی که جو

قیاس نسبت خبر تاربرقي

پیام که کسي دفتر تاربرقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بهیجا گیا هو جس کے نام اُس پیام کا بهیجا جانا پایا جاتا هو وہ مطابق اُسي پیام کے هی جو روانگي کے واسطے اُس دفتر میں جهاں سے اُس پیام کا بهیجا جانا معلوم هوتا هی دیا گیا تها لیکن عدالت کوئي قیاس اپني طرف سے نسبت اُس شخص کے قایم نه کریگي جس نے که وہ پیام بهیجنے کے واسطے دیا تها *

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسودہ ایکٹ هذا میں اس طرح پر لکها تها :—

دفعه ۷۹ عدالت کو یهه تسلیم کرنا لازم هی که تصویر عکسي اور کلوں کي نقلیں اور دیگر شبیهات اشیاء مادي کي جو ایسي تدبیر سے بنائي گئي هوں جنسے اطمینان اُنکي صحت کا پایا جاتا هو وہ شبیهات صحیحه هیں اور جو پیام که کسي دفتر تار برقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بهیجا گیا هو جسکے نام اُس پیام کا بهیجا جانا پایا جاتا هو وہ مطابق اُسي پیام کے هی جو روانگي کے واسطے اُسي شخص نے جسکي طرف سے اُسکا بهیجا جانا پایا جاتا هو حواله کیا تها یا حواله کرایا تها *

نسبت تصاویر عکسي

اِس دفعه کے ساتهه تشریح ۲ دفعه ۶۲ و ضمن ۲ دفعه ۶۳ دیکهو *

دفعہ ۸۹ عدالت کو یہہ قیاس کر لینا لازم ھی کہ ھر دستاویز جس کے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا اور بعد اُس اطلاع کے جو اُس کے پیش کرنے کے لیئے دي گئي نہ پیش کي گئي وہ مصدق اور مہري اور تکمیل یافتہ حسب قاعدہ محکومہ قانون تھي *

قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں ہوئیں

مضمون دفعہ ھذا اُس اصول پر مبني ھی کہ جو دستاویز پیش نکرے اُس کا مضمون اُس شخص پیش نکرنیوالے کے خلاف سمجھنا چاھیئے جیسا کہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ - ایکت ھذا سے ظاھر ھی اِس لیئے کہ اِستامپ وغیرہ سے اُس دستایز کي وقعت قایم ھوتي ھی اِس لیئے اُس دستاویز سے فایدہ اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو طلب کراتا ھی اور نقصان اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو پیش نہیں کرتا — اور علاوہ اِسکے حسب منشاء تمثیل و دفعہ ۱۱۴ — ایکت ھذا کے قیاس کارروائیوں کے ٹھیک ھونے پر ھوتا ھی — دفعات ۶۹ و ۱۶۳ - ایکت ھذا اس دفعہ کے ساتھہ دیکھو *

دفعہ ۹۰ جبکہ کوئي دستاویز جس سے معلوم ھوتا ھو یا ثابت ھو کہ وہ تیس برس کي ھی کسي شخص کي ایسي حراست سے جس کو عدالت اُس خاص مقدمہ میں

دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي ھوں

واجبي تصور کرے پیش کي جاوے تو عدالت کو یهه قیاس کرلینا جائز هی که دستخط اور هر جزو اُس دستاویز کا جو کسي خاص شخص کے هاتهه کا لکها هوا معلوم هوتا هو اُسي خاص شخص کا لکها هوا هی اور جس حال میں که کسي دستاویز کي تکمیل یا تصدیق بگواهي کي گئي هو تو یهه قیاس کر لینا جایز هوگا که جن اشخاص کي تکمیل یا مصدق بگواهي کي هوئي وه معلوم هوتي هی اُنهیں نے اُسکي تکمیل اور تصدیق حسب ضابطه کي تهي *

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست واجبي میں رهنا کها جائیگا جو اُس مقام میں اور اُس شخص کے پاس هوں جس میں اور جسکے پاس اُنکا هونا خاصة چاهیئے اور کوئي حراست درصورت اس ثبوت کے که وه دراصل جائز تهي یا یهه

که حالات اُس خاص مقدمه کے ایسے هیں که اسکا در اصل جایز هونا قرین قیاس هی غیر واجب متصور نه هوگي *

یهه تشریح دفعه ۸۱ سے بهي متعلق هی *

تمثیلات

(الف) زید ملکیت اراضي پر ایک مدت دراز سے قابض هی اور اُسنے اپني حراست سے اُسي اراضي کي بابت وثایق پیش کیئے جنسے اُسکي حقیت ظاهر هوتي هی یهه حراست واجبي هی *

(ب) زید نے وثایق ملکیت اراضي کے جسکا وه مرتهن هی پیش کیئے اور راهن قابض اُس اراضي کا هی پس یهه حراست واجبي هی *

(ج) زید نے جو عمرو کا رشته‌دار هی اراضي مقبوضه عمرو کے وثایق پیش کیئے جنکو عمرو نے حفاظت سے رکهنے کے لیئے اُسکے حواله کیا تها یهه حراست واجبي هی *

تجربهٔ انساني سے یهه ثابت هو گیا هی که تیس برس ایک ایسي مدت هي که جسمیں اکثر ایسے لوگ جنهوں نے کسي دستاویز پر گواهي کي هو زنده نهیں رهتے اسلیئے وه قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات جدید کے لیئے درکار هیں ایسي دستاویزات کے ثابت کرنے کے لیئے متعلق کرنے

سے اکثر وہ قابل ادخال نرہتے پس گو وہ آسانی جو اِس دفعه میں ایسی دستاویزات کی نسبت بخشی هی خالی از نقص نہیں هی لیکن حقیقت میں ایسی دستاویز کے مطلق داخل ہونے سے اُس کا با وجود اُس نقص کے داخل کرنا اولی هی لیکن عدالتوں کو اِس امر کی احتیاط چاهیئے که هر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل تیس سال کی لکھی هوئی هو صحیح نه تصور کرلے هائی کورٹ کلکته نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که في نفسه ایک پته پر قدیم تاریخ لکھی ہونے سے ایسی صورت میں جبکه کوئی شہادت نسبت اُسکے قدیم ہونے کی نہیں هی کافی ثبوت اُسکے صحت کا نہیں هی [8] ایک اور مقدمه میں هائی کورٹ مذکور نے یهه تجویز کیا که در حالیکه کوئی ثبوت اس امر کا نہیں هی که دستاویز کسکی حراست سے پیش کی گئی هی اور وہ کسکی حراست میں رهی هی في نفسه صرف تاریخ قدیم ہونے سے اُسکی وقعت نہیں [9] اور نه اُسکے قدیم ہونے سے خواه مخواه یهه ثابت هوتا هی که وہ حراست مناسب میں رهی بلکه بحالت نه ہونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کی دستاویز اپنے تئیں خود ثابت نہیں کرتے [1] لیکن واضح رهے که ایک مقدمه میں پریوی کونسل نے یهه تجویز کیا که اگر کوئی تمسک اُن لوگوں کے قبضه میں رها هو جنکو اُس سے حق هی اور جنکو اُسکے قبضه کا حق هی تو یهه حراست مناسب هی [2] اور اسی اُصول کو حکام هائی کورٹ کلکته نے بھی ایک حال کے مقدمه میں مانا هی [3] *

نسبت فرمان شاهی وغیره کے جس سے کوئی معافی وغیره عطا هوئی هو ایک خاص حکم قانون ۲ سنه ۱۸۱۹ع کی دفعه ۲۸ میں درج هی *

---

۸ اَنکا بنام کاهی چندر دت ویکلی جلد ۱ صفحه ۳۱ صیغه دیوانی

۹ گرو پرشاد رائے بنام کاهی چندر دت ویکلی جلد ۱ صفحه ۱۳۱ صیغه دیوانی

۱ گروداس هی بنام شلیهو ناتهه چکرورتی جلد ۳ بنگال صفحه ۲۵۸ دیوانی

۲ دلراجی کنواجی بنام گردا بهائی گورنهاے جلد ۲ بنگال صفحه ۸۶ پریوی کونسل

۳ محمد عزالدین شاه بنام شفیع الله بنگال جلد ۸ صفحه ۲۶ و ۲۴

فصل ٦ — نامنظوري شہادت زباني کي بمقابلہ شہادت دستاویزي کے

دفعہ ۹۱ جس صورت میں کہ شرایط کسي معاهدہ یا عطیہ یا کسي اور انتقال جائداد کي بشکل ایک دستاویز کے ضبط تحریر میں آئیں اور نیز ایسي تمام صورتوں میں جن میں کسي معاملہ کا قانوناً بشکل دستاویز منضبط کیا جانا ضرور هی جایز نہوگا کہ بہ ثبوت اُس معاملہ کے کوئي اور شہادت بجز خود اُسي دستاویز کے یا بجز شہادت منقولي کے جس حال میں کہ شہادت منقولي بموجب احکام مندرجہ ماسبق قابل منظوري هی داخل کیجاے *

شہادت نسبت شرایط معاهدۀ تحریري

فصل پانچ ایکٹ هذا میں شہادت دستاویزي کا ذکر هی اور دفعات ٥٩ و ٦٣ سے بخوبي ظاهر هوتا هی کہ شہادت نسبت مضمون دستاویز کے جبکہ اُسکو بطور مضمون دستاویز کے ثابت کرنا منظور هو تو سواے بذریعہ خود دستاویز کے ثابت نہیں کیا جا سکتا — اِس مسئلہ قانوني کي

تصریح مفصل طورپر دفعات مذکورہ کي شرح میں هم لکھه چکے هیں فصل پنجم کي باقي دفعات نوعیت طریقه ثبوت دستاویزات سے متعلق هیں اور اُن قیاسات سے جو که دستاویز کے صحیح هونے کي نسبت قانون نے قائم کیئے هیں *

لیکن دفعه ۹۱ سے ایک نئي فصل ایکٹ هذا کي شروع هوتي هی اور اس فصل میں طریقه ثبوت دستاویز سے کچهه غرض نهیں هی لیکن واضح طور پر یهه بیان کیا گیا هی که کن کن صورتوں میں بحالت موجودگي شهادت دستاویزي کے شهادت لساني نسبت اُسي مضمون کے داخل نهوگي - لیکن دفعه هذا میں هر دستاویز کي نسبت بحث نهیں هی بلکه خاص اُس قسم کي دستاویزات سے جنمیں که معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد داخل هو *

پس متن دفعه پر غور کرنے سے معلوم هوگا که اُسمیں دو صورتوں کا ذکر هی جسکي وجهه سے شهادت دستاویزي موجود هوتے هوئے شهادت منقولي داخل نهوگي اور وہ یهه هیں :—

اول — جبکه فریقین نے شرایط معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد کي دستاویز میں مندرج کي هو *

دوم — جبکه قانونا تحریري هونا دستاویز کا لازمي هو *

نسبت حکم اول کے واضح رهے که وجهه اس قسم کي شرط کے لگانے کي یهه هی که جبکه فریقین ایک معاهده نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے خود اپني مرضي سے باهم یهه قرار دیا که شهادت اُس معامله کي جو که اُنکے باهم طی هوا هی تحریر هو تو اُنکو لازم هی که جس قسم کي شهادت پر اُنهوں نے سب سے زیادہ بهروسه کیا تها اُسي قسم کي شهادت پیش کي جاوے اور وجهه اسکي یهه هی که اگر وہ معاملات جنکو بعد کافي صلاح مشورہ کے فریقین احاطه تحریر میں لاتے هیں اور اُسکے بهروسه پر رهتے هیں اگر اُس معامله کي نسبت شهادت داخل کي جاوے تو جو اصل مقصود شرایط کے تحریر کرنے سے هی وہ فوت هو جاتا هی اور بهت موقع معاهدات میں فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا هی - اس مضمون کے ساتهه دفعه ۱۳۲ ایکٹ هذا کو دیکهنا چاهیئے *

نسبت حکم دوم کے واضح رهے که یهه امر صاف هی که بحسب قانون نے کسي خاص مضمون کے تحریر هونے کي نسبت حکم نافذ کیا هی تو أس مضمون کي نسبت سواے تحریري شهادت کے اور کوئي شهادت نهیں لي جاسکتي اور وجهه إسکي یهه هی که جس قسم کي صورتوں میں قانون نے تحریري هونے کا لازمي حکم جاري کیا هی وه ایسي صورتیں هیں که جنکا انسان کے حافظه میں رهنا سخت دشوارهی بلکه محال هی *

مثلا مفصله ذیل صورتیں هیں جنمیں حسب احکام قانون کے مضمون تحریري هونا چاهیئے :—

اظهارات گواهان بمقدمه دیواني (بموجب ضابطه دیواني) *

اظهارات گواهان بمقدمه فوجداري (دفعه ۳۳۲ و ۳۴۳ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع *

تحریرات و ڈگریات عدالت دیواني (ضابطه دیواني) *

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداري (دفعه ۴۶۳ و ۴۶۴ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع) *

بیانات اشخاص ملزم فوجداري (دفعه ۳۴۶ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع) *

اقرارات جنکي وجهه سے تمادي محفوظ هوتي هی (دفعه ۲۰ و ۲۱ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع *

معاملات بلا معاوضه (حسب دفعه ۲۵ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع) *

معاهدات ثالثي (استثناء ۲ دفعه ۲۸ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع)

احکام دفعه ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع جو که

هنڈیوں سے بهي متعلق کیئے گئے هیں (حسب ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۷۰ع *

جن صورتوں میں که بےضابطه طور پر بیان ملزم کا مقدمه فوجداري میں لکها گیا هو تو حسب منشاء دفعه ۳۴۶ ضابطه فوجداري کے بیانات ملزم کي نسبت شهادت لساني گذر سکتي هی *

الفاظ " احکام مندرجۂ ماسبق سے " جو که دفعه هذا میں مستعمل هوئے هیں دفعه ٦٥ - ایکٹ هذا مراد هی جسکي شرح هم پورے طور پر اُپر لکهه آئے هیں *

مستثنی ۱ — جبکه کسي عهده‌دار سرکاري کا تقرر بذریعه تحریر کے عمل میں آنا قانوناً ضرور هی اور یهه ثابت کیا جاے که کسي خاص شخص نے بطور اُس عهده‌دار کے عمل کیا هی تو وه تحریر جسکي رو سے که وه مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کي نهیں هی*

مستثنی ۲ — جائز هی که وصیت نامجات [[2] جنکا پرو بیٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا هو] بذریعه پرو بیٹ کے ثابت کیئے جاویں *

مستثنی اول مبني هی اِس قیاس اغلب پر که جسنے بحیثیت کسي عهده کے عملدرآمد کیا هی تو قریب‌الیقین هی که اُسکو وه عهده واقع میں حاصل هوا تها اِس لیئے که عهده ایسي ایک عام اور مشهور چیز هی که کوئي شخص بلا واقعي منصب کے کار منصبي کسي عهده‌دار کا کرے تو لوگوں کو اُسکي حقیقت کهل سکتي هی *

مستثنی دوم کا اُصول بهي ظاهر هی که جب پروبیٹ بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامه کے مل چکا هو تو اصل وصیت‌نامه کي نسبت

[2] ترمیم بموجب دفعه ۷ سے ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

پوري تحقیقات هوچکي هی اور اِس لیئے اُسکي ضرورت زیادہ نہیں رهتي هی *

نسبت مضمون وصیتنامجات کے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۲۰۸ و ۲۰۹ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع قابل ملاحظه هیں اُن دفعات کے دیکھنے سے جو احکام قانون نسبت وصیتنامجات کے هیں کهل جاوینگے چونکه یه ایکٹ هندو اور مسلمانوں سے متعلق نہیں هی اِس لیئے اُسکي نسبت زیادہ بحث کي ضرورت نہیں هی *

تشریح ۱ — یهه دفعه اُن صورتوں سے جنمیں که معاهدہ یا عطیه یا انتقال جائداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز میں مندرج هو اور اُن صورتوں سے جنمیں که کئي دستاویزات میں مندرج هو یکساں متعلق هی *

تشریح ۲ — جس حال میں که کئي اصل دستاویزات هوں تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور هی *

تشریح ۳ — کسي دستاویز میں بیان کیا جانا کسي واقعه کا بجز واقعات متذکرہ دفعه هذا کے مانع اِسکا نهوگا که اُس واقعه کي شهادت زباني منظور کي جائے *

تشریحات ۱ و ۲ کے ساتھہ مضمون دفعہ ۹۲ دیکھنا چاہیئے جسکي شرح میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ کن صورتوں میں اصل دستاویز کي ایک سے زیادہ ہو سکتي ہی تشریح نمبر ۳ سے تمثیل (د) و (ہ) دفعہ ہذا متعلق ہی اور ان دونوں تمثیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاویز کي نسبت شہادت لساني داخل ہو سکتي ہی مثلاً تمثیل (د) میں بیان اداے قیمت نیل کا ہی اُسکو اُس دستاویز کے معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں اور اس لیئے وہ غیر متعلق واقعہ ہی جسکا کہ عارضي طور پر اتفاقاً ذکر اُس دستاویز میں ہی اور دستاویز کے معاہدہ کي شرایط سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتا علی‌ہذالقیاس تمثیل (ہ) میں رسید صرف ایک یادداشت ہی اداے روپیہ کي اور نہ ایسي دستاویز جسکي بنا پر کوئي معاہدہ قائم ہو جسکي شرایط کے موافق روپیہ ادا ہوا ہو *

غرضکہ اصول عام یہہ ہی کہ جب کسي شرایط معاہدہ مندرجہ دستاویز کي بحث ہو تو اُس صورت میں اُس دستاویز کا في نفسہ خود پیش ہونا لازمي ہی لیکن جبکہ اتفاقي و عارضي طور پر کسي واقعہ کا بیان اُسمیں درج ہو جاوے تو ایسا اندراج مانع ادخال شہادت لساني نہیں ہی مثلاً کوئي شخص جو بذریعہ ایک رہنامہ کے مرتہن ہوکر قابض ہوا اور کسي مقدمہ میں صرف یہہ بحث ہی کہ آیا فلاں شخص واقع میں قابض جایداد کا ہی یا نہیں تو رہن‌نامہ کا پیش کرنا لازمي نہیں ہی بلکہ لساني شہادت قبضہ کي گذر سکتي ہی لیکن اگر کسي مقدمہ میں یہہ بحث ہو کہ شرایط اُس رہنامہ کي کیا تھیں یا کہ کس قدر روپیہ کي عوض وہ رہن ہوا تھا تب البتہ رہنامہ کا پیش ہونا لازمي ہی — اسیطرح پر اگر کوئي کرایہ‌دار بذریعہ ایک پٹہ کے قابض اراضي ہو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُسکے قبضہ کے یا ادا کرنے کرایہ کے شہادت لساني بلا پیش کیئے کرایہ‌نامہ کے گذر سکتي ہی لیکن شرایط مندرجہ کرایہ‌نامہ کي نسبت شہادت لساني داخل نہیں ہو سکتي — اسي طرح پر جبکہ دو شخص شریک ہوکر ایک تجارتي کام کریں تو في نفسہ یہہ بات کہ فلاں دو شخص شریک کوتھي ہر قسم کي شہادت سے ثابت ہو سکتي ہی لیکن شرایط شراکت کي نسبت شراکت‌نامہ پیش کرنا لازم ہی *

تمثیلات

(الف) اگر ایک معاهدہ کئي خطوط میں مندرج هو چاهیئے که تمام خطوط جنمیں که وہ درج هو ثابت کیئے جائیں *

(ب) اگر ایک معاهدہ کسي بل اف ایکسچینج میں مندرج هو تو اُس بل اف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور هی *

(ج) اگر کسي بل آف ایکسچینج کے تین پرت هوں تو اُن میں سے صرف ایک کا ثابت هونا چاهیئے *

(د) زید نے بذریعۂ تحریر عمرو سے واسطے حوالگي نیل کے مشروط بچند شرایط معاهدہ کیا اور اُس معاهدہ میں یهه لکها گیا که عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کي جسکا زباني معاملہ کسي اور وقت هوا تها ادا کردي *

زباني شهادت اِس امر کي پیش کي گئي که اُس دوسرے نیل کي قیمت نهیں ادا هوئي هی یهه شهادت قابل منظوري هی

(ہ) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیه کي حوالہ کي جو که عمرو نے دیا تها *

زباني شهادت اُسکے ادا هونے کي پیش کي گئي *
یهه شهادت قابل منظوري هی *

دفعہ ۹۲ جبکہ شرایط کسی معاهدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائداد کی یا کسی معاملہ کی جس کا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے منضبط ہونا چاہیئے حسب دفعہ ماسبق کے ثابت ہو جائیں تو کوئی شہادت کسی زبانی اقرار یا بیان کی جو مابین اُنہیں فریق دستاویز قسم مذکور کے یا اُن کے قایمقامان حقیت کے ہوا ہو بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد اُن شرایط کے یا اخراج کسی امر کے اُن شرایط میں سے منظور نہ کی جائیگی *

اخراج کرنا شہادت نسبت اقرار لسانی کے

دفعہ هذا مبنی ہی اُسی اصول اخراج شہادت پر جسپر کہ دفعہ ۹۱ مبنی ہی دفعہ ۹۱ میں اِس امر کی بحث ہی کہ جس حالت میں دستاویز مشعر معاہدہ وغیرہ پیش کیجاوے تو اُسکی نسبت شہادت لسانی نگذریگی اور دفعہ هذا میں اِس امر کی بحث ہی کہ جب ایسی دستاویز پیش بھی ہو جاوے تو اسکے مضمون کے ذریعہ سے کسی بیان کی نہ تردید کیجا سکتی ہی نہ تبدیل کیجا سکتی ہی نہ ازدیاد ہو سکتا ہی نہ اخراج ہو سکتا ہی غرض کہ واضعان قانون کا یہہ منشاء ہی کہ سوا اُن چھہ حالتوں میں جنکا شرایط دفعہ هذا میں ذکر کیا گیا ہی جب ایک معاہدہ کی شرایط احاطہ تحریر میں آ چکی ہوں تو اُسکی نسبت افراط تفریط جایز نہیں *

لیکن دفعه ۹۱ و ۹۲ میں فرق یہہ ہی که دفعه ۹۱ متعلق هی تمام اشخاص سے گو وہ فریق دستاویز هوں یا نه هوں لیکن دفعه هذا صرف اُن لوگوں سے متعلق هی جو فریق دستایز یا اُنکے قائم‌مقام هوں اور دفعه ۹۹ کي رو سے یہہ امر صاف کردیا گیا هی که جو اشخاص فریق دستاویز یا اُنکے قائم‌مقام نہوں اس قسم کي افراط تفریط ثابت کرنے کے مجاز هیں *

پس دفعه هذا میں امور مفصلہ ذیل قابل ملاحظہ هیں *

اول — یہہ که نوعیت دستاویز کي اُس قسم کی هو جسکا ذکر هی اور وہ حسب دفعه ۹۱ داخل هو چکي هو *

دوم — کوئي شہادت کسي زباني اقرار کي نه داخل هوگي *

سوم — بشرطیکه ادخال چاهنے والا فریق دستاویز یا اُسکا قائم‌مقام هو *

چهارم — جبکه ادخال بغرض افراط تفریط کے هو *

اس قاعدہ عام سے مفصله ذیل شرایط مستثنی هیں :—

شرط ۱ — جایز هی که هر ایسا امر واقعه ثابت کیا جائے جس کے سبب سے کوئي دستاویز نا جایز هو جاتي هو یا جس کے سبب سے کوئي شخص مستحق ڈگري یا حکم کا اُس کي بابت هوتا هو مثلاً فریب یا تخویف یا ناجوازي بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطه یا بے منصبي کسي فریق کي متعاقدین میں سے یا نه ادا کرنا [۵ یا عدم ادائے] یا قصور ادائے

۵ ترمیم بموجب دفعه ۸ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

زر ثمن یا غلطی کسی امر واقعہ یا امر قانونی کی *

یہہ امر ظاہر ہی کہ جب سرے سے دستاویز کو بےاثر کرنا منظور ہو تب اُسی شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پہونچتا ہی منصب اُس دستاویز کے بےاثر ثابت کرنے کا ہی کیونکہ مثلاً بحالت غلطی یا فریب وغیرہ کے یہہ ظاہر ہی کہ منشاء فریق معاہدہ کا وہ نہیں تھا جو کہ غلطی سے دستاویز سے ظاہر ہوتا ہی اور اِس لیئے اُس قسم کی شہادت کا داخل ہونا جائز رکھا گیا ہی اور ایسی ہی ہر قسم کی شہادت کا داخل کرنا جائز رکھا گیا ہی کہ جس سے ایک ایسی غلطی ثابت ہو جس سے فریق دستاویز کو ایک ڈگری ملنے کا استحقاق ہو تمثیل پانچ قابل ملاحظہ ہی *

شرط ھذا میں اُمور مفصلہ ذیل سے دستاویز بےاثر ہو جاتی ہی *

۱ — فریب — دفعہ ۱۷ و ۱۹ و ۸۳ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع *

۲ — تخویف — دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ *

۳ — ناجوازی بحسب قانون — دفعہ ۲۳ و ۲۴ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و دفعہ ۱۴ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع و دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند *

۴ — عدم تکمیل حسب ضابطہ *

۵ — بےمنصبی کسی فریق کی — دفعہ ۱۱ و ۱۲ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

۶ — نہ ادا کرنا زر ثمن کا — دفعہ ۲۵ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

۷ — غلطی کسی امر واقعہ یا قانونی کی — دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و تمثیل (د) و (ہ) لیکن کسی فریق کو یہہ منصب نہیں کہ کسی معاہدہ کو اپنا فائدہ اُٹھانے کے لیئے فریبی ثابت کرے اور فریق مخالف کو اُسی سے پابند قرار دے [۱] *

[۱] ساہ مکھن لال بنام سری کشن سنگھہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۳۹ پریوی کونسل

شرط ۲ — موجودگي كسي عليحده اقرار زباني كي نسبت كسي امر كے جو كه دستاويز ميں نه لكها گيا هو اور أسكي شرايط كے مغاير نهو جائز هى كه ثابت كي جاے اور به تجويز اِس امر كے كه يهه شرط قابل لحاظ هى يا نهيں عدالت اِس بات پر غور كريگي كه دستاويز كس درجه تک حسب ضابطه هى *

اس شرط كي تمثيلات (و) (ز) (ح) ملاحظه طلب هيں *

واضح رهے كه متن شرط هذا ميں عدالت پر يهه لزمي ركها گيا هى كه نوعيت دستاويز پر جسكي نسبت شهادت لساني شرط هذا كي داخل كرني جائز كي گئي هى غور كرے اور تمثيل (ح) كے ديكهنے سے ظاهر هوگا كه صورت اول ميں جبكه دو سو روپيه ماهواري پر زيد نے بكر سے مكان كرايه پر ليا اور أسكي نسبت صرف مجمل طور پر ايک بےضابطه دستاويز ميں ذكر أس معاهده كا لكهديا تو زباني شهادت أسكے مضمون پر ايزاد كرنے كے ليئے داخل كرني جائز ركهي گئي اور دوسري صورت ميں جبكه زيد نے كرايه نامه ايک نهايت باضابطه تحرير كيا أس صورت ميں زباني شهادت واسطے ايزاد مضمون دستاويز كے داخل نهوگي وجهه اسكي يهه هى كه ايک أصول قانون شهادت كا هى كه قياس اغلب هى كه جس شخص نے كسي معاهده كو اسقدر احتياط سے كرايا هو وه كوئي امر بيرون دستاويز نچهوڑيگا اور پهلي صورت ميں چونكه خود معاهده كے تحرير هونے كي نسبت احتياط نهيں كي گئي تو قياس قانوني مانع اِس امر كا نهيں هى كه شايد كوئي امر زباني ٹهر گيا هو — ايک مقدمه ميں جس ميں كه اس امر كي بحث تهي كه پٹه ميں كسقدر زمين داخل

هی اور اُس پته میں کچهه حدود اراضي کي جو بذريعه اُس پته کے دي گئي تهي مندرج نه تهیں هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که زباني شهادت نسبت وسعت حدود اراضي کے جسکا که پته دیا گیا هی لیجا سکتي هی اس لیئے که شرایط کے متغایر نهیں بلکه پته اُسکي نسبت ساکت هی [۷] لیکن واضح رهے که اگر بعوض هونے ایسے ایک بیضابطه پته کے اگر ایک بیعنامه باضابطه تحریر هوا هوتا اور اُس میں حدود اربع کسي اراضي کي تحریر نهوتیں تو حسب شرایط هذا اجازت ادخال شهادت نسبت کسي اقرار زباني کے متعلقه وسعت حدود داخل نهوسکتي جیسا که تمثیل (چ) دفعه هذا سے ظاهر هی *

شرط ۳ — موجودگي کسي علحده اقرار زباني کي جو ایک ایسي شرط هو که کسي معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد سے جو ذمه داري عاید هوتي هو اُس پر وه مقدم هي جایز هی که ثابت کي جاے *

اس شرط کے ساتهه تمثیل (ي) قابل ملاحظه هی *

شرط ۴ — موجودگي کسي صاف و صریح اقرار زباني ما بعد کي در باب تنسیخ یا ترمیم کسي معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد مذکور کے جائز هي که ثابت کي جائے بجز اُن مقدمات کے جن میں که معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد کا ازروے

[۷] موهن لال راے بنام اولو ماناسي وزکاي جلد ۹ صفحه ۲۲۸ دیواني

قانون تحریراً ہونا ضروري ہی یا مطابق قانون رجسٹري دستاویزات مجریہ وقت کے جس کي رجسٹري ہو چکي ہو *

یہہ شرط اس أصول قانون پر مبني ہی کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قائم کي گئي ہو تو وہ أس سے کم درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہو سکتي پس شرط ہذا میں معاہدہ —

جسکا قانوناً تحریري ہونا لازمي ہو — یا —

جسکي رجسٹري حسب قانون رجسٹري ہو چکي ہو —

وہ زباني معاہدہ سے نہ ترمیم ہو سکتا ہی نہ باطل ہو سکتا ہی *

واضح رہے کہ لفظ زباني قابل غور ہی کیونکہ تحریري معاہدے یا رجسٹري شدہ معاہدہ کے وجود کي نسبت جس سے کوئي معاہدہ تحریري یا رجسٹري شدہ سابق ترمیم ہوتا ہو یا باطل ہوتا ہو أسکي شہادت قابل ادخال ہی لیکن چونکہ فصل ہذا میں صرف أن صورتوں کا بیان ہی جنمیں شہادت لساني بمقابلہ شہادت دستاویزي کے داخل نہیں ہو سکتي اس وجہہ سے واضعان قانون نے یہاں صراحت نہیں کي اور في الحقیقت بے محل ہوتي *

شرط ۵ — جائز ہی کہ ہر رسم یا رواج ثابت کیا جائے جس کے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسي دستاویز معاہدہ میں صراحتاً مرقوم نہوئے ہوں اس قسم کے معاہدات میں معمولاً لاحق ہوتے ہوں مگر شرط یہہ ہی کہ لاحق ہونا کسي ایسے

لوازم کا اس دستاویز کي شرایط صریح کے خلاف یا مغایر نهو *

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اِسي وجهه سے قابل ادخال تصور کیا هی که قیاس اغلب همیشه یهه هوتا هی که جبکه ایک دستور کسي امر کي نسبت پورے طور پر قائم هی تو جب اُس امر کي نسبت کوئي معاهده هو تو گو صراحتا ظاهر نه کیا گیا هو ضمنا همیشه مفهوم هوتا هی مثلا بعض مقاموں میں آم بحساب سیکڑه کے بکتے هیں اور هر سو پر پانچ آم زیاده ملتے هیں پس اگر ایسے مقام پر کهیں معاهده نسبت خریداري پانچ سیکڑه کے هو تو حسب شرط هذا کے نزاع باهمي میں یهه امر ثابت کیا جا سکتا هی که گو دستاویز میں پانچ سیکڑه مندرج هیں لیکن مراد پانسو پچیس تهي *

پریوي کونسل نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که جس معاهده میں سود کي نسبت کچهه شرط نهو تو سود عدالت نه دلواویگي جب تک پورے طور پر یهه ثابت نه هو که رواج تجارتي اسقدر عام تها که بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تها ۸ لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز کے شهادت رسم کي نسبت هنڈوي کے داخل نهیں هو سکتي کیونکه وقعت ضمني شرط رسم کي اُس صورت میں هوتي هی جبکه صراحت دستاویز میں نه هو ۹ لیکن ایک مقدمه میں جس میں که یهه رسم مهاجني طور پر ثابت هوئي که گماشته پر هنڈوي کي ذمهداري عاید نهیں هو سکتي هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که ایسي رسم قابل پذیرائي هی ۱ چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که ایک خاص فصل اناج کي خریداري کي دستاویز میں شرط تهي اور بایع نے اُس معاهده کے پورا کرنے میں بعوض اسکے که کل اناج فصل مذکور کا مشتري کو دے دو فصلوں کا اناج مشتري کو ملاکر دیا اور یهه عذر پیش

۸ جگموهن گهوس بنام کیسري چندر جلد ۹ مورزانڈین اپیل صفحه ۵۵٦

۹ اندو چندر ڈونگو بنام لچهمیں بي بي جلد ۷ بنگال صفحه ۶۸۲

۱ هري موهن بیساکهه بنام کرشنو موهن بیساکهه جلد ۹ بنگال صفحه ۱ ضمیمه

کیا کہ ایسي رسم هي کہ ایک قسم کا اناج گو دو مختلف فیصلوں کا هو ملا کر بیچ سکتے هیں عدالت هائي کورٹ کلکتہ نے یہہ قرار دیا کہ درصورتیکہ دستاویز میں شرط اناج کي فلاں فصل کے هونے کي صریح هی تو کوئي شہادت خلاف ایسے معاهدہ کے نہ لیجاویگي [۲] لیکن ایک اور مقدمہ میں جبکہ پورے طور پر یہہ ثابت کردیا کہ حسب رسم ممالک مغربي و شمالي کے رعیت کو خاص ضلع میں اختیار کھودنے کنوے یا لگانے درخت کا هی اراضي زمیندار پر تو اُسکا یہہ فعل نقض معاهدہ کاشتکاري سمجھا گیا [۳] *

لیکن عدالتوں کو شرایط معاهدہ پر رسم کي وجہہ سے معني پہنانے میں از حد احتیاط لازم هی اور جب تک نہایت صریح طور پر وجود رسم ثابت نہو تو دستاویز کي پوري تعمیل هوني چاهیئے *

شرط ۶ — هر ایسا واقعہ جائز هي کہ ثابت کیا جائے جس سے ظاهر هوتا هو کہ کس طور پر عبارت دستاویز کي واقعات موجودہ سے علاقہ رکھتي هی *

جبکہ کوئي وسیلہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہیں هی کہ دستاویز کس شی سے یا کس امر سے متعلق هی تو البتہ شہادت لساني دستاویز کے معني صاف کرنے کي غرض سے لیجا سکتي هی مثلاً اگر کسي شخص نے بیعنامہ میں یہہ لکھا کہ میںنے نیم والي حویلي فلاں شخص کے هاتھہ بیع کردي اور بایع کي دو حویلیاں هوں جنمیں نیم کا درخت هی تو اس امر کي شہادت لیجا سکتي کہ اُن دونوں میں سے کونسي حویلي مراد تھي علی هذالقیاس *

لیکن اس مثال میں اور تمثیل (ج) میں فرق یہہ هی کہ ایک میں یہہ لامعلوم هی کہ کونسي حویلي مراد هی اور تمثیل (ج) میں حدود جائداد واقع رام کے نقشہ سے ظاهر هیں *

---

۲ مکفرلین بنام کار جلد ۸ بنگال صفحہ ۴۵۹

۳ کنہیاري بھاؤک بنام شیو بالک هئي کورٹ آگرہ

تمثیلات

(الف) ایک تحریر بیمہ کي بابت اُس مال کے عمل میں آئي جسپر یہہ لکھا تھا کہ — کلکتہ سے لندن جانیوالے جہازوں میں — اور وہ مال ایک خاص جہاز میں لادا گیا جو کہ تباہ ہو گیا پس یہہ واقعہ کہ وہي خاص جہاز زباني تحریر بیمہ سے مستثني کیا گیا تھا ثابت کیا جا سکتا هی *

(ب) زید نے بذریعہ تحریر کے مطلقاً اقرار کیا کہ عمرو کو ایک هزار روپیہ یکم مارچ سنہ ۱۸۷۳ ع کو دونگا ثبوت اس واقعہ کا نہ لیا جائیگا کہ اُسي وقت یہہ زباني اقرار هوا تھا کہ روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا نہ هونا چاهیئے *

(ج) ایک محال جو رامپور کي چاے کا محال کہلاتا هی بذریعہ ایک وثیقہ کے جس میں نقشہ جائداد معینہ کا مندرج هی بیع کیا گیا پس ثبوت اِس واقعہ کا کہ جو اراضي نقشہ میں داخل نہیں هی جزو اُس محال کي متصور هوتي رهي هی اور بذریعہ وثیقہ کے اُسکا منتقل هو جانا مراد تھا نہ لیا جائیگا *

(د) زید نے کسي کان میں جو کہ عمرو کي ملکیت هی خاص شرایط پر کام کرنے کے لیئے عمرو کے ساتھہ معاهدہ کیا زید کو اِس بات کي ترغیب اِس وجھہ سے

هوئي تهي که عمرو نے اُس کان کي حيثيت کو خلاف واقع بيان کيا تها جائز هی که يهه واقعه ثابت کيا جائے *

(ه) زيد نے عمرو پر بحسب مندرجہ معاهده معاهده کي تعميل کے ليئے نالش داير کي اور مستدعي هوا که اُس معاهده کي ايک شرط کي اصلاح کي جائے اِس واسطے که وه شرط اُس ميں بغلطي درج هوئي تهي جائز هی که زيد يهه ثابت کرے که وه ايسي غلطي تهي جسکي اصلاح کرانے کا وه قانوناً مستحق هی *

(و) زيد نے بذريعه ايک خط کے عمرو کو مال بهيجنے کے ليئے لکها اور اُس ميں در باب وقت اداے قيمت کے کچهه مرقوم نه هوا اور بر وقت حوالگي کے اُسنے وه مال لے ليا عمرو نے اُس قيمت کي زيد پر نالش کي جائز هی که زيد يهه ثابت کرے که وه مال ايک ايسي مدت کے اودهار پر بهيجا گيا تها جو اب تک منقضي نهيں هوئي هی *

(ز) زيد نے عمرو کے هاتهه ايک گهوڑا بيچا اور اُسکے اطمينان کے ليئے زباني کها که يهه تندرست هی زيد نے عمرو کو ايک کاغذ باين عبارت لکهه ديا که زيد سے ايک گهوڑا پانچ سو روپيه کو خريد کيا گيا جائز هی که عمرو اُس زباني کلام کو ثابت کرے *

(ح) زيد نے عمر سے مکان کرايه ليا اور عمر کو ايک پرچه باين الفاظ لکهديا که مکان دو سو روپيه ماهوار

پر زید کو اِس زبانی اقرار کا ثابت کرنا جائز ھی کہ اُس شرط میں کھانے کا خرچ بھي داخل تھا *

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لیئے کرایہ پر لیا اور ایک اقرارنامہ حسب ضابطہ کاغذ استامپ پر جسکا مسودہ ایک اٹرني نے کیا تھا مابیں اُنکے لکھا گیا اور اُس میں کھانے کا ذکر کچھہ نہیں لکھا ھی تو زید سے اِس بات کا ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کھانے کا خرچ زباني اُن شرایط میں داخل کیا گیا تھا *

(ط) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو یافتني زید کا تھا درخواست کي اور روپیہ کي رسید بھیجدي عمرو نے وہ رسید رکھہ چھوڑي اور روپیہ نہ بھیجا پس اُس روپیہ کي بابت جو نالش دایر ھو اُس میں زید اِسبات کا ثبوت داخل کر سکتا ھی *

(ي) زید اور عمرو نے ایک معاھدہ تحریري کیا جو ایک امر کے وقوع پر عمل میں آنے والا تھا اور وہ تحریر عمرو کے پاس چھوڑي گئي اور اُسنے اُسکے ذریعہ سے زید پر نالش کي زید کو جائز ھی کہ وہ حالات ثابت کرے جنمیں کہ وہ تحریر حوالہ کي گئي تھي *

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسي دستاویز کي بادي النظر میں مبہم یا ناقص ھو تو جایز

خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبہم کي ھوتي ھو

نہیں ہی کہ شہادت ایسے واقعات کي پیش
کي جائے جن سے اُس کے معني کي توضیح
یا سقم کا دفعیہ ہوتا ہو *

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعہ تحریر کے عمرو کے ہاتھہ ایک گھوڑا ایک ہزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا *

شہادت اسبات کي داخل نہ ہو سکیگي کہ کس قیمت پر گھوڑا دینا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز میں چند خالي جگہہ ہیں شہادت اُن واقعات کي داخل نہیں ہو سکتي ہی جنسے یہہ ظاہر ہو کہ اُن جگھوں کو کس طرح پر کرنا مرکوز تھا *

دفعہ ۹۱ میں واضعان قانون نے شہادت لساني کو نسبت اُن شرایط معاہدہ کے قائم کرنے کے جوایک دفعہ دستاویز میں مندرج ہو چکي ہوں منع کیا ہی اور دفعہ ۹۲ میں اُسي قسم کي دستاویزي شرایط کي بذریعہ شہادت لساني کے تردید یا تبدیل یا ازدیاد نہیں ہو سکتا *

دفعہ ۹۳ سے دفعہ ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وہ قاعدے بیان کیئے ہیں کہ جنکے موافق بحالت مبہم ہونے دستاویز کے شہادت لساني لیکر معني صاف کیئے جا سکتے ہیں اور کن صورتوں میں نہیں - واضح رہے کہ دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابہام واقع ہو سکتا ہی *

اول --- ابہام جلي یعني ایسا ابہام کہ جس سے منشاء صریح دستاویز کا صریح طور پر بیمعني ہوتا ہو اور اِس وجہہ سے قانونا اُسکے منشاء کا نفاذ ہو *

دوم --- ابہام خفي یعني ایسا ابہام جو کہ گو صریح طور پر دستاویز کو بیمعني نہیں کرتا لیکن جبکہ واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز کو متعلق کرنا ہوتا ہی تب اُس کا مبہم ہونا معلوم ہوتا ہی *

قانون شہادت میں أصول یہہ هی که جس صورت میں که دستاویز میں ابہام جلي هو تو أسکے منشاء کو ظاهر کرنے کے لیئے شہادت لساني نہیں لیجا سکتي

نسبت ابہام جلي

هی کیونکه در حقیقت ایسي شہادت کے لینے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے هوتا هی أس میں بآساني افراط تفریط هو سکتي هی پس ایسي دستاویز جو که جلي طور پر مبہم هو باعتبار شہادت محض بیکار هی اور یہي أصول قانون معاهده میں بهي مانا گیا هی اور دفعه ۲۹ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۲ع اور أسکي تمثیلات کے دیکهنے سے واضح هوگا که قانوناً ایسے معاهدات جنکے معني سمجهه میں نه آتے هوں کالعدم هیں *

البته ابہام خفي ایک ایسا ابہام هوتا هی که جو صریح دستاویز کو لغو نہیں کر دیتا بلکه جسمیں صرف بوجهه هونے ایک شبهه کے شرایط دستاویز کا قانوناً

نسبت ابہام خفي

نافذ کرنا مشکل هوتا هی — وه شبهه اِس قسم کا هوتا هی که جس سے آدها بیان نسبت کسي چیز کے متعلق هوتا هی اور آدها غلط جیسا که تمثیل دفعه ۹۵ کے دیکهنے سے معلوم هوگا — پس اِس قسم کے ابہام کي نسبت معني صاف کرنے کے لیئے شہادت زباني قابل ادخال هی — دفعه هذا اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ — ایکت هذا یا تو ابہام جلي کي صورتیں هیں یا ابہام خفي کي اور هر ایک کے نیچے مختصر طور پر أسکي شرح بیان هوگي *

یہه امر ظاهر هی که دفعه هذا صورت ابہام جلي کي هی اور اِس وجهه سے دستاویز کے معني متعین کرنے کے لیئے قانوناً شہادت زباني قابل ادخال نہیں *

دفعه ۹۴ جبکه عبارت کسي دستاویز کي في نفسه صاف هو اور وه واقعات موجوده سے صحت کے ساتهه متعلق کي جاے تو ایسي شہادت داخل نہیں

خارج کرنا ایسي شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق هو جاوے

هو سکتي هی جس سے ظاهر هو کہ اُن واقعات سے اُسکا متعلق هونا مقصود نه تها *

تمثیل

زید نے عمرو کے هاتهه بذریعه وثیقه کے بایں عبارت بیع کي که میرا محال واقع رامپور مشتمل اوپر اراضي سو بیگهه —— اور زید کا محال رامپور میں هی اور وه سو بیگهه کا هی پس شهادت اس بات کي داخل نہیں هو سکتي هی که وه محال جسکا بیع کرنا مقصود تها وه کسي اور جگهه اور کسي اور مقدار کا تها *

دفعه هذا میں في الحقیقت کوئي ابہام نہیں هی بلکه معني صاف هیں اور واقعات موجوده سے منشاء دستاویز متعین هو سکتا هی پس اُسي اصول پر جسپر که دفعه ۹۲ مبني هی شهادت زباني نسبت مضمون صریح دستاویز کے اس وجهه سے نہیں لیجا سکتي که ایسي شهادت زباني سے مضمون دستاویز کي تردید هوتي هی لیکن دفعه هذا اور دفعه ۹۲ میں فرق یهه هی که

فرق مابین دفعه ۹۲ و ۹۴

گو دونو دفعات ایک اصول پر مبني هیں لیکن دفعه ۹۲ صرف دستاویز معاهده سے جسکا ذکر دفعه ۹۱ میں هی متعلق هی اور یهه دفعه هر قسم کي دستاویز سے علاقه رکهتي هی چونکه تحریر ایک اعلی قسم کي شهادت هی به نسبت بیان زباني کے اس لیئے اصول عام قانون کے موافق که ادنی چیز اعلی کو باطل نہیں کر سکتي لساني شهادت سے اُس دستاویز کے معنیوں کي تردید نہیں هو سکتي لیکن ایزاد یا تبدیل یا اخراج کي نسبت احکام دفعه ۹۴ کے اس قدر سخت معلوم نہیں هوتے جیسے دفعه ۹۲ کے اور وجهه اُسکي یهه هی که دفعه ۹۲ میں صرف اُن دستاویزات کا ذکر هی جو که یا تو دستاویزات معاهده وغیره هیں یا ایسي هیں جنکا تحریري هونا قانوناً لازمي هی اور اس دفعه میں اس قسم کي کوئي قید نہیں هی *

دفعہ ۹۵ جبکہ عبارت کسی دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو لیکن بلحاظ واقعات موجودہ کے بے معنی ہو تو شہادت اِس امر کی داخل ہو سکتی ہی جس سے ثابت ہو کہ وہ کسی خاص معنی میں مستعمل کی گئی تھی *

شہادت جس سے دستاویز کے معنی کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھہ بذریعہ وثیقہ کے باین عبارت بیع کی کہ میرا مکان واقعہ کلکتہ *

زید کا کوئی مکان کلکتہ میں نہیں ہی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ایک مکان ہوڑا میں ہی اور اُسپر عمرو اُس وثیقہ کی تکمیل کے وقت سے قابض ہی *

اُن واقعات کا ثبوت یہہ بات ظاہر کرنے کے لیئے داخل ہو سکتا ہی کہ وہ وثیقہ اُس مکان سے متعلق تھا جو کہ ہوڑا میں ہی *

اس دفعہ میں ابہام خفی کی صورت بیان ہوئی ہی اور اس وجہہ سے اُسکے معنی معین کرنے کے لیئے شہادت داخل ہو سکتی ہی مثلاً تمثیل کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ لفظ میرا مکان مطلب دستاویز کو صاف کر دیتا ہی لیکن لفظ واقع کلکتہ سے ابہام واقع ہوتا ہی اور ایسا ابہام رفع ہو سکتا ہی کیونکہ اُس سے دستاویز کے معنوں میں کوئی فرق نہیں آتا *

دفعہ ۹۶ جبکہ واقعات ایسے ہوں کہ عبارت مستعملہ کے معنی چند اشخاص یا اشیاء میں سے ایک سے متعلق ہو سکتے ہوں اور ایک سے زیادہ سے متعلق نہو سکتے ہوں تو شہادت اس بات کی داخل ہوسکتی ہی کہ اُن اشخاص یا اشیاء میں سے کس سے متعلق ہونا مقصود تھا *

شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جب کہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں سے صرف ایک شے متعلق ہوسکتا ہی

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کے ہاتھہ گھوڑا ایک ہزار روپیہ کو بایں الفاظ فروخت کرنے کا اقرار کیا کہ میرا سفید گھوڑا اور زید کے دو سفید گھوڑے ہیں پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ہی جنسے ظاہر ہو کہ کونسا گھوڑا مقصود تھا *

(ب) زید نے عمرو کے ساتھہ حیدرآباد جانے کا اقرار کیا شہادت اِس بات کی داخل ہو سکتی ہی کہ کونسا حیدرآباد مقصود تھا آیا حیدرآباد واقعہ دکن یا حیدرآباد واقعہ سندھ *

اس دفعہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفی کی ہی کیونکہ دونوں تمثیلوں میں یہہ اِمر تو صاف ہی کہ

زید نے ایک سفید گھوڑا بیچنے کا یا حیدرآباد جانیکا اقرار کیا تھا صرف یہہ امر کہ کونسا گھوڑا بیچنے کا اقرار اور کونسے حیدرآباد جانے کا اقرار کیا تھا صاف نہیں ھی پس در حالیکہ منشاء نویسندہ دستاویز میں کوئي مخالفت واقع نہیں ہو سکتي تو شہادت زباني سے یہہ امر صاف کیا جا سکتا ھی کہ زید کو اور نیز مشتري کو بیع کے وقت کونسا گھوڑا مراد تھا یا دوسري صورت میں کونسا حیدرآباد مراد تھا *

دفعہ ۹۷ جبکہ عبارت مستعملہ

شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اُسکي عبارت دو قسم کے واقعات میں سے کلیۃً کسي سے متعلق نہیں ہوسکتي

جزؑ ایک قسم کے واقعات موجودہ سے متعلق ھو اور جزؑ دوسري قسم کے واقعات موجودہ سے لیکن کل عبارت صحت کے ساتھہ کسي ایک سے بھي متعلق نہو سکتي ھو تو شہادت اس بات کي داخل ھوسکتي ھی کہ اُن دونوں اقسام میں سے کونسي قسم کے واقعات سے متعلق ھونا مقصود تھا *

تمثیل

زید نے عمرو کے ھاتھہ بایں لفظ بیچنے کا اقرار کیا کہ میري زمین واقعہ مقام (غ) مقبوضہ (ف) اور زید کي زمین بمقام (غ) موجود ھی لیکن (ف)

کے قبضہ میں نہیں ھی اور اُسکي زمین جو (ف) کے قبضہ میں ھی وہ بمقام (غ) نہیں ھی پس شہادت اُن واقعات کي داخل ھو سکتي ھي جنسے ظاھر ھو کہ اُسے کسکا بیچنا مرکوز تھا *

اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفي کي ھی اور تمثیل کے دیکنے سے منشاء دفعہ کا صاف ھوتا ھی *

دفعہ ۹۸ شہادت بہ ثبوت معني

شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ

ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ھوں یا عموماً سمجھہ میں نہ آتے ھوں یا معني عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحي اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معني مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کیسي خاص معني میں مستعمل ھوں داخل ھوسکتے ھیں *

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپني دستکاري کي اشیاء کي بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف دلالت اُسکي مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ھوں تو

جائز ہی کہ شہادت اسبات کی داخل کی جائے کہ کس چیز کے بیچنے سے اُسکی مراد تھی *

اِس دفعہ کے ساتھہ فقرہ ماقبل فقرۂ آخر دفعہ ۳۹ قابل ملاحظہ ہی *

دفعہ ۹۹ جو اشخاص کہ متعاقدین

دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کس کو منصب ہی

کسی دستاویز کے یا اُنکے قایمقام حقیت نہوں اُنکو جائز ہی کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کریں جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر ہوتا ہو جو کہ دستاویز کی شرایط سے مغایر ہو *

تمثیل

زید و عمرو نے بذریعہ تحریر کے یہہ معاہدہ کیا کہ عمرو زید کے ہاتھہ کچھہ روئی بیچیگا جس کی قیمت بروقت حوالگی ادا کی جائیگی اور اُسی وقت اُن دونوں میں زبانی باہم یہہ اقرار ہوا کہ تین مہینے کی مہلت زید کو دی جائیگی پس ثبوت اُس کا مابین زید و عمرو کے نہ لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق میں وہ کسی بہم سے موثر ہو تو وہ اُس کا ثبوت دے سکتا ہی *

دفعہ ۹۲ کی شرح میں ہم بیان کرچکے ہیں کہ شرایط مندرجہ دفعہ مذکور صرف اُن لوگوں سے متعلق ہیں جو دستاویز کے فریق یا اُنکے

قايمقام هوں اور ايساهي اُس دفعه كے متن سے ظاهر هى اور دفعه هذا ميں صاف كرديا گيا هى كه جو لوگ فريق دستاويز نهيں هيں اُن كو اختيار هى كه اُسي وقت كا ايسا اقرار ثابت كريں جو دستاويز كي شرايط كے مغاير هو *

لفظ مغاير جو كه اس دفعه كے ترجمه ميں استعمال هوا هى وهي لفظ هى جس كا ترجمه دفعه ۹۲ ميں به لفظ تبديل هوا هى اور دفعه هذا ميں ترديد و ايزاد و اخراج كا ذكر نهيں هى ليكن ميرے نزديک جبكه غير شخص مغاير معاهده كو ثابت كرسكتا هى تو اُس كو ترديد اور ايزاد اور اخراج كا بهي منصب هونا چاهيئے *

دفعه ۱۰۰ كوئي امر مندرجه فصل هذا قانون وراثت مجريه هند (نمبر ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع) كے كسي احكام كا مخل درباب تصريح معني وصيت نامجات كے نهوگا *

بحالي احكام قانون وراثت مجريه هند

ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع سے اُس كا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغايت ۹۸ مراد هى *

باب ۳

شهادت كا پيش كرنا اور اُسكي تاثير

باب اول ايكٹ هذا ميں اس امر كا ذكر هى كه كن كن صورتوں ميں اور كون كون امر واقعات متعلقه هيں اور موثر شهادت تصور كيئے جا سكتے هيں يعني كونسي شهادت داخل هو سكتي هى *

باب دوم ميں اس امر كا ذكر هى كه كس كس شهادت كي كيا كيا وقعت هى *

اور باب سوم ميں يعني باب هذا ميں واضعان قانون نے اس امر كا ذكر كيا هى كه شهادت كس طرح پر پيش هوني چاهيئے اور جب پيش

هو چکے تو اُس کا کیا اثر هوگا پس مختصر طور سے اس ایکت کے مضمون کو یوں بیان کرسکتے هیں که باب اول متعلق شهادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شهادت سے اور باب سوم اثر شهادت سے متعلق هی *

فصل ۷ — بار ثبوت

بار ثبوت کي تعریف

دفعه ۱۰۱　جو فریق عدالت سے درخواست صدور فیصله کي نسبت ایسے قانوني حق یا ذمه داري کے گذرانے جس کا مدار ایسے واقعات پر هو جنپر وه اصرار کرتا هی اُسي فریق کو لازم هوگا که واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے *

اور جب کسي شخص پر کسي واقعه کے وجود کا ثابت کرنا لازم هو تو یهه امر باین عبارت تعبیر کیا جاتا هی که اُس شخص پر بار ثبوت هی *

تمثیلات

(الف)　زید عدالت سے یهه فیصله صادر هونے کا مستدعي هوا که عمرو کو بعلت اُس جرم کے جس کا ارتکاب عمرو نے کیا هی سزا هوني چاهیئے *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که عمرو نے ارتکاب جرم کیا هی *

(ب) زید عدالت سے یهه فیصلہ صادر هونے کا مستدعي هوا که وہ مستحق اراضي مقبوضہ عمرو کا از روے ایسے واقعات کے هی جنپر وہ یعني زید اصرار کرتا هی اور عمرو اُن کي صداقت سے انکار کرتا هی *

زید کو لازم هی که اُن واقعات کا وجود ثابت کرے *

اِس فصل میں قانون شهادت کے ایک نهایت مشکل اور پر از دقت مسئلہ کي بحث هی اور جس قدروہ مسئله مشکل هی اُسیقدر وہ اهم اور مقدم هی کیونکه هر قسم کي کارروائي قانوني میں اِس امر کي بحث آتي هی که فریقین میں سے بار ثبوت کس پر هی اور اکثر مقدمات میں جیتنا هارنا اِسي مسئله کي تنقیح پر منحصر هوتا هی پس هم اِس فصل میں حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئله کي تشریح کرینگے اور اُسکو جهاں تک هو سکیگا آسان کرینگے *

اُصول جسپر بار ثبوت مبني هی

اصل اُصول بار ثبوت کا اِس اُصول منطقي پر مبني هی که جو شخص کیسي امر کا وجود بیان کرتا هو اور فریق ثاني اُسي امر کے وجود سے منکر هو تو اُس شخص پر جو که وجود بیان کرتا هی اُس امر کا ثابت کرنا چاهیئے اِس لیئے که قیاس نسبت عدم هر چیز کے هوتا هی اور اُسکو معدوم سمجهنا چاهیئے جب تک ثابت نهو مثلاً جیسا که تمثیلات دفعه هذا کے دیکهنے سے ظاهر هوگا که ایک صورت میں زید یهه کهتا هی که عمرو نے ایک جرم کیا هی پس صاف هی که عمرو کي شکل دیکهنے سے یهه ظاهر نهیں هوتا که اُسنے جرم کیا هی یا نهیں اور جب تک که زید یهه ثابت نکرے که عمرو نے جرم کیا هي یا نهیں اُسکو سزا نهیں مل سکتي اور دوسري صورت میں بهي جبکه بقول ” القبض دلیل الملک “ مالک اپني جائداد پر قابض هوتا هی اور زید باوجود قبضہ عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا هی جنسے عمرو منکر هی تو بار ثبوت زید پر هی *

یهه اُصول بار ثبوت کا اِس سبب سے قائم نہیں کیا گیا هی که هر واقعه کا عدم ثابت کرنا محال هی بلکه اِس وجهه پر که واقعه کا وجود ثابت کرنا سیدهے طور پر هو سکتا هی اور اُسکا عدم ثابت کرنا نہایت هیر پهیر کے ساتهه ممکن هی مثلاً اگر یهه ثابت کرنا منظور هو که عید کے دن زید دهلی کی جامع مسجد میں تها پس جو شخص یهه بیان کرتا هی اُسپر اُسکا بار ثبوت هی اِس لیئے که وہ بآسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا هی جنهوں نے زید کو اُس روز اُس جگهه دیکها تها لیکن جو شخص که زید کے دهلی میں هونے سے منکر هی اُسکو یهه ثابت کرنا که زید عید کے دن دهلی میں نه تها سخت دشوار هی گو محال نہیں هی البته عدم اِس واقعه کا مفصله ذیل اُمور سے ثابت هو سکتا هی *

۱ — یهه که زید عید کے دن دوسری جگهه تها *

۲ — یهه که اُس جگهه سے دهلی کی جامع مسجد تک اِسقدر فاصله هی که کسی وسیله سے زید جامع مسجد میں موجود نهو سکتا تها *

پس ظاهر هی که اُس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود هونا بیان کرتا هی زیادہ آسانی هی به نسبت اُس شخص کے جو که اُس امر سے منکر هی اور یهه بات اکثر پیش آتی هی که منکر کسی واقعه کے عدم کو ثابت نکر سکے مثلاً اِس تمثیل میں اگر شخص منکر کو یهه معلوم نهو که زید عید کے دن کہاں تها تو زید کا جامع مسجد میں نهونا ثابت نہیں کر سکتا — لیکن یهه اُصول بار ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہیں هی بلکه اِس اُصول اِنصاف پر مبنی هی که جو شخص جس بیان سے مستفید هونا چاهتا هی اُس بیان کو وہ ثابت کرے اور یهه خلاف اِنصاف هوتا که اُس شخص پر جسکا که کسی اور واقعه کے ثابت هونے سے ضرر هوتا هی اُس واقعه کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت کرایا جاوے — اِس امر کے طی کرنے میں که جو شخص واقعه کا وجود بیان کرتا هی اُسپر بار ثبوت پڑنا چاهیئے یهه احتیاط لازمی هی که فقرہ کی عبارت کے منفیه یا مثبته هونے سے کهلا واقع نهو — اِس امر کی بحث که ایک هی بات کو مثبته اور منفیه طور پر کیونکر بیان کر سکتے هیں هم پہلے لکهه آئے هیں [*] اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعه کی

[*] دیکهو صفحه ۴۰ و ۶۳

نسبت بحث طی نہیں هو سکتي بلکه بیان کا اصل مقصد دیکھنا چاهیئے مثلاً کسي کرایه‌دار پر مالک مکان دعوي اِس امر کا کرے که کرایه‌دار مذکور نے اپنے معاهده کے موافق مکان کو حالت مرمت میں نرکھا اور اِس وجهه سے ذمه‌دار مطالبه هرجه کا هی بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه کرایدار نے مکان کو بحالت مرمت نرکھا بذمه مالک مکان کے هی اِس لیئے که اگر وه خسته حالت مکان کي ثابت نکرے تو اُسکا دعوي ڈسمس هو جاویگا — اِس تمثیل سے ظاهر هوتا هی که گو نحوي حالت اِس فقره کي منفیه هی تاهم در حقیقت مضمون اُس فقره کا مثبته هی کیونکه وجود خستگي مکان ایک واقعه هی جسکي بنا پر دعوي مدعي مبني هی اور اگر وه وجود اُس واقعه کا ثابت نکر سکے تو دعوي ڈسمس هو جاویگا *

مفصله ذیل تمثیل سے اِس اُصول کي اور صراحت هو گي *

زید یهه کهتا هی که موضع اِسلامپور پانچ هزار روپیه کو بکا تها عمرو بیان کرتا هی که موضع مذکور نو هزار کو بکا اب جو لوگ که منطق سے واقف نہیں هیں وه خیال کرینگے که دونو بیان مثبته واقعات هیں اور زید کو چاهیئے که پانچ هزار ثابت کرے اور عمرو کو چاهیئے که نو هزار ثابت کرے اور هر ایک پر اپنے اپنے بیان کا بار ثبوت هی لیکن کسي مقدمه میں بار ثبوت ایک هي امر کا فریقین پر نہیں پڑسکتا اور اس مثال میں مقدار زر ثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہیں هوسکتا — بیان زید و بیان عمرو نسبت زر ثمن کے درحقیقت یوں هیں :—

تصریح پڑنے بار ثبوت کي

عمرو زید کے اِس بیان کو که زر ثمن میں پانچ هزار شامل تهے تسلیم کرتا هی اور نو هزار کے کهنے سے یهه مراد هی که چار هزار اور زیاده تهے پس وجود پانچ هزار مسلمه فریقین هی باقي چار هزار کے وجود سے زید منکر هی پس صریح بار ثبوت ذمه عمرو کے هی *

اس قدر تقریر سے یهه ظاهر هوگا که جس شخص کے حق میں قیاس هوتا هی اُس شخص کے مخالف پر بار ثبوت هوتا هی اس دفعه کي شرح میں قیاسات کا ذکر کرنا بیجا هوگا اور اُن اصول کا بهي ذکر کرنا جن کي وجهه سے بار ثبوت اُلٹ جاتا هی اس جگهه ضرور نہیں هی لیکن آینده اس فصل کي دفعات کي شرح میں اُن اصول کا ذکر هوگا *

دفعہ ۱۰۲ بار ثبوت کا ھر نالش

کسپر بار ثبوت ہوتا ھی

یا کارروائي میں اُس شخص پرھوتا ھی جو طرفین سے مطلق کسي شہادت کے نہ گذرنے کي صورت میں مقدمہ ھارجا ے *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضي مقبوضہ عمرو کے نالش کي اور وہ یہہ بیان کرتا ھی کہ اُس کے واسطے عمرو کا باپ ازروے وصیت چھوڑ مرا تھا *

اگر اس مقدمہ میں طرفین سے شہادت نہ گذرے تو عمرو بحالي قبضہ کا مستحق ھوگا *

بنابراں بار ثبوت زید پر ھی *

(ب) زید نے بابت زر تمسک کے عمرو پر نالش کي *

تمسک کي تکمیل سے اقبال ھی لیکن عمرو یہہ کہتا ھی کہ وہ تمسک فریب سے کرالیا گیا تھا اور زید کو اس بات سے انکار ھی *

اگر طرفین سے کوئي شہادت نہ گذرے تو زید مقدمہ میں کامیاب ھوگا اس واسطے کہ تمسک کي نسبت انکار نہیں ھی اور فریب ثابت نہیں کیا گیا *

پس بار ثبوت عمرو پر ھی *

بار ثبوت کي علامت

اس دفعه میں واضعان قانون نے ایک علامت بار ثبوت کے تنقیح کرنے کي بیان کي هی اور وه نتیجه جو که ثبوت نگذرنے سے پیدا هوتا هی بیان کیا هی لیکن اس دفعه کے پورے طور پر سمجھنے کے لیئے اور کام میں لانے کے لیئے اُن اُصولوں پر جنکا که هم دفعه ۱۰۱ کي شرح میں ذکر کر آئے هیں خیال رکھنا لازمي هی — ایک اور علامت بار ثبوت کے دریافت کرنے کي یهه هی که جس امر کے بار ثبوت کو دریافت کرنا منظور هو که کس فریق پر هی اُس امر کو فرض کیا جاوے که بیان هي نهیں هوا تھا اور پھر دیکھنا چاهیئے که مقدمه کا کیا نتیجه هوتا هی — جو شخص اُس بیان کے معدوم هوجانے سے هار جاوے اُسي پر بار ثبوت هی — مثلاً زید نے عمرو پر موضع اسلامپور کي مقابضت کا دعوی کیا بیانات فریقین حسب ذیل هیں :—

زید کهتا هی که موضع اسلامپور میري جائداد موروثي هی اور شرعاً میں بعد وفات اپنے باپ کے اُسکا مالک هوں اور مجھکو قبضه ملنا چاهیئے *

عمرو کهتا هی که زید کے باپ نے یهه جائداد میرے پاس پانچهزار روپیه کو رهن کردي هی اور وه روپیه اب تک ادا نهیں هوا اسلیئے مجکو حق مقابضت حاصل هی *

اب جائداد کا زید کي ملکیت هونا تسلیم هی زید واقعه رهن سے منکر هی پس عمرو کو رهن ثابت کرنا چاهیئے کیونکه اگر بیان رهن کالعدم تصور کیا جائے تو زید کو قبضه اسلامپور کا ملجاویگا اور اسلیئے بار ثبوت عمرو پر هی لیکن اگر عمرو یهه بیان کرتا که جائداد زید کي نهیں هی تو بار ثبوت اس امر کا که جائداد زید کي هی ذمه زید کے هوتا کیونکه اگر بیان زید نسبت اُسکي ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو عدالت اُسکو مقابضت کي ڈگري ندیگي *

اس بیان سے ظاهر هوگا که علاوه قیاس کے اقبال بھي بار ثبوت کو اُلٹ دیتا هی جیسا که تمثیل مذکور میں عمرو کا یهه تسلیم کرنا که موضع اسلامپور زید کے باپ کي ملکیت تھا بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعني حق مقابضت مرتهنانه کا اُسکے ذمه ڈال دیتا هی ورنه زید پر اپني ملکیت ثابت کرنے کا بار ثبوت هوتا *

الٹنا بار ثبوت کا

یهه امر که بار ثبوت کیونکر قاعدهٔ عام کے برخلاف (جسکا ذکر دفعه ۱۰۱ کي شرح میں هوچکا هی) فریق مخالف پر اُلٹ جاتا هی اور اثر یهه هوتا هی که بدلے اسکے که اُس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا هی بارثبوت پڑے اُس شخص پر بار ثبوت جا پڑتا هی جو که اُس واقعه کے وجود سے مطلقاً انکار کرتا هی — وه دو سبب یهه هیں :—

اول — جبکه منکر نے کبهي صحیح هونے بیان فریق ثاني کو تسلیم کیا هو یعني اُسکا اقبال *

دوم — جبکه قیاس بحق شخص منکر هو *

ان دونوں صورتوں مفصلهٔ بالا میں شخص منکر پر عدم واقعه کے ثابت کرنے کا بار ثبوت قانوناً عاید هوتا هی *

الٹنا بار ثبوت کا بوجهه اقبال کے

یهه امر که اقبالات کس قسم کي شهادت هیں اور اُنکا اثر کیا هوتا هی اور کن کن صورتوں میں وه شهادت میں داخل هو سکتے هیں هم پهلے بیان کر آئے هیں ° اب چند صورتیں ایسي بیان کرینگے جنسے ظاهر هوگا که بارثبوت کیونکر اقبال کي وجهه سے اُس شخص پر جا پڑتا هی جو که وجود کسي واقعه سے منکر هو مثلاً کسي مقدمه میں جس میں که زید نے عمرو پر بر بناے تمسک نوشته عمرو دعوی دایر کیا تمسک مذکور میں عمرو نے یهه لکها تها که میںنے پورا روپیه وصول پایا اس مقدمه میں عمرو مدعاعلیه نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یهه بیان کیا که روپیه وصول نهیں هوا پس ظاهر هی که اُس مقدمه میں اثبات کرنیوالا اس امر واقعه کا روپیه ادا هوا زید مدعي هی اور منکر وجود واقعه سے عمرو هی پس اُس عام قاعدہ کے موافق جسکا ذکر دفعه ۱۰۱ کي شرح میں کر آئے هیں بار ثبوت اداے زر کا ذمه زید کے هوتا نه ذمه عمرو کے جو منکر هی لیکن چونکه دستاویز تمسک میں ایک اقبال اداے زر کا منجانب عمرو کے هی اسلیئے بار ثبوت اداے زر کا زید کے ذمه سے اُلٹ کر عمرو کے ذمه جا پڑا یهي صورت بعینه تمثیل (ب) دفعه هذا کي هی اور

° دیکهو صفحه ۹۵ سے ۹۸ تک و ۱۱۹ سے ۱۲۱ تک

وہ تمثیل غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل هائي کورت کلکتہ [۶] پر مبني هی جسکو حکام پریوي کونسل نے بھي تسلیم کیا [۷] *

قیاس ایک دوسري وجہہ هی جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ عام متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر اُلٹ جاتا هی مسئلہ قیاس و مسئلہ بارثبوت في الحقیقت ایک هیں کیونکہ جب یہہ معلوم هو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کسکے حق میں قیاس هی تو اُسکے خلاف یہہ نتیجہ نکلتا هی کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں هی اُسکے اُوپر بار ثبوت هی — مضمون قیاسات اور بار ثبوت اسقدر متحد هیں کہ واضعان قانون نے فصل هذا میں بارثبوت کے ساتهہ اُن قیاسات کا بھي ذکر کیا هی جیسا کہ اس فصل کي دفعات آیندہ سے ظاهر هوگا *

اُلٹنا بارثبوت کا بوجہہ قیاس کے

نوعیت قیاس کا ذکر هم پہلے کرچکے هیں اور یہاں مناسب معلوم هوتا هی کہ اقسام قیاسات کا ذکر کریں تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجھنے میں آساني هو *

قیاسات دو قسم کے هوتے هیں —

اقسام قیاسات

اول قیاسات قانوني *

دوم قیاسات واقعاتي *

قیاسات قانوني وہ قیاسات هیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت اور تجربہ مجمع عقول انساني پر مبني هیں اور جنکو قانون نے صاف طور پر بغرض وقعت دینے کے قائم کیا هی *

قیاسات واقعاتي وہ قیاسات هیں جنکو کہ قانون نے کوئي خاص وقعت عطا نہیں کي هی تاهم وہ غالب هونے واقعات پر مبني هیں *

قیاسات واقعاتي اور قیاسات قانوني میں یہہ فرق هی کہ قیاسات قانوني هر حالت میں اور هر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق هوتے هیں اور

---

۶ طي‌بي‌بي بنام نصیرالدین مندها بنگال جلد ۴ صفحہ ۵۶ اجلاس کامل و واملک لال باپو بنام رامداس مرزمدار بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۲ — و رگهو ناتهہ بنام لیهمین نراین سنگهہ ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۷

۷ چودهري دیبي‌پرشاد بنام چودهري دولت سنگهہ موورزانڈیز اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۷ — و صاحب پرهلاد سین بنام بدهو سنگهہ موورزانڈیز اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵

قیاسات واقعاتی ہر مقدمہ خاص کے حالات سے جانچے جاتے ہیں اور اُنکی وقعت حسب حالات مختلف مقدموں کے مختلف ہوتی ہی اور قیاسات قانونی کے برابر وقعت نہیں ہوتی ہی *

قیاسات قانونی کی دو قسمیں ہیں —

اقسام قیاسات قانونی

ا — قیاسات قطعی (جنکو کہ ایکٹ ہذا نے ثبوت قطعی کہا ہی) *

۲ — قیاسات غیر قطعی *

قیاس قطعی

قیاسات قطعی اُن قواعد قانون کو کہتے ہیں جنسے کہ قانون نے یہہ امر معین کردیا کہ کس قسم کی شہادت (کسی واقعہ کے غالب ہونے کی) درجہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہی *

یہہ قیاسات اُس تجربہ انسانی پر مبنی ہیں کہ جب دو واقعات اس قدر عام طور پر اور بلا استثناء کے ہمیشہ ساتھہ وجود پذیر ہوتے ہیں اور کبھی یا نہایت شاذ و نادر وہ ساتھہ نہیں ہوتے تو قانون نے اس تجربہ کی بناء پر اُن واقعات کے تعلق کو بغرض مصلحت قائم رکھنے امن گروہ انسانی کے درجہ تحقیق کے خلاف شہادت دینے کی اجازت نہیں دی *

ایکٹ ہذا میں دفعہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں وہ صورتیں بیان ہیں جنمیں قیاس غالب کو قیاس قطعی قرار دیکر ثبوت قطعی قرار دیا ہی اور حسب دفعہ ۴ کے اُسکے خلاف شہادت دینے کی عدالت اجازت نہیں دیتی سوائے اُن قیاسات کے ایکٹ ہذا میں اور کسی کو درجہ قیاس قطعی یا ثبوت قطعی کا عطا نہیں کیا *

لیکن اور ایکٹوں میں بوجہہ خاص حکم قانون کے قیاسات قطعی اور ثبوت قطعی قانون نے قائم کیا ہی [8] *

قیاسات غیر قطعی

قیاس غیر قطعی وہ قیاسات قانون ہیں جنکو کو قانون نے بوجہہ اغلب ہونے کے قایم کیا ہی اور اُسی اصول پر مبنی ہیں جنپر کہ قیاسات قطعی ہیں لیکن اُن میں درجہ اغلب ہونے کا اس قدر قوی نہیں ہوتا کہ اُنکو قانون ثبوت

---

۸ دیکھو دفعہ ۱۷۱ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ و دفعہ ۲ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۰ع و دفعہ ۵ — ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ع و دفعہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

قطعي قرار دے لیکن تب بھي چونکه ایسا اکثر ہوتا هی که دو واقعات اکثر ساتھه ہوں تو قانون میں یهه بیان کر دیا هی که قیاسات کس طرف ہوتے ہیں اور اس وجهه سے فریق مخالف پر بار ثبوت همیشه ہوتا هی اس قسم کے قیاسات قانوني اول تو ایکٹوں میں بیان ہوئے ہیں اور دوسرے اصول قانون پر مبني ہیں مثلاً تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے جنکا ذکر ایکٹ هذا کي دفعه ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج هی قیاسات غیر قطعي ہیں اور اُنکے خلاف شہادت دي جا سکتي هی — اسي طرح پر ایکٹ میں دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتیں قیاسات غیر قطعي کي بیان کي ہیں اور اُنکي تشریح هر دفعه کي شرح میں کیجاویگي — سواء ان دفعات کے اور بھي خاص صورتیں ایسي ہیں جنمیں ایکٹوں کا قیاس قائم کیا هی مثلاً دفعه ۱۱ — ایکٹ ۴ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے معلوم ہوگا که قانوناً پنجاب احاطه کے هر گانوں میں وجود شفع قیاس کرلیا گیا هی جب تک که خلاف اُسکے ثابت نہو علاوه اسکے اور بھي مختلف قانونوں میں احکام نسبت قیاسات غیرقطعي کے مندرج ہیں [9] *

یهه مثالیں اُن قیاسات قانوني غیرقطعي کي ہیں جنکو که ایکٹوں نے قایم کیا هی اب جو قیاسات غیرقطعي اُصول قانون پر مبني ہیں اُنکي چند مثالیں بیان کیجاتي ہیں *

مثلاً هر شخص بیگناه تصور کیا جاویگا جب تک که اُسپر جرم ثابت نہو *

هندو خاندان کي جائداد مشترک سمجھي جاویگي جبکه اُسکي تقسیم ثابت نہو *

اور اس قسم کے قیاسات کا آئنده ذکر کیا جاویگا *

قیاسات واقعاتي

قیاسات واقعاتي کي تعریف پہلے ہوچکي اور ایکٹ هذا میں واضعان قانون نے صرف ایک دفعه میں اس قسم کے قیاسات کا ذکر کیا هی اور اُنکے قائم کرنے کي اجازت دي هی گو اُنکا قائم کرنا لازمي نہیں ٹھیرایا وه دفعه ۱۱۴ هی جسکي تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا که کن کن صورتوں میں کس کس قسم کے قیاسات عدالت قائم کرسکتي هی لیکن ان قیاسات کا قائم کرنا بالکل عدالت کي راے پر چھوڑ دیا هی جیسا که دفعه ۴ میں جواز قیاس کي تعریف سے معلوم ہوگا *

---

۹ دفعات ۳ و ۴ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع — و دفعه ۴۳ ایکٹ ۵ سنه ۱۸۶۶ع — و دفعات ۳۰ و ۳۶ و ۱۷۰ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ع و دفعه ۹ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع

مفصلہ ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کي معلوم هونگي اور جو جو قسم جس دفعہ ایکٹ هذا سے متعلق هی وہ بهي واضح هوگي - اور یہہ امر قابل لحاظ هی کہ قیاسات واقعاتي کل ایسے هوتے هیں کہ جنکا قائم کرنا راے عدالت پر چهوڑا گیا هی پس وہ لازمي نهیں لیکن قیاسات قانوني قطعي تو سب لازمي هیں اور قیاسات غیر قطعي کي دو قسمیں هیں ایک تو وہ هیں جو لازمي هیں اور دوسري قسم اختیاري عدالت هیں جیسا کہ شجرہ سے ظاهر هوگا ——

شجرہ اقسام قیاسات

قیاسات

قانوني
دفعہ ۴

واقعاتي
دفعہ ۴ و ۱۱۴

قانوني:

قطعی
(فقرہ سوم دفعہ ۴)
و دفعہ ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳

غیر قطعي

غیر قطعي:

لازمي
(فقرہ دوم دفعہ ۴)
دفعہ ۷۹ لغایت ۸۵ و ۸۹
و دفعہ ۱۰۳ لغایت ۱۱۱

اختیاري
(فقرہ اول دفعہ ۴)
دفعہ ۸۶ لغایت ۸۸ و ۹۰

هم یہہ امر بیان کر چکے هیں کہ اقبال کي وجهہ سے کیونکر بار ثبوت اُلٹ سکتا هی اور قیاس قانوني قطعي کا بهي دفعات سے حوالہ هوچکا هی اور یہہ قیاسات غیر قطعي قانوني جنکا کہ ایکٹوں کي دفعات میں ذکر هی بیان هوچکا هی اب اُن چند صورتوں کا ذکر کرتے هیں کہ جنمیں قانوني قیاس کي وجهہ سے بار ثبوت اُلٹتا هی گو وہ قانوني قیاس کسي ایکٹ کي دفعہ کي وجهہ سے قائم نهوئے هوں *

نظائر متعلق جنمیں کہ قیاس کي وجهہ سے بار ثبوت اُلٹ گیا

یہہ ایک اُصول عام قانوني هی کہ کسي کارروائي کو فریبي یا سازشي نهیں تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش ثابت نہ کیجاوے اور جب کبهي کوئي شخص کسي معاملہ کو فریبي یاسازشي قرار دینا چاهتا هی اور اُسکي بنا پر اُس

بار ثبوت فریب و سازش

معاملہ کو ناجائز ٹھہرانا چاھتا ھی تو اُسکا ذمہ بار ثبوت [۱] اِس لیئے کہ ھمیشہ قیاس بحق درستي معاملہ کے ھوتا ھی *

بار ثبوت نسبت دباو ناجائز یا جبر کے

جن نظائر کا ھمنے حوالہ دیا ھی اُن کے دیکھنے سے مختلف اقسام کے فریب معلوم ھونگے اور دفعہ ۱۷ و ۱۵ قانون معاھدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے تعریف فریب قانوني واضح ھوگي لیکن فریب و سازش کے سوا اور بھي ایسي وجوھات قانوني ھیں جنکي وجھہ سے معاھدات وغیرہ واجب‌التعمیل نہیں رھتے دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ایکٹ مذکور کے دیکھنے سے نوعیت دباو ناجائز کي معلوم ھوگي — پس اگر کسي مقدمہ میں کوئي شخص اِس قسم کا عذر پیش کرے تو بار ثبوت دباو ناجائز وغیرہ کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ ھی حکام پریوي کونسل نے اِس اُصول کو چند مقدمات میں تسلیم کیا ھی [۲] *

بار ثبوت بحالت مقدمہ کے مابین میعاد ھونے کے

تمام مقدمات میں جنمیں کہ مدعي کا دعوي صرف اُس صورت میں قابل سماعت عدالت متصور ھوتا ھی جبکہ وہ مابین میعاد ھو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ دعوي مابین میعاد ھی ھمیشہ مدعي کے ذمہ ھوتا ھی کیونکہ حسب دفعہ ۱۰۲ یعني دفعہ ھذا اگر وہ اپنے دعوي کو مابین میعاد نہ ثابت کرے تو وہ ھار جاویگا چنانچہ بارھا یہہ تجویز ھوچکا ھی کہ جبکہ مدعي کسي اراضي سے مدعاعلیہ کو بیدخل کرنا چاھتا ھی اور مدعاعلیہ عذر قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ پیش کرتا ھی تو بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعي مابین دوازدہ سال قابض تھا ذمہ مدعي کے ھی اور

---

۱ راجچندر ناراین بنام بھیے گوبند سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ — و مسماۃ سودر کنور بنام جے نراین سنگھہ ویکلي جلد ۱ صفحہ ۳ — و اجیت سنگھہ بنام کشن پرشاد سنگھہ ویکلي جلد ۱ سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۷ — و اللہ موئي دیبي بنام ھب دیال پٹواري ویکلي جلد ۲ صفحہ ۲ دیواني — و گریش چندر چاٹر جي بنام مہیش چندر بھالنکر ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ دیواني — و رام گوپي بنام معتقار بي بي ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۰ — و لالہ روپ رام‌سادا بنام بھودھورام سہو ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱ —

۲ موتي لال اوپدھا بنام جگناتھہ گرگ مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱ و راني تازیب وردي ناچیز بنام جسارو ارما کمرا بٹانا مانکا مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۴۱ — و جدو ناتھہ گھوس بنام شمس‌النساء بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲ —

نه یهه که مدعاعلیه اپنا قبضه مخالفانه دوازده سال ثابت کرے [۳] اور اِسي أصول کو حکام پریوي کونسل نے تسلیم کیا هی [۴] – بمقدمات شفع جبکه بغرض انفصال عذر تمادي یکساله یهه امر طی کرنا ضرور هو که آیا قبضه واقعي مشتري کا بتاریخ بیعنامه هوا یا بعد ازیں تو بار ثبوت اس امر کا که قبضه مشتري تاریخ بیعنامه سے نهیں هی اور دعوی مابین میعاد هی ذمه مشتري کے هی [۵] *

بار ثبوت نسبت مقدار زر ثمن بمقدمات شفع

جبکه کسي مقدمه میں مابین شفیع مدعي اور مشتري مدعاعلیه کے نسبت مقدار زر ثمن کے نزاع هو اور مدعاعلیه مشتري کي طرف سے بیعنامه به ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو بار ثبوت اِس امر کا که مقدار زر ثمن مندرجه بیعنامه غلط هی ذمه مدعي شفیع کے هوتا هی اِس وجهه سے که قیاس نسبت درستي بیعنامجات کے هوتا هی – هائي کورٹ کلکته نے ایساهي تجویز کیا هی [۶] لیکن یهه ایک متنازعه فیه مسئله هی اور دفعه ۱۰۶ ایکٹ هذا قابل ملاحظه هی *

قیاس قانوني نسبت مشترک هونے جائداد اهل هنود کے

حکام پریوي کونسل نے ایک بڑے نامي مقدمه انوهر بنام رامسهاریی یهه تجویز کیا هی که نوعیت جائداد اهل هنود کي مشترک تصور هوگي اور همیشه حسب احکام شاستر هر جائداد مشترکه قیاس کي جاویگي جب تک که أسکا منقسم هونا ثابت نهو [۷] *

---

۳ دیناتند هوسیارے بنام جي فرلانک ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۰۰ دیواني و جگت مسا چودهراین بنام چندر دیو بخشي ویکلي جلد ۶ صفحه ۳۲۷ دیواني، و الکٹر رنگپور بنام پرمتهر کمار ٹهاکر ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۱۰ دیواني – و پرسانند گرسٹیں بنام سرکار ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۳۱ دیواني – و بولي سانگهه بنام هربنس ترایں ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۱۲ دیواني — و ناظر سندي بابو علي جان بنام اومیش چندر متر ویکلي جلد ۲ صفحه ۷۵ دیواني — و مرزا محمد حسن بنام سارةالنسا خانم ویکلي جلد ۲ صفحه ۸۹ دیواني – و گروداس راے بنام هرناتهه راے ویکلي جلد ۲ صفحه ۲۳۶ دیواني — و رام لوچن چودهري بنام جے درگا داس ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۸۳

۴ ٹهور متهرا سنگهه بنام نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۱۹۹

۵ قمر علي بنام عظمت علي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۸۳ – و هر نراین سنگهه بنام نواب محمود علي خاں منفصله هائي کورٹ الهآباد مورخه ۳ مئي سنه۱۸۷۶ع

۶ شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۳۰۴ – و شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد ۱۳ صفحه

۷ انوهر بنام رام سهاریی مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۷۵

بار ثبوت نسبت منقسم هونے جائداد هنود کے

پس بار ثبوت جائداد اهل هنود کے منقسم هونے کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا منقسم هونا بيان کرتا هی ۸ اور قياس شاستري يهه بهي هی که هر جائداد هندوون کي موروثي متصور هوگي اور جوشخص اُسکو مکسوبي قرار دينا چاهتا هی اُسي کے ذمه اُسکا بار ثبوت هی ۹ *

قياس قانوني نسبت عدم اختيار نسبت انتقال جائداد کے

يهه اکثر مسئله مسلمه شاستري هی که بيوه کو صرف قبضه حين حياتي کا اختار هی اور جب کبهي کوئي بيوه رهن يا کسي قسم کا انتقال جائداد کا کرے تو وه ناجايز تصور کيا جاتا هی جبتک که کسي ضرورت شاستري کا پورا ثبوت نهو — پس جو شخص که بغرض جايز کرنے کسي ايسے انتقال کے جس کو بيوه نے کيا هو بيان کرتا هی اُس کے ذمه بار ثبوت ثابت کرنے ايسي ضرورت کا هی ۱ *

---

۸ مسماة جسيا بنام بابو موهن لال مورزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۳۸۰ و رام چندردت بنام چندر کمار منڈل مورزانڈين اپيل جلد ۱۳ صفحه ۱۸۱ — و يولن کشن مار چودهري بنام متهرا موهن مار چودهري مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۴۰۳ — و لچهمن راو سداسئو بنام ملهر راؤ باجي سدر ايفڈ پريوي کونسل ججمانٹ صفحه ۱ — و تهاماتا چند بنام راجه شيو گنگا مورزانڈين اپيل جلد ۹ صفحه ۵۳۹ — و شيوغلام سنگهه بنام پورن سنگهه بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحه ۱۶۳ و امرت ناتهه چودهري بنام گوري ناتهه چودهري بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ پريوي کونسل — و سرنراين سرکار بنام بيکدري هلدي ويکلي جلد ۸ صفحه ۳۱۶ — و بشمبر سرکار بنام سرودهي داسي ويکلي جلد ۳ صفحه ۲۱ — و گرو پرشاد مکرجي بنام کالي پرشاد مکرجي ويکلي جلد ۵ صفحه ۱۲۱

۹ رام پرشاد تواري بنام شيو چرن داس مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۱۳۹۱ و سري راجه بکاملاويکيامبا بنام سري راجه بياملا لوجيا ريکندرا مورزانڈين اپيل جلد ۳ صفحه ۳۳۳ — و شيوورين کنور بنام گور بهاري بهگت ويکلي جلد ۷ صفحه ۳۳۹ ديواني — و رادها امن کشندو بنام پهول کماري بيبي ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۸ ديواني — و لاله بهاري لال بنام لاله مادهو پرشاد ويکلي جلد ۶ صفحه ۲۹ ديواني

۱ کولي دتکيا نراين ما بنام کلکٹر مسلي نيم مورزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۶۱۹ — و کلکٹر مسلي نيم بنام کولي دتکيا نراين ما مورزانڈين اپيل جلد ۸ صفحه ۵۲۹

اسي طرح پر انتقالات ولي نابالغ هندو پر بهي يهي شرايط عايد هوتي هيں اور ضرورت کا ثابت کرنا ذمه اُس شخص کے هی جو اُس انتقال جايداد سے مستفيد هونا چاهتا هی [2] *

بار ثبوت بمقدمات اضافه و تخفيف لگان

يهه بهت سے مقدمات ميں طے هو چکا هی که جب زميندار کاشتکار پر اضافه لگان کي نالش کرے تو اُسپر بار ثبوت وجوهات اضافه کا هونا چاهيئے [3] اسي طرح پر جب که کاشتکار زميندار پر تخفيف لگان کا دعوی کرے تو بار ثبوت وجوهات تخفيف لگان کا ذمه کاشتکار کے هی [4] *

قياس بحق درستي کارروائيهاے عدالت

جو کارروائي که عدالت کرتي هی يا معرفت اپنے کسي اهلکار کے کراتي هی اُسکو صحيح تسليم کرنا چاهيئے جب تک که اُسکے خلاف نه ثابت هو اور اسليئے بار ثبوت اُن اُمور کا جو که خلاف کارروائي عدالت ثابت کيئے جاتے هيں ذمه اُن اشخاص کے هی جو کارروائيوں کو باطل کرنا چاهتے هيں چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که ايک مدعي دعويدار منسوخي نيلام کا بر بناء عدم اختيار کلکتر تها هائي کورٹ کلکته نے يهه تجويز کيا که بار ثبوت عدم اختيار کلکتر ثابت کرنے کا ذمه مدعيکے هی [5] اسي طرح پر جبکه ايک مدعي تنسيخ فيصله عهدهداران گورنمنٹ کا جو بحيثيت عهدهداران سروے کے صادر کريں دعويدار هو اور بيان کرے که حدود قايم کرده افسران مذکور غلط هيں تو بارثبوت ذمه اُس مدعي کے

۲ لاله بنسي دهر بنام کنور بنسري ديپ سنگهه مورزانڈين اپيلس جلد ۱۰ صفحه ۴۵۵ — و هنومان پرشاد پانڈے بنام مساة ببوي هنسراج کنور مورزانڈين اپيل جلد ۶ صفحه ۳۹۳

۳ راج کرشنا مکرجه بنام کالي چرن هوپاتي بنگال جلد ۲ صفحه ۱۴۴ — و غلام علي بنام گوپال لال ٹهاکر ويکلي جلد ۹ صفحه ٦٥ ديواني

۴ تامسن سي دي بنام اربهي ناتهه بهوس ويکلي جلد ۲ صفحه ۲۷ — ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع — و بنواري لال بنام جے فرلانگ ويکلي جلد ۲ صفحه ۴۳۹ ديواني

۵ کالي کمار مکرجه بنام مهاراجه پرتهوان ويکلي جلد ۵ صفحه ۳۹ ديواني

هی [6] اسيطرح پر جو شخص که صحت رپورٹ امين پر معترض هو تو بارثبوت اعتراض کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمه هی گو وه مدعاعليه کيوں نهو ايسي صورت ميں مدعي پر بارثبوت صحت رپورٹ امين ثابت کرنے کا نهيں هی [7] *

جبکه ايک ڈگريدار نے حکمنامه اجراۓڈگري مديون کي جائداد پر حاصل کرليا هو اور مديون کے پاس کچهه جائداد نهيں هی تو ڈگريدار کو اختيار هی که مديون کي ذات پر ڈگري جاري کرے اور

بار ثبوت بمقدمات اجراۓڈگري

بارثبوت اس امر کا که مدعاعليه کے پاس کوئي وسيله اداے ڈگري کا نهيں هی ذمه مديون ڈگرے کے هی اور ڈگريدار پر اس امر کا بارثبوت نهيں هی که يهه ثابت کرے که مديون کو قيد ميں بهيجنے سے اُسکے قرضه کے ادا هونے کي کوئي صورت نکليگي [8] اور جبکه ايک شخص ثالث ايک ايسي جائداد پر جوکه اجراۓڈگري ميں قرق هوچکي هی دعويدار هی تو بارثبوت اس امر کا که جائداد اُسکي هی اور قابل قرقي نهيں هی ذمه مدعي کے هی [9] اسيطرح پر جبکه کوئي شخص بموجب ضابطه ديواني اس امر کا دعويدار هو که جائداد جوکه اجراۓڈگري ميں قرق هوئي هی اُسکے قبضه ميں هی اور مدعاعليه سے اُسکو کچهه تعلق نهيں هی تو بارثبوت جائداد کو قرقي سے بري ثابت کرنے کا ذمه اُس شخص کے هی ليکن يهه کچهه ضرور نهيں هی که وه اپنے استحقاق ملکيت کا کچهه ثبوت دے بلکه محض اپني مقابضت ثابت کرنا کافي هوگا *

---

[6] راجه لهلانند سنگهه بهادر بنام مهاراجه مهيشر سنگهه مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۸۱ *

و راجه بهلانند سنگهه بهاڑ بنام راجه مهندر نراين مورزانڈين اپيل جلد ۱۳ صفحه ۵۷

[7] گوري نراين موزمدار بنام مادهو سرن دت ريکلي جلد ۲ صفحه ۱ نظاير ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

[8] سي سوڈي بنام اے ايس باڻي جان بنگال جلد ۸ صفحه ۲۵۵ ديواني

[9] لکا تهاکار بنام ايف ان برن = بنگال جلد ۲ صفحه ۹۱ اجلاس کامل

قیاسات واقعاتي کا ذکر دفعہ ۱۱۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا یہہ وہ قیاسات ہیں جو کہ حسب حالت مقدمہ عدالت خود قائم کرسکتي ہی اور جبکہ وہ قائم ہوجاتے ہیں تو بارثبوت خواہ مخواہ فریق ثاني پر جا پڑتا ہی اِن قیاسات کا ذکر دفعہ ۱۱۴ کي شرح میں کیا جاویگا *

اُلٹنا بارثبوت کا بوجہہ قیاسات واقعاتي

دفعہ ۱۰۳ بارثبوت نسبت ہر خاص واقعہ کے اُس شخص پر ہوتا ہی جو عدالت کو اُسکے وجود کا باور کرانا چاہتا ہو اِلا اُس حال میں کہ قانوناً حکم ہو کہ داخل کرنا اُس واقعہ کے ثبوت کا ذمہ فلاں شخص ہی *

بار ثبوت نسبت واقعہ خاص کے

تمثیل

زید نے عمرو پر سرقہ کي نالش کي اور عدالت کو یہہ باور کرانا چاہا کہ عمرو نے اُس سرقہ کا اقبال بکر سے کیا تھا زید کو وہ اقبال ثابت کرنا چاہیئے *

عمرو نے عدالت کو یہہ باور کرانا چاہا کہ اُس وقت وہ کہیں اور تھا پس اُسکو لازم ہی کہ یہہ بات ثابت کرے *

دفعہ ہذا درحقیقت اُس اُصول پر مبني ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰۱ مبني ہی لیکن مابین دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا کے یہہ فرق ہی کہ دفعہ ۱۰۱ میں کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجہ مقدمہ

کا منحصر هی ذمه اُس شخص کے ڈالا گیا هی جو اُنکے وجود کو بیان کرتا هو اور نتیجه اُن واقعات کے ثابت نکرنے کا وہ هوگا جو که دفعه ۱۰۲ میں بیان هوا هی یعني یهه که وہ شخص مقدمه هار جاویگا دفعه هذا صرف واقعات خاص سے متعلق هی اور اُس شخص کو جو کسي واقعه خاص کا وجود بیان کرتا هو اُس واقعه کا وجود ثابت کرنا چاهیئے لیکن اگر وہ وجود ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اُسکا نتیجه یهه نهوگا که وہ مقدمه هار جاوے - اس فرق کي تشریح دفعه ۱۰۱ کي تمثیل الف اور دفعه هذا کي تمثیل سے مقابله کرنے سے ظاهر هوگي - تمثیل الف دفعه ۱۰۱ کے دیکھنے سے معلوم هوگا که مقدمات فوجداري میں بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه نے جرم کیا هی ذمه مدعي کے هوتا هی اور اگر وہ جرم ثابت نکر سکے تو مدعاعلیه رها هوگا اور تمثیل دفعه هذا میں یهه ضرور نهیں هی که اگر عمرو مدعاعلیه اپنا کهیں اور هونا ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اُسکو قید هو یعني اُسکے خاص واقعه کے ثابت نکرنے سے وہ نتیجه پیدا نهوگا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں مندرج هی اور ممکن هی که عمرو مدعاعلیه اپنا کسي دوسري جگهه هونا نه ثابت کر سکے اور تب بهي وہ اس وجهه سے که زید مدعي نے وقوع جرم ثابت نهیں کیا رها هو جاوے *

واضح رهے که جزو اول تمثیل دفعه هذا میں اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعه هی که جسکا بار ثبوت ذمه مدعي کے هی اور جزو اخیر میں اُسکا دوسري جگهه هونا ایک ایسا واقعه هی جسکا بار ثبوت ذمه مدعاعلیه کے هی مگر اُن دونوں کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وہ نتیجه نهیں پیدا هوتا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں هی یعني عمرو کے اقبال جرم نه ثابت هونے سے نه خواہ مخواہ وہ رها هو جاویگا اور عمرو کے جاے دیگر هونے کے نه ثابت کرنے سے نه وہ خواہ مخواہ قید هو جاویگا - پس حکم مندرجه دفعه ۱۰۲ متعلق دفعه ۱۰۱ سے هی نه دفعه ۱۰۳ سے *

قیاس بحق درستي حالت ظاهري اشیاء کے

جبکه ظاهرا اشیاء کي حالت ایک خاص طرح پر هی تو بار ثبوت اِس امر کا که در حقیقت واقع میں اور کچهه حالت هی ذمه اُس شخص کے هی جو که ایسا بیان کرتا هی ۱ *

۱ ایاقت علي بنام کورٹ آف وارڈس ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۱۴ دیواني

اسي طرح پر جبکہ کوئي شخص کسي دستاویز کے ایسے معني بیان کرتا هی جو خلاف اُسکے بادي النظري معني کے هو تو بار ثبوت اس امر کا کہ کسي خاص رواج کي وجهہ سے دستاویز کے معني دوسرے هونے چاهیئیں ذمہ اُس شخص کے هی جو یهہ بیان کرتا هی [۲] *

اسي طرح پر جو شخص بیان کرتا هو کہ کوئي خاص بیع بینامي هوئي هی اور در حقیقت اجراے ڈگري کے نیلام میں خود مدعي مدیون ڈگري هی تو بار ثبوت اس امر کا کہ روپیہ مدیون ڈگري نے ادا کیا ذمہ اُس شخص کے هی جو اُس بیع کو فرضي قرار دیتا هی [۳] اور جب کبهي کوئي شخص سلسلہ وراثت کو بوجهہ کسي خاص رسم کلاچر کے قائم کرنا چاهتا هی اور جایداد کو عام اصول وراثت سے بري کرنا چاهتا هی تو بار ثبوت اس خاص رسم کا ذمہ اُس شخص کے هی جو اُسکو بیان کرتا هی [۴] اس طرح پر اگر کوئي هندو حیات میں بیوہ کے اُسکو بیدخل کرنا چاهتا هی تو وجهہ اِس بیدخلي کي ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے هی [۵] اور اگر کوئي مدیون اداے زر سود سے اس بنا پر بري هونا چاهتا هی کہ اُسنے قرضہ کا روپیہ دائن کو دینا چاها تها اور اُسنے اُسکو نہ لیا اس وجهہ سے اُس تاریخ سے سود نہ ملنا چاهیئے تو بار ثبوت اس طرح پر روپیہ پیش کرنے کا ذمہ اُس شخص کے هی جو کہ سود سے بري هونا چاهتا هی [۶] جبکہ ایک کاشتکار کسي زمیندار کي بهت سي اراضي کي کاشت کرتا هی لیکن چند خاص قطعات کي نسبت کوئي خاص شرط نامناسب بیان کرتا هی تو بار ثبوت اُسکے ثابت کرنے کا ذمہ کاشتکار کے هی [۷] *

۲ مهاراج تیج چند بہادر بنام سري چند نتهہ گهوس مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۶۱

۳ سري چندر دیو بنام گوپال چندر چکرورتي مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۸

۴ گرودهاري سنگهہ بنام مٹابل مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۴۳

و پاربتي چرن چودهري بنام سورودا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ دیواني

۵ پر شونشور داسي بنام سري ناتهہ بهوس ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ دیواني

۶ راني سرت سندري دیبي بنام ڈاکٹر موهن سنگهہ ویکلي جلد ۵ صفحہ ۹۹ نظایر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۷ ولم ایلز واے بنام بیچے گوبند بتلّا ویکلي جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ دیواني

دفعه هذا کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثاني کے جو که کسي کارروائي میں ثابت کرنے منظور هوں تو بار ثبوت اُن اقبالات کے ثابت کرنے کا اُس شخص کے ذمه هی جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا هی *

بارثبوت نسبت اقبالات کے

حسب دفعه ۸۹ ضابطه فوجداري کے هر شخص پر اُن دفعات تعزیرات هند کے جرائم کي نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمي هی اور بار ثبوت اس امر کا که کیوں نهیں اطلاع دي ذمه اُس شخص کے هی جسپر که اطلاع دینا لازمي تها *

دفعه ۱۰۴ اگر کوئي ایسا واقعه هو که جب وه ثابت هو جائے تب کوئي شخص کسي اور واقعه کي نسبت شهادت داخل کرسکے تو اُس واقعه اول الذکر کا ثبوت ذمه ایسے شخص کے هی جو شهادت داخل کیا چاهتا هو *

بارثبوت نسبت ایسے واقعه کے جس سے شهادت قابل ادخال هو جاوے

تمثیلات

(الف) زید چاهتا هی که عمرو کا اقرار جو اُسنے وقت نزع کیا ثابت کرے *

پس زید کو عمر کي وفات ثابت کرني چاهیئے *

(ب) زید بذریعه شهادت منقولي کے ایک دستاویز گمشده کے مضمون کو ثابت کیا چاهتا هی *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که وه دستاویز گم هو گئي *

تمثیلات دفعہ هذا کے دیکھنے سے معنی متن دفعہ کے صریح معلوم ہونگے - ظاهر هی که تمثیل (الف) متعلق هی دفعہ ۳۲ سے اور تمثیل (ب) متعلق هی دفعہ ۶۵ سے دفعات سابق کي شرح میں بارها دفعہ هذا کا حوالہ دیا گیا هی اور یہہ قاعدہ عام هی که جب کبھي کسي شہادت کے داخل ہونے کے لیئے شرایط لازمي هیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وہ شرایط موجود هیں ذمہ اُس شخص کے هي جو که اُس شہادت کو داخل کرنا چاهتا هی - مضمون دفعہ هذا سے مقابلہ کرنا چاهیئے دفعہ ۱۳۶ - ایکٹ هذا سے علی‌الخصوص اُسکے فقرہ دوم سے جو که قریب قریب اِس دفعہ کے مضمون سے متعلق هی *

بار ثبوت اِس امر کا که مقدمہ متعلق مستثنیات هے

دفعہ ۱۰۵ جب کسي شخص پر الزام کسي جرم فوجداري کا رکھا جاے تو بار ثبوت موجودگي ایسے حالات کا جنکي سبب سے مقدمہ مستثنیات عامہ مندرجہ مجموعہ تعزیرات هند سے متعلق هو جائے یا کسي اِستثناے خاص یا حکم خاص مندرجہ کسي اور جزو مجموعہ مذکور یا کسي قانون سے جس میں اُس جرم کي تعریف لکھي هو متعلق هو اُسي شخص پر هوگا اور عدالت اُن حالات کا عدم تصور کریگي *

تمثیلات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا اِلزام رکھا گیا یہہ بیان کرتا ھی کہ بوجہہ فتور عقل کي اُسنے نوعیت اُس فعل کي نہیں جاني تھي *

بار ثبوت زید پر ھی *

(ب) زید جسپر اِلزام قتل عمد کا رکھا گیا یہہ بیان کرتا ھی کہ بوجہہ سخت اور ناگہاني اِشتعال طبع کے وہ اپنے تئیں ضبط کرنے کي طاقت نہیں رکھتا تھا —

بار ثبوت زید پر ھی *

(ج) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ھند کے یہہ حکم ھی کہ جو شخص بجز صورت متذکرہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ھوتا ھی وہ مستوجب فلاں سزاؤں کا ھی *

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا اِلزام حسب دفعہ ۳۲۵ کے رکھا گیا *

بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۳۳۵ ھو جاے زید پر ھی *

تعزیرات ھند میں ھر جرم کي تعریف اور اُسکي سزا درج ھی لیکن باب چہارم میں مستثنیات عامہ کا ذکر ھی جنکي وجہہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کي جو کہ تعزیرات ھند کے موافق جرم قرار دیئے گئے ھیں بدل جاتي ھی اور ملزم بري الذمہ قرار پاتا ھی باب مذکور میں مستثنیات عامہ کا ذکر ھی لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات ھند کي مختلف دفعات میں علحدہ علحدہ ایسي صورتیں بھي

بیان کي گئي هیں که جنکي وجهه سے جرایم کی سزا میں نهایت فرق واقع هوتا هی اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصه کهتے هیں *

جبکه کسي شخص پر الزام کسي دفعه تعزیرات هند کا قائم کیا جاوے تو اُسکي نسبت فرد قرارداد جرم طیار کیجاتي هی اور احکام نسبت فرد قرارداد جرم کے دفعه ۴۳۹ ضابطه فوجداري میں مندرج هیں اُس میں مستثنیات کا کچهه ذکر نهیں هی قانوناً یهه تصور کیا گیا هی که هر شخص کا فعل جو که جرم هی مستثنیات عامه اور خاصه سے خارج هی جبتک که ملزم یهه ثابت نکرے که نوعیت اُسکے فعل کي اُن مستثنیات میں داخل هی جنکي وجهه سے وه فعل جرم تصور نهیں هوتا پس بار ثبوت ثابت کرنے مستثنیات کا حسب دفعه هذا ذمه مدعاعلیه ملزم کے هی - هندوستان میں اکثر ملزم جو که اقبال جرم کرتے هیں اُنکو باوجود موجود هونے صورت مستثنی کے وه اُس عذر کو پیش نهیں کرتے پس حاکم عدالت کو لازم هی که حسب احکام دفعه ۲۵۶ و ۲۶۳ ضابطه فوجداري و دفعه ۱۶۵ - ایکٹ هذا کے اگر شهادت سے مستثنی حالت هونا کسي خاص جرم کا ثابت هو تو اُسکو لحاظ رکهے *

دفعه ۱۰۶ جب کوئي امر واقعه بالخصوص کسي شخص کے حد علم میں هو تو بار ثبوت اُس امر واقعه کا اُسي شخص پر هی *

بار ثبوت ایسے واقعه کا جو خصوصاً علم میں هو

تمثیلات

(الف) جب که کوئي شخص ایک فعل کسي ایسے ارادہ سے کرے جو اُس فعل کے خاصه اور حالات سے نه پیدا هوتا هو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اُسي شخص پر هی *

(ب) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے بغیر ٹکٹ کے ریلوے پر مسافت طے کي بار ثبوت اِس امر کا کہ زید کے پاس ٹکٹ تھا زید کے ذمہ هی *

* دفعہ هذا ایک اور طریقہ تنقیح بار ثبوت کا هی اور تحقیقات سے ظاهر هی کہ اگر یہہ آساني نهي جاتي تو اُن لوگون پر جنکو کچھہ وسائل ثابت کرنے کے نہیں هیں نہایت ظلم هوتا *

عموماً مقدمات رهن میں مقدار زر رهن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمہ مرتہن کے هوتا هی اول اس وجہہ سے کہ رهننامہ همیشہ بقبضہ مرتہن هوتا هی اور بعد اُسکي وفات کے اُسکے ورثاء کے قبضہ میں آتا هی دوسرے اسوجہہ سے کہ جائداد مرتہن کے قبضہ میں رهتي هی اور اُسکے منافع اور خرچ کا حال اُسکو معلوم رهتا هی — پس جب کبھي مابین راهن اور مرتہن کے بحث نسبت مقدار زر رهن کي پیش هو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمہ مرتہن کے هوتا هی [۸] *

اسي طرح پر جبکہ کسي اهل هنود کے وارث منتقل الیہ مورث پر دعوي تنسیخ انتقال کا بر بناء بد چلني مورث منتقل لہ کے دایر کریں تو گو بارثبوت اس امر کا کہ بروقت انتقال جائداد داین یا مشتري نے یہہ دیکھہ لیا تھا کہ ضرورت شاستري موجود هی بذمہ داین یا مشتري کے هی لیکن ثبوت مورث کي بد چلني یا فضول خرچي کا ذمہ ورثاء مورث کے هوتا هی اسلیئے کہ اُنکو زیادہ وسائل واقفیت کے هیں *

جب کبھي کوئي دستاویز ایسي پیش هو کہ جس میں چند لفظ کاٹ کر بنائے گئے هوں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ الفاظ قبل تکمیل اُس دستاویز کے بنائے گئے تھے ذمہ اُسي شخص کے هی جو کہ اُس سے فائدہ اُٹھانا چاهتا هی [۹] *

۸ بهجن لال بنام رام لال منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ اپیل جاتي ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۷۵ع

۹ پرگھبیر مانک جي بنام موتي چند مانک جي مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و مسماۃ محبوب نسا بنام بابو سدنراین سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱

اس دفعه کا متعلق کرنا عدالت کے اختیار میں هي کیونکه اسکو تجویز کرنا چاهیئے که کس فریق کو نظر بحالات مقدمه زیاده وسائل ثابت کرنے کسي امر کے هیں لیکن جب تک که یهه تحقیق نهو که کسکے پاس زیاده وسائل واقفیت کے هیں اس وقت تک یهه دفعه متعلق نهوگي *

دفعه ۱۰۷ جب بحث اس امر کي هو که فلان شخص زنده هي یا مرگیا اور یهه ثابت کیا جائے که وه ۳۰ سال کے اندر زنده تها تو بار ثبوت اسکے فوت هوجانے کا ذمه اس شخص کے هي جو اسکا مر جانا بیان کرتا هي *

بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جوتیس برس کے اندر زنده هو

اس دفعه سے وه قیاسات قانوني شروع هوتے هیں جنکو قیاسات قانوني غیر قطعي کهتے هیں انکي نوعیت کي نسبت هم پهلے ذکر کر آئے هیں[1] دفعه هذا اس قیاس پر مبني هی که هر شخص جو که تیس برس کے اندر زنده پایا گیا تها وه اب بهي زنده هوگا اور اس شخص کو جو که اپنے حق کو شخص مذکور کي وفات پر مبني کرتا هی اسکي وفات ثابت کرني چاهیئے *

دفعه ۱۰۸ [مگر شرط یهه هی که [2]] جب بحث اس امر کي هو که فلان شخص زنده

بار ثبوت وفات ایسے شخص کی جسکی سات برس سے کچهه خبر نه ملی هو

۱ دیکهو صفحه ۳۶۴

۲ ترمیم بموجب ۹ سرایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

هی یا فوت هوگیا اور یهه بات ثابت کیجائے که جن شخصوں کو درصورت اُسکی حیات کے اُسکی خبر ضرور ملتی اُنکو سات برس سے اُسکی کچهه خبر نهیں ملی هی تو بارثبوت اُسکے زنده هونے کا اُس شخص [کیطرف منتقل هوتا هی ۳] جو اُسکا زنده هونا بیان کرے *

دفعه هذا بهی قیاس قانونی غیر قطعی پر مبنی هی قیاسات قانونی کا ذکر اُوپر هوچکا هی ۴ *

حسب احکام شرع محمدی کے مقدمات وراثت میں یهه قاعده هی که شخص مفقودالخبر کی تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اُسکو متوفی سمجهینگے اور یهه اُصول بذاته اور کتابوں سے لیکر هائی کورٹ شمال و مغرب نے بهی اختیار کیا هی چنانچه چند مقدمات میں اسی بناء پر فیصله کیا هی ۵ اور حسب احکام شاستر بهی مفقودالخبر کی جائداد بعد اُسکے باره برس تک مفقودالخبر رهنے کے اُسکے ورثاء میں تقسیم هوتی هی ۶ لیکن دفعه هذا سے یهه بحث قائم هوتی هی که مفصله بالا قواعد شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقودالخبر کے عدالتوں پر واجب‌التعمیل هیں یا نهیں اِس وجهه سے که در حقیقت اُن دونوں مسئلوں کو مسئله قانون شهادت تصور کرنا چاهیئے لیکن چونکه یهه قانون وراثت سے نهایت متحد

۳ ترمیم بموجب دفعه ۹ - ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

۴ دیکهو صفحه ۳۶۲

۵ امام‌علی‌خاں بنام عبدالعلی‌خاں منفصله هائی کورٹ شمال و مغرب مورخه ۷ فبروری سنه ۱۸۶۷ع و مسماة دولت‌خاتون بنام خواجه‌علی‌خاں ایضا مورخه ۱۵ جنوری سنه ۱۸۶۷ع و مسماة رکهی‌بی‌بی بنام مسماة الفت‌بی‌بی ایضا مورخه ۲۰ مارچ سنه ۱۸۷۵ع

۶ جمنا جتی مرزمدار بنام کیشب‌لعل گهوس بنگال جلد ۲ صفحه ۱۳۴ دیوانی و گروداس ناگ بنام موتی‌لعل ناگ بنگال جلد ۶ صفحه ۱۹ ضمیمه

هی تو گو ایک مسئلہ قانون شہادت کا هی تاهم مثل مسئلہ اقبال بالنسب و قیاس صحبت دایمی مادر کے حکام عدالت هاے برتش انڈیا اُنپر معاملات وراثت کے طے کرنے میں لحاظ رکھتے هیں چنانچہ منجملہ اُن نظائر کے جنکا حوالہ ابھی دے چکے هیں ایک فیصلہ سنہ ۱۸۷۵ع کا هی جو بعد نفاذ ایکٹ هذا صادر هوا هی مگر ایک مقدمہ حال میں جسمیں کہ مدعیان نے اِس بیان سے دعوی کیا تھا کہ وہ بعد جانکی راے شخص مفقودالخبر کے وارث سالک راے متوفی کے هوتے هیں، اور بیوہ سالک راے متوفی نے مدعاعلیہما کے نام انتقال جائداد غیر منقولہ کا کردیا لہذا وہ انتقال منسوخ کیا جاے مدعاعلیہما کی طرف سے یہہ عذر پیش هوا کہ هرگاہ شاستر کے موافق جب تک کہ بارہ برس مفقودالخبر کو نہ گذر جائیں وہ مردہ تصور نہیں کیا جا سکتا اور جانکی راے کو مفقودالخبر هوئے صرف آتھہ یا نو برس هوئے هیں پس ایسی صورت میں مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکی راے کے کوئی حق دعویداری کا نہیں هی - فریقین کی طرف سے کوئی شہادت نسبت زندہ یا متوفی هونے جانکی راے کے نہ تھی پس بحث اِس امر کی تھی کہ ایسی صورت میں شاستر متعلق هوگا یا قانون شہادت اور قیاس قانونی کس طرف هی اور بار ثبوت کس فریق پر هی — عدالت هائی کورٹ الہ‌آباد نے اجلاس کامل سے یہہ تجویز کیا کہ بحالت عدم موجودگی ثبوت کے جانکی راے مفقودالخبر متوفی تصور کیا جاے اور دفعہ هذا اِس صورت سے متعلق هی نہ دھرم شاستر [7] *

دفعہ ۱۰۹ جب بحث اِس امر کی هو کہ فلاں اشخاص شریک اور زمیندار اور رعایا هیں یا مالک اور گماشتہ هیں اور یہہ بات ثابت کیجاے کہ وہ اُسیطور پر باهم عمل

بار ثبوت نسبت شراکت کرایہ‌داری و گماشتگی

---

[7] پرمیشری راے بنام بشیشر سنگھہ مفصلہ هائی کورٹ الہ‌آباد مورخہ ۲۴ اگست سنہ ۱۸۷۵ع

کرتے رهے هیں تو بار ثبوت اِس امر کا که یہه واسطه اُنکے درمیان نهیں هی یا موقوف هوگیا هی ذمه اُس شخص کے هی جو اُس واسطه کا هونا بیان کرتا هو *

متن دفعه هذا گورنمنٹ کے ترجمه سے نقل کي گئي هی اور اُسکے الفاظ کو بجنسه اُوپر نقل کردیا هي لیکن اُس میں ایک سخت غلطي واقع هوئي هی بدلے اِس عبارت کے که بار ثبوت اُس شخص پر هی جو اُس واسطه کا هونا بیان کرتا هو یہه عبارت چاهیئے بار ثبوت اُسي شخص پر هي جو که ایسا بیان کرتا هو (یعني واسطه کا موقوف هو جانا) *

بار ثبوت محکومہ دفعہ هذا مبني هی اِس قیاس پر که جسطرح پر حالت ایک شي کي تهي اُسي طرح پر اُسکا رهنا تصور کرنا چاهیئے جب تک که اُسکے خلاف نه ثابت هو دفعه هذا میں تین تعلقوں کا ذکر هی *

۱ — رشته شرکاء *

۲ — رشته زمیندار و کاشتکار *

۳ — رشته اصل مالک و گماشته *

نسبت رشته اول کے باب ۱۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع و علی الخصوص دفعه ۲۶۴ قابل ملاحظه هی *

نسبت رشته دوم کے واضح رهے که چند نظائر اِس اُصول پر قبل نافذ هونے ایکٹ هذا کے قائم هوچکي هیں — چنانچه ایک مقدمه میں یہه تجویز هوا که جب کاشتکار اراضي کے چهوڑنیکي اِطلاع حسب ضابطه دے چکا هو تو بار ثبوت اِس امر کا که باوجود اِس اطلاع کے کاشتکار اراضي پر قابض رها ذمه زمیندار کے هي لیکن جبکه کاشتکار نے با ضابطه اِطلاع نهیں دي تو زمیندار کا قبضه اور اپني بیدخلي ثابت کرنا ذمه کاشتکار کے هی ۸ لیکن جبکه پٹه ایک میعاد معینه کے لئے کاشتکار کو دیا گیا هو اور وه میعاد منقضي هوچکي هو تو بار ثبوت اِس امر کا که باوجود انقضاے میعاد معینه

۸ مسٹر جیمس ارسکن بنام رام کمار راے ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۲۱ دیواني .

کے کاشتکار اراضی پر قابض رها ذمه زمیندار کے هی جو که کاشتکار پر دعوی واسطے نکالنے کے کرتا هی ۲ *

نسبت رشته سوم کے باب ۱۰ سے ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی علی الخصوص دفعه ۱۰۶ *

دفعه ۱۱۰ جب بحث اِس امر کی هو که ایک شخص جو ایک شی کا قابض هی وہ اُسکا مالک هی یا نهیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وہ مالک نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا مالک نهونا بیان کرتا هو *

بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضه

بار ثبوت متحکومه دفعه هذا مبنی هی مسئله القبض دلیل الملک پر اور اِسی وجهه سے جب کبھی کوئی شخص کسی شخص قابض کو کسی جائداد منقوله یا غیر منقوله سے بیدخل کرنا چاهتا هو تو بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه کو حق ملکیت حاصل نهیں هی ذمه اُس شخص کے هی جو که اُس کو بیدخل کرنا چاهتا هی *

اِس قسم کے مقدمات میں استحقاق مدعاعلیه قابض سے کچھه بحث هوتی هی اور جب تک که مدعی کوئی اپنا حق اعلی ثابت نکرے اُس وقت تک اُس کو ڈگری نهیں مل سکتی ۱ چنانچه جب کبھی گورنمنٹ کسی جائداد کی نسبت اس بنا پر که متوفی لاوارث مرا اور اِس لیئے گورنمنٹ کو اُس کی جائداد کی نسبت استحقاق پیدا هوا ذمه گورنمنٹ کے هی اور جب تک گورنمنٹ یهه

۲ نلک پراکاش بنام مهاپیر پاتھے بنگال جلد ۷ صفحه ۱۱ ضمیمه

۱ جوالا بخش سنگهه بنام دهرم سنگهه سورزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۵۲۸ — و رام نراین راے بنام فرخ النساء مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحه ۲۳۴ — و راجه پرده کنت راے بنام بابو چند اوار راے مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحه ۱۲

نه ثابت کرے تو مدعاعلیه قابض کي بے استحقاقي سے کچهه سروکار نهیں هوسکتا ۲ لیکن جبکه ایک مدعي اپنا استحقاق بادي‌النظري طور پر ثابت کردے اور دستاویزات اپنے نام کي نسبت جائداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمه مدعاعلیه کے جا پڑتا هی ۳ *

لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے دایر هوتے هیں اور اُنسے اصول مفصله بالا متعلق نهیں هی اُس قسم نالشات کي نوعیت جو دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے ملاحظه سے ظاهر هوگي اور اُس دفعه کو ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع قانون تمادي نے منسوخ نهیں کیا اور حسب دفعه ۲۹ — ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۶۱ ع احکام مصدورہ دفعه مذکور قابل اپیل و تجویز ثاني نهیں هیں - دفعه ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع یهه هی —

مقدمات مقابضت حسب دفعه ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع

,, اگر کوئي شخص سواے بذریعه عمل قانوني کے اپني کسي جائداد غیر منقوله سے بلا رضامندي اپنے اور طرح پر بیدخل کیا جاے تو اگر شخص مذکور یا شخص دیگر جو اُس کے ذریعه سے دعویدار هو نالش دلا پانے قبضه اوپر جایداد مذکورہ کے عدالت میں رجوع کرے تو شخص مذکور باوصف پیش هونے کسي اور استحقاق کے قبضه پانے کا مستحق هوگا مگر شرط یهه هی که نالش مذکور تاریخ بیدخلي سے چهه مهینه کے اندر دایر کي جاے اور ملحوظ رهے که اِس دفعه کي کسي عبارت سے اُس شخص کو جس سے قبضه چهوڑا لیا گیا هو یا کسي اور شخص کو ممانعت اِس بات کي نه هوگي که وہ نالش بغرض ثبوت استحقاق اپنے اور حصول قبضه جایداد اندر میعاد مقررہ ایکٹ هذا پیش کرے ” *

دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۶۹ ع

اِس دفعه کے دیکهنے سے واضح هوگا که اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیه کا قبضه جایداد پر بجبر یا فریباً دهوکے سے حاصل هوتا هی

۲ گردهاري لال راے بنام گورنمنٹ بنگال مورزانڈیں اپیل جلد ۱۲ صفحه ۳۴۸ و ایضا . ایضا بنگال جلد اول صفحه ۴۴ پریوي کونسل

۳ سوار هامتي اور بلام سري نباش کونڈ بنگال جلد ۶ صفحه ۱۲۵

اور اِس وجہہ سے اُسکي مقابضت کے حق میں وہ قیاس قانوني نہیں پیدا ہوتا جسکي وجہہ سے بار ثبوت ذمہ مدعي یعني شخص بیدخل شدہ کے پڑے پس جبکہ مدعي اپنا قابض ہونا قبل ایسي بیدخلي کے ثابت کردے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیہ کے ذمہ ہوتا ہی لیکن استحقاق کي تجویز ان مقدمات میں نہیں ہوتي اور مدعي کو صرف اپنا قبضہ سابق ثابت کرنا کافي ہی [۴] اور جبکہ حسب منشاء دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کسي شخص کا قبضہ بحال کردیا جاوے اور پھر نمبري نالش اُس شخص پر نسبت جایداد مذکور کے دایر ہو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمہ مدعي کے پڑیگا [۵] *

> قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا ہو قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور موثر بارثبوت نہیں ہی

یہہ قیاس جو کہ کسي شخص کے جائداد پر قابض رہنے سے ہوتا ہی اُن صورتوں میں جبکہ کسي فریب یا جبر کي وجہہ سے قبضہ حاصل کیا گیا ہو تو نسبت شخص قابض کے نہیں ہوتا اور گو کسي شخص بیدخل شدہ نے دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ع کے موافق قبضہ نہ حاصل کیا ہو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمہ ۲ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع اُسکے اس قسم کے دعوے میں تمادي عارض ہوجاوے تاہم اگر وہ نالش نمبري میں جس میں کہ وہ خود مدعي ہو یہہ بات ثابت کردے کہ میں فریباً یا جبراً بیدخل کیا گیا ہوں تو بارثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنے کا ذمہ مدعاعلیہ کے ہوگا اسلیئے کہ کوئي شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور گو مدعاعلیہ قابض ہو لیکن چونکہ اُسنے فریباً یا جبراً قبضہ حاصل کیا ہی اسلیئے اُسکے حق میں قیاس قانوني نہیں ہی اور اُسکے ذمہ بارثبوت نسبت حق

---

۴ گوپاري بنام ادما بسنداسي دیبي ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۲ دیواني — و رادھا کنت گرھائیں بنام کشن گوبند اوڈھائي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۷۱ دیواني — و چندر ناتھہ بنام رام سندر سراما ویکلي جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ دیواني – و موہن چندر پنتا پادیوي بنام سري متي پرودا دیبي بنگال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ — اپیل دیواني

۵ مولوي معین‌الدین بنام گریش‌چندر راے چودھري ویکلي جلد ۷ صفحہ ۱۳۰ دیواني

ملکیت کے هي [۶] اور مدعي اپني مقابضت سابق لساني شهادت سے ثابت کرا سکتا هي [۷] وجهه اس قاعدۂ قانوني کي یهه هي که مقابضت سابق ایک اعلی حق هي به نسبت اُس شخص کے حق کے جسنے ناجائز طور پر قبضه حاصل کیا هائي کورت کلکته نے چند مقدمات کي تجویزوں کے ساتهه اس مسئله کي بحث کي هي اور وه قابل ملاحظه هیں [۸] لیکن اب باب ۴ قانون تمادي ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع نے اس امر کو صاف کر دیا هي اور وه قابل ملاحظه هي [۹] لیکن قبضه ظاهري خیال ملکیت پیدا کرتا هي اور اگر مدعي یهه بیان کرے که مدعاعلیه بحیثیت سربراه کاري قابض هي تو بارثبوت ایسي سربراه کاري ثابت کرنے کا ذمه مدعي کے هي [۱] *

دفعه ۱۱۱ جب فیمابین فریقین کسي معامله میں نیک نیتي کے باب میں گفتگو هو اور ایک اُنمیں سے ایسے منصب میں هو که اُسپر کوئي عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے تو بارثبوت راستي معامله کا اُسي فریق کے

بار ثبوت نیک نیتي ایسے معامله کا جو معتمدعلیه کے ساتهه کیا گیا هو

---

۶ تارچند گهوس بنام سدهنتو سیرتک بهتا چارج جلد ۳ بنگال صفحه ۲۹۸ اپیل دیواني .

۷ مدهرام دیپ بنام دیبيچرن دیپ بنگال جلد ۴ صفحه ۹۷ — اجلاس کامل

۸ خواجه عنایت‌الله چودهري بنام کشن‌چندر سوما ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۸۷ دیواني — و عایشه بیبي بنام کهني مولا ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۱۳۶ دیواني و ساماں سندري دیبي بنام کلکتر مالدہ ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۱۶۴ دیواني

۹ دیکهو صفحه ۷۵ لغایت ۸۴ و دفعه ۲۹ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع

۱ کیسري سنگهه بنام رامداس ویکلي جلد ۸ نیصلجات اجلاس کامل سنه ۱۸۶۲ع

ذمہ ھی جو اُس عمل میں معتمدعلیہ ھونے کامنصب رکھتا ھی *

تمثیلات

(الف) ایک موکل نے ایک مختار پر درباب ایک بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک نالش اس باب میں دائر کي اُسمیں راست معاملگي کي بحث ھی پس بارثبوت راست معاملگي کا اُس مقدمہ میں ذمہ مختار کے ھی *

(ب) ایک بیع کے معاملہ میں بیٹے کي جانب سے جو ابھي بالغ ھوا ھی باپ کي نسبت نیک نیتي سے معاملہ کرنے کي بحث ایک مقدمہ میں واقع ھی اور وہ مقدمہ بیٹے کي طرف سے دائر ھوا ھی بارثبوت نیک نیتي سے معاملہ کرنے کا باپ کے ذمہ ھی *

یہہ اصول تجربہ انساني پر مبني ھی کیونکہ اکثر وہ لوگ جنکو کہ منصب صلاح کاري کا حاصل ھوتا ھی اپنے نفع ذاتي کے لیئے ایسے معاملات کر لیتے ھیں جنسے اُنکا فایدہ متصور ھوتا ھی *

نوعیت، اس رشتہ اعتماد کي تمثیلات دفعہ ھذا سے ظاھر ھوگي لیکن علاوہ ان تمثیلات کے تمام اور رشتہ اعتمادي کي وجہہ سے بھي بار ثبوت ذمہ اُس شخص کے ھوگا جو ایسے معاملہ سے مستفید ھونا چاھتا ھی — اس قسم کي بحث ھندوستان میں اکثر مستورات پردہ نشین کي نسبت واقع ھوتي ھی اور حکام پریوي کونسل نے بارھا یہہ تجویز کیا ھی کہ جب کبھي کوئي پردہ نشین عورت کسي ایسے شخص کے حق میں جو اُسکا صلاح کار ھو کوئي دستاویز لکھے یا اور کسي قسم کا معاملہ کرے تو وہ معاملہ نیک نیتي کا نہ سمجھا جاویگا جب تک کہ کوئي شخص جواُس سے مستفید ھونا چاھتا ھی تحریري ثبوت نیک نیتي کا نہ داخل

کرے اور بار ثبوت ایسي نیک نیتي کا اُسکے ذمه هوتا هی [۲] اور هائي کورت کلکته نے بهي اسي اصول پر بهت سے فیصلهجات نافذ کیئے هیں [۳] اور ایک مقدمه میں جسمیں که ولیه پردہ نشین نے اپنے نابالغوں کي جایداد منتقل کر دي تهي اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مشتریان پر تنسیخ کا دعوی کیا تو بار ثبوت نیک نیتي معامله کا ذمه مشتریان قایم هوا [۴] اسي طرح پر جبکه معامله مابین صلاحکار قانوني اور اُسکے موکل کے تها تو یهه تجویز هوا که معامله بوجهه دباؤ ناجایز کے تصور کیا جاویگا جب تک که اُسکے خلاف ثبوت نه هو اور بار ثبوت ذمه اُس شخص کے هی جو ایسے معامله سے مستفید هونا چاهتا هی [۵] غرض که اِس قسم کے معاملات میں قانون نے نهایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیتي کا بذمه اُس شخص کے رکها هی جسنے که بحالت معتمد الیه هونے کے اپنے معتمد سے کوئي معامله کرلیا هو اور اُسکي مختلف نظیریں دیکهنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کي معلوم هوگي [۶] *

دفعه ۱۱۲ یهه واقعه که کوئي شخص دَورانِ قایم رهنے ازدواج جایز مابین اُسکي والده اورکسي اور شخص کے پیدا هوا تها یا اُس ازدواج

ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعي صحت نسب

۲ منشي بذل الرحیم بنام شمس النسا بیگم موررانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۱ — و تکور دین تیواري بنام نواب سید علي حسین خان ویکلي جلد ۲۱ صفحه ۳۴۰ — و مسماة عظیم النسا بنام دقر خان بنگال جلد ۱۰ صفحه ۲۰۵

۳ عبدالعلي بنام کریم النسا ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۵۳ نظایر دیواني — و سندر کماري دیبي بنام گشوري لعل ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۳۴ دیواني

۴ روپنراین سنگهه بنام گنگا پرشاد ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۹۷ دیواني

۵ کهنگ بنام مینا حلواین بنگال جلد ۱ صفحه ۹۵ اپیل دیواني

۶ کنهیا لعل جوهري بنام کامني دیبي بنگال جلد ۱ صفحه ۳۱ و ۳۲ — و منوهرداس بنام بهک متي داسي بنگال جلد ۱ صفحه ۲۸ ابتدائي — و پنا لعل پهل بنام سري متي باما سندري داسي بنگال جلد ۶ صفحه ۷۳۲ — و گوروسي بنام امرتامائي داسي بنگال جلد ۶ صفحه ۱ ابتدائي — و رام پرشاد مصر بنام راني پهول متي ویکلي جلد ۷ صفحه ۹۹ دیواني — و رام پرشاد مصر بنام راني پهول متي موررانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۳۳۱

کے فسخ هونے کے بعد مابین ۲۸۰ یوم کے پیدا هوا اور اُسکي والده بے شوهر رهي ثبوت قطعي اِس امر کا هوگا که وه صلبي بیٹا اُس شخص کا هی الا اُس حال میں که یهه ثابت هو که زوجه اور شوهر اُس زمانه میں که اُسکا حمل هو سکتا تها باهم صحبت نهیں رکهتے تهے *

لفظ صلبي بیٹا انگریزي عبارت قانوني کا صحیح ترجمه نهیں هی— صحیح النسب بیٹا مراد هی *

پانچ دفعات ماسبق میں جو قیاسات کا ذکر هی وه قیاسات قانوني غیر قطعي هیں دفعه هذا و دفعه ۱۱۳ میں وه دو قیاس قائم کیئے گئے هیں جنکو قیاسات قانوني قطعي کهنا چاهیئے اور انکي نسبت هم اوپر ذکر کر چکے هیں ۷ قیاس قطعي اور ثبوت قطعي ایک چیز هیں *

مسئله قانون شهادت مندرجه دفعه هذا مصلحت ملکي پر مبني هی اور نیز قیاس پر جو که انسان کے روز مره تجربه سے قائم هوتا هی *

شرع محمدي میں بهي قیاس صحت نسب ایک نهایت اعلی درجه کا قیاس تصور کیا گیا هی اور حکام عدالتهاے دیواني نے بارها یهه تجویز کیا هی که جو اولاد که ایسے ایام میں پیدا هو که جو مدت سے ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتهه رهے هوں اور کوئي امر مانع نکاح مابین اُس مرد اور عورت کے نهو تو وه اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور هوگي ۸ اور بلا ثبوت کامل اس امر کے که آیا اُس عورت اور مرد کے باهم نکاح شرعي هوا هي یا نهیں اُنکي اولاد صحیح النسب تصور هوگي ۹

۷ دیکهو صفحه ۳۶۳ — ۳۶۵

۸ خواجه هدایت‌الله بنام راے جان خانم موروزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۲۹۵

۹ محمد باقر حسین خاں بهادر بنام شرف‌النسا بیگم موروزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۱۳۶ — و ولس بنام صندل‌النسا چودهراین موروزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۱۷۷

اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا ہو وہ شرعاً لازمی طور پر صحیح‌النسب قرار پاویگي جب تک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائي اُن ایام میں نہیں رکھتے تھے کہ جس میں اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو [1] نسبت تعریف ثبوت قطعي کے دیکھو دفعہ ۴ [2] *

دفعہ ۱۱۳ اشتہار مندرجہ گزٹ

ثبوت تفویض ملک

آف انڈیا بایں مضمون کہ ایک حصہ عملداري سرکار انگریزي کا کسي ہندوستاني ریاست یا والي ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا ہی ثبوت قطعي اس امر کا ہوگا کہ تفویض ملک کي اُس تاریخ میں جو اُس اشتہار کے اندر لکھي ہو جوازاً عمل میں آئي *

دفعہ ۱۱۴ عدالت کو جائز ہی

عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جایز ہی

کہ وجود کسي واقعہ کا جو اُسکي دانست میں غالباً وقوع میں آیا ہو قیاس کرلے البتہ معمولي طریقہ واقعات طبعي اور رویہ انساني اور

1 جسونت سنگھہ جي بنام جیت سنگھہ جي مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۵

2 دیکھو صفحہ ۳۵ و ۳۷ و ۳۸

سرکاري اور خانگي کار وبار کا بنظر اُس نسبت کے جو اُس مقدمہ کے واقعات کے ساتھہ اُنکو ہی ملحوظ رکھنا ہوگا *

تمثیلات

عدالت کو اُمور مفصلہ ذیل کے قیاس کرلینے کا اختیار ہی *

(الف) یہہ کہ جس شخص کے پاس سرقہ کے بعد زمانہ قریب میں مال مسروقہ ہو وہ خود چور ہی یا دانستہ اُسنے مال مسروقہ لیا ہی الا اُس حال میں کہ وہ اپنے پاس اُسکے آنے کي وجہہ بیان کرے *

(ب) یہہ کہ شریک جرم اعتبار کے قابل نہیں ہی الا اُس حال میں کہ مقدمہ کے اہم اُمور جزئي میں اُسکے بیان کي تائید اور طور سے ہوتي ہو *

(ج) یہہ کہ ایک ہنڈي جو سکاري ہوئي یا پشت پر بیچا لکھي ہوئي ہی وہ بابت معاوضہ کافي کے سکاري گئي ہوگي یا اُسکي پشت پر بیچا لکھا گیا ہوگا *

(د) یہہ کہ ایک شی یا حال اشیاء کا موجود ہونا ثابت کیا گیا اور اُس وقت سے اُس قدر عرصہ نہیں گذرا جسکے اندر ایسي اشیاء یا حالات اشیاء معدوم ہوجایا کرتے ہوں تو اُنکي نسبت یہہ قیاس کرلینا جائز ہی کہ اب تک موجود ہونگي *

(ہ) یہہ کہ عدالت اور دفتر کے کام حسب ضابطہ انجام دیئے گئے ہیں *

(و) یہہ کہ معمولي طریقہ کاروبار کا خاص اُمور میں مرعي رکھا گیا ہی *

(ز) یہہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتي تھي اور پیش نہیں کي گئي اگر وہ پیش کیجاتي تو جس شخص نے کہ اُسکو دبا رکھا اُسکے حق میں مضر ہوتي *

(ح) یہہ کہ ایک شخص ایک سوال کا جواب نہیں دیتا ہی اور وہ جواب دینے پر قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا ہی اُسکا جواب اگر وہ دیتا تو اُسکے حق میں مضر ہوتا *

(ط) یہہ کہ ایک دستاویز جس سے کوئي ذمہداري پیدا ہوتي ہی دستاویز کے لکھہ دینے والے کے پاس ہی تو اُس ذمہداري سے براُت حاصل ہوئي ہوگي *

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہی بہتجویز اس امر کے ملحوظ رکھنے ضرور ہیں کہ یہہ قاعدے خاص مقدمہ مرجوعہ سے متعلق ہوتے ہیں یا نہیں *

- تمثیلات جو متعلق اس دفعہ کے ہیں یہاں ختم ہوچکي ہیں لیکن واضعان قانون نے بغرض صراحت مزید ہر تمثیل کي نسبت ایک صورت بیان کي ہی اور اُس ہر صورت کو اُس تمثیل کے ساتھہ پڑھنا چاہیئے جس سے کہ وہ متعلق ہی *

مثلاً تمثیل (الف) ایک دوکاندار کے روپیہ کي تھیلي میں ایک نشان کیا ھوا روپیہ اُسکے چورائے جانے کے بعد عرصۂ قریب میں موجود ھی اور وہ بتصریح نہیں کہہ سکتا ھی کہ اُسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولي اثناء کاروبار میں ھمیشہ روپیہ لیا کرتا ھی *

تمثیل (ب) ایک شخص نہایت مہذب کي تجویز بعلت باعث ھلاکت ھونے ایک شخص کے اسی نہج سے کہ اُسنے ایک کل کي ترکیب میں غفلت کي پیش ھی اور عمرو ایک شخص ویسا ھي نیک نام جو اُسکي ترکیب میں شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع میں آئے بیان کرتا ھی اور تسلیم کرتا ھی اور موجود کہتا ھی کہ زید سے اور اُس سے جیسا کہ ھو جایا کرتا ھی بے احتیاطي ھوئي *

تمثیل (پ) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص سے ھوا اور مجرموں میں سے تین شخص زید اور عمرو اور بکر موقع واردات پر پکڑے گئے اور ایک دوسرے سے علحدہ رکھا گیا اور اُنمیں سے ھر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ھی جس سے خالد بھي ماخوذ ھو اور وہ بیانات مؤید ایک دوسرے کے اس طور پر ھیں کہ سازش سابقہ نہایت قرین قیاس ھی *

یہاں ترجمہ گورنمنٹ میں غلطي هی — بدلے لفظ قرین قیاس کے لفظ بعید قیاس ہونا چاهیئے *

تمثیل (ج) زید ایک هنڈي کا لکھنے والا ایک شخص کاروباري هی اور عمرو اُسکا سکارنیوالا نو عمر اور ناواقف اور بالکل زید کي داب میں هی *

تمثیل (د) ثابت کیا گیا کہ پانچ برس پیشتر ایک دریا ایک سمت میں بهتا تها لیکن معلوم هوا کہ اس عرصہ میں طغیاني پاني کي هوئي جس سے دهار اُسکي بدل گئي هوگي *

تمثیل (ہ) ایک عمل عدالت کا جسکے با ضابطہ هونے کے بابت شبہہ هی خاص حالات میں انجام دیا گیا تها *

تمثیل (و) بحث اس امر کي هی کہ ایک خط پهونچا تها یا نهیں اور اُسکي نسبت ڈاک میں ڈالا جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث ڈاک کا معمولي راستہ بند هوگیا تها *

تمثیل (ز) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش نهیں کرتا هی جو ایک چهوٹے سے معاملہ میں جسکي بابت اُسپر نالش هی موثر هوتي لیکن ایسابهي هی کہ پیش هونا اُسکا اُسکے گهرانے کي ناگواري اور بدنامي کا موجب هوتا *

تمثیل (ح) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہیں دیتا ہی جسپر قانوناً جواب دینے کے لیئے جبر نہیں کیا جا سکتا ہی لیکن اُسکا جواب دینا ایسا ہی کہ جس معاملہ میں اُس سے سوال کیا گیا اُس سے علیحدہ معاملات میں اُسکا نقصان ہوتا ہی *

تمثیل (ط) ایک تمسک اُسکے لکھہ دینے والے کے پاس ہی لیکن حالات مقدمہ کے ایسے ہیں کہ اُسنے اُسکو چورا لیا ہوگا *

دفعہ ہذا کے الفاظ سے ظاہر ہی کہ جن قیاسات کا ذکر اس میں کیا گیا ہی وہ قیاسات اختیاری ہیں دفعہ ۴ میں یہہ الفاظ وو جایز ہی کہ قیاس کرلے " کے معنی بیان ہوئے ہیں — قیاسات کی نسبت دفعہ ۱۰۲ کی شرح میں مفصل طور پر ذکر کراے ہیں [۳] تمثیلات دفعہ ہذا میں چند قسمیں قیاسات واقعاتی کی جوکہ قدرتی اُصول پر مبنی ہیں بیان کی گئی ہیں — ان قیاسات سے بھی اُسی فریق پر جو کہ مخالف قیاس ہی بارثبوت جا پڑتا ہی مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے اُمور مفصلہ ذیل ظاہر ہونگے *

اول یہہ کہ ہر شخص کے بیگناہ ہونے کا قیاس ہوتا ہی *

اس قیاس کے مقابلہ پر دوسرا قیاس یہہ ہی کہ اُس شخص کے قبضہ میں مال مسروقہ ہی اور جبکہ یہہ ثابت ہوجاوے تو دونوں قیاس برابر ہوجاتے ہیں اور یہہ بات کہ سرقہ کے مال کا خود قبضہ بھی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قایم کرتا ہی پس جب تک کہ وہ اپنی بیجرمی نہ ثابت کرے وہ مجرم تصور ہوگا پس بار ثبوت اس طرح پر اس قسم کے قیاس سے بھی اولٹ جاتا ہی — علاوہ ان قیاسات کے جنکا کہ ذکر تمثیلات دفعہ ہذا میں ہی صدہا اور قسم کے قیاسات ہیں جنکا ذکر ممکن نہیں ہی *

---

۳ دیکھو صفحہ ۳۶۴ لغایت ۳۶۵

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعہ ۱۱۵ جب کسي شخص نے اپنے اظہار یا فعل یا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسي چیز کي نسبت یہہ باور کرایا ہو یا اسکو باور کرنے دیا ہو کہ وہ راست ہی اور اُسي اعتبار پر اس سے عمل کرایا ہو یا اسکو عمل کرنے دیا ہو تو وہ یا اسکا قایم مقام مجاز اسکا نہوگا کہ کسي نالش یا کارروائي میں جو فیمابین اسکے اور اس شخص یا اسکے قایمقام کے ہو اس چیز کي صداقت سے انکار کرے *

موانع تقریر مخالف

تمثیل

زید نے عمداً اور بدروغ عمرو کو یہہ باور کرایا کہ فلاں زمین زید کي ہی اور اس طور سے عمرو کو اُس زمین کے خریدنے اور اُسکي قیمت کے ادا کرنے کي ترغیب دي *

بعد ازآں وہ زمین زید کي ملک میں آئي اور زید نے چاہا کہ وہ بیع اس بناء پر منسوخ ہو جاے کہ

بروقت بیع کے وہ اُس پر کچھہ اِستحقاق نہیں رکھتا تھا پس زید مجاز اُسکا نہوگا کہ اپنے عدم اِستحقاق کا ثبوت پیش کرے *

ہم دفعہ ۴ کي شرح میں نوعیت قیاس قانوني قطعي کي جسکو ثبوت قطعي کہتے ہیں بیان کرآے ہیں اور دفعہ مذکور کے متن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جہاں کہیں ثبوت قطعي موجود ہو اُسکے خلاف عدالت شہادت داخل نہ ہونے دیگي — مانع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہی بمقابلہ خاص شخص کے وہي اثر رکھتا ہی جو کہ ثبوت قطعي بمقابلہ ہر شخص کے رکھتا ہی یعني اُسکے خلاف شہادت نہیں داخل کي جاسکتي لیکن ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف میں یہہ فرق ہی کہ ثبوت قطعي ہمیشہ قیاس راستي واقعہ پر مبني ہوتا ہی اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامي بلا لحاظ راستي واقع کے بطور جواب دنداں شکن کے ہوتا ہی — دفعہ ۱۱۲ میں ایک صورت ثبوت قطعي کي مندرج ہی اور دفعہ ہذا میں صورت مانع تقریر مخالف کي بیان کي گئي ہی *

مانع تقریر مخالف کے صادق آنے کي شرایط

دفعہ ہذا کے صادق آنے کے لیئے اُمورات مفصلہ ذیل ضرور ہیں :—

اول — یہہ کہ کسي شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو *

دوم — یہہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل اِرادتاً ہوا ہو *

سوم — یہہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل کے بھروسہ پر کوئي کام کیا ہو *

چہارم — وہ شخص اول کسي مقدمہ میں جو کہ مابین اُسکے اور اُس دوسرے شخص کے دایر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کي راستي سے منکر نہیں ہو سکتا *

مگر یہہ امر واضح رہے کہ اور مقدمات میں جو کہ بھروسہ کرنے والے کے مقابلہ پر نہیں ہیں وہ شخص اول اُس سے انکار کرنے کا مجاز ہی

چنانچہ جبکہ دو شخصوں نے ملکر ایک جھوٹ امر ایک شخص ثالث کے دعوي کے جواب میں بیان کیا تھا بعد ازآن اُن دونوں شخصوں کے خود مابین ایک مقدمہ قائم ہوا تو یہہ قرار پایا کہ چونکہ اِن دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھہ بھروسہ نہیں کیا تھا بلکہ دانستہ جھوٹ بیان کیا تھا اِس لیئے ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُن دونوں کے باہم ہو اُنکا کذب سابق مانع تقریر مخالف نہیں تصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہی کہ اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کریں [۴] اور نیز یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ قبل اِسکے کہ مسئلہ مانع تقریر مخالف صادق آوے دوسرے شخص کا بھروسہ کر کے کچھہ عملدرآمد کرنا ضروري ہی ورنہ مانع تقریر مخالف پیدا نہیں ہوتا [۵] *

تمثیل دفعہ ھذا ایک سادہ بیان مسئلہ مانع تقریر مخالف کا ہی قریب قریب اسي قسم کا ایک مقدمہ کلکتہ میں پیش ہوچکا ہی اُسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے اپنے نام کا بیعنامہ نسبت اپنے ایک بھائي کي جائدا کے لکھہ لیا اور بکر کو یہہ دھوکا دیکر کہ جائداد مذکور میري ہی اُسکے ہاتھہ بیع کردي بعد ازآن بیعنامہ جعلي جو کہ زید نے اپنے نام لکھہ لیا تھا منسوخ ہوا اور اُسکے بعد زید کے بھائي کا انتقال ہوگیا اور وہ وارث شرعي اپنے برادر متوفي کا قرار پایا پھر زید کا بھي انتقال ہو گیا اور اُسکے وارثوں نے بحیثیت ورثاء زید بکر پر دعوي واسطے دلا پانے اُس جائداد کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہہ تجویز ہوا کہ جبکہ زید نے خود اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوٹ یقین دلاکر بکر کے ہاتھہ جائداد بیچي تھي تو اُسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور بکر کے نسبت جائداد مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا اور اُسکي اولاد کو بھي حاصل نہیں ہی جو کہ اُسکو خود حاصل نہیں تھا اور مانع تقریر مخالف اُنکے دعوي میں عارض ہی [۶]

---

۴ رامہورسنگھہ بنام پرانپیاري ویکلي جلد ا صفحہ ۱۵۶

۵ کریشچندر گھوس بنام ایشرچندر مکرجي بنگال جلد ۳ صفحہ ۳۳۷ - اپیل دیواني و چندرکپرہ چکربتي بنام بہاريموہن دت ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۶ منشي سید امیرعلي بنام سیفعلي ویکلي جلد ۵ صفحہ ۴۸۹ دیواني و بابو رادھاکشن بنام مسماۃ شرفالنساء ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۱ دیواني و فریدالنساء بنام رحمت ویکلي جلد ۲ صفحہ ۳۶

اسي أصول پر يهه بهي تجويز هوا هی که ايسي صورت ميں که جب کسي شخص کو ايک حق محدود حاصل هی اور وه أس حق سے زيادہ کسي شخص کو منتقل کرے اور بعد أس انتقال کے وه حق زائد بهي أسکو حاصل هوجاوے تب اپنے انتقال سابق کو وه منسوخ نهيں کرا سکتا هی چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که ايک شخص کو ذيلي پٹه دينے کا اختيار تها ليکن أسنے پٹه دوامي دو هزار روپيه کے عيوض ميں ديديا اور أسکي حق ملکيت أس پٹه دهنده کو حاصل هوا تو يهه تجويز هوا که گو بروقت پٹه دينے کے أسکو اختيار پٹه دوامي دينے کا نه تها اور اب أسکو حاصل هوگيا تاهم أس پٹه دوامي کو منسوخ نهيں کرا سکتا ۷ *

مانع تقرير مخالف بوجهه ترک قول و فعل

يهه ايک صورت مانع تقرير مخالف بوجهه قول اور فعل کے هی اب هم نوعيت أن موانع تقرير مخالف کي جو که بوجهه ترک قول يا فعل کے قائم هوتي هيں بيان کرتے هيں مثلا اگر ايک جائداد کو جو کهملکيت زيد کي هی عمرو اپني بيان کر کے بکر کے هاتهه بيچتا هی اور زيد باوجود اپني موجودگي کے معترض نهيں هوتا تو أسکو بعد ازآن يهه منصب باقي نهيں رهتا که بکر مشتري پر به بيان إس امر کے که عمرو بايع کو منصب بيع کرنے کا نه تها اور يهه جائداد ميري هی دعوي دائر کرے چنانچه ايک مقدمه ميں جس ميں که اصل مالک نے ايک اسم فرضي مشتري کو إس امر کي إجازت دي که اشخاص غير کو يهه يقين دلائے که وه جائداد واقع ميں أسکي هی اور أن اشخاص غير نے اسم فرضي مالک کو مالک واقعي تصور کرکے رهنامه اپنے نام لکهوايا يهه تجويز هوا که مالک اصلي بوجهه اپنے عملدرآمد کے مرتهنان پر دعوی تنسيخ رهن نهيں کرسکتا اور مانع تقرير مخالف أسکے مقابله ميں عارض هی اور وه مالک اسم فرضي کے افعال کا پابند هی ۸ اور ايک اور مقدمه ميں جسکي واقعات همشکل مقدمه مذکور

۷ کرن جوبے بنام جالکي پرشاد منفصله هائيکورٹ شمالو مغرب مورخه ۲۲ أگست سنه ۱۸۶۶ع

۸ بابا سندري دیبي بنام ريشماني ديبي ويکلي جلد ۲ صفحه ۳۶ ديواني

تھي اور سواے اسکے مالک اصلي نے رهنامه پر گواهي بھي کردي تھي تو وهي اُصول اس مقدمه سے بھي متعلق هوا ۹ یهي اُصول جو که مالک سے متعلق هی مرتھن سے بھي متعلق هي چنانچه ایک مقدمه میں جبکه ایک جائداد ایک شخص کے پاس رهن تھي اور بعد ازآن راهن نے اُسي جائداد کي کفالت پر اور روپیه قرض لینا چاها اور مرتھن نے اُس کے قرض دلوانے میں مدد کي اور اپنے مطالبه کا کچھه ذکر نهیں کیا تو هائي کورٹ شمال و مغرب نے یهه تجویز کیا که مرتھن اول نسبت اپنے مطالبه کے یهه حق رکھتا هی که بدلے اِسکے که اُسکے مطالبه کو سبقت ملے مرتھن ثاني کو سبقت ملیگي اور بعد اداے اُسکے مطالبه کے اگر جائداد میں سے کچھه بچے تو مطالبه مرتھن اول ادا کیا جاویگا ۱ اسي طرحپر جبکه ایک شخص داین نے باجراے ڈگري زر نقد مدیون کي ایک جائداد قرق کرائي لیکن اِسبات کا کچھه ذکر نهیں کیا که وه جائداد ایک اور مطالبه داین مذکور میں مستغرق هی اور اُس جائداد کو ایک شخص ثالث نے خرید لیا اور اُسکے بعد داین مذکور نے بر بناء کفالت مذکور اُس جائداد کو پھر قرق کرایا اور جبکه عذرداري مشتري نیلام کي بصیغه متفرقه نامنظور هوئي اور اُسنے نالش نمبري ڈگریدار پر بغرض تنسیخ حکم متفرقه دایر کي تو هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که داین مذکور کا بر وقت اجراے ڈگري زر نقد کے اپنے مطالبه کفالت کا کچھه ذکر نکرنا ایک ایسا ترک فعل هی که جو اُسکو مشتري کے مقابله پر کامیاب هونے سے باز رکھتا هی اور مانع تقریر مخالف اُسکے خلاف عائد هی ۲ اسي طرح پر ایک مقدمه میں جس میں که ایک شخص نے بحیثیت مشتري حقوق مدعي بجاے نام مدعي کے اپنا نام داخل کرایا اور مدعاعلیه نے اسپر کچھه عذر نهیں کیا تو یهه تجویز هوا که مدعاعلیه کو کوئي ایسا حق نهیں هی که بعد ازآن اس امر کي بحث کرے که مشتري قایم‌مقام جائز مدعي کا نهیں هی اور اسلیئے مقدمه ختم هونے کے لایق هی ۳ *

۹ پرجاگالوه کھوس بنام کولس چندرپالوچي ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۹۳ دیوانی
۱ راے سیتارام بنام کشنداس منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۸ دسمبر سنه ۱۸۶۸ ع
۲ دلت سرکار بنام کشن‌امار بخشي بنگال جلد ۳ صفحه ۲۰۷
۳ پیر چندو بنام پنسي دهر بنگال ۳ صفحه ۲۱۲ دیواني

مسئله مانع تقریر مخالف بوجهه سکوت کے سمجھنے کے لیئے نوعیت اقبالی بوجهه عمل درآمد النخاص سمجھنا چاهیئے اور اُسکا ذکر پهلے هوچکا هی تشریح دفعه ۱۷ ایکٹ هذا — اور دفعه ۱۴۳ و ۱۶۴ و ۲۲۸ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قانون معاهده کی قابل ملاحظه هیں *

اُصول شرح محمدی نسبت زایل هوجانے حق شفع سکوت کی وجهه سے اِسی اُصول پر مبنی هی اور اگر شفیع خریداری سے اِنکار کرے اور اُسکے بعد ایک شخص غیر نے اُس جائداد کو خرید لیا اور بعد ازآن اُس شفیع نے پهر دعوی شفع کا اُس مشتری پر کیا تو یهه قرار پایا که فعل مدعی بر وقت بیع متنازعه فیه ایک مانع تقریر مخالف هی که جو اُسکے دعوی میں عارض هی اور دعوی ڈسمس هوا[۴] ایک اور مقدمه میں جسمیں که بحث اِس امر کی تهی که آیا وصیتنامه حسب شرع محمدی جائز هی یا نهیں اور مدعی نے وصیتنامه تنسیخ طلب پر دستخط کر دیئے تهے یهه تجویز هوا که اُسکا حق تنسیخ وصیتنامه زائل هوگیا [۵] پس یهه ایک اُصول علم یاد رکهنا چاهیئے که بیعنامجات اور رهن‌نامجات پر گواه حاشیه هونا ایک ایسا فعل هی که جو اُن دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع هی ایک هندو بیوه نے ایام نابالغی اپنے پسر میں چند اِنتقالات بلا ضرورت شاستری کیئے تهے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوه مذکور کے مابین جائداد مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع هوئی اور مسماة کی طرف سے اُسکے بیٹے نے جوابدعوی داخل کیا جسکا مضمون جواز اِنتقالات مذکور تها بعد ازآن پسر مذکور نے دعوی تنسیخ بیعنامجات مذکور بمقابله مشتریان کے دایر کیا تو یهه قرار پایا که فعل پسر مذکور یعنی اُسکا اپنی ماں کی طرف سے جوابدعوی داخل کرنا ایک ایسا فعل هی جو وقعت مانع تقریر مخالف کی رکهتا هی [۶] *

---

۴ بوجاکشور سورما بنام گرتی چندر سورما بنگال جلد ۷ صفحه ۶۹

۵ خدیجه ابو بی بنام منور علی ویکلی جلد ۳ صفحه ۳۶ دیوانی

۶ کول کرشنو داس بنام رام امار ساها ویکلی جلد ۹ صفحه ۵۷۱ دیوانی

جبکه کوئي شخص کسي جائداد کو اس نيت سے که أسکي ملکيت کي نسبت اصلي واقفيت لوگوں کو نهو اسم فرضي خريدے اور پهر أس شخص کو جسکے نام جائداد اسم فرضي خريدي گئي هی ايسا عملدرآمد کرنے دے که گويا وه أسکا مالک واقعي هی تو بعد ازآں أسکو منصب نهيں رهيگا که أس جائداد کا أن لوگوں کے مقابله ميں جو اس بهروسه پر عملدرآمد کريں دعوی کرسکے بجز ايسي صورت کے که يهه امر ثابت هو که منتقل اليه کو اسم فرضي هونے کي واقفيت تهي [7] چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که جائداد اس غرض سے که دائنان اپنا روپيه نه وصول کرسکيں مديون يعني مالک واقعي نے اسم فرضي منتقل کردي تهي يهه تجويز هوا که أسکے بعد مالک واقعي يا أسکے قائم‌مقام بغرض تنسيخ أن انتقالات اسم فرضي کے به بنای فريب دعويدار نهيں هوسکتے [8] اور اسي أصول پر اور مقدمات بهي اسي قسم کے تجويز هوئے هيں [9] *

مانع تقرير مخالف بوجهه معاملات اسم فرضي

احکام قوانين نسبت خريد اسم فرضي کے قابل غور هيں — حسب دفعه ۲۶۰ ضابطه ديواني (ايکت ۸ سنه ۱۸۵۹ع) جو اراضي اجرائڈگري ميں نيلام هو اور سارٹيفکٹ خريدار نيلام کے نام طيار کيا جائے تو نالش واسطے بيدخلي مشتري نيلام سارٹيفکٹ يافته کے مقابله ميں تسمس هوجائيگي اور مدعي اس بيان کرنے سے منع کيا جائيگا که جس شخص کے نام سارٹيفکٹ طيار هی وه محض اسم فرضي هی اور واقعي مشتري ميں هوں يهي قاعده نسبت مشتري نيلام سارٹيفکٹ يافته جسنے که جائداد کو بعلت نيلام بقايا مالگذاري کے خريدا هو متعلق

احکام قانون نسبت خريداري اسم فرضي

---

۷ پهگوانداس بنام اديت‌سنگهه ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۱۸۵ ديواني — و بيني‌پرشاد بنام مان سنگهه ويکلي جلد ۸ صفحه ۶۷

۸ لکهي‌نراين چکربتي بنام تارمني داسي ويکلي جلد ۳ صفحه ۹۲ ديواني

۹ بهواني پرشاد بنام احيدن ويکلي جلد ۵ صفحه ۱۷۷ ديواني — و روشن‌بي‌بي بنام شيخ کريم‌بخش ويکلي جلد ۳ صفحه ۱۴ ديواني — و رتن‌داني بنام رامے کرمي‌شنکر ويکلي جلد ۴ صفحه ۷۲ ديواني و مارنهه ساهو بنام رادهاکشن ساهو ويکلي جلد ۳ صفحه ۲۱۱

سمجھا جاویگا دفعہ ۳۲ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع نسبت نیلام بقایا مالگذاري ملک بنگالہ اور دفعہ ۱۸۴ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ نسبت اضلاع شمال مغرب متعلق اسي مضمون کے هین اور اُنمیں یہہ احکام مندرج هین — اور ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۴۵ع کي دفعہ ۲۱ میں بھي ایسے هي احکام مندرج تھے ¹ *

لیکن اُصول مذکورہ بالا متعلق مدعي هي اور اگر خریدار واقعي قابض جائداد هوجائے اور پھر اُسپر دعویٰ منجانب سارٹیفکٹ یافتہ کے دائر هو تو پریوي کونسل سے یہہ تجویز هوا هی کہ خریدار واقعي کو اختیار هی کہ بمقابلہ سارٹیفکٹ یافتہ کے یہہ عذر پیش کرے کہ اُسکا نام سارٹیفکٹ میں اسم فرضي داخل کیا گیا تھا اور اصلي مالک میں هوں ¹ *

بمقدمہ رامپرشاد بنام شیوپرشاد جسکے واقعات یہہ تھے کہ مالکان واقعي جائداد نے بغرض محفوظي اجراے دستک بقایا مالگذاري کے اسم فرضي بیع ایسے شخصوں کے هاتھہ کردي جو کہ ملک غیر میں سکونت پذیر تھے اور محکمہ مال نے اُس جائداد کو مستاجري بندوبست کرکے زر باقي مالگذاري وصول کیا اور بعد ازآں مالکان کو جائداد واپس کردي اور پھر مشتري اسم فرضي نے دعوي دلاپانے جائداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دائر کیا عدالت هائي کورٹ سے یہہ تجویز هوا کہ گو اگر بایعان بیدخل هوتے اور مشتریان اسم فرضي دخیل هوتے بایعان مداخلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے لیکن تاهم چونکہ اس صورت میں بایعان قابض هیں اور مصلحت ملکي بھي یہہ هی کہ اصل مالک قابض رهیں لہذا دعویٰ قابل ڈسمس هی ² *

مگر قبل اِسکے کہ مانع تقریر مخالف کا مسئلہ صادق آوے لازم هی کہ تمام وہ صورتیں صاف طور پر ظاهر کي جائیں جنکے بغیر مانع تقریر مخالف قائم نہیں هوتا ³ چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ مدیون نے تمسک میں یہہ اقرار کیا تھا کہ جو رقومات داین کو بابت قرضہ تمسک کے دي جاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول

کل شرایط مانع تقریر مخالف کا صادق آنا ضرور هی ورنہ کچھہ اثر نہیں پیدا هوتا

۱ مسماۃ بھنس کنور بنام لالہ بھورےلال بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹

۲ رامپرشاد بنام شیوپرشاد منفصلہ هائي کورٹ شمال مغرب مورخہ ۹ جولائي سنہ ۱۸۶۶ع

۳ ... اوڈي بنام پورن چندر گنگولي ویکلي جلد ۸ صفحہ ۱۲۵ دیواني

دیدیبي بجایا کریگي اور اگر ایسا نکیا جاویگا تو عذر اداے زر قرضه بطریق دیگر پیش نه چلیگا عدالت هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر دائن بابت قرضه کے نالش کرے تو مدعاعلیه مدیون کو اختیار هی که اداے قرضه دوسرے طریقه سے ثابت کرے اور اُسکے مقابله پر مانع تقریر مخالف عاید نهیں هی [۴] اسي طرح پر عدالت مذکور نے یهه تجویز کیا که مدعي بیان بیدخلي سے جو که کسي شخص دعویدار نے حسب منشاء دفعه ۲۶۹ ایکت ۸ سنه ۱۸۵۹ع اپني عرضي میں درج کیا هو شخص مذکور پر ایسي پابندي لازم نهیں آتي که اگر وه دعوي نمبري واسطه استقرار حق وبحالي قبضه کے دائر کرے تو اُس دعوي میں اپنا قابض جائداد هونا بیان نه کر سکے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابله پر عاید نهیں هی گو اُسکا بیان مندرج عرضي نسبت بیدخلي کے سچ هو یا جهوت [۵] *

ایک هندو نامي بلدیوبخش مالک اصلي جائداد متنازعه فیه نے ایک بیوه مسماة لاتو اور دو پسران کلیان و شب‌لعل چهوزکر وفات پائي کلیان بحیثیت بلدیوبخش اپنے باپ کے لاولد اپني زوجه اودےکنور چهوزکر مرگیا بعد اُسکے شب‌لعل پسر نابالغ بهي فوت هوگیا اور مسماة لاتو اُسکي ماں نے دعوي وراثت حصه شب‌لعل کا کیا لیکن اُودےکنور کي طرفسے یهه عذر پیش هوا که قبل اِس نزاع کے مسماة لاتو اُس حصه کي نسبت بهي اُودےکنور کا حق بذریعه ایک عرضي کے تسلیم کر چکي هی اور اپنے حق سے دستبرداري کرچکي هی اور اُسکا نام خانه ملکیت میں داخل کرا چکي هی عدالت هائي کورت شمال مغرب نے یهه تجویز کیا که چونکه عرضي مذکور مسماة لاتو نے بغرض رفع کرنے عذر موتهنان کے مقدمه اِنفکاک رهن میں دي تهي اُسکا اثر یهه نهیں هو سکتا که مسماة لاتو کو مقدمه هذا میں منصب اِسدنت کا باقي رهے که اُس جائداد کو اپنا قرار دیکر دعوي کرے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابله پر عاید نهیں هی [۶] *

۴ کالي‌داس متو بنام تاراچند واے ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۱۴ دیواني

۵ مسماة بي بي خانم‌جان بنام رتن‌لعل ویکلي جلد ۸ صفحه ۹۵ دیواني

۶ مسماة لاتو بنام مسماة اُودےکنور مفصله هائي کورت شمال مغرب باجلاس کامل مورخه ۲۱ اگست سنه ۱۸۶۶ع

ایک هندو بیوه نے جسنے بوراثت اپنے شوهر کے جائداد پائي تهي اور ایک جزو اُس جائداد کا به بیان ضرورت شاستري مندرجه بیعنامه کے بیع کیا اور اُس بیعنامه پر اُس شخص نے جو که بعد وفات بیوه کے وارث جائداد کا هوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازان وه مرگیا اور اُس شخص نے جو که شخص متوفي دستخط کننده کے بعد وارث هوتا دعوي تنسیخ بیع مذکور کا دایر کیا لیکن بر وقت تحریر بیعنامه کے دعویدار پیدا نہیں هوا تها تو یهه تجویز هوا که رضامندي وارث ما قبل دستخط کننده کي وقعت مانع تقریر مخالف کي بمقابله دعویدار حال کے نسبت وجود ضرورت شاستري کے نہیں رکهتي گو که مشتري کي نیک نیتي کي نسبت وارث ما قبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور هي [۷] اور اُسکي وجهه یهه هی که مدعي اِسمقدمه کا جائداد کا دعوي بذریعه وراثت شخص متوفي دستخط کننده کے دعویدار نه تها بلکه اُسکا دعوي بوراثت شوهر بیوه تها اور اِس لیئے وارث ادنی کے دستخط کرنے سے کوئي پابندي اُسپر لازم نہیں آتي کیونکه وارث اولی وارث ادنی کا مورث نہیں هوتا *

ایک هندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیاں اور ایک بیوه چهوڑ کر مرگیا بعد اُسکي وفات کے پسر نابالغ بهي فوت هوگیا بیوه نے به بیان اجازت شوهري بذریعه وصیتنامه کے ایک متبنی کیا اُسکے بعد اُن بیٹیوں میں سے ایک کے بیٹا هوا اور اُس لڑکے کي ماں نے نالش واسطے استقرار حق نسبت ترکه مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت به بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامه کے ولاتاً دائر کي مدعاعلیه کي طرف سے یهه بحث پیش هوئي که بر وقت تبنیت کے مدعیه ولیه کو تبنیت کے هونے سے واقفیت تهي اور وه رضامند هوگي اسلیئے اب اُسکو منصب بوجهه مانع تقریر مخالف ایسي نالش کرنیکا نہیں هی یهه تجویز هوا که گو ایسا بهي هو تاهم اُسکي عمل درآمد سے اُسکي بیٹي کے حقوق پر کچهه اثر نہیں پهونچ سکتا کیونکه وه اُسوقت تک پیدا بهي نہیں هوا تها جب

۷ مادهوچندر مهرا بنام گوبند چندر بانرجي ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۵۰ نظایر دیواني

تبنیت ہوئي تھي [8] اِس فیصلہ کي بھي وجہہ ویسي ہي ہی جیسي کہ نظیر ماقبل کي ہی یعني شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ہی اور اِس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جائداد کا دعوي اپني ماں کي وراثت سے نہیں کیا تھا *

ایک ہندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازآں بایام حیات پسر متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستراً ایسي تبنیت ثاني ناجائز ہی پسر متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اِس امر سے اپني رضامندي ظاہر کي کہ اُسکا باپ ہر دو پسران متبنی کے درمیان میں جائداد تقسیم کردے یہہ تجویز ہوا کہ گو بوجہہ ایسي رضامندي کے پسر متبنی اول اُس تقسیم سے جو کہ اُسکے باپ نے جائداد مکسوبہ کي کي تھي معترض نہیں ہو سکتا لیکن تاہم نسبت جائداد موروثي کے وہ ایسي تقسیم کا پابند نہیں ہی [9] *

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتہنان نے قابض جائداد پر جو اپنے تئیں حقوق راہني کا مشتري بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعبات جاري کرایا اُسکے بعد اُس شخص نے دعوي اِنفکاک رہن کا دائر کیا تب مرتہنان نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعي قائمقام راہن نہیں ہی پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اُس اطلاعنامہ بیعبات کے جاري کرنے سے ایسي تسلیم مدعي کے حق کي لازم نہیں اتي کہ جس سے مرتہنان کو اب ایسا عذر پیش کرنیکا منصب باقي نرہے اور اُنکے مقابلہ پر اِس بارہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہی [1] *

بلحاظ دفعہ ۳۱ ایکٹ ہذا کے یہہ امر ہمیشہ قابل لحاظ ہی کہ اقبال اُس صرف حالت میں مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہی کہ جب دفعہ ہذا کي شرایط صادق آجاویں ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ہو سکتي ہی چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک عہدہدار سرکاري نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائداد سے اِنکار کیا اور اُسکے وارثوں نے پھر بعد اُسکي

---

۸ تاریني چرن چودھري بنام انند چندر چودھري بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ دیوانی

۹ ریکم بنام اچوا موورزانڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱

۱ پران ناتھہ رائے چودھري بنام رفعت بی بی موررزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۵۹.

وفات کے اُسی حقیت کی نسبت دعوی پیش کیا تو اُنکے مورث کا بیان مانع تقریر مخالف نہیں قرار دیا گیا [۲] اِس لیئے کہ اُس بیان کے بھروسہ پر مدعاعلیہما نے کوئی اپنی حالت نہیں تغیر کی - اِسی طرح پر جب کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمہ میں کیا تھا جسمیں کہ اور لوگ فریق تھے تو یہہ تجویز ہوا کہ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنکو اُس بیان سے کچھہ اثر نہیں پہونچا وہ اقبال مانع تقریر مخالف کا نہیں رکھتا [۳] *

محض بیان سے جوکہ مقدمہ سابق میں کیا جائے مانع تقریر مخالف قائم نہیں ہوتا اور اگر شرایط مانع تقریر مخالف موجود نہوں تو جائز هی کہ بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کی اجازت دیجائے گو کہ ثبوت مدخلہ مقدمہ حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا هو [۴] *

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت‌نامہ کا پروبیٹ حاصل کیا اور بعد ازآں اُسکے وارثوں نے اُسکی تنسیخ چاهی تو اُنکے مقابلہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں قرار دیا گیا [۵] *

دفعه ۱۱۶ کوئی دخیل جائداد غیر منقولہ کا یا وہ شخص جو بذریعہ ایسے دخیل کے

مانع تقریر مخالف بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ

دعویدار هو بیام دخیل کاری کے اِس بات کے کہنے کا مجاز نہوگا کہ اُسکے دخل کی جائداد مذکور کا مالک بروقت شروع هونے

۲ شیخ محمد واحد بنام مسماۃ صغیرالنساء ویکلی جلد ۶ صفحہ ۴۸

۳ چندرکلشہ چکروتی بنام پیاری موهن دت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۴ بشیشوری دیبی بنام جانکی داس متہہ ویکلی جلد اول صفحہ ۱۶۲ – وجے نراین بنام شیخ نراین منفصلہ هائی کورٹ شمال مغرب مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۸۶۸ ع و مہاراج جگلندر تیوای بنام هیندیال چاترجی ویکلی جلد اول صفحہ ۳۱۰

۵ محمود بدن بنام خدیجۃالنساء ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ دیوانی

اُسكي دخيلكاري كے اُس جائداد غير منقوله پر اِستحقاق نركهتا تها اور كوئي شخص جو كسي جائداد غير منقوله پر باجازت شخص قابض جايداد كے دخيل هو اِسبات سے انكار كرنيكا مجاز نهوگا كه وه شخص استحقاق قبضه كا بروقت دينے اُس اِجازت كے ركهتا تها *

متن دفعه هذا بلفظه ترجمه سركاري سے نقل كر ديا گيا هى ليكن اُس ترجمه ميں دو تين مقدم لفظوں كا غلط ترجمه هوا هى - مثلاً لفظ دخيلكار سے وه معني ظاهر نهيں هوتے جو قانون كي اصل عبارت انگريزي سے مراد هيں - جس لفظ كا ترجمه دخيلكار هى وه تينينت هى اور اِس لفظ انگريزي كے قانوني معني يهه هيں كه وه شخص جو چند شرايط پر كسي ايسي جايداد كا جسكا وه خود مالك نهيں هى قبضه اور تصرف برضامندي اصل مالك كے ركهتا هو - پس ظاهر هى كه اس تعريف ميں كرايه‌دار و پٹه‌دار و كاشتكار شامل هيں - اور اُس لفظ سے وجود ايسے رشته كا مراد هى جو كه مابين اشخاص مفصله ذيل كے هوتا هى —

۱ پٹه‌دار و پٹه دهنده *
۲ كرايه‌دار و مالك مكان *
۳ ٹهيكه‌دار و ٹهيكه دهنده *
۴ كاشتكار و زميندار *
۵ مرتهن و راهن *

اور ديگر اسي قسم كے تعلقات جو كه بوجه معاهده اور رضامندي مابين مالك جايداد غير منقوله اور شخص غير كے پيدا هوتے هيں پس ظاهر هى كه لفظ دخيلكار ترجمه ٹهيك نهيں هى *

دوسرے قسم كے اشخاص جنسے دفعه هذا متعلق هى وه لوگ هيں جو كه نه بوجه كسي معاهده كے بلكه صرف برعايت و اجازت مالك كے جايداد پر قابض هوئے هيں *

دفعه هذا میں امور مفصله ذیل قابل لحاظ هیں —

اول — یهه که جس شخص کے مقابله پر مانع تقریر مخالف هوتا هی وہ کرایهدار وغیرہ یا اُسکا قائم‌مقام هو یا ایسا شخص هو که جو باجازت مالک قابض هوا هو *

دوم — بایام پٹهداري یا کرایهداري وغیرہ یا اجازتي دخیلکاري *

سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنیکا منصب نه هوگا *

چهارم — بوقت ابتدا اُنکے دخیلکاري کے دخل دهندہ کو استحقاق نسبت جایداد مقبوضه کے تها *

لیکن پٹهدار یا کرایهدار وغیرہ کو یهه اختیار هی که یهه بیان کریں که بعد ابتدا اُنکي مداخلت کے دخل دهندہ کا حق نسبت جایداد کے بوجهه مختلف وجوهات کے زایل هو گیا گو که وہ اس بات سے انکار نهیں کر سکتے که جب اُنکو دخل ملا تها تب دخل دینے والے کو استحقاق نه تها *

اُصول مندرجه دفعه هذا پر چند نظایر هو چکي هیں [6] اور یهه تجویز هو چکا هی که ادا کرنا کرایه کا اقبال کرایه دار هونے کا هی [7] لیکن یهه ایک ایسا اقبال هی جو ثبوت قطعي نهیں هی بلکه اُسکے برخلاف شهادت دیگر یهه ثابت کیا جا سکتا هی که رشته کرایهدار و مالک جائداد موجود نهیں هی [8] اور اس لیئے مسئله مانع تقریر مخالف مندرجه دفعه ۱۱۶ — اُس سے متعلق نهیں — ایک مقدمه میں یهه قرار پایا هی که جبکه زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتهن سے لگان وصول کرے تو بعد ازاں اُسکو رهن مذکور کي نسبت بحث کرنیکا منصب باقي نهیں رهتا [9] لیکن گورنمنٹ اگر کسي شخص سے جو شخص لا وارث کي جایداد پر قبضه کرلے مالگذاري وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نهیں هی که جسکي وجهه سے وہ اُس جایداد کي نسبت بوجهه لا وارث هونیکے دعوي نکرے *

۶ جے نراین گهوس بنام خادم بیبي داسي بنگال جلد ۷ صفحه ۷۲۳

۷ اوبهي گوبند چودهري بنام بجي گوبند چودهري ویکلي رپورٹر جلد ۹ صفحه ۱۶۲ دیواني

۸ بیبي مادهب بنام ٹهاکر داس منڈل ویکلي جلد ۹ صفحه ۷۱

۹ رامکنی بنام رام کنت راے مفصله هائي کورٹ [illegible] مغربي مورخه ۱۴ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع

۱ گورنمنٹ بنام گردهاري لال راے ویکلي جلد ۳ صفحه ۱۱ دیواني

اور اگر کوئي زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعوي کرے اور بعد ازاں یہہ معلوم ہو کہ اصل میں وہ شخص صرف اسم فرضي کاشتکار ہی اور واقعي کاشتکار ایک دوسرا شخص ہی تو زمیندار کو اختیار ہی کہ اس شخص ثالث پر دعوي لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہی [۲] *

دفعہ ۱۱۷ کوئي سکارنیوالا بل

مانع تقریر مخالف بمقابلہ سکارنیوالا و لیسنس‌دار

آف ایکسچینج کا اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہوگا کہ اُسکا لکھنیوالا اختیار اُسکے لکھنے کا یا اُسکي پشت پر بیچا کرنیکا رکھتا تھا اور نہ کوئي امانتدار یا لیسنس‌دار اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز ہوگا کہ امانت یا لیسنس دہندہ کو بر وقت شروع ہونے امانت یا لیسنس کے اختیار اُس امانت یا عطاے لیسنس کا تھا *

تشریح ۱ — کسي بل آف ایکسچینج کا سکار[نیو]الا یہہ بات کہہ سکتا ہی کہ وہ بل آف [ای]کسچینج حقیقت میں اُسي

[۲] پورنی کمار چارلی چودھري بنام کیلاس چندر پال چودھري ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۲۸ دیواني

شخص کا لکھا هوا نه تها جسکا لکھنا اُس سے پایا جاتا هی *

تشریح ۲ — اگر ایک امانتدار مال امانتي کو بجز اُس شخص کے جسنے امانت رکھا هو کسي اور کے حواله کرے تو اُسے یهه ثابت کرنا جایز هی که بمقابله اُس شخص کے جسنے امانت رکھوایا تها اُس دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور کا هی *

مضمون دفعه هذا نهایت صاف هی اور اُسکے ساتهه باب ۹ قانون معاهده ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی *

فصل ۹ — گواه

دفعه ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز گواهي دینے کے هونگے اِلا اُس حال میں که عدالت یهه تصور کرے که [بوجهه صغر سن یا نهایت عمر رسیده هونے کے یا بباعث سقم جسماني یا عقلي کے یا اسي طور کي اور کسي وجهه

کون مجاز گواهي دینے کے هیں

سے اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُنسے پوچھے جاویں یا اُنکے جواب دینے میں معذور هیں [۳] *

تشریح — ایک شخص مجذون کا گواهي دینا ناجائز نہیں هی الا اُس حال میں که وہ جنون کے باعث اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُس سے پوچھے جائیں اور اُنکے معقول جواب دینے میں معذور هو *

یہه دفعه اس اُصول پر مبني هی که گواهوں کي قسم کا کچھه قانون کو لحاظ نہیں هی بلکه اُنکے قابل اعتبار هونے پر قانون نے لحاظ رکھا هی پس هر حاکم کو اس امر کا اختیار هی که اپني راے نسبت معتمد هونے گواہ کے قائم کرے اور محض تعداد گواهوں پر لحاظ کرنے سے کوئي نتیجه نسبت صدق و کذب شہادت کے نہیں نکالنا چاهیئے [۴] *

اس اُصول کي اس درجه تک پابندي کي گئي هی که جبکه چند شخصوں پر کوئي الزام فوجداري ساتهه لگایا جاوے تو هر ملزم کا اظہار بمقابله ملزموں کے لیا جاسکتا هی [۵] لیکن ملزم کا خود اظہار اپنے حق میں اسلیئے نہیں لیا جاتا هی که حسب دفعه ۳۴ ضابطه فوجداري اُسکو حلف نہیں دیا جا سکتا هی ورنه کوئي وجهه نہیں معلوم هوتي جبکه مقدمه دیواني میں مدعي مدعاعلیه کے اظہار هوسکتے هیں تو مقدمه فوجداري میں کیوں مدعاعلیه کا اظہار نہوسکے *

---

۴ ترجمه مقدمه مندرجه گورنمنٹ گزٹ اضلاع شمال و مغرب مورخه ۷ مشهور سنه ۱۸۷۲ ع صفحه ۱۰۵۷

۴ ملاء تتهو بنام گهنشام سنگهه ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۶۷ دیواني

۵ ملکه بنام شیخ اشرف ویکلي جلد ۶ صفحه ۹۱ فوجداري

دفعه ۱۱۹ جو گواه که بول نهين سکتا هی وه کسي اور طور سے بهي جو سمجهه مين آنے

گونگا گواه

کے لايق هو يا بذريعه تحرير يا اشارات کے گواهي دے سکتا هی ليکن تحرير اور اشارات بر سر اجلاس عدالت هونے چاهيئيں اور ايسي گواهي شهادت زباني متصور هوگي *

دفعه ۱۲۰ تمام کارروائي هاے ديواني مين اهالي مقدمه اور هر فريق مقدمه کا شوهر

گواهي زوجين بمقابله يکدگر جايز هی

يا اُسکي زوجه گواهي دينے کي مجاز هوگي اور کارروائي هاے فوجداري مين بمقابله شوهر کے زوجه يا زوجه کے مقابله مين شوهر گواهي دينے کا مجاز هوگا *

دفعه هذا مين صرف اجازت دينے شهادت اُن فريق کي بحق وبمقابله ايک دوسرے کے قابل ادخال هی ليکن اس دفعه کو دفعه ۱۲۲ کے ساتهه پڑهنا چاهيئے اور اُس دفعه کي شرايط کے مطيع هی *

ايک فيصله اجلاس کامل هائي کورٹ کلکته مين ايسا هي تجويز هوچکا هي [۶] *

۶ ملکه بنام خيرالله ويکلي جلد ۶ صفحه ۲۱ فوجداري

دفعه ۱۲۱ هر جج يا مجستريت

گواهي جج اور مجستريٹ

بجز حکم خاص اُس عدالت کے جسکا وہ ماتحت هو بابت اپنے عمل کے جو اُسنے عدالت میں بمنصب جج یا مجستریت کیا هو یا بابت کسي امر کے جو اُس منصب سے عدالت میں اُسکو معلوم هوا هو کسي سوالات کے جواب دینے پر مجبور نکیا جاویگا لیکن جایز هی که بابت دیگر امور کے جو اُسکے روبرو اس وقت که وہ اُس طور پر عمل کرتا هو وقوع میں آئیں اُس سے اظهار لیا جاوے *

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے روبرو اپنے مقدمہ کے تجویز هونے کے وقت کها که عمرو مجستریت نے اظهار بطور نامناسب لیا تها پس عمرو بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اس باب میں سوالات کا جواب دینے پر مجبور نهیں کیا جا سکتا *

(ب) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا که اُسنے روبرو عمرو مجستریت کے

جهوتي شهادت دي تهي عمرو سے بجز حکم خاص عدالت
بالا تر کے اس امر کي بابت جو زيد نے کها کوئي سوال
نهيں کيا جا سکتا *

(ج) زيد پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس
بات کا کيا گيا که جس وقت اُسکے مقدمه کي تجويز
روبرو عمرو سشن جج کے هو رهي تهي اُسنے اهلکاران
پوليس کے قتل کا قصد کيا جائز هے که جو حال وقوع
ميں آيا هو اُسکي بابت عمرو سے اظهار ليا جاوے *

لفظ جج کي تعريف اس ايکٹ ميں نهيں هے ليکن دفعه ۱۹
تعزيرات هند قابل ملاحظه هے — ايک مقدمه ميں هائي کورٹ کلکته
نے يهه تجويز کيا هے که جج ايک گواه قابل اداے شهادت کے هے
يک ايسے مقدمه ميں جو که اُسي کے روبرو پيش هو بشرطيکه اُسکي
کوئي ذاتي غرض متعلق نهو جسکي وجهه سے که وه حاکم هونے سے معذور
هو ۷ ليکن يهه امر ضرور هے که وه خود علم طور پر اپني شهادت کو باضابطه
مقدمه کي مثل ميں داخل کرے ۸ نسبت اسيسران وغيره کے دفعه ۲۵۸
ضابطه فوجداري قابل ملاحظه هے - دفعه هذا سے لغايت ۱۳۰ تک
جو ذکر شهادت کا هے وه شهادت زباني و دستاويزي دونوں سے متعلق هے

دفعه ۱۲۲ کوئي شخص جسکا ازدواج هو يا جسکا ازدواج هوچکا هو اُس امر کے ظاهر کرنے پر

اطلاع بایام ازدواج

۷ ملکه بنام مکتا سنگهه بنگال جلد ۲ صفحه ۱۵
۸ کشوري سنگهه بنام گنيش مکوجي ويکلي جلد ۹ صفحه ۲۵۲ ديواني و
ورومر بنام کننه ويکلي جلد ۷ صفحه ۱۵ ديواني

جس سے در اثناء اِزدواج اُس شخص نے جسکے ساتهه اُسکا اِزدواج هوا هی مطلع کیا هو مجبور نکیا جائیگا اور نه اُس امر کے ظاهر کرنے کي اُسکو اِجازت دي جائیگي الا اُس حال میں که وه شخص جس نے که اُس امر کي اطلاع دي یا اُسکا قایم‌مقام حقیت راضي هو بجز ان مقدمات کے جو فیمابین ان اشخاص کے هوں جنکا باهم ازدواج هوا یا ان کارروائیوں کےجنمیں که ایک فریق اِزدواج پر ایسے جرم کي نالش هو جسکا اِرتکاب اسنے بمقابله دوسرے فریق اِزدواج کے کیا هو *

یهه اُصول قانون اِس دلیل پر مبني هی که اِس قسم کي شهادت کے قابل ادخال کرنے سے خانه‌داري کے معاملات میں فساد واقع هوتا جس سے زن و شو اُس راحت دلي کو جو که اُنکو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے هوتي هی حاصل نکر سکتے - پس یهه قاعده ممانعت ادخال شهادت کا مابعد منقطع هونے عقد نکاح کے بهي نسبت اُن اُمور کے جو ایام اِزدواج میں زن‌وشو نے آپس میں ایک دوسرے سے کهے تهے متعلق هی لیکن اُن اُمور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کهے هوں یهه قاعده متعلق نهیں *

جبکه شخص بیان کننده یا اُسکا قائم‌مقام راضي هو جاوے تب البته اِس قسم کے اُمور کي نسبت بهي جو ایام اِزدواج میں زن و شو نے ایک دوسرے سے کهے هوں شهادت لیجا سکتي هی *

یہہ قاعدہ علم مطبوع هی اُس استثنا کے جو کہ جزو آخر دفعہ هذا میں بیان هوا هی یعني —

اول — جبکہ مقدمہ مابین اُن اشخاص کے هو جنکا باهم اِزدواج هوا - اِس سے مراد هی کہ مقدمات بدفعہ ۵۲ قانون طلاق هند هوں ؟ *

دوم — کارروائي جس میں جرم ایک فریق نکاح نے دوسرے کے مقابلہ کیا هو مثلاً جورو کو پیٹنا یا اُسکے ساتھہ بیرحمي سے پیش آنا اِس قسم کي شہادت اِس لیئے قابل ادخال کي گئي هی کہ ممکن هي بلکہ اکثر یہہ هوتا هی کہ سواے خود فریق کے کوئي گواہ نہیں هوتا *

اِس دفعہ کے ساتھہ دفعہ ۱۲۱ کو پڑھنا چاهیئے *

دفعہ ۱۲۳ کوئي شخص ایسے

شہادت نسبت اُمورات سلطنت

حال کو اداے شہادت میں بیان کرنیکا مجاز نہوگا جو کہ اُسکو اُمورات سلطنت کے سرکاري دفاتر غیر مشتہرہ سے معلوم هوا هو بجز اجازت افسر اُس سرشتہ کے جس سے کہ تعلق هو اور اُسکو اختیار هوگا کہ حسب صوابدید اپنے اُسکو اِجازت دیے یا نہ دے *

یہہ دفعہ مصلحت ملکي پر مبني هی اور اِسمیں یہہ امر قابل لحاظ هی کہ شہادت کا قابل ادخال هونا یا نہونا حاکم عدالت کي راے پر مبني نہیں هی بلکہ افسر سرشتہ کي راے پر هی *

اور یہہ اُصول بمقدمہ راجہ کورک بنام ایسٹ انڈیا کمپني مانا گیا هی *

---

۹ - کیوایں بنام کیلي بنگال جلد ۲ صفحہ ۷ ضمیمہ

دفعه ۱۲۴ جو اطلاع که کسي عہدہدار سرکاري کو باعتبار رازداري اسکے عہدہ کے دي گئي ہو اور اُسکي دانست میں اُسکے افشا سے اغراض سرکاري میں فتور واقع ہوتا ہو اُسکے ظاہر کرنے کے لیئے وہ عہدہدار مجبور نکیا جائیگا *

اطلاع عہدہ دار سرکاري

یہہ دفعہ بھی اُسي اُصول پر مبني ہی جسپر دفعہ ۱۲۳ ہی - اور اس میں یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ خود گواہ کي راے پر قابل ادخال ہونا یا غیر قابل ادخال ہونا شہادت کا چھوڑا گیا ہی - فرق مابین دفعہ ۱۲۳ و ۱۲۴ کے یہہ ہی کہ دفعہ ۱۲۳ متعلق اُس شہادت کے ہی جو کہ غیر مشتہر کاغذات سرکاري سے حاصل کي گئي اور ہر شخص سے متعلق ہی اور دفعہ ۱۲۴ صرف افسران سرکاري سے متعلق ہی *

دفعہ ۱۲۵ کوئي مجسٹریت یا عہدہدار پولیس اِس بات کے کہنے پر مجبور نکیا جائیگا کہ کسي جرم کے ارتکاب کے باب میں اُسکو اطلاع کہاں سے ہوئي *

اطلاع نسبت ارتکاب جرم

اِس دفعہ میں واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹوں اور افسران پولیس کو ایک استحقاق دیا ہی لیکن اگر وہ چاہیں اور کچھہ اُنکو عذر

نهو تو هر قسم کا بیان اپنے اظہار میں کر سکتے ہیں اور قانوناً اُسکے شہادت میں داخل کرنے کي ممانعت نہیں هی *

دفعه ۱۲۶ کوئي بیرسٹر یا اٹرني

اطلاع بحیثیت پیشه وري

یا سوال و جواب کننده یا وکیل بلا صریح رضامندي اپنے موکل کے کسي وقت مجاز افشا اُس امر کا نهوگا جسکي اطلاع در اثناء اور بغرض اُسکي ماموري کے بکار بیرسٹر یا اٹرني یا وکیل کے اُسکے موکل نے دي هو یا موکل کي طرف سے دي گئي هو اور نه مجاز بیان کرنے مضامین یا شرایط کسي دستاویز کا هوگا جس سے که وه اپنے پیشه کے کام پر مامور رهنے کے اثناء میں یا اسکي غرض سے مطلع هوا هو اور نه مجاز افشاے کسي مشوره کا هوگا جو اُسنے اپنے پیشه کے کام میں یا بغرض اُسکے اپنے موکل کو دیا هو *

مگر شرط یهه هی که از روے کسي عبارت دفعه هذا کے یهه لازم نهوگا که امور مفصله ذیل کا بهي اخفا کیا جاوے *

۱ — ہر ایسی اطلاع جو کسی غرض [خلاف قانون] کے پیش رفت کے لیئے کی جاوے *

۲ — ہر ایسا واقعہ جسکو کسی بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اٹرنی یا وکیل نے در اثناء اپنی ماموری کے مشاہدہ کیا ہو اور اُس سے ثابت ہوتا ہو کہ اُسکی ماموری کے اغاز کے بعد کوئی جرم یا فریب کیا گیا ہی *

اس امر سے کچھہ بحث نہیں ہی کہ اُس واقعہ کی طرف اُسکے موکل نے یا اُسکی طرف سے کسی اور نے اُس بیرسٹر [یا سوال جواب کنندہ] یا اٹرنی یا وکیل کو متوجہ کیا یا نہیں *

تشریح — جو ذمہداری کہ اِس دفعہ میں بیان کی گئی ہی کام پر ماموری کے موقوف ہونے کے بعد بھی قائم رہیگی *

ترمیم بموجب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

تمثيلات

(الف) زيد ايک موکل نے اپنے اترني عمرو سے کہا کہ ميں نے جعل کيا هى اور ميں جانتا هوں کہ تم ميري طرف سے جوابدهي کرو *

جو کہ جوابدهي منجانب ايسے شخص کے جسکا مجرم هونا معلوم هى جرم کا کام نہيں پس ايسي اطلاع کا افشاء ممنوع هى *

(ب) زيد ايک موکل نے اپنے اترني عمرو سے کہا کہ ميں ايک دستاويز جعلي کے ذريعہ سے جايداد کا قبضہ حاصل کيا چاهتا هوں تم اُسکي بناء پر نالش رجوع کرو *

يهہ اطلاع ايک غرض مجرمانہ کي پيش رفت کے ليئے کي گئي هى اِسليئے افشا اُسکا ممنوع نہيں هى *

(ج) زيد پر الزام غبن کا کيا گيا اور اُسنے عمرو ايک اترني کو اپني طرف سے جوابدهي کرنے کے ليئے مقرر کيا در اثناء کار روائي مقدمہ عمرو نے ديکھا کہ زيد کي بهي حساب ميں ايک رقم ايسي داخل هى جو زيد کے نام پر بقدر اُسي مبلغ کے لکهي هوئي هى جسکي غبن کا بيان کيا گيا اور وہ رقم اُسکي ماموري کے آغاز کے وقت اُس بهي ميں نہ تهي *

جو کہ یہہ ایک ایسا واقعہ ہی کہ اُ-کو در اثناء اپنی ماموری کے عمرو نے دیکھا اور اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ فریب کارروائی مقدمہ کے شروع ہونے کے بعد کیا گیا اِس لیئے اُسکا افشا ممنوع نہیں ہی *

یہہ دفعہ اِس مصلحت پر مبنی ہی کہ اگر صلاح‌کار قانونی اِطلاع دینے پر مجبور ہوتا تو کبھی کوئی شخص اپنے معاملہ کا حال کسی صلاح کار سے نہ کہہ سکتا اور کوئی شخص عدالت سے تھیک طور پر اپنا چارہ‌کار حاصل نکر سکتا - لیکن رضامندی صریح موکل سے وہ بیان کر سکتا ہی *

لفظ کسی وقت سے جو کہ متن دفعہ میں استعمال ہوا ہی اُس سے وہ مراد ہی جو کہ تشریح دفعہ ہذا میں بیان کی گئی ہی یعنی بعد انقضاء رشتہ وکیل و موکل بھی یہہ شرط قید قانونی قائم رہتی ہی *

واضح رہے کہ ہر قسم کے بیانات و معاملات سے یہہ دفعہ متعلق نہیں ہی بلکہ صرف اُن اُمور سے جو کہ اثناء کار منصبی میں ہوں متعلق ہی خواہ قبل اِبتداء نالش اُنکی نسبت ذکر ہوا ہو یا بعد - اِس دفعہ میں بیرسٹر و اٹرنی و پلیڈر (جسکا ترجمہ سوال جواب کنندہ ہی) و وکیل داخل ہی اور یہہ امر قابل بحث ہی کہ ایا مختار اُنکے حد و تعریف میں آتے ہیں یا نہیں - قبل نفاذ ایکٹ ہذا ہائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ مختار اِسمیں داخل نہیں ہی اور اِس قاعدہ سے مستثنی ہی [۲] *

شرایط جو کہ اِس دفعہ کے ساتھہ متعلق کی گئی ہیں وہ محض اِس امر کے لیئے قایم کی گئی ہیں کہ اِس قانون کی وجہہ سے دھوکہ و فریب نہ چھپے *

تمثیلات دفعہ ہذا کو پڑھنے سے شرایط کے معنی واضح ہونگے اور تشریح متعلق دفعہ ۱۲۳ - ایکٹ ہذا بھی قابل ملاحظہ ہی [۳] *

شرط اول سے تمثیل (ب) متعلق ہی اور شرط دوم سے تمثیل (ج) *

---

۲ ملکہ بنام چندرگنت چکر پتی بنگال جلد ۱ صفحہ ۸ فوجداری

۳ دیکھو صفحہ ۲۱۷

دفعه ۱۲۷ احکام دفعه ۱۲۶ کے مترجمان اور بیرسٹر اور اٹرني اور وکلا اور سوال و جواب کرنے والوں کے محرر یا ملازموں سے متعلق هونگے *

تعلق دفعه ۱۲۷ مترجمان وغیرہ سے

یهه دفعه اُسي مصلحت پر مبني هی جسپر دفعه ۱۲۶ کیونکه دفعه ۱۲۶ کے قاعدہ کا کچهه اثر نهوتا اگر ان لوگوں سے جو اکثر وسیله خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے هوتے هیں وہ قاعدہ متعلق نه کیا جاتا*

دفعه ۱۲۸ اگر کوئي فریق مقدمه اپني خوشي سے یا اور نهج پر اُسي مقدمه میں ادائے شهادت کرے تو وہ ایسا متصور نهوگا که اِس سبب سے وہ واسطے افشا اُس نوع کے جسکا ذکر دفعه ۱۲۶ میں کیا گیا هی راضي هوا اور اگر کوئي فریق مقدمه یا کارروائي کسي بیرسٹر یا اٹرني [یا سوال جواب کنندہ [۲]] یا وکیل کو بطور گواہ کے پیش کرے تو راضي هونا اِس نوع

شهادت ممنوع مرضي سے دینے سے حق اخفا زائل نهیں هوتا

[۲] ترمیم بموجب دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

کي افشاء کي نسبت صرف اُسي صورت میں متصور هوگا جب که وه بیرسٹر یا اٹرني یا وکیل سے ایسے اُمور کي نسبت سوال کرے جنکو در صورت نه کرنے ایسے سوال کے اُسے اختیار ظاهر کرنے کا نهوتا *

اس دفعه میں یهه بات صاف کردي گئي هی که محض طلب کرنے سے بیرسٹر وکیل وغیره کي رضامندي نسبت افشاء راز کے نه تصور هوگي جب تک که سوالات نه کیئے جاویں *

ایک مقدمه میں یهه تجویز هوچکا هی که جس مقدمه میں کوئي شخص وکیل هو اُسي مقدمه میں باوجود اسکے که وه سوال و جواب کرتا هی گواهي دے سکتا هی ٥ *

دفعه ۱۲۹ کوئي شخص عدالت میں واسطے افشاء اُن اُمور رازداري کے مجبور نکیا جائیگا جنکا مشوره فیمابین اُسکے اور اُسکے مستشار قانوني کے عمل میں آیا هو اِلا اُس حال میں که وه اپنے تئیں گواه قرار دے اور اُس صورت میں جائز هی که وه واسطے افشاء هر امر کے منجمله اُمور مذکور جو عدالت کو اُسکي شهادت کي

اُمور رازداري جو مستشار قانوني سے کهے گئے هوں

٥ وامپہن ساہ بنام پسواناتهہ منڈل بنگال جلد ٥ صفحه ۲۸ ضمیمه

تصریح کے واسطے ضروري متصور ہو مجبور کیا جائے نہ واسطے کسي اور اُمور کے *

واضح رہے کہ دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق تہیں وکیل وغیرہ سے جبکہ وہ بطور گواہ طلب ہو - دفعہ ہذا موکل سے متعلق ہی جب وہ بطور گواہ کے پیش ہو اور اُسکو وهي استحقاق قانوني عطا کیا ہی جو کہ اُسکے وکیل وغیرہ کو عطا کیا ہی - یہہ امر صاف نہیں معلوم ہوتا کہ منشاء قانوني سے وهي لوگ مراد ہیں جنکا کہ ذکر دفعات ماسبق میں ہوچکا ہی یا مختار وغیرہ کل داخل ہیں *

دفعہ ۱۳۰ کوئي گواہ جو فریق مقدمہ نہیں ہی اپنے قبالہ‌جات کسي جائداد کے

پیشي قبالجات مملوکہ گواہ

یا کوئي دستاویز جسکے ذریعہ سے وہ کسي جائداد پر بطور مرتہن قابض ہو یا کوئي دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا ہوتا ہو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا الا اُس حال میں کہ اُسنے بذریعہ تحریر اُنکے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا ہو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاهتا هی یا کسي ایسے شخص سے کیا ہو جسکے ذریعہ سے وہ شخص دعویدار ہی *

یهه دفعه اصل مالک سے متعلق هی اور دفعه ۱۳۱ گماشته سے - جبکه بیرسٹر یا وکیل وغیره کے قبضه میں کوئي دستاویز هو تو دفعه ۱۲۶ کے بموجب وه اسکے معني افشاء کرنے سے بري هی *

دفعه ۱۳۱ کوئي شخص ایسي دستاویزات کے پیش کرنے پر جو اسکے پاس هوں مجبور نکیا جائیگا جنکے پیش کرنے کے لیئے کوئي اور شخص درصورت انپر قابض هونے کے انکے پیش کرنے سے انکار کرنے کا استحقاق رکهتا الا اس حال میں که یهه شخص آخرالذکر انکے پیش کرنے پر راضي هو *

> پیش اُن دستاویزات وغیره گواه کی جنکے پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا

دفعه هذا سے اُن لوگوں کو جنکي دستاویزات غیروں کے قبضه میں هوں قانون نے افشاء راز سے امن دیا هی - اور ایسي دستاویزات بلا رضامندي اصل شخص کے لازمي طور پر پیش نهیں کرائي جا سکتیں *

دفعه ۱۳۲ کوئي گواه کسي سوال کے جواب دینے سے درباب کسي معامله متعلقه امر تنقیح طلب کے کسي نالش یا کسي کارروائي عدالت دیواني یا فوجداري میں اس وجهه سے متعذر نهوگا که اس سوال

> غیر متعذري گواه سوالات مستوجب افشاء جرم سے

کے جواب دینے سے وہ گواہ مجرم تهریگا یا
وہ جواب صراحتاً یا من وجه باعث اُسکے
مجرم تهرائے جانے کا هوگا یا اُسکو کسي
قسم کي سزا یا تاوان کا مستوجب کریگا یا
صراحتاً یا من وجه باعث اُسکے مستوجب
سزا یا تاوان هونیکا هوگا *

مگر شرط یهه هی که کوئي گواہ اُس
جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے
مستوجب گرفتاري یانالش فوجداري کا نهوگا
اور نه وہ کسي مقدمه فوجداري میں بمقابله
اُسکے ثبوت میں پیش کیا جائیگا بجز اُس
مقدمه فوجداري کے جو بذریعه اُسي جواب
کے جهوتي گواهي دینے کي علت میں هو *

اس دفعه میں دو اُمور قابل لحاظ هیں *

۱ — سوال متعلق کسي امر تنقیح طلب کے هو *

۲ — یهه که وہ شهادت جو که وہ ادا کرے حسب شرط متعلقه دفعه
هذا کسي کارروائي فوجداري میں اُسکے مقابله پر استعمال نهیں هو سکتي
سوائے اُس حالت کے که اُسپر مقدمه دروغ حلفي قائم کیا جاے — لیکن
یهه شرط مقدمات دیواني سے متعلق نهیں هی *

دفعه هذا کے ساتهه دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۳۴ ضابطه فوجداري ایکت
۱۰ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هیں اُنسے معلوم هوگا که اهالیان پولیس
کو اختیار نهیں هی گواہ سے جبراً جواب لیں *

دفعه ۱۳۳ شريک کسي جرم کا بمقابلۂ کسي شخص ملزم کے گواه هونيکا مجاز هی اور کوئي حکم به ثبوت جرم محض اسوجهه سے ناجايز نهوگا که وه اُس شريک جرم کے ايسي گواهي کے اعتبار پر صادر هوا جسکي تائيد کسي اور شهادت سے نهيں هوتي هی *

گواهي شريک جرم

دفعه هذا اُس ضرورت پر مبني هی جو که عدالتوں کو اکثر انفصال مقدمات فوجداري ميں پيش هوتي هی که بلا ليئے اظهار شريک جرم کے مطلق حال جرم کا نهيں معلوم هوتا ليکن واضح رهے که گو قانون نے ايسي شهادت کے داخل کرنے کو اور اُسکي بنا پر سزا دينے کو جائز کيا هی تاهم نسبت وقعت شريک جرم کي شهادت کے کچهه نهيں لکها — شريک جرم اکثر وه لوگ هوتے هيں جو که صريح مجرم هونيکي وجهه سے غير قابل اعتبار هوتے هيں اور نيز اُنکو اکثر ايسي وجوهات هوتي هيں که جرم کي نسبت واقعات اس طرح پر جس سے اُنکا خود اپنا يا کسي اور شخص کا جسکو وه بچايا چاهتے هيں بچاؤ هو بيان کريں پس عدالت هاے فوجداري کو از حد احتياط موازنۂ وقعت شهادت بےتائيدي شريک جرم کي کرني ضرور هی - محض يهه امر که شريک جرم نے نهايت صفائي سے يا بلا اختلاف اظهار ديا هی کافي وجهه پوري وقعت اِس قسم کي شهادت کي نهيں هی اِس وجهه سے که گو ايک شريک جرم واقعات ٹهيک اور واضح طور پر بيان کرے ليکن ممکن هی که اُن واقعات کو بدلے اِسکے که زيد سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زيادہ عدالت کو اِسي امر پر غور کرنا چاهيئے که گو في نفسه واقعات سچ هي هوں تو ايا وه واقعات خاص اُس ملزم سے متعلق

ہیں یا نہیں جس سے کہ شریک جرم گواہ نے اُنکو متعلق کیا ہی اور ایسا نہو کہ بدلے اِسکے کہ زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے *

اُصول دفعہ ھذا ماقبل نفاذ ایکٹ ھذا کي بھي عدالت ھائي کورٹ کلکتہ ایک نامي مقدمہ میں تجویز کرچکي ہی اور اُسي کے موافق ایکٹ ھذا نے حکم جاري کیا ہی[6] لیکن شریک جرم کي شہادت کو ضعیف سمجھنا چاھیئے یہاں تک کہ ایک مقدمہ میں بلکہ بارھا یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ جن مقدمات میں تنقیح واقعات کي ذمہ جوري کے ہوتي ہی اور جج بر وقت اختتام شہادت جوري کو یہہ بات صریح طور پر نہ جتاے کہ اِس قسم کي شہادت نہایت احتیاط کے ساتھہ قابل اعتبار سمجھني چاھیئے تو وہ فیصلہ جوري کا جو بغیر ایسي ہدایت کے کیا گیا ہو خلاف قانون ہی اور جوري کو سماعت واقعات اور تجویز دوبارہ لازمي ہی[7] *

دفعہ ۱۳۴ واسطے ثبوت کسي واقعہ کے کسي مقدمہ میں یہہ ضرور نہوگا کہ گواہ کسي خاص تعداد کے ہوں *

تعداد گواہان

دفعہ ھذا اِس اُصول پر مبني ہی کہ اثبات کسي واقعہ کا مقدار شہادت پر مبني نہیں ہی بلکہ وقعت شہادت پر اور یہہ امر پہلے بیان ہوچکا ہی کہ شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاھیئے نہ کمیت پر - لیکن باوجود اِس اُصول مسلمہ کے قانوناً کسي حاکم عدالت دیواني کو منصب اِس امر کا نہیں ہی کہ کسي شہادت کو جو کہ قانوناً قابل ادخال ہی محض اِس بنا پر کہ وہ زاید یا فضول ہی داخل نہ کرے - اِس اُصول کو حکام پریوي کونسل نے

---

۶ ملکہ بنام الہي بخش ویکلي جلد ۵ صفحہ ۸۰ فوجداري

۷ ملکہ بنام شمشیرجنگ ویکلي جلد ۹ صفحہ ۵۱ فوجداري و ملکہ بنام پیدو ویکلي جلد ۸ صفحہ ۱۸ فوجداري و ملکہ بنام قطب شیخ ویکلي جلد ۶ صفحہ ۴۷ فوجداري

تسلیم کیا هی اور ایک نامي مقدمه کو اِسي بنا پر واپس بهیجا که صدر نے عدالت ضلع کي اِس غلطي کو که اُسنے اظهارات گواهان لینے سے انکار کیا درست نهیں کیا تها [۸] یهه اُصول هائي کورٹ کلکته نے بهي بارها تسلیم کیا هی [۹] اور یهي اُصول مقدمات مال سے بهي متعلق هی [۱] لیکن فوجداري کے مقدمات میں مجسٹریٹ کو حسب دفعه ۳۵۹ – ضابطه فوجداري نسبت طلبي گواهوں کے اختیارات دیئے گئے هیں وه دفعه یهه هی *

دفعه ۳۵۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

اگر مجسٹریٹ کي یهه رائے هو که کسي گواه کا نام به نیت ایذا رساني یا تعویق تجویز مقدمه یا اِس نیت سے اسم نویسي میں داخل کیا گیا هی که انجام کار انصاف میں هارج هو تو جایز هی که وه شخص ملزم کو حکم دے که وه مجسٹریٹ موصوف کو اِس امر سے مطمئن کرے که وجهه معقول اس امر کے باور کرنے کي هی که اظهار گواه مذکور کا موثر مقدمه هی *

اگر مجسٹریٹ کو امر مذکوره بالا پر اِطمینان نهو تو اُسپر گواه مذکور کے نام سمن جاري کرنا واجب نهوگا لیکن جن مقدمات میں اُس امر کا شبهه هو اُنمیں سے جائز هی که ایسے گواهوں کے نام سمن جاري کردے بشرطیکه اُسقدر روپیه جو واسطے اداے اُس خرچه کے مجسٹریٹ کے نزدیک ضرور هو جو گواه کے حاضر کرانے میں صرف هوگا مجسٹریٹ کے محکمه میں داخل هو *

---

۸ جسونت سنگهه جي اوبهے سنگهه جي بنام جیت سنگهه اوبهے سنگهه جي مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحه ۳۲۴

۹ راکهل داس منڈل بنام پرتاب چندر هیرا ویکلي جلد ۱۷ صفحه ۳۵۵ هیراني و سوسرسنگهه بنام راجندرامل ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۴ و راني اوجالا کماري دهوجمالي دیبي بنام غلام مصطفی خان ویکلي جلد ۲ صفحه ۶۰ و رام دین منڈل بنام واچپایب پر ملک بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰ ضمیمه

۱ واٹسن کمپني بنام ٹقي منڈل ویکلي جلد ۲ صفحه ۸۳ نظایر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

لیکن مجسٹریٹوں کو بھي پورا اختیار بلا کسي شرط کے نہیں هی بلکه صاف صورتہاے مذکور میں قانون نے اختیار دیا هی اور ایک مقدمه میں جو که مجسٹریٹوں نے گواهوں کے طلب کرنے سے انکار کیا هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که بے طلبي گواه کے جو فیصله مجسٹریٹ نے صادر کیا وہ خلاف قانون هی ۲ *

دفعه ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطه فوجداري جنمیں گواهوں کي طلبي کا مقدمات فوجداري میں ذکر هی قابل ملاحظه هی —

فصل ۱۰ — اظهار گواهان

دفعه ۱۳۵ ترتیب گواهوں کے

ترتیب پیشي و اظهارات گواهان

پیش کیئے جانے اور اظہار لیئے جانے کي حسب قانون اور دستور عدالت مجریه وقت متعلقه عدالت دیواني اور فوجداري کے هوگي اور جب کوئي ایسا قانون نهو تو عدالت کي تجویز کے موافق هوگي *

گو دفعه هذا میں ذکر ضابطه دیواني و فوجداري کا هی لیکن ضوابط مذکور میں ترتیب گواهان کي نسبت کوئي حکم صریح نہیں پایا جاتا لیکن عدالت هائي کورٹ کلکته نے یهه قاعده قائم کیا هی که جس فریق پر جس امر کا بار ثبوت هو وہ اپنے گواهوں کا اظهار پہلے سناتا هی اور بعد اُسکے وہ شخص اظهار کراتا هی جسپر که بار ثبوت نہیں هی یہي اُصول عموماً عدالت هاے دیواني و فوجداري میں اختیار کیا جاتا هی گواهوں کے اظهار لینے میں اُحکام ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع مرعي رکھنے چاهیئیں —

۲ رام سهاے چودهري بنام شنکر بهادر بنگال جلد ۹ صفحه ۱۵ ضمیمه

دفعہ ۱۳۶ جب دونوں فریق میں سے کوئي کسي امر واقعہ کي شہادت گذراننا چاھے تو حاکم عدالت کو جائز ھی کہ جو فریق شہادت گذراننا چاھتا ھو اُس سے پوچھے کہ واقعہ مبینہ اگر ثابت ھو جائے تو کس طور پر متعلق مقدمہ ھوگا اور حاکم عدالت کے نزدیک اگر وہ امر واقعہ درصورت ثابت ھونے کے متعلق مقدمہ ھو تو شہادت کا لینا منظور کرے ورنہ منظور نکرے *

تجویز نسبت قابل ادخال ھونے شہادت کے ذمہ حاکم ھی

اگر وہ واقعہ جسکے ثابت کرنے کي درخواست کیجائے ایسا ھو کہ اُسکي شہادت صرف بشرط ثبوت کسي اور واقعہ کے قابل منظوري ھو تو یہہ واقعہ آخرالذکر قبل پیش ھونے شہادت واقعہ اول الذکر کے ثابت ھونا چاھیئے الا اس حال میں کہ فریق مذکور اُس واقعہ کا ثبوت داخل

کرنے کا ذمہدار ہو اور عدالت کو اُسکی ایسی ذمہداری پر اطمینان ہو *

اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ مبینہ کا منحصر اسپر ہو کہ دوسرا واقعہ مبینہ پہلے ثابت کرایا جاے تو حاکم عدالت کو حسب اپنے اقتضاے راے کے جائز ہی کہ واقعہ اول کی شہادت کا گذرنا قبل ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے شہادت واقعہ ثانی کی طلب کرے *

تمثیلات

(الف) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کی بابت واسطے ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت ہوجانا ظاہر کیا گیا درخواست کی گئی اور وہ بیان بموجب دفعہ ۳۲ کے واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ وہ شخص مرگیا ہی اُسکے بیان کی شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کھو جانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لیئے درخواست کی گئی *

یهه واقعه که اصل دستاویز کهوئي گئي هی نقل کے پیش هونے سے پہلے اُس شخص کو ثابت کرنا چاهیئے جو اُس نقل کو پیش کرنے کي درخواست کرتا هو *

(ج) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُسنے ایک شی مسروقه کو مسروقه جانکر لیا هی *

اِس بات کے ثابت کرنے کي درخواست کي گئي که اُسنے اپنے پاس اُس شی کے هونے سے انکار کیا *

متعلق هونا انکار کا اُس شی کي شناخت پر منحصر هی پس عدالت کو اپني راے کے موافق اختیار هی که اُس شخص کا انکار ثابت هونے سے پہلے اُس شی کي شناخت کا ثبوت طلب کرے یا اُس شی کي شناخت سے پہلے اُس شخص کے انکار کے ثابت کیئے جانے کي اجازت دے *

(د) ایک امر واقعه (الف) کے ثابت کرنے کي درخواست کي گئي اور بیان کیا گیا که امر تنقیحي کي وجهه یا نتیجه وهي هی اور چند واقعات درمیاني (ب) و (ج) و (د) ایسے هیں جنکے وجود کا ثابت هونا پیشتر اُس سے ضرور هی که واقعه (الف) وجهه یا نتیجه واقعه تنقیحي کا تصور کیا جاے پس عدالت کو اختیار هی که چاهے واقعات (ب) یا (ج) یا (د) کے ثابت کرنے سے پہلے واقعه (الف) کے ثابت کرنے کي اجازت دے چاهے واقعه (الف) کے ثبوت کي اجازت دینے سے پہلے واقعات (ب) و (ج) و (د) کا ثبوت طلب کرے *

حکم دفعه هذا اختياري هی اور نه لازمي اور اس دفعه کو دفعه ۱۰۴ کے ساتهه پڑهنا چاهيئے خاص کر تمثيلات (الف) و (ب) کے ساتهه *

دفعه ۱۳۷ جو سوال که گواه

سوال فريق اول

کا پيش کرنيوالا اُس گواه سے کرے وه فريق اول کا سوال کهلائيگا *

اور جو سوال که فريق ثاني اُسي گواه

سوال فريق ثاني

سے کرے وه سوال فريق ثاني کها جايگا *

جو سوال که بعد سوال فريق ثاني کے

سوال مکرر فريق اول

گواه کا پيش کرنيوالا گواه سے کرے وه سوال مکرر فريق اول کهلائيگا *

دفعه ۱۳۸ گواهوں سے ابتداءً

ترتيب سوالات و غرض سوال مکرر فريق اول

سوال فريق اول کا کيا جائيگا بعد ازاں اگر فريق ثاني چاهے تو سوال فريق ثاني کا هوگا اور اُسکے بعد اگر فريق حاضر کننده گواه چاهے تو اُسکا سوال مکرر هوگا *

سوال فریق اول اور سوال فریق ثاني واقعات متعلقه کي بابت هوگا لیکن یهه ضرور نهیں هی که سوال فریق ثاني کا محض اونهیں واقعات کي نسبت هو جنکي گواهي گواه نے سوال فریق اول پر دي هو *

سوال مکرر فریق اول نسبت تصریح اُن اُمور کے هوگا جو سوال فریق ثاني میں بیان کیئے جاویں اور اگر کوئي نیا امر باجازت عدالت سوال مکرر فریق اول کي بحث میں پیدا هو تو فریق ثاني کو اختیار هی که اُس امر پر پهر سوال کرے *

مقصد سوال فریق اول

جسب احکام دفعه ۱۳۵ کے اظهار گواهان کے شروع هوتے هیں اور سوالات وه شخص کرنے شروع کرتا هی جو گواه طلب کراتا هی غرض ان سوالات سے یهه هوتي هی که جس مد کا وه گواه هی اور جن جن اُمور کے ثابت کرنے کے لیئے طلب هوا هی وه عدالت کے روبرو ظاهر کیئے جاویں *

مقصد سوال جرح

جس اصطلاح کو متن دفعه ۱۳۷ و ۱۳۸ میں سوال فریق ثاني کها هی اُسکا ترجمه سوال فریق متخالف یا سوال جرح کرنا بهتر هوتا ان سوالات سے اصل مقصود یهه هوتا هی که جو تعلق گواه کو فریق مقدمه سے هوتا هی وه معلوم کریں اُسکي اغراض اُسکي نیت اُسکے خیالات اُسکا چال چلن اُسکے تعصبات اور اُسکے وه وسایل جنسے اُسکو علم پهونچا اور وه طریقه

جس طرح پر که اُسنے واقفیت حاصل کي اور قوت اُسکے حافظه کي یہه سب اُمور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش هوں تا که اُسکے اظہار کي وقعت معلوم هو اور اگر کہیں نقیض باتیں وہ بیان کرے یا ایسے جوابات دے که جنسے اُسکے حافظه کي قوت معلوم نهو تو اُسکے اظہار کي وقعت کم هوگي — جو لوگ که سوالات جرح خوب کرنا جانتے هیں اُنکے سوالات کرنے کے بعد ممکن نہیں که گواہ کا صدق و کذب صاف طور پر معلوم نهو جاوے *

وقعت سوال جرح

متن دفعه هذا سے واضح هی که واقعات متعلقه کي نسبت جو سوال دل چاهے وہ سوال جرح کنندہ کر سکتا هی اور یہه اُصول هائي کورت کلکته نے مانا ۲ هی علاوہ اسکے دفعه ۱۴۶ ایکت هذا قابل ملاحظه هی *

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل هی که کوئي شہادت کسي شخص کے مقابله پر داخل نہیں هو سکتي جبتک که اُسکو ایک منصب سوال جرح کرنیکا نه ملا هو ۳ اور دفعه ۳۳ کا بھي اُصول یہي هی *

مقصد سوال مکرر فریق اول

سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن امور کے مطلب صاف کرنے کي هوتي هی جو که فریق ثاني نے سوالات جرح کے ذریعه سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکه سوالات مکرر فریق اول میں کوئي نئے امور داخل کیئے جاویں تو فریق مخالف کو باجازت عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنیکا هی ضابطه فوجداري کي دفعات ۱۹۱ و ۲۱۴ و ۲۳۷ قابل ملاحظه هیں *

دفعه ۱۳۹ جو شخص که دستاویز کے پیش کرنے کے لیئے طلب کیا جاوے وہ محض اِس

سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طلب هوا هو

---

۲ ملکه بنام ایشان دت بنگال جلد ۶ صفحه ۸۸ ضمیمه

۳ رام بخش لال بنام گوري موهن سہاے بنگال جلد ۳ صفحه ۲۷۳ دیواني و گوراچن سرکار بنام رام نراین چودهري ویکلی جلد ۹ صفحه ۵۸۷ دیواني

بات سے کہ اُس دستاویز کو پیش کرے گواہ نہیں ہو جاتا ھی اور تا وقتیکہ وہ بطور گواہ نہ طلب کیا جاے اُس سے سوال طرفثاني کا نہیں ہو سکتا ھی *

حسب احکام ضابطہ دیواني کے ہر شخص کو جسپر کہ سمن واسطے طلبي دستاویز کے جاري ہو اختیار ھی کہ خود آوے یا اُس کو پیش کراوے سمن کي تعمیل کافي ہوگي *

دفعہ ۱۴۰ جو گواہ کہ چال چلن کي بابت ہو اُس سے سوال فریق ثاني اور سوال مکرر فریق اول ہو سکتا ھی *

> گواہ چال چلن

یہہ دفعہ صرف تصریح کے لیئے ھی لازمي نہیں ھی *

دفعہ ۱۴۱ ایسا سوال جس سے وہ جواب نکلتا ہو جو پوچھنے والا اُسکا چاھتا ھی یا جسکي اُمید رکھتا ھی وہ سوال موصل الی المقصود کہلائیگا *

> سوال موصل الی المقصود

تعریف سوال موصل الی المقصود جسکو سوال ھدایتي کہنا بہتر ہوتا متن دفعہ ھذا میں مندرج ھی اور پہچان اُسکي یہہ ھی کہ جسکے جواب میں محض ہاں یا نہ کہنے سے پورا جواب ہو جاوے مثلاً —

تم دہلي کے رہنیوالے ہو *

تمہارا نام زید ہی *

تم عمرو کے نوکر ہو *

یہہ سب ہدایتي سوالات ہیں اور ان سے بدلے*اسکے کہ کچھہ اطلاع حاصل ہوتي ہو در حقیقت سوال کنندہ خود اطلاع بخشتا ہی *

دفعہ ۱۴۲ سوالات موصل

سوالات ہدایتي کب نہیں کیئے جا سکتے

الی المقصود کي نسبت اگر فریق ثاني اعتراض کرے تو وہ سوال فریق اول میں یا سوال مکرر فریق اول میں بجز اجازت عدالت کے اور نہج پر نہ پوچھے جائیں *

عدالت سوالات موصل الی المقصود کي اجازت اُن اُمور کي بابت دیگي جو کہ مقدمہ کے مبادیات یا غیر متنازعہ فیہ ہوں یا عدالت کي راے میں پہلے بوجہہ کافي ثابت ہو چکے ہوں *

دفعہ ۱۴۱ میں نوعیت سوال ہدایتي کي بیان ہو چکي ہی اور قاعدہ عام یہہ ہی کہ کوئي شخص اپنے خود گواہ سے ہدایتي سوال نہیں کرسکتا لیکن جیسا کہ فقرہ ثاني دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہی اور نیز حسب منشاء دفعہ ۱۵۴ عدالت کو اختیار اجازت دینے اس قسم کے سوالات کا دیا گیا ہی اس دفعہ میں وہ اجازت صرف مفصلہ ذیل تین صورتوں میں جایز کي گئي ہی *

۱ نسبت مقدمه کے مبادیات یعني تمهیدي امور کے *

۲ نسبت اُن امور کے جو فریقین کو تسلیم هیں *

۳ جو امور که عدالت کي راے میں کافي ثابت هو چکے هیں *

وجهه اِس قسم کي اجازت دینے کي یهه هی که هدایتي سوال سے شهادت کم عرصه میں لیجاتي هی اور اِسي لیئے اس قاعده کے قائم کرنے سے نه تو انصاف کرنے میں کچهه خلل واقع هوتا هی اور نه عدالت کا وقت ضایع هوتا هی مثلاً کسي شخص کو بلا کر گواه سے پوچهنا که یهه فلاں شخص هی یا نهیں ایک هدایتي سوال هی لیکن اس قسم کے سوال کي اجازت اس لیئے دي گئي هی که حلیه بیان کرنا ایک طول طویل طریقه پر هو سکتا هی اور بعض دفعه جبکه گواه کي یاد سے ایک بات نکل گئي هو لیکن اُسکے روبرو اُسکا ذکر کرنے سے اُسکو یاد آ جاوے تب بهي سوالات هدایتي کي اجازت حسب اختیار خود عدالت دے سکتي هی مثلاً کسي شخص کو کسي دوکان کے شرکاء کا نام نه معلوم هو تو اُسکے سامنے نام لیکر یهه پوچها جا سکتا هی که یهه اُسکے شریک هیں یا نهیں یهه اُسي اصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۵۹ مبني هی *

اسي طرح پر جبکه کسي گواه کو اُسکے بیان پر جهٹلانا منظور هو تو اُسکا بیان سابق دوهرا کر بیان کیا جا سکتا هی *

دفعه ۱۴۳ سوالات موصل الی المقصود فریق ثاني کے سوال میں پوچهے جاسکتے هیں *

سوالات هدايتي کب کيئے جاسکتے هيں

دفعه هذا کے متعلق کرنے کے لیئے تعریف سوال هدایتي مندرجه دفعه ۱۴۱ کو مد نظر رکهنا چاهیئے — سوال هدایتي سے مراد یهي هی که هر سوال فریق مخالف اس طرح پر کرے که گواه کو صرف هاں یا نه کهنا پڑے اور نه اِس قسم کے سوالات کي اجازت دي جا سکتي هی که جو ایک

ایسے خیال پر مبنی ہوں که گویا کوئی واقعه ثابت هو چکا هی جو که
درحقیقت ثابت نہیں هو چکا هی اور نه اسطرحپر سوال کرنا چاهیئے که
گواہ کو خواہ مخواہ دهوکا لگے اور اس طرحپر سوال کیا جاوے که فلاں
بات تو آگے کہه چکا هی جو که درحقیقت وہ نہیں کہه چکا *

دفعه ۱۴۴ کسي گواہ سے جب

اظہار گواہ نسبت مضمون دستاویزات

که وہ اِظہار دیتا هو یہه پوچھا جا سکتا هی که کوئي معاهده یا عطیه یا اور انتقال جایداد جسکي بابت وہ اداے شہادت کرتا هی کسي دستاویز میں مندرج هی یا نہیں اور اگر وہ یہه کہے که مندرج هی یا وہ نسبت مضمون کسي دستاویز کے کچھه بیان کرنے کو هو جسکا پیش کرنا عدالت کي راے میں مناسب معلوم هو تو فریق مخالف کو یہه عذر کرنا جایز هی که جب تک وہ دستاویز پیش نه کیجائے یا جب تک وہ واقعات ثابت نهوں جنسے فریق پیش کننده گواہ مذکور شہادت منقولي کے داخل کرنے کا مستحق هو وہ گواہ اداے شہادت نکرے *

**تشریح — گواہ کو جائز ھی کہ جو بیانات اَور اشخاص نے بابت مضمون دستاویزات کے کیئے ھوں اگر وہ فی نفسہ واقعات متعلقہ ھیں تو اُنکی زبانی شہادت دے *

تمثیل

سوال یہہ ھی کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں *

بکر یہہ اظہار دیتا ھی کہ اُس نے زید کو خالد سے یہہ کہتے ھوئے سنا تھا کہ عمرو نے ایک خط میں میری نسبت اتہام سرقہ کا لکھا ھی اور میں اُس سے بدلا لونگا یہہ بیان واقعہ متعلقہ ھی اس واسطے کہ اُس سے زید کے لیئے وجہہ تحریک حملہ کرنے کی پائی جاتی ھی پس اس بات کی گواھی دی جاسکتی ھی گو اور کوئی شہادت بابت اُس خط کے نہ دی جائے *

دفعہ ھذا کا اثر یہہ ھی کہ فریقین مقدمہ کو منصب اُن اعتراضات کے لازمی طور پر پیش کرنے کا ھی اور اُن قواعد کی تعمیل کرانے کا استحقاق ھی جو کہ حسب شرایط دفعہ ۹۱ و ۹۲ - اُنکو حاصل ھیں دفعات مذکور کی تعمیل ضرور ھی گو فریقین عذر پیش کریں یا نکریں *

فقرہ آخر دفعہ ۱۶۵ [illegible]ت ھذا و دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ھیں *

دفعه ۱۴۵ گواه سے فريق ثاني

> سوالات جرح نسبت بيانات سابقه جو تحرير ميں كيئے گئے هوں

نسبت أن بيانات سابقه كے جو أسنے بذريعه تحرير كيئے هوں يا وه بضبط تحرير لائے گئے هوں اور أمور تحقيق طلب سے متعلق هوں أس تحرير كے دكهلانے يا أس كے ثابت كيئے جانے كے بدون سوال كر سكتا هى ليكن جس حال ميں كه بذريعه أس تحرير كے أس گواه كي ترديد مقصود هو تو قبل ازانكه وه تحرير ثابت كي جائے أس گواه كو أس تحرير كے أن مضامين كا خيال كرانا چاهيئے جن كے ذريعه سے أس كي ترديد كرني مقصود هى *

دفعه هذا ميں صرف يهه امر قابل غور هى كه جب كبهي گواه سے سوال جرح نسبت أسكے بيان سابق كے جو كه أسنے لكها هو مثلا كوئي خط يا دستاويز يا جو كه بضبط تحرير لايا گيا هو مثلا أسكا اظهار سابق كيا جاوے تو أسكو جتا ديا جاوے كه وه ايسا بيان پيشتر كر چكا هى *

دفعه ۱۴۶ جب كسي گواه

> كونسے سوالات جرح جايز هيں

سے فريق ثاني سوال كرے تو أس سے علاوه سوالات متذكره دفعه ماسبق كے هر ايسا سوال

پوچھا جا سکتا ھی جس سے اُمور مفصلہ ذیل حاصل ھوتے ھوں —

(۱) اُس کي صداقت کا امتحان *

(۲) یہہ معلوم ھوتا ھو کہ وہ کون ھی اور کس حیثیت کا ھی *

(۳) تزلزل اُس کے اعتبار میں اُسکے چال چلن میں نقص پیدا کرنے سے گو کہ ایسے سوالات کے جواب میں صراحتاً یا من وجہہ وہ گواہ مجرم ٹھہرے یا اُس پر کوئي سزا یا تاوان عاید ھو یا صراحتاً یا من وجہہ سزا یا تاوان کے عاید ھونے کي طرف منجر ھو *

جن اُمور کا ذکر دفعہ ھذا میں ھی وہ ماسواے اُن اُمور کے ھیں جنکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ۱۳۸ میں ھوچکا ھی یعني ماسواے واقعات متعلقہ کے ھیں اور اغراض مذکورالصدر کے لیئے سوالات جرح ھوسکتے ھیں — لیکن اس اجازت سے یہہ مطلب نہیں ھی کہ گواہ سے سوالات بیمحل اور غیرمتعلق کیئے جاویں کہ جس سے غرض اُس سے نقیضین کھلانیکي نہو کیونکہ سواے اُن صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ھی اُن سوالات کے خلاف جو کہ صرف بغرض ھلانے اعتبار کے کیئے جاتے ھیں شہادت نہیں لیجا سکتي اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن ۳ کوئي ایسي شہادت نقیض گذر سکتي ھی جسکے خلاف شہادت دینے کا منصب نہو *

نسبت قائم کرنے وقعت اِظہار گواہان کے پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا هی که عدالت اپیل کو راے عدالت ابتداء سے اختلاف کرنے میں نہایت احتیاط کرني چاهیئے کیونکه عدالت ابتدائي کو هر قسم کے موقع تحریر بیان گواهان وغیره سے وقعت اُسکے قایم کرنے کے موقع ملتے هیں اور جو اپیل که محض اِظہارونکے نامعتبر هونے کي بناء پر هی وه اکثر کمزور اپیل هوتا هی *

دفعه ۱۴۷ اگر کوئي ایسا سوال کسي امر متعلقه مقدمه یا کارروائي سے علاقه رکھتا هو تو احکام دفعه ۱۳۲ کے اُس سے متعلق هونگے *

> گواه سوال کے جواب دینے پر کب مجبور هی

دفعه هذا ایک گونه مشابه دفعه ۱۳۲ کے هی لیکن واضح رهے که احکام دفعه ۱۳۲ متعلق هیں صرف اُن واقعات سے جو اُمور تنقیح طلب سے متعلق هوں اور دفعه هذا اُسي حکم کو تمام واقعات سے جو متعلق مقدمه هو خواه تنقیح طلب هوں یا نهوں متعلق هی *

دفعه ۱۴۸ اگر کوئي ایسا سوال کسي ایسے امر سے علاقه رکھتا هو جو مقدمه یا کارروائي سے متعلق نهیں هی بجز اسیقدر کے که اُس گواه کے چال چلن کو عیب لگانے سے اُس کے اعتبار میں خلل ڈالے تو عدالت تجویز کریگي که گواه اُس کے

> اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوري گواه جواب دینے پر

جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اُس پر لازم نہیں ھی مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ھی کہ اُمور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :—

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ھیں جب کہ وہ اس نوع کے ھوں کہ صداقت اُس الزام کي جو اُن سے عاید ھوتا ھو گواہ کے اعتبار کي نسبت اُس معاملہ میں جس کي وہ گواھي دیتا ھو عدالت کي راے بدرجہ عظیم بدل جاے *

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ھیں جب کہ وہ الزام جو اُن سے عاید ھوتا ھو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسي قسم کے معاملات سے علاقہ رکھتے ھوں کہ صداقت اُس الزام کي گواہ کے اعتبار کي نسبت اُس معاملہ میں جس کي وہ

گواهي دیتا هو عدالت کي راے کو نه بدلے یا بدرجه خفیف بدلے *

(۳) ایسے سوالات اُس صورت میں نا مناسب هیں جب که اُس کي شهادت کي ضرورت اُس قدر نهو جتنا بڑا اُس کے چال چلن کي نسبت اُن سے الزام پیدا هوتا هو *

(۴) عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب جانے تو جواب دینے میں گواہ کے انکار سے یهه استنباط کرے که اگر وہ جواب دیتا تو مفید نهوتا *

دفعه هذا میں یهه بات گویا فرض کرکے که تمهید متعلق سوالوں کے جواب دیتي هی کوئي گواہ مجبور نهیں هو سکتا یهه قاعدہ قرار دیا گیا که اگر سوالات نسبت چال چلن کے کیئے جاویں تو عدالت کو اختیار هوگا که یهه تجویز کرے که کونسے سوالوں کا جواب دینا اُسکو لازمي هی اور کونسے کا نهیں - پهر دفعه ۱۵۳ میں یهه قرار دیا گیا هی که ایسے سوالوں کي حقیقت جو که صرف گواہ کے چال چلن کي نسبت هوں شهادت نهیں گذر سکتي اسلیئے که چال چلن گواہ صرف اُسکي وقعت قائم کرنے کے لیئے ضروري هی اور درحقیقت اُمور متعلقه اور واقعات مقدمه کے متعلق نهیں *

یهه الفاظ متن دفعه هذا که (جو مقدمه یا کارروائي سے متعلق نهیں هی بجز اسقدر کے که اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے) وہ مراد هی جسکا که پهر ذکر دفعه ۱۵۳ میں ان الفاظ کے ساتهه کیا گیا هی - (جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکهتا هو که اُس کے چال چلن میں نقص ظاهر هونے سے اُس کے اعتبار کے تزلزل کي طرف منجر هو) *

نسبت فقرہ آخر دفعه هذا کے ملاحظه کرو تمثیل (۵) دفعه ۱۴ *

دفعه ۱۴۹ ایسا سوال جس کا ذکر دفعه ۱۴۸ میں هوا نه پوچھا جانا چاهیئے اِلا اُس حال میں که پوچھنے والے کي دانست میں بوجهه معقول یهه ثابت هو که جو الزام اُس سے عاید هوتا هی وه واجبي هی *

نا جوازي سوالات نا معقول

تمثیلات

(الف) ایک بیرسٹر سے ایک اٹرني یا وکیل نے کہا که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی پس یهه وجهه معقول اُس گواه سے اس سوال کے پوچھنے کي هی که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ب) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت میں یهه کها که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجهه پوچھي تو اُسنے وجوه اپنے بیان کے صداقت کي حسب اطمینان بیان کیں پس یهه وجهه معقول اس بات کي هی که اُس گواه سے یهه سوال کیا جائے که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ج) ایک گواه سے جسکا کچھه حال معلوم نهیں اتفاقاً یهه پوچھا گیا که تم ڈکیت هو پس اِس صورت میں کوئي وجهه معقول ایسے سوال کي نهیں هی *

(د) ایک گواہ کا کچھہ حال معلوم نہیں ھی مگر جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ تمهاري معاش کیا ھی اور کس طور پر بسر کرتے ھو تو اُس نے جواب قابل اطمینان نہ دیئے پس یہہ وجہہ معقول اس سوال کي ھی کہ کیا تم ڈکیت ھو *

تمثیلات دفعہ ھذا سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ وجہہ معقول سے مراد ھی کہ جس سے شبہہ پیدا ھوتا ھو اور اُس سے ایسي وجہہ مراد نہیں کہ جسپر مختلف حالات میں کوئي شخص شبہہ یا الزام لگاوے پس وکیل کو جبکہ نسبت چلن گواہ کے سنا ھو اختیار ھی کہ ایسے سوالات کرے یہانتک کہ گواہ جواب ناقابل اطمینان دینا کافي وجہہ اس قسم کے سوالات کي ھی *

دفعہ ۱۵۰ اگر عدالت کي یہہ راے ھو کہ کوئي سوال بلا وجوہ معقول پوچھا گیا تو

> ضابطہ عدالت ایسی صورت میں کہ جب سوال بلا وجوہ معقول پوچھاجاوے

اُسکو اختیار ھی کہ اگر کسي بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اِٹرني نے کیا ھو تو کیفیت حالات مقدمہ عدالت ھائي کورٹ یا اور حاکم کو جسکا کہ وہ بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اٹرني اپنے اُس پیشہ میں ماتحت ھو بھیجے *

دفعه ۱۵۱ عدالت کو جائز هی

سوالات فحش و تهتک آمیز

که جن سوالات یااستفسارات کو فحش یا تهتک آمیز سمجھے اُنکي ممانعت کرے گو که وہ سوالات یا استفسارات کچھه تعلق اُمورات نزاعي مرجوعه عدالت سے رکھتے هوں الا اُس حال میں که اُنکو واقعات تنقیحي سے علاقه هو یا ایسے اُمور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غور اس امر کے ضروري هو که واقعات تنقیحي کا وجود هی یا نهیں *

دفعه ۱۵۲ عدالت کو لازم هی

سوالات موجب رنج و توهين

که جو سوالات اُسکے دانست میں توهین یا رنج دینے کے لیئے هوں یا عدالت کے نزدیک ایسے هوں که گو في نفسه مناسب هیں مگر اُنکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزي هونگے اُنکي ممانعت کرے *

یهه تینوں دفعات اِس غرض سے قائم کي گئي هیں که صاف طرح پر وکلاء هر درجه کو اُن سوالات کے کرنے میں جو که بغرض گواه کے چال چلن دریافت کرنے کے لیئے کیئے جاویں یهه معلوم رهے که کس قسم کے سوالات کرنیکا اُنکو اختیار هی اور کس قسم کا نهیں اور عدالت کو اختیار دیا گیا هی که ایسے سوالات سے منع کرے جو که ناحق رنج دیں*

تشریح شہادت جو بغرض تکذیب جوابات متعلق صداقت گواه پیش کي جاوے

دفعه ۱۵۳ — جب کسي گواه سے کوئي ایسا سوال پوچها جائے اور وه اسکا جواب دے جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکهتا هو که اُسکے چال چلن میں نقص ظاهر هونے سے اُسکے اعتبار کے تزلزل کي طرف منجر هو تو اُسکي تردید میں کوئي شہادت نه گذرانی جائیگي لیکن جس حال میں که وه جهوٹا جواب دے تو من بعد جهوٹي گواهي دینے کا الزام اُسپر عاید هوگا *

مستثنی ا — اگر کسي گواه سے پوچها جائے که وه پیشتر کسي جرم کا مجرم ثابت هوا تها یا نهیں اور وه اُسکا اقبال نکرے تو اُسپر پیشتر کا جرم ثابت هونے کي شہادت گذر سکتي هی *

مستثنیٰ ۲ — اگر گواہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا طرفدار ہونے پر حرف آتا ہو اور وہ اُن واقعات سے جو اُس سوال سے نکلتے ہوں اِنکار کرے تو جایز ہی کہ اُسکی تردید کیجائے *

تمثیلات

(الف) ایک بیمہ کرنے والے پر دعوی کیا گیا اور اُس کی جوابدهی اس نہج پر کی گئی کہ وہ مبنی بر فریب ہی *

مدعی سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ میں تمنے دعوی مبنی بر فریب کیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ اُسنے ایسا دعوی کیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوری نہیں ہی *

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بد دیانتی کی علت میں عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ وہ بعلت بد معاملگی کے موقوف کیا گیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوری نہیں ہی *

(ج) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ اُسنے عمرو کو لاهور میں دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسي تاریخ کو کلکتہ میں تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے پیش کي گئي کہ زید اُس تاریخ کو کلکتہ میں تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري هی نہ بایں وجہہ کہ اُس سے تردید ایسے واقعہ کي هوتي هی جس سے اُس کا اعتبار جاتا رهے بلکہ اس وجہہ سے کہ اُس سے تردید اس واقعہ مبینہ کي هوتي هی کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاهور میں دیکھا گیا تھا *

ان مقدمات میں سے هر ایک میں اگر گواہ کا انکار جھوتا هو تو اُسپر جھوتي گواهي دینے کا الزام عاید هو سکتا هی *

(د) زید سے پوچھا گیا کہ تمھارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواهي دیتا هی ایسا فساد هوا تھا یا نہیں جس میں خونریزي هوئي *

اُسنے انکار کیا پس جایز هی کہ اُس کي تردید اس بناء پر کي جائے کہ یہہ سوال اُس کي طرفداري کے ظاهر هونے کي طرف منجر هوتا هی *

دفعہ هذا کے ساتھہ دفعہ ۱۴ کي تمثیلات (ن) و (س) و نیز دفعہ ۱۵ ایکت هذا ملاحظہ کرنے کے لایق هیں *

دفعه ۱۵۴ عدالت کو بحسب اپني اقتضاے راے کے اختیار هی که جو شخص

سوالات فریق مقدمه خود اپنے گواہ سے

کوئي گواہ پیش کرے اُسے اجازت ایسے سوالات کرنے کي دے جو که فریق مخالف اپني طرف سے کرسکتا هو *

جو اختیار که حسب منشاء دفعه هذا کے عدالت کو دیا گیا هی اُن صورتوں سے متعلق هی جنمیں که جو شخص ایک فریق مقدمه کا گواہ بن کر آتا هی أسي فریق کے خلاف عداوتاً شهادت دے ایسا خاص کر ایسي صورتوں میں هوتا هی جب که ایک فریق دوسرے فریق کو بطور اپنا گواہ قرار دیکر طلب کراتا هی تو ایسي صورت میں ظاهر هی که اظهار گواہ کا خلاف هوگا اور اِس وجهه سے عدالت کو اختیار هی که ایک فریق مقدمه کو خود اپنے گواہ سے سوالات جرح کرنیکے اختیارات دے — علاوہ خود فریق مقدمه کے بعضي ایسي صورتیں بهي هو سکتي هیں که جنمیں گواہ بوجهه خاص حالات کے مخالف اُس فریق کے گواهي دے جسنے اُسکو طلب کرایا هی ایسي صورت میں بهي عدالت کو سوالات بهي کرنے دینے کا اختیار هی *

دفعه ۱۵۵ گواہ کے اعتبار پر فریق مخالف یا بمنظوري عدالت کے وهي فریق جو

اعتراض گواہ کي معتبري پر

اُسے پیش کرے حسب مفصله ذیل اعتراض کر سکتا هی :—

(۱) بشہادت اُن اشخاص کے جو اس بات کي گواهي دیں کہ جو کچھہ وہ اُس گواہ کي نسبت پہلے سے جانتے هیں اُسکي وجہہ سے وہ اس گواہ کو نامعتبر سمجھتے هیں *

(۲) بہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ نے رشوت لي هی یا اُسنے رشوت کے دیئے جانیکو قبول کیا هی یا اور کوئي ترغیب ناجایز واسطے اداے شہادت کے اُسکو هوئي هی *

(۳) بہ ثبوت بیانات سابقہ کے جو مغائر کسي جزو اُسکي ایسي شہادت کے هوں جسکي تردید هوسکتي هی *

(۴) جب ایک شخص پر نالش زنا بالجبر یا اقدام زنا بالجبر کي هو تو یہہ ثابت کرنا جائز هی کہ مدعیہ عموماً فاحشہ هی *

تشریح — جو گواہ کہ کسي اور گواہ کو ناقابل اعتبار ظاهر کرے اُسے جائز

نہیں ھی که جس فریق نے اُسکو پیش کیا ھو اُسکے سوال پر وہ اپنے اس باور کرنے کي وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثاني اپنے سوال میں اُس سے وجوہ طلب کرسکتا ھی اور جو جواب وہ دے اُسکي تردید نہیں ھوسکتي گو که در صورت جھوٹے ھونے اُن جوابات کے اُسپر من بعد جھوتي گواھي دینے کا الزام عائد ھو *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت قیمت اُن اجناس کے جو عمرو کے ھاتھه بیچي گئي تھیں اور اُسکو حواله کردي گئي تھیں نالش کي بکر نے کہا که اُس نے وہ مال عمرو کے حوالے کردیا *

شہادت به ثبوت اِس امر کے پیش کي گئي که پیشتر ایک مرتبه اُسنے یہه کہا تھا که میں نے مال عمرو کو حوالے نہیں کیا ھی یہه شہادت قابل منظوري ھی *

(ب) زید بعلت قتل عمد عمرو کے ماخوذ ھوا *

بکر نے کہا که عمرو نے بر وقت فوت ھونے کے یہه ظاھر کیا تھا که زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تھا جس سے وہ مر گیا شہادت اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے پیش

کي گئي که ایک مرتبه پیشتر بکر نے کہا تھا که زید نے زخم نہیں لگایا یا یہه که اُسکے سامنے نہیں لگایا گیا *

یہه شہادت قابل منظوري هی *

تشریح دفعه هذا متعلق ضمن اوّل دفعه هذا سے هی اور ضمن ۲ دفعه هذا کے ساتھه مستثنی ۲ دفعه ۱۵۳ کا پڑھنا چاهیئے — نسبت نمبر ۳ کے یہه امر لازمي هی که اگر وه بیان کسي تحریر نوشته گواه میں مندرج هو تو قبل اِسکے که تردید کي اُجاے دفعه ۱۴۵ کي تعمیل کرني چاهیئے یعني یہه که گواه کي توجهه اُس تحریر کي طرف پہلے مایل کر لي جاوے — نسبت ضمن ۳ کے واضح رهے که یہه ایک خاص صورت هی جسمیں مستغیث عدالت فوجداري کے چال چلن کي نسبت شہادت داخل هو سکتي هی *

> سوالات مرتد بیان گواه نسبت واقعه متعلق

دفعه ۱۵۶ جب کوئي گواه جسکي تطبیق کرني منظور هی شہادت کسي واقعه متعلقه کي دے تو جائز هی که اُس سے اور ایسے واقعات پوچھے جائیں جو اُسنے واقعه متذکره بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اُسکے قریب دیکھے هوں مگر ایسي صورت میں که عدالت کي راے میں وه حالات درصورت ثابت هوجانے کے مؤید گواهي اُس گواه کے نسبت واقعه متعلقه کے هوں جسکي بابت وه گواهي دے *

تمثیل

زید ایک سازشي نے بیان ایک سرقے کا کیا جسمیں کہ وہ شریک تھا اور اُسنے ذکر کئي واقعات کا کیا جو سرقے سے کچھہ تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقام ارتکاب سرقے کي راہ میں آنے اور جانے کے وقت ہوئے تھے *

اِن واقعات کي شہادت خارجي گذر سکتي ہی تا کہ اُسکي گواہي کي، جو نسبت نفس سرقۂ مذکور کے ہی تائید ہو *

تمثیل دفعہ ہذا متعلق شہادت اُن شریک جرم سے ہی جنکا اظہار حسب دفعہ ۳۴۷ و ۳۴۸ ضابطہ فوجداري ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع لیا گیا ہو اور ایک مقدمہ میں ہائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ وہ تطبیق جس سے کہ شہادت شریک جرم کي قابل اعتبار قرار پاوے ایسي ہوني چاہیئے کہ جو علاوہ شہادت شریک جرم سے ہو اور مزیدے برآن وہ تطبیق ایسي ہوني چاہیئے جس سے شہادت شریک جرم کي اُس جزو کي تائید کرتي ہو جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ ملزم بر وقت صدور جرم کے موجود تھا اور اُس جرم کے سرزد ہونے میں شریک تھا [5] *

دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت

بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار

ایک گواہ کے جائز ہی کہ کوئي بیان سابق اُسي گواہ کا جو اُسي امر واقعہ کے متعلق اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے قریب کیا گیا ہو یا روبرو ایسے حاکم کے کیا گیا ہو جو قانوناً اُس

5 ملکہ معظمہ بنام مہیش بوزس ویکلي جلد ۱۹ صفحہ ۱۶ فوجداري

واقعه کي تحقیقات کا مجاز هو ثابت کیا جائے *

دفعه هذا کے ساتهه تمثیلات (ي) و (ب) دفعه ۸ قابل ملاحظه هیں *

امورات قابل ادخال نسبت بیانات دفعه ۳۲ و ۳۳

دفعه ۱۵۸ جب کوئي بیان جو حسب دفعه ۳۲ یا ۳۳ کے واقعه متعلقه هو ثابت کیا جائے تو جائز هی که واسطے اُسکے تائید یا تردید کے یا واسطے ضعف یا استحکام معتبري اُس شخص کے جس نے که وه بیان کیا هو تمام ایسے اُمور ثابت کیئے جائیں جو اُس صورت میں ثابت کیئے جاتے جب که وه شخص بطور گواه کے طلب کیا جاتا اور بسوال طرفثاني اُس امر کي صداقت کي نسبت انکار کرتا جو که اُس سوال کے جواب کي طرف منجر هوتا هو *

تازه کرنا یاد کا

دفعه ۱۵۹ گواه کو جائز هی که جب اُسکا اظهار هوتا هو تو یاد کرنے کے لیئے کسي ایسي تحریر کو معائنه کرے جو خود اُسے

عین بروقت اُس معاملے کے جسکي بابت اُس سے سوال کیا جائے یا اُسکے بعد اُسقدر عرصہ قلیل میں کي هو که عدالت کي دانست میں وہ معاملہ اُسوقت اُسکو خوب یاد تھا *

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنه کا بھي اختیار هی جو کسي اور شخص نے کیا هو اور اَس گواہ نے زمانه مذکورہ بالا کے اندر پڑھا هو اور بر وقت پڑھنے کے اُسکو صحیح جانا هو *

کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے مستعمل کر سکتا هی

جب گواہ یاد کرنے کے لیئے کسي دستاویز کا معائنه کرسکتا هو تو اُسکو جائز که باجازت عدالت اُس دستاویز کي نقل کو بھي اُسکام کے لیئے مستعمل کرے بشرطیکه عدالت کو اطمینان اس امر کا حاصل هو که اصل کے نه پیش کرنے کي وجهه کافي هی *

هر شخص کو بهي جو ماهر کسي فن کا هو اختیار هی که یاد کرنے کے لیئے اُس فن کي کتابوں کو معائنه کرے *

دفعه ۱۶۰ . گواه کو ایسے واقعات کي نسبت بهي گواهي دینا جائز هی جواُس قسم کي دستاویز میں مندرج هوں جسکا ذکر دفعه ۱۵۹ میں هوا یا آنکه اُسکو بصحت خود اُن واقعات کي یاد نهو مگر اس شرط سے که اُسکو یهه یقین هو که وه واقعات اُس دستاویز میں بصحت مرقوم هوئے تهے *

شهادت نسبت واقعات مندرجه دستاویز متذکره دفعه ۱۵۹

تمثیل

ایک بهي کا مرتب رکهنے والا اُن بهي جات میں لکهے هوئے واقعات کي نسبت جنکو وه اپنے کار و بار کے اجراے میں مرتب رکهتا رها هو شهادت دے سکتا هی بشرطیکه وه یهه جانتا هو که وه بهي جات بصحت مرتب رکهي گئي تهیں گو که اُن خاص معاملات مندرجه کو بهول گیا هو *

ان دفعات کے ساتهه دفعه ۱۱۹ اور ۱۲۶ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ بسنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هیں *

استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے جوبغرض تازگی یاد مستعمل هوئی هو

دفعه ١٦١ هر نوشته جسکا معائنه حسب احکام دو دفعات ملحقه بالا کے کیا جاے لازم هی که اگر فریق ثاني چاهے تو اُسکے روبرو بهي پیش کیا جائے اور اُسکو دکهلایا جائے اور اگر وه فریق چاهے تو اُسکي بابت گواه سے سوال کرے *

پیشي دستاویزا

دفعه ١٦٢ جو گواه که واسطے پیش کرنے کسي دستاویز کے طلب کیا جائے اُسے لازم هی که اگر وه دستاویز اُسکے پاس یا اُسکے اختیار میں هو تو اُسکو عدالت میں لے آئے گو اُسکے پیش کرنے یا قابل منظوري هونے کي نسبت کچهه عذر بهي هو اور جواز اُس عذر کا عدالت تجویز کریگي *

عدالت اگر مناسب سمجهے تو اُس دستاویز کا معائنه کرے الا اُس حال میں که دستاویز مذکور معاملات سرکاري سے

تعلق رکھتي هو يا اُسکو جائز هی که اُسکے
قابل منظوري هونے کے باب میں تجویز
کرنے کے لیئے اور شہادت طلب کرے *

ترجمه دستاویزات

اگر اس غرض کے لیئے کسي دستاویز کا
ترجمه کرانا ضروري هو تو
عدالت کواختیار هی که اگر
مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مضامین کے
اخفا رکھنے کے لیئے هدایت کرے الا اُس حال
میں که دستاویز شہادت میں گذر نے والي
هو اور اگر مترجم اُس هدایت کي خلاف
ورزي کرے تو وہ مرتکب جرم محکومه دفعه
۱۶۶ مجموعه تعزیرات هند کا متصور هو گا *

نسبت فقرہ آخر دفعه هذا کے دفعه ۳۴۰ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هی - دفعه ۱۶۶ تعزیرات هند متعلق عدول حکمي افسر سرکاري کے هی *

شہادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شدہ کا

دفعه ۱۶۳ اگر کوئي فریق اس
دستاویز کو جسکے پیش کرنے
کے لیئے فریق ثاني کو اُس نے
اطلاع دي هو طلب کرائے اور وہ دستاویز
پیش کي جاے اور وہ فریق جسنے طلب

کرائي هو اُس کا معائنه کرے تو اُسکو لازم هی
که اُس دستاويز کو شهادت گردانے بشرطيکه
فريق پيش کننده اس بات پر اصرار کرے *

دفعه ۱۶۴ اگر کوئي فريق کسي

ممنوع الادخال هونا اُن دستاويزات کا جنکي پيشي سے انکار هی

ايسي دستاويز کو جس کے
پيش کرنے کے ليئے اطلاع
اُسکو دي گئي هو پيش نه کرے تو وه
فريق اُس دستاويز کو من بعد بدون
رضامندي فريق ثاني يا حکم عدالت کے
شهادت ميں نهيں گذران سکتا هی *

تمثيل

زيد نے عمرو پر بناء ايک اقرارنامه کے نالش رجوع کي اور عمرو کو اُسکے پيش کرنے کے ليئے اطلاع دي بر وقت تجويز زيد نے اُس اقرارنامه کو طلب کرايا اور عمرو نے اُسکے پيش کرنے سے انکار کيا زيد نے اُسکے مضامين کي شهادت منقولي پيش کي عمرو نے اُس اصل اقرارنامه کو واسطے ترديد شهادت منقولي گذرانيده زيد کے يا واسطے ثبوت اس امر کے که اقرار نامه استامپ پر نهيں هی پيش کرنا چاها پس اس صورت ميں وه اسکا مجاز نهيں هو سکتا *

دفعه هذا کے ساتهه دفعه ۶۶ و ۸۹ ايکٹ هذا قابل ملاحظه هيں *

دفعه ۱۶۵ حاکم عدالت کو اختيار

اختيار عدالت نسبت سوالات و طلبي دستاويزات

هی که واسطے انکشاف یا حصول ثبوت مناسب واقعات متعلقه کے جو سوال چاهے کسي طور پر کسيوقت کسي گواه سے یا کسي فريق سے کسي واقعه متعلقه یا غير متعلقه کي بابت کرے یا واسطے پيش کرنے کسي دستاويز یا کسي شی کے حکم دے اور اهالي مقدمه یا اُن کے مختاروں کو يهه استحقاق نهوگا که ايسے کسي سوال یا حکم پر عذر کریں اور نه يهه که بدون اجازت عدالت کے کسي گواه کے جواب کي بابت جو ايسے سوال پر اُسنے دیا هو اُس سے کوئي سوال کریں *

مگر شرط يهه هی که فيصله مبني ايسے واقعات پر هو جو ازروے ايکت هذا کے واقعات متعلقه قرار دیئے گئے هيں اور حسب ضابطه ثابت کيئے جائيں *

نيز شرط يهه هی که اس دفعه کي رو سے کسي حاکم عدالت کو يهه اختيار نهوگا که

کسي گواہ کو کسي سوال کے جواب دینے پر یا کسي دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور کرے جسکي بابت بموجب دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ — ایکت هذا کے اُسکو استحقاق جواب نه دینے یا پیش نکرنے کا اُسصورت میں حاصل هوتا جب که وه سوال فریق ثاني نے اُس سے کیا هوتا یا وه دستاویز طلب کرائي هوتي نه حاکم عدالت کو ایسے سوال کرنے کا منصب هوگا جو حسب دفعات ۱۴۸ یا ۱۴۹ کے کسي اَوْر شخص کو کرنا نامناسب هو اور نه کسي حاکم عدالت کو یهه اختیار هوگا که بجز اُن صورتوں کے جو دفعات ماسبق میں مستثنی کي گئي هیں کسي دستاویز کي شهادت اصلي کے پیش هونے سے درگذر کرے *

دفعه هذا دیواني و فوجداري دونوں کي کارروائیوں سے متعلق هي — دفعات ۱۶۱ لغایت ۱۶۶ ضابطه دیواني کے ملاحظه سے معلوم هوگا که حاکم عدالت دیواني کو نسبت اظهار لینے فریقین مقدمه کے یا نسبت طلبي اُن دستاویزات کے جو اُسکے قبضه میں هوں قانون نے کیا کیا اختیارات عطا کیئے هیں اور دفعه ۹ ایکت ۲۳ سنه ۱۸۶۱ع کے دیکھنے سے معلوم هوگا که اسي قسم کے اختیارات نسبت اور گواهوں کے بهي حاکم عدالت

ديواني کو حاصل هيں دفعه ۱۹۲ و ۲۱۴ و ۳۵۱ ضابطه فوجداري کے ديکهنے سے معلوم هوگا که اسي قسم کے اختيارات حکام فوجداري کو بهي قانون نے عطا کيئے هيں *

يهه امر بحث طلب هی که مقدمات ديواني ميں جب که فريق ثاني کوئي عذر پيش نکرے تو آيا حاکم عدالت کو يهه منصب هی که کسي سوالات يا شهادت کو ناقابل ادخال قرار دے ليکن يهه بات معلوم هوتي هی که جسب دفعه ۱۲۹ ضابطه ديواني جو نسبت دستاويزات کے هی عدالت کو صاف اختيار هی که شهادت دستاويزي کو اگر غير متعلق اور ناقابل ادخال تصور کرے تو اُن دستاويزات کو منظور نه کرے اور بملاحظه دفعه ۵ و ۷ و ۶۴ ايکت هذا يهه ظاهر هوگا که منشاء واضعان قانون يهه هی که عدالت بلا لحاظ عذر فريقين کے قواعد منضبطه ايکت هذا کو ملحوظ رکهے — اور ايک فيصله عدالت هائي کورت کلکته بهي مويد اِس راے کا هی [6] *

مقدمات فوجداري ميں جسب دفعه ۲۵۶ ضابطه فوجداري کے حاکم عدالت کا يهه فرض هی که کل اُمور نسبت شهادت کے خود طی کرے *

جن گواهوں کو که حسب منشاء قواعد مذکور عدالت خود طلب کرے اُن سے سوالات جرح کرنے کا فريقين کو اختيار هوگا يهه امر فيصله جستس لاک صاحب جج هائي کورت کلکته سے ظاهر هوتا هی [7] *

اختيار جوري و اسيسران نسبت سوالات

دفعه ۱۶۶ اُن مقدمات ميں جنکو اهل جوري تجويز کريں يا باعانت اسيسروں کے تجويز کيئے جائيں اهل جوري يا اسيسروں کو جائز هی که کوئي سوالات جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو

[6] ملکه معظمه بنام پتمبر سودار ويکلي جلد ۷ صفحه ۲۵ فوجداري

[7] تاريڻي چرن چودهري بنام سرودا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵۸

مناسب سمجھتا گواھوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں *

دفعه هذا صرف متعلق کارروائي هاے فوجداري سے هی اس لیئے که هندوستان میں دیواني کے مقدمات میں جوري کبھي نہیں بیٹھتي — دفعه ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطه فوجداري کے دیکھنے سے معلوم هوگا که کن کن مقدمات میں جوري بیٹھتي هی اور دفعه ۲۵۷ ضابطه مذکور کے دیکھنے سے واضح هوگا که جوري کا کیا کام هی *

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوري شہادت

ممانعت نسبت تجویز جدید محقق بر بناء نامناسب اخراج یا ادخال شہادت

دفعه ۱۶۷ اقبال بیجا یا شہادت کي نا منظوري کسي مقدمه میں براے خود وجهه تجویز جدید یا تنسیخ فیصله کي ایسے حال میں نهوگي جب که اُس عدالت کو جسکے روبرو ایسا عذر پیش کیا جاوے یهه معلوم هو که قطع نظر اُس شہادت کے جسکي نسبت اعتراض هی یا اُس اقبال کے شہادت کافي اس بات کي هی که فیصله جائز رکھا جاے یا یهه که وه شہادت نا منظور شده

اگر منظور هوتي تو بهي فيصله ميں كوئي تبديل لازم نهوتي *

ترجمه دفعه هذا ميں لفظ اقبال كے بدلے لفظ ادخال يا لفظ منظوري هوتا تو بهتر هوتا *

يهه دفعه مقدمات ديواني اور فوجداري دونوں سے متعلق هي [۸] اور اُسكے معني يهه هيں كه اگر عدالت ماتحت مقدمه كي تجويز ايسي شهادت كي بناء پر كرے كه جسكا ايك جزو تو قانوناً قابل ادخال هو اور كچهه قابل ادخال نهو تو يهه لازم نهيں اتا كه صرف اسي وجهه سے فيصله عدالت ماتحت كا منسوخ هو جاے بلكه عدالت اپيل كو لازم هي كه يهه امر طي كرے كه آيا وہ جزو شهادت جو كه قانوناً قابل ادخال هي واسطے تائيد تجويز عدالت ماتحت كے كافي هي يا نهيں اور اگر كافي سمجهے تو فيصله بحال ركهنا چاهيئے چنانچه ايسا هي حكام پريوي كونسل نے قبل نفاذ ايكٹ هذا كے تجويز كيا هي [۹] يهه امر واضح رهے كه گو ايكٹ هذا اُس زمانه ميں نافذ نه تها ليكن ايكٹ ۲ سنه ۱۸۵۵ع اُس زمانه ميں قانون شهادت هندوستان ميں تها اور اُسكي دفعه ۵۷ دفعه هذا سے بلفظه مطابقت كهاتي هي - اسي مضمون كے پريوي كونسل نے اور بهي فيصله كيئے هيں [۱] *

ليكن اگر عدالت بالا دست كو يهه ظاهر هو كه مقدمه كے واقعات كي تجويز ناجائز شهادت پر هوئي هي تو اُس فيصله كو ناقص يا منسوخ كر سكتي هي [۲] مگر يهه امر كه شهادت نامناسب وقت پر داخل كي

---

۸ ملكه بنام هري برل چندر گوس انڈين لاريپورٹ جلد ۱ صفحه ۲۰۷

۹ هرسكهه بنام فريبا بنگال جلد ۳ صفحه ۴۹۹ فيصله پريوي كونسل

۱ مهاراجه كنور متهراسنگهه بنام بابو نند لال مورزانڈين اپيل جلد ۸ صفحه ۱۹۹ — و لاله بنسي دهر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ۹ صفحه ۳۷۱

۲ گرشائيں طوطا رام بنام راجه ركماني بالب مورزانڈين اپيل جلد ۱۳ صفحه ۸۳

گئي هی في نفسه وجهه ناجوازي اُس شهادت کي نهيں هی جب تک که يهه ثابت نه کيا جاوے که فريق ثاني کو اسي کارروائي سے ضرر پهونچا *

دفعه هذا کے ساتهه دفعات ۲۸۳ و ۲۸۴ ضابطه فوجداري قابل ملاحظه هيں *

خاتمه

ایکٹ ۱ سنه ۱۸۷۲ ع میں جس کی یہه شرح لکھی گئی هی صرف وہ قواعد منضبط هیں جنسے که تعلق واقعات کا امر متنازعه فیه سے معلوم هوتا هی اور طریق ثبوت اور پیشی شہادت اور اُس کے اثر کے قواعد بھی تین ابواب میں تحریر کیئے گئے هیں لیکن واضعان قانون نے وقعت شہادت قایم کرنے کی نسبت کوئی قواعد مقرر نہیں کیئے اور حقیقت یہه هی که هر مقدمه کے حالات اور قرینه اور مقدمات سے اسقدر مختلف هوتے هیں که شہادت کی وقعت قائم کرنے کے لیئے کوئی قاعده عام بطور قانون کے جاری نہیں هو سکتا پس حاکم عدالت پر یہه بات چھوڑی گئی هی که قراین مقدمه سے اور حالت دستاویزات سے اور حیثیت گواهوں سے شہادت کی وقعت کی نسبت اپنی راے قائم کرلے *

اس غرض سے که تحصیل کننده قانون کو اس ایکٹ کے یاد کرنے میں آسانی هو اس کتاب کے اخیر میں تین شجرے شہادت کے لگائے هیں — مگر ان شجروں کو کل متن قانون اور شرح کے پڑھے بغیر دیکھنے سے نه تو اُن کا مضمون بخوبی سمجھه میں آویگا اور نه اُن سے یاد کو مدد ملیگی لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجروں کے سمجھنے میں کچھه دشواری پیش نه آویگی اور اُمید هی که طالب علم کو کچھه کم آسانی نهوگی *

شجره اول میں شہادت کو باعتبار اُس کی نوعیت کے دیکھا هی اور جو دفعات ایکٹ هذا اس کی فروعات سے متعلق هیں اُنکا حواله دیا گیا هی *

شجره دوم میں شہادت پر باعتبار اُصول کے نظر ڈالی هی اور بحواله دفعات ایکٹ هذا دیکھا هی که ان اصولوں کا کیا اثر هوتا هی اور کیونکر اُن کی بنا پر قواعد قائم کیئے گئے هیں *

شجره سوم سب سے بڑا هی اور اُس میں یہه دکھایا گیا هی که شہادت کے ذریعے کیا هیں اور کیونکر کام میں آتے هیں یعنی واقعات کا اثبات کیونکر کیا جاتا هی *

علاوہ اُن تین شجروں کے متن کتاب میں اور شجرے بھي قابل
تحصیل ھیں جن سے دقت طلب مسائل قانون شہادت حل ھوتے ھیں
اور بعضي سخت مشکل دفعات کا مضمون بعد اُن کے پڑھنے کے ایک
نظر میں سمجھہ میں آتا ھی اور یاد ھوتا ھی *

(۱) بلا واسطہ

(دفعہ ۶۰
دیکھو صفحہ ۸)

١ — اخراج بوجهہ قائم کرنے ایسے قواعد کے جنکي وجهہ شہادت داخل نہیں هو سکتي اور وہ یہہ هیں

ولؔ — حلف گواہ — دفعہ ٥ و ٦ ایکٹ ١٠ سنہ ١٨٧٣ع *

دوم — سوالات جرح — دفعہ ٣٣ و ١٣٨ *

سوم — غیر متعلق هونا واقعات کا — دفعہ ٥ و ١٥٣ *

چهارم — مصلحت ملکي اور وہ اُمور مفصلہ ذیل هیں :—

١ — اقبال دیواني جو بوعدہ اخفاء کیا گیا هو — دفعہ ٣

٢ — اقبال جرم جو بترغیب یا دهمکي کیا گیا هو — دفعہ

٣ — 〃 〃 〃 روبرو افسر پولیس کیا گیا هو — دفعہ ٢٥

٤ — 〃 〃 〃 بحالت حراست پولیس — دفعہ ٢٦ *

٥ — محفوظي حاکم عدالت کي سوالات سے — دفعہ ١٢١

٦ — 〃 〃 〃 زوجین نسبت اُن اُمور کے جنکي اِطلاع ایا

٧ — 〃 〃 〃 نسبت اُمور سرکاري غیر مشتہرہ — دفعہ

٨ — 〃 〃 〃 عہدہدار سرکاري کي نسبت اُمور رازداري -

٩ — 〃 〃 〃 مجسٹریٹ و عہدہدار پولیس نسبت ذریعہ

١٠ — . . . صلاح کار قانوني جسکا پیشہ وکالت هی نسبت

تتمہ جات

ایکٹ نمبر ۱۸ بابت سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ بترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ

سنہ ۱۸۷۲ ع

ھرگاہ قرین مصلحت ھی کہ قانون شہادت مجریہ ھند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي ترمیم کیجاے لھذا حسب ذیل حکم ھوتا ھی *

دفعہ ۱ جائز ھی کہ یہہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت مجریہ ھند کے نام سے موسوم ھو *
یہہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ھوگا *

دفعہ ۲ قانون شہادت مجریہ ھند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کي دفعہ ۳۲ کي ضمن ۵ و ۶ میں بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت داخل کیا جائیگا *

دفعہ ۳ ایکٹ کي مذکور دفعہ ۴۱ کي سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں بعد لفظ فیصلہ کے لفظ حکم ڈگري کا داخل کرنا چاھیئے *

دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۴۵ میں بعد لفظ ھنر کي بابت کے یہہ عبارت ھوني چاھیئے یا درباب بحث شناخت دستخط کے *

دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۱۳ میں بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکي یا تري کا زیادہ کرنا چاهیئے *

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶۶ کي سطر ۳ میں بعد لفظ دستاویز هی کے یہہ" الفاظ داخل کرنے چاهیئیں یا اُسکے اترني یا وکیل کو *

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۹۱ کے مستثنی ۲ میں بجاے الفاظ حسب قانون وراثت مجریہ هند کے یہہ الفاظ قائم کرنے لازم هیں جنکا پروبیت برتش انڈیا میں حاصل کیا گیا هو *

دفعہ ۸ قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۹۲ کي شرط اول میں بجاے اِن الفاظ کے یا قصور اداے یہہ الفاظ قائم کرنے چاهیئیں یا عدم اداے یا قصور اداے *

دفعہ ۹ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۰۸ کي سطر اول میں بجاے لفظ جب کے یہہ الفاظ قائم کرنے چاهیئیں مگر شرط یہہ هی کہ جب اور سطر اخیر میں بجاے لفظ اُس شخص پر هی کے اُس شخص کي طرف منتقل هوتا هی *

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۶ کي سطر ۱۲ میں بجاے لفظ اُسکو کے اُس بیرستر یا سوال جواب کنندہ یا اترني یا وکیل کو قائم کرنا چاهیئے اور ایکٹ مذکور کي

دفعہ ۱۲۸ کي سطر ۳ میں بعد لفظ بیرسٹر کے لفظ یا سوال جواب کنندہ کا قائم کرنا چاھیئے *

ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۹ کي سطر ۸ میں بجاے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قائم کرنا چاھیئے *

دفعہ ۱۱ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۲ میں بجاے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ھی یہہ الفاظ قائم کرنے چاھیئیں کہ اُسنے رشوت کے دیئے جانے کو قبول کیا ھی *

دفعہ ۱۲ † قانون شہادت مجریہ ھند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي کسي عبارت سے یہہ متصور نہوگا کہ وہ مخل دفعہ ۱۲ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۲ ع کا (متضمن ترمیم قانون اداے شہادت) ھی *

تنبیہہ اس تصحیح میں ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ ع متذکرہ بالا کي سطور کي شمار میں طبع مندرجہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مشرقي مراد ھی *

† یہہ دفعہ منسوخ ھوئي ھی بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع کے

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۷۳ع

قانون حلف مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع

ایکٹ واسطے اِجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے
اور واسطے دیگر اغراض کے

هرگاہ یہہ قرین مصلحت هی کہ عدالت کے حلف کے طریقوں اور اِظہار اور اِقرار صالح کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جاے اور عہدہ هاے سرکاري میں حلف اور اِظہار اور اِقرار صالح کرنے کے باب میں جو قوانین هیں اُنکي تنسیخ هو لهذا حسب ذیل حکم هوتا هی *

۱ — مراتب اِبتدائي

دفعہ ۱ جائز هی کہ یہہ ایکٹ قانون حلف مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کے نام سے موسوم هو *

یہہ ایکٹ تمام برٹش اِنڈیا میں اور جسقدر کہ اُس کو تعلق رعایاے ملکہ معظمہ سے هی اُن هندوستاني والیان ملک اور ریاستوں کي قلمرو میں بھي جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ اِتحاد رکھتي هی نافذ هوگا *

یہہ قانون یکم مئي سنہ ۱۸۷۳ع سے عمل درآمد هوگا *

دفعہ ۲ قوانین کے احکام مندرجہ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ هذا جسقدر کہ اُس ضمیمہ کے خانہ سوم میں تصریح هی منسوخ کیئے گئے *

دفعہ ۳ کوئي عبارت مندرجہ ایکٹ ھذا کورٹ مارشل کي کار روائیوں سے یا اُس حلف یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہ ہوگي جو از روے کسي ایسے قانون کے مقرر ھی جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل ھند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار منسوخ کرنے کا نہیں رکھتے ھیں *

۲ — اختیار حلف اور اِقرار صالح کرانے کا

دفعہ ۴ عدالتوں اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اِجازت ھی کہ خود یا بذریعہ کسي عہدہ دار کے جسے اُنھوں نے اِس باب میں اختیار دیا ھو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناے عمل میں لانے اُن اختیارات کے جو اُن سے از روے قانون متعلق ھیں یا اُن کو مفوض ھیں حلف اور اقرار صالح کرائیں *

(الف) تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنھیں از روے قانون یا برضامندي اشخاص اختیار شہادت لینے کا ھی *

(ب) کمان افسر ھر مقام فوج کو جہاں افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم ھوں مگر بشرایط مفصلہ ذیل —

۱ یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح اُسي مقام کي حدود کے اندر کرایا جاے *

۲ یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح ایسا ھو کہ ھر جسٹس آف دي پیس برٹش اِنڈیا میں اُس کے کرانے کا مجاز ھو *

۳ — کن اشخاص کو حلف یا اِقرار صالح کرنا چاهیئے

دفعہ ۵ حلف یا اِقرار صالح اشخاص مفصلۂ ذیل کو کرنا لازم هی —

(الف) تمام گواهوں کو یعنی تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی اشخاص ایسے اشخاص سے اِظہار یا شہادت لینے کا اختیار هو یا جو روبرو کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے ادائے شہادت کریں یا جن کو ادائے شہادت کا حکم دیا جاے *

(ب) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواهوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں *

(ج) اهل جوری کو *

دفعہ هذا کی کسی عبارت سے یہہ جائز نہوگا کہ کار روائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جاے اور نہ یہہ ضرور هوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد ازآنکہ وہ اپنے عہدہ کی خدمات کے اِنصرام پر مامور هوا هو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جاے کہ وہ بدیانت اپنی خدمات کو انجام دیگا *

دفعہ ۶ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اهل جوری هندو یا مسلمان هو یا جس حال میں کہ اُس کو

حلف کرنے پر اعتراض ہو اُسے لازم ہی کہ بجاے حلف کے اقرار صالح کرے *

دوسري ہر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اہل جوري کو لازم ہی کہ حلف کرے *

۴ — نمونہ حلف اور اقرار صالح کا

دفعہ ۷ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعہ ۵ کیئے جائیں وہ اُس نمونہ کے مطابق کرائے جائینگے جو کہ عدالت ہائي کورٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتي رہے *

اور جب تک کہ ایسے نمونے عدالت ہائي کورٹ کي حضور سے مقرر نہوں حلف اور اقرار صالح اُسي طور سے کرائے جائینگے جو کہ بالفعل مستعمل ہی *

تشریح — درباب حلف اور اقرار صالح عدالت ریکارڈر رنگون اور عدالت مطالبہ خفیفہ رنگون کے رنگون کا صاحب ریکاڈر حسب معني دفعہ ھذا کے ہائي کورٹ تصور کیا جائیگا *

دفعہ ۸ اگر کوئي فریق یا گواہ کسي کار روائي عدالت کا کسي ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جس کا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذہب کے اشخاص جس سے کہ وہ متعلق ہی واجب سمجھتے ہوں اور خلاف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہواور اُسمیں ایسا مضمون نہو جو کسي اَور شخص پر مؤثر ہوتا ہو اداے

شہادت کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہی کہ باوجود کسي عبارت کے جو قبل ازیں ایکت ھذا میں مندرج ھی اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے *

دفعہ ۹ اگر کوئي فریق کسي کارروائي عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثاني یا کوئي گواہ کار روائي مذکور میں کرے تو مجھپر پابندي اُسکي لازم آئیگي تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ھی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں *

مگر شرط یہہ ھی کہ کوئي فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اسلیئے جبراً حاضر نکرایا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ھی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حالمیں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ھو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باھر لیا جاسکتا ھو تو عدالت کو اختیار ھی کہ کمیشن کسي شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاري کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ

جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکي شہادت لیکر عدالت میں بھیج دے *

دفعہ ۱۱ جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کي جاے بمقابلہ اُس شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بالا اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ میں جو کہ بیان کیا گیا ہو ثبوت قطعي ہوگي *

دفعہ ۱۲ جس حال میں کہ وہ فریق یا گواہ اُس حلف یا اقرار صالح متذکرہ دفعہ ۸ کے کرنے سے انکار کرے تو اُسپر جبر نہ کیا جائیگا لیکن عدالت اپني کارروائیوں میں یہہ بات قلمبند کریگي کہ اس قسم کا حلف یا اقرار صالح کرانا چاہا گیا تھا اور نیز یہہ کہ اُس سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ایسا حلف یا اقرار صالح کریگا یا نہیں اور اُس نے انکار کیا معہ اس وجہہ کے جو کہ اُس نے اپنے انکار کے واسطے بیان کي ہو *

فصل ۵ — متفرقات

دفعہ ۱۳ کسي حلف یا اقرار صالح کا نہ لیا جانا اور اُن میں سے ایک کے بجاے دوسرے کا لیا جانا اور کوئي بے ضابطگي جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے طریق میں واقع ہو باعث ناجوازي کسي کار روائي یا نا منظوري کسي شہادت کي نہوگي جسمیں یا جس کي بابت وہ ترک یا تبدیل یا بے ضابطگي وقوع میں آئي ہو

اور نہ محتمل اُس پابندي کي هوگي جو کہ گواہ پر راست بیان کرنے کے لیئے هی *

دفعہ ۱۴ جو شخص کہ کسي عدالت یا ایسے شخص کے روبرو جسے از روے ایکٹ هذا حلف اور اقرار صالح کرانے کا اختیار هی نسبت کسي امر کے اداے شہادت کرے اُسپر واجب هی کہ اُس امر کي نسبت راست راست بیان کرے *

دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات هند کي دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معني ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ حلف کے لفظ یا اقرار صالح کا بھي اُن میں داخل تھا *

دفعہ ۱۶ برعایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسي شخص پر جو کسي عہدہ پر مقرر کیا جاے یہہ لازم نہوگا کہ اپنے عہدہ کي خدمات کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسي طرح کا اظہار یا اقرار صالح کرے یا اُس پر اپنے دستخط کرے *

ضمیمہ

(دفعہ ۲ کو دیکھو)

حصہ ۱ — قوانین مصدرہ پارلیمنٹ

سنہ اور باب	علوان	کسقدر منسوخ هوا
سنہ ۹ جلوس جارج چہارم باب ۷۴	قانون در باب اِصلاح اِنتظام عدالت فوجداري کے ملک هند میں	دفعات ۳۶ و ۳۷

نمبر اور سنه	عنوان	کسقدر منسوخ هوا
سنه ۳ و ۴ جلوس ولیم چهارم باب ۴۹	ایکٹ بغرض اِجازت اِس امر کے که اهالي فرقه کوئیکر اور موریویا تمام مقدمات میں جن میں که حلف لینا ضروري هو اِقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر که برٹش انڈیا سے متعلق هی
سنه ۳ و ۴ جلوس ولیم چهارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اِجازت اِس امر کے که وه لوگ جو سپریٹنسٹ کے نام سے موسوم هیں بجاے حلف کے اِقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر که برٹش اِنڈیا سے متعلق هی
سنه ۵ و ۶ جلوس ولیم چهارم باب ۶۲	ایکٹ به تنسیخ ایکٹ مصدره اِجلاس حال پارلیمنٹ جسکا یه عنوان هی ایکٹ بایں مراد که حلف اور اِقرار صالح جو سرکار کے مختلف صیغوں میں لیا جاتا هی اور کرایا جاتاهی بحسن وجوه موقوف کیاجاے اور اُسکے بجاے اِقرار کرالیا جاے اور بایں مراد که جو حلف اور اقرار صالح بطور خود اور سواے امور متعلقه عدالت کے کیا جاتا هی اسکا انسداد کلي هو اور حلف غیر ضروري کي موقوفي کے لیئے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب میں	کل ایکٹ جسقدر که برٹش اِنڈیا سے متعلق هی
سنه ۱ و ۲ جلوس ملکه وکٹوریا باب ۷۷	ایکٹ باجازت اِس امر کے که بعض صورتوں میں بجاے حلف کے اِقرار صالح کي اِجازت دیجاے	کل ایکٹ جسقدر که برٹش اِنڈیا سے متعلق هی

حصه ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنه	عنوان	کسقدر منسوخ هوا
۹ سنه ۱۸۳۶ع	متضمن اس کے که کمان افسر کو اختیار هی که حلف لیا کرے	کل

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۲۱ سنہ ۱۸۳۷ع	در باب حلف اور اقرار صالح متعلقہ عہدہ	جسقدر کہ منسوخ نہیں ہوا تھا
۵ سنہ ۱۸۴۰ع	ہندو اور مسلمانوں کے حلف اور اقرار کی بابت	ایضا
۱۵ سنہ ۱۸۴۳ع	متضمن اس کے کہ عدالت میں بہ نسبت سابق زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۵ سنہ ۱۸۵۲ع	بغرض ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۲
۱۲ سنہ ۱۸۵٦ع	ایکٹ جس سے یہہ مقصود ہی کہ جو قانون پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں اس حکم سے جاری ہی کہ محکمہ جات دیوانی کے حکام امنا مقرر کریں اسمیں اصلاح دی جاوے	دفعہ ۳
۷ سنہ ۱۸۵۷ ع	پریزیڈنسی مندراس کے صیغہ مال اورعدالت میں زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۹ع	متضمن اس کے کہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں پائیلٹ جہاز کی عدم بجاآوری کارخدمت کے مقدمات کی تجویز عمل میں آئے	دفعات ۱۲ و ۱۵
۱۸ سنہ ۱۸٦۳ع	یہہ ایکٹ درباب کارروائی دفتر ماسٹر ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگالہ کے ہی اور نیز بموقوفی حلف ہندو اور مسلمانوں کے عدالت مذکورہ میں اور بترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت اجراء حکمنامجات عدالت مذکور بصیغہ اختیار عدالت ابتدائی کے	دفعہ ۹

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۳ سنہ ۱۸۶۶ع	ایکٹ مشعر اصلاح اِنضباطا عدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ع	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آف دي پيس کے	دفعات ۷ و ۸
۴ سنہ ۱۸۷۱ع	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کارونر کے	دفعہ ۷ اور دفعہ ۳۸ کي یہہ عبارت یعني اور ڈپٹي مذکور عدالت العالیہ هائي کورٹ کے حاکم واحد کے روبرو اِس امر کا حلف کریگا کہ وہ اپنے عہدہ کے امورات بدیانت انجام دیگا
۶ سنہ ۱۸۷۱ع	قانون درباب اِجتماع و ترمیم اُن قوانین کے جو دیوانی کي عدالتهاے ضلع و عدالتهاے ماتحت واقع بنگالہ سے متعلق هیں	دفعہ ۱۳
۶ سنہ ۱۸۷۲ع	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع	دفعہ ۱۲

حصہ ۳ — قوانین

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
قانون ۳ سنہ ۱۷۹۳ع مجموعہ بنگالہ	قانون درباب سماعت و تجویز و انفصال اُن مقدمات یا نالشات کے جو قابل سماعت عدالتہاے دیوانی مقررہ اضلاع و شہرہاے پٹنہ و ڈھاکا و مرشد آباد قرار دي گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۲ کي جو کہ منسوخ نہیں ہوئي ہی
۳ سنہ ۱۸۰۳ع	قانون درباب سماعت و تجویز اور انفصال مقدمات یا نالشات قابل ارجاع عدالتہاے دیوانی کے جو اُن ممالک کے تمامي اضلاع میں جنہیں نواب وزیر نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپني کے تفویض کیا ہی مقرر کي گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۷ کي جو منسوخ نہیں ہوئي تھي اور دفعہ ۸
۹ سنہ ۱۸۳۳ع	قانون بہ ترمیم بعض اجزاء قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع اور قانون ۳ سنہ ۱۸۲۸ع اور متضمن احکام کے بنظر جلد تر اور قرار واقعي انفصال پانے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال مامورہ بندوبست کے جو حسب قوانین مذکور عمل میں آئے اور بایں مراد کہ حساب دیہہ بجبر پیش کرایا جاوے اور سررشتہ مال میں اہالیان ہند کي ماموري کو زیادہ وسعت دي جاوے اور درباب دعوی مالکانہ کے توضیح معني دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع کي ہو	دفعہ ۱۹